عمران سیریز
اسکارم
PP
PAKISTANI
POINT
RABTA APNO
پاکستانی پوائنٹ
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''اسکارم'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ایسے مشن پر کام کیا ہے جس میں انہیں مکمل طور پر اندھیرے میں رکھنے کے لئے انتہائی کامیاب اور پیچیدہ پلاننگ کی گئی تھی۔ اس قدر عجیب اور حیرت انگیز پلاننگ کہ عمران جیسے آدمی کی ریڈی میڈ کھوپڑی بھی تقریباً فیل ہو کر رہ گئی تھی۔ لیکن عمران پھر عمران ہے اس نے اپنی کوششوں سے اس پلاننگ کا پتہ لگایا اور جب اس کے سامنے حقیقت کھلی تو اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اسکارم کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک ایسی حیرت انگیز اور انوکھی کہانی کا آغاز ہوا کہ عمران جیسا آدمی بھی چکرا کر رہ گیا۔ اس ناول میں سسپنس اس قدر عروج پر ہے کہ یقیناً ناول کے آخری صفحے تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح آپ بھی اسی تذبذب کی حالت میں گزرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے گا کیونکہ حقیقتاً آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔ البتہ حسب روایت ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں۔

لاہور سے نصیر احمد لکھتے ہیں۔ میں آپ کا پرانا قاری ہوں۔ آپ کو ناول لکھتے ہوئے نصب صدی سے زیادہ وقت ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود آپ کے ناولوں میں جو چاشنی اور لطف ہے وہ اسی طرح سے برقرار ہے اور ہر ناول پڑھ کر ایسا لطف اور خوشی محسوس ہوتی ہے جس کی تعریف سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگا۔ میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کی تھی کہ آپ نے اسرائیل، بلیک تھنڈر اور ایسے ہی کئی سلسلوں پر لکھنا چھوڑ دیا ہے۔ نہ تو اب ان موضوعات کے حامل ناول پڑھنے کو مل رہے ہیں اور نہ ہی آپ نے کوئی سپیشل نمبر لکھا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ جلد یہ ناول لکھیں جو میرے ساتھ ساتھ نجانے کتنے قارئین کی دلی خواہش ہو گی۔ امید ہے آپ میری اس استدعا پر ضرور غور کریں گے۔

محترم نصیر احمد صاحب۔ آپ کا خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ جیسے قاری میرے لئے اثاثے کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ کی خواہش سر آنکھوں پر میں جلد ہی ایسے سلسلوں پر کام کروں گا اور جلد سے جلد اسرائیل، بلیک تھنڈر اور سپیشل نمبروں کے حامل ناول آپ کے ہاتھوں میں ہوں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

قلات سے اسماعیل خان اور ان کے ساتھی لکھتے ہیں کہ طویل عرصے سے ہم آپ کے ناولوں کے خاموش مگر باقاعدہ قاری ہیں اور آج پہلی بار آپ کو خط لکھ رہے ہیں۔ آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول ایک سے بڑھ کر ایک ہوتے ہیں اور اس طرز کے ناول آپ ہی تحریر کر سکتے ہیں۔ آپ کی جگہ لینا کسی اور کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہمیں ہر ماہ آپ کے ناولوں کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

محترم اسماعیل خان صاحب۔ میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا بے حد ممنون ہوں جو میرے ناول پڑھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ میری کوشش ہی یہی ہوتی ہے کہ میں ایسے ناول لکھوں جو آپ جیسے دوستوں کے معیار کے عین مطابق ہوں اور آپ کو پسند بھی آئیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سوات سے محمد جیلانی لکھتے ہیں۔ میں نے اب تک آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول پڑھے ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا ناول ہو گا جو میں نے نہ پڑھا ہو گا۔ آپ کے ناول واقعی اپنی مثال آپ ہوتے ہیں اور ہر بار آپ کو نئے اور انوکھے انداز میں لکھنے پر کمال کی دسترس حاصل ہے جس کے لئے میں آپ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ سے عرض ہے کہ آپ بلیک تھنڈر کے سلسلے پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں۔ امید ہے میری بات آپ رد نہیں کریں گے۔

محترم محمد جیلانی صاحب۔ سب سے پہلے میں آپ کا خط لکھنے

اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بات میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے کہ آپ نے میرے لکھے ہوئے تمام ناولوں کا مطالعہ کیا ہے اور انہیں پسند کرتے ہیں۔ آپ جیسے قارئین واقعی میری ہمت بندھاتے ہیں۔ رہی بات بلیک تھنڈر کے سلسلے پر لکھنے کی تو جلدی ہی آپ کی خواہش پوری کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا صبح کا اخبار دیکھ رہا تھا۔ سلیمان کچن میں اس کے لئے ناشتہ تیار کر رہا تھا۔ عمران تقریباً سارا اخبار پڑھ چکا تھا لیکن سلیمان نے ابھی تک اسے ناشتہ سرو نہیں کیا تھا اس لئے اب عمران بار بار وال کلاک کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''سلیمان صاحب۔ محترم آغا سلیمان پاشا صاحب''...... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

''میرے کان بند ہیں صاحب۔ مجھے آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے''...... دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''ارے۔ اگر تمہارے کان بند ہیں تو پھر تم نے مجھے جواب کیسے دیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جواب زبان سے دیا جاتا ہے صاحب۔ کانوں سے سنا جاتا ہے''...... سلیمان نے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''کانوں سے سنا جائے تو ہی جواب دیا جاتا ہے میرے بھائی۔

تم نے میری بات سنی اور فوراً جواب دے دیا۔ اس کا مطلب ہے
کہ تم نے میری آواز سنی ہے''...... عمران نے کہا۔
''نہیں۔ میرے کان خراب ہیں''...... سلیمان نے کہا۔
''اچھا خراب کان والے سلیمان صاحب اتنا وقت ہو گیا ہے
ابھی تک ناشتہ کیوں نہیں آیا ہے۔ میں کب سے انتظار کر رہا
ہوں''...... عمران نے کہا۔
''ناشتہ کہیں سے آتا نہیں ہے اسے تیار کیا جاتا ہے اور تیار
کرنے میں وقت لگتا ہے اور جب وقت لگ رہا ہو تو انتظار کرنا
چاہئے''...... سلیمان نے جواب دیا۔
''ایسا کون سا ناشتہ ہے جسے تیار کرنے میں اتنا وقت لگ رہا
ہے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
''دیسی گھی، انڈوں، کھوئے کے ساتھ ساتھ پستہ، بادام اور
طرح طرح کے لوازمات کو یکجا کرنے کے بعد ہی بہترین گاجر کا
حلوہ تیار ہوتا ہے۔ وہ بن جائے تو پھر ناشتہ اکٹھا ہی ہو گا''۔ سلیمان
نے جواب دیا۔
''گاجر کا حلوہ وہ بھی اتنے لوازمات کے ساتھ۔ ویری گڈ۔ تم تو
بہت تابعدار ہو گئے ہو جو اپنے مالک کی خدمت کے لئے اتنی محنت
کر رہے ہو۔ تمہارے اس خدمت اور محنت کے صلے میں تو تمہیں
واقعی نوبل انعام ملنا چاہئے''...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
''اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب میں اپنے لئے

کر رہا ہوں۔ میرا ناشتہ تیار ہو جائے گا تو پھر آپ کے ناشتے کی
باری بھی آ جائے گی۔ ذرا توقف رکھیں''...... سلیمان نے کہا تو
عمران کے چہرے سے خوشی فوراً غائب ہو گئی۔
''ارے۔ تو پھر پہلے میرا ناشتہ تیار کر دو۔ ہماری قسمت میں
کہاں اتنا صحت مند ناشتہ، حریرہ جات اور اب گاجر کا لوازمات سے
بھرپور حلوہ۔ کاش کہ میں اتنا پڑھا لکھا نہ ہوتا پھر تم میرے مالک
اور میں تمہارا باورچی ہوتا تو یہ سب میرے حصے میں آتا''۔ عمران
نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔
''باورچی بننے کے لئے بہترین صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے
صاحب اور آپ جیسے آرام طلب کے پاس صلاحیتیں کہاں۔ آپ تو
نہ کسی کام کے ہیں اور نہ کاج کے۔ جب دیکھو فلیٹ میں پڑے
رہتے ہیں اور میرے سینے پر مونگ دلتے رہتے ہیں۔ غضب خدا کا
آپ پچھلے ایک ہفتے سے فلیٹ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کتابیں
پڑھنے اور سوائے چائے اور کافی پینے کے آپ کے پاس کوئی کام
ہی نہیں ہے''...... سلیمان نے جواب میں پوری تقریر ہی کر ڈالی۔
''ارے۔ بس کرو جاہل باورچی۔ میرے پاس رہنے سے تو اچھا
ہے کہ تم کسی سیاست دان کے باورچی بن جاؤ اور کچھ نہیں تو اس
کے لئے اچھی تقریر ضرور لکھ سکتے ہو۔ مجھے ناشتہ دو فوراً''...... عمران
نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
''آج ناشتے کی چھٹی ہے صاحب''...... سلیمان نے جواب دیا

تو عمران اچھل پڑا۔

''ناشتے کی چھٹی۔ کیا مطلب۔ یہ ناشتے کی چھٹی کب سے ہونے لگ گئی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں نہیں ہوسکتی چھٹی صاحب۔ جب آپ چھٹی کر کے کئی کئی دن فلیٹ میں پڑے رہ سکتے ہیں۔ سرکاری افسران لمبی لمبی چھٹیاں لے کر آؤٹنگ کے لئے بیرون ملک جا سکتے ہیں اور دن ہو یا رات ہمارے ملک میں بجلی چھٹی کر سکتی ہے گیس چھٹی کر سکتی ہے اور ضرورت کی ہر چیز مہنگی ہونے کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو کر چھٹی کر سکتی ہے اور خاص طور پر اتوار کو سرکاری چھٹی ہوسکتی ہے تو پھر آپ کے ناشتے کی بھی چھٹی ہوسکتی ہے''...... سلیمان نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ ناشتہ بنا رہے ہو پھر یہ چھٹی کہاں سے ٹپک پڑی''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ناشتہ تو میں تیار کر رہا ہوں اور آپ کو بتا بھی چکا ہوں کہ اپنے لئے تیار کر رہا ہوں۔ چھٹی آپ کے ناشتے کی ہے میری نہیں''...... سلیمان نے جواب دیا۔

''تو کیا ناشتے کی چھٹی صرف مالکوں پر لاگو کی گئی ہے۔ باورچیوں پر نہیں۔ یہ کیسا اصول ہے اور یہ کس نے نافذ کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ آغا سلیمان پاشا کا اصول ہے اور اسے نافذ کرنے والا بھی

آغا سلیمان پاشا ہی ہے''...... سلیمان نے جواب دیا۔

''تو کیا ایسا نہیں ہوسکتا ہے جناب آغا سلیمان پاشا اس غریب، مفلس اور قلاش مالک پر تھوڑا سا رحم کرتے ہوئے آج کی چھٹی کینسل کر کے اپنے ناشتے میں سے بچا کھچا ہوا ناشتہ مجھے عطا کر دیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اس کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔ ابھی تو میں اپنے لئے ناشتہ تیار کر رہا ہوں۔ تیار ہو جائے گا تو میں اسے ٹیبل پر بڑے اہتمام کے ساتھ سجاؤں گا اور پھر اسے انتہائی اطمینان سے بھرپور انداز تناول کروں گا اور اگر کچھ بچ گیا تو وہ میں لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا اس کے لئے آپ کسی بورڈ پر انتظار فرمایئے لکھ کر رکھ لیں۔ انتظار فرمایئے کا بورڈ دیکھ کر آپ کو صبر کرنے کا سلیقہ آ جائے گا''...... سلیمان نے کہا۔ وہ بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

''محترم جناب آغا سلیمان پاشا صاحب بورڈ ڈھونڈنے اور اس پر انتظار فرمایئے لکھنے کے لئے ہمت اور محنت کرنی پڑتی ہے جو خالی پیٹ ممکن نہیں۔ تم ابھی مجھے تھوڑا سا ناشتہ دے دو اس کے بعد میں تمہارے کہنے پر بھی عمل کروں گا اور تمہارے ناشتے میں سے کچھ بچنے کا انتظار بھی کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''صبر کر لیں صاحب۔ بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے''...... سلیمان نے کہا۔

"کہاں میٹھا ہوتا ہے۔ تم جیسا باورچی ہو تو ہر پھل ہی کڑوا معلوم ہوتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ ٹرالی پر ناشتہ موجود تھا۔

"مجھے اپنا مقوی اور غذائیت سے بھرپور ناشتہ بنانے میں دیر لگے گی۔ آپ سے باتوں میں مصروف رہا تو ناشتہ بنانے میں گڑبڑ ہوسکتی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو ناشتہ دے کر کم سے کم آپ کا منہ تو بند کر دوں پھر آرام سے بناتا رہوں گا اپنے لئے حریرہ جات اور گاجر کا حلوہ"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میرے لئے یہ سوکھا سڑا سا ناشتہ"...... عمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اسی پر قناعت کر لیں صاحب۔ یہ بھی میں نے کل پرسوں کا بچا کھچا نکالا ہے ورنہ اتنی جلدی ناشتہ آپ کے سامنے نہ آتا"۔ سلیمان نے ناشتہ اس کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ اب میں کل پرسوں کا بچا کھچا ناشتہ کروں گا"...... عمران نے اچھل کر کہا۔

"کہا ہے تو ہے اس پر قناعت کر لیں۔ یہ واپس چلا گیا تو پھر آپ کو واقعی چھٹی کرنی پڑے گی"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار سر پکڑ لیا۔

"یااللہ تو ہی رحم کرنے والا ہے"...... عمران نے کہا اور سلیمان مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا اور عمران ناشتے میں مصرف ہو گیا۔ ابھی

اس نے ناشتہ شروع ہی کیا تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"جناب آغا سلیمان پاشا صاحب میں بچا کھچا باسی ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا ہوں ذرا آ کر فون سننے کی زحمت تو گوارا کر لیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"آپ خود ہی سن لیں۔ شاید کوئی آپ کا خیر خواہ ہو اور وہ آپ کو کسی اعلیٰ ہوٹل میں بہترین اور صحت بخش ناشتہ کرانے کے لئے لے جانا چاہتا ہو"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"جناب آغا سلیمان صاحب کا بے چارہ اور اس کا بچا کھچا ناشتہ کرنے والا علی عمران بحالت بے ناشتہ بول رہا ہوں"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی جس میں انتہائی بے چینی، پریشانی اور اضطراب تھا۔ عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہے۔ خیریت تو ہے نا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا کیونکہ سر سلطان جیسے جیسا انسان اس طرح پریشان ہو تو ضرور اہم بات ہوتی ہے۔

"خیریت ہی تو نہیں ہے عمران بیٹے۔ ورنہ میں تمہیں صبح صبح

اس طرح کیوں فون کرتا''...... سر سلطان نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہوا کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''غضب ہو گیا ہے عمران بیٹے۔ برائٹ سن لیبارٹری سے ماسٹر ہیڈ کا فارمولا چوری ہو گیا ہے۔ اگر یہ واپس نہ ملا تو نہ صرف جو ماسٹر ہیڈ بنائے جا رہے ہیں وہ ادھورے رہ جائیں گے بلکہ سارے کئے کرائے پر ہی پانی پھر جائے گا اور ہم ان میزائلوں کے سلسلے میں قطعی طور پر بے بس ہو کر رہ جائیں گے''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی انتہائی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ماسٹر ہیڈ کا فارمولا چوری ہو گیا۔ کب۔ کیسے۔ کیا مطلب''۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں یہ سب کچھ فون پر نہیں بتا سکتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ایٹمک ماسٹر پلانٹ کے سپیشل گیٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ وہاں اعلیٰ سول اور فوجی حکام بھی پہنچ رہے ہیں''...... سر سلطان نے اسی انداز میں کہا۔

''کون کون پہنچ رہا ہے وہاں''...... عمران نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ ظاہر ہے اعلیٰ سول اور اہم فوجی سربراہ ہی ہوں گے۔ مجھے جناب صدر صاحب کا فون موصول ہوا ہے۔ انہوں نے ہی مجھے اس اہم فارمولے کی چوری کے بارے میں بتایا ہے

اور انہوں نے مجھ سے خصوصی طور پر کہا ہے کہ یہ فارمولا پاکیشیا کے مستقبل کا دفاعی ہتھیار ہے اور اس کی واپسی کا مشن ایکسٹو کو دیا جائے۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔ اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان تازہ چائے کا فلاسک لے کر اندر آ گیا۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتا دیکھ کر سلیمان چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ آپ نے ناشتہ کیوں چھوڑ دیا''...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا بنایا ہوا اتنا مزیدار ناشتہ چھوڑنے کے لئے کس کا دل چاہتا ہے لیکن اس وقت ملکی دفاع خطرے میں ہے اس لئے چھوڑنا پڑا۔ پاکیشیا کا ایک اہم فارمولا چوری ہو گیا ہے اس لئے سر سلطان نے مجھے فوراً ایٹمک ماسٹر پلانٹ پر بلایا ہے اور میں وہاں جا رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا تو اس کے جسم پر سوٹ موجود تھا اور اس نے بال بھی سیٹ کر لئے تھے۔

''مجھے فون پیس لا کر دو''...... عمران نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مخصوص فون پیس لے کر آ گیا۔ اس نے فون پیس عمران کو دیا تو عمران نے بٹن پریس کر کے اسے آن کیا

اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ جولیا کی آواز نارمل تھی شاید وہ کافی پہلے جاگ گئی تھی اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو چکی تھی اس لئے اس کی آواز میں کوئی خمار یا بوجھل پن موجود نہ تھا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... ایکسٹو کی آواز سنتے ہی جولیا نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فوراً تیار ہو جاؤ۔ عمران دس منٹ میں تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ تمہیں اس کے ساتھ ایٹمک ماسٹر پلانٹ پر جانا ہے۔ اس پلانٹ سے ایک اہم فارمولا چوری ہو گیا ہے۔ سر سلطان اور سول و فوجی اعلیٰ حکام بھی وہاں پہنچ رہے ہیں۔ تم نے وہاں ایکسٹو کی نمائندگی کرنی ہے''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ عمران کو ایکسٹو کی آواز میں بات کرتے دیکھ کر سلیمان خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔ وہ عمران کو سنجیدہ دیکھ کر اس کے کسی معاملات میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ عمران نے فون پیس سائیڈ تپائی پر رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''میں جا رہا ہوں سلیمان۔ دروازہ بند کر لو''...... عمران نے دروازہ کھول کر سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر آیا اور

تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا اور کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا فلیٹ سے نیچے آ گیا۔ گیراج کھول کر اس نے کار باہر نکالی اور پھر اس نے گیراج بند کیا اور کار میں بیٹھ کر اس پلازہ کی جانب روانہ ہو گیا جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ صبح کا وقت تھا چونکہ ٹریفک کم تھی اس لئے عمران دس منٹ سے بھی کم وقت میں اس پلازہ کے قریب پہنچ گیا۔ وہ پلازہ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اسے سامنے مین گیٹ سے جولیا باہر آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے سلیقے کا لباس پہنا ہوا تھا۔ عمران نے کار لے جا کر اس کے پاس روک دی۔ جولیا کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

''وقت سے پہلے پہنچ گئے تم''...... سلام و دعا کے بعد جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وقت کم ہے اور مقابلہ سخت۔ صبح صبح کورٹ خالی ہوتا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں جلد سے جلد لے کر وہاں پہنچ جاؤں۔ ہمارے پہنچنے تک گواہاں، نکاح خواہ اور مجسٹریٹ تیار ہوں گے۔ بس وہاں جانے کی دیر ہے اور ہماری کورٹ میرج ہو جائے گی اور پھر روز روز کنوارہ اور کنواری کہلوانے کی بک بک ختم ہو جائے گی''۔ عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا تو جولیا چونک پڑی۔

''کورٹ میرج۔ یہ کیا بکواس شروع کر دی تم نے صبح صبح''۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کورٹ میرج کا مطلب۔ قانونی شادی ہوتا ہے۔ قانونی

شادی ہو جائے تو پھر جوڑے کو قانونی پروٹیکشن حاصل ہو جاتی ہے پھر مخالفین میں عزیز و اقارب ہوں یا رقیب روسفید۔ ان سے کوئی ڈر نہیں رہتا''...... عمران نے کہا۔

''عمران پلیز۔ مجھے چیف نے کال لیا تھا۔ میں صالحہ کی طرف جانے کے لئے پہلے سے ہی تیار بیٹھی تھی اس لئے میں فوراً باہر آ گئی ہوں۔ چیف نے مجھے تمہارے ساتھ ایٹمک ماسٹر پلانٹ پر جانے کا حکم دیا ہے اور تم نے آتے ہی بکواس شروع کر دی ہے''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شادی کو بکواس نہیں کہتے ورنہ بچے بدصورت پیدا ہوتے ہیں''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والے تھے۔

''عمران''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''ارے باپ رے تم تو غصے میں ہو۔ شاید کونین کی گولیاں چبا کر آئی ہو۔ منہ کڑوا ہو تو شادی کرنے سے گریز کرنا چاہئے ورنہ شادی میں بھی کرواہٹ آ جاتی ہے اور شادی کڑوی ہو تو ساری زندگی مرد کو بیوی کا کڑوا پن برداشت کرنا پڑتا ہے اور کڑوے پن سے ساری زندگی ہی کڑوی ہو جاتی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے کار موڑی اور اسے تیزی سے ایٹمک ماسٹر پلانٹ کی طرف دوڑاتا لے گیا۔

''خاموش رہو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''ارے مگر وہ کورٹ میرج''...... عمران نے جولیا کی غراہٹ سن

کر سہم کر کہا۔

''اب اگر تم نے کوئی بات کی تو میں تمہیں گولی مار کر تمہاری لاش ویران پہاڑیوں میں لے جا کر پھینک دوں گی''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا تو عمران یوں سہم گیا جیسے کسی معصوم سے کبوتر کو بھیانک ترین بلی نظر آ گئی ہو۔

''ویران پہاڑیوں میں پھینک دو گی۔ کیوں۔ کیا میری لاش کو ایسے لاوارث ہی چھوڑ دو گی۔ اگر پھینکنا ہی ہے تو کسی نخلستان میں پھینکنا جہاں خوبصورت کھجوروں کے درخت ہوں، نیلگوں جھیل ہو، یا ایسی جگہ جہاں حسین جھرنے ہوں یا میٹھے پانی کے چشمے ہوں، غزالی آنکھوں والی آہو ہوں۔ ایسی آہو جو انسانی شکل میں ہوں۔ زندگی کی بہار ہو ویران اور سنسان پہاڑیاں۔ میرے خدا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ بڑبڑاہٹ کے باوجود اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ اس کے الفاظ واضح طور پر جولیا کے کانوں تک پہنچ رہے تھے۔

''تم خاموش نہیں بیٹھو گے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بب بب بیٹھوں گا۔ بیٹھوں گا کیا میں تو پہلے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا ہوں۔ میں خاموش ہوں۔ یہ حسین اور دلکش نظارے خاموش ہیں۔ سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کی وجہ سے سڑکیں خاموش ہیں بلکہ مجھے تو زمانہ ہو گیا خاموش رہتے ہوئے۔ یہ خاموشی رقیب روسفید کو دیکھ کر اور زیادہ گمبھیر ہو جاتی ہے اور میں اس کے

سامنے بولتے ہوئے بھی گھبراتا ہوں کہ کہیں وہ گن نکال کر مجھ سے شادی کرنے سے پہلے ہی تمہیں بیوہ خاتون نہ بنا دے“...... عمران بھلا کہاں خاموش بیٹھنے والا تھا اور اسے اس طرح بولتے دیکھ کر جولیا ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے مزید کوئی بات کی تو عمران کی زبان اسی طرح چلتی رہ جائے گی اور وہ اپنا دل جلانے کے سوا کچھ نہ کر سکے گی۔

کار تیزی سے دوڑتی ہوئی دارالحکومت سے نکل کر مضافاتی سڑک پر پہاڑی راستوں سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی۔ کئی کلو میٹر کے سفر کے بعد عمران نے کار کو ایک ذیلی سڑک پر موڑا اور آگے بڑھاتا لے گیا۔ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا وہ فرسٹ چیک پوسٹ تک پہنچ گیا جو اس پہاڑی علاقے کے اندر واقع تھی۔ وہاں اس وقت افراتفری دکھائی دے رہی تھی۔ بہت سی سرکاری اور فوجی گاڑیاں آ جا رہی تھیں۔ عمران نے کار جیسے ہی چیک پوسٹ پر لے جا کر روکی تو ایک مسلح فوجی تیزی سے اس کی طرف بڑھ آیا۔

”فرمائیں“...... فوجی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ عمران اپنا اور جولیا کا تعارف کراتا اسی لمحے ایک کیپٹن تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

”ارے عمران صاحب آپ یہاں“...... کیپٹن نے عمران کو دیکھ کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے مسلح آدمی کو پیچھے ہٹنے کا کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ آنے والا کیپٹن،

عمران کا دوست کیپٹن صالح تھا جو عمران کو بخوبی جانتا تھا۔

”سر سلطان نے بلایا ہے۔ کہاں ہیں وہ“...... عمران نے کہا۔

”وہ میٹنگ ہال میں ہیں۔ آئیں میں آپ کو ان کے پاس لے چلتا ہوں۔ کار یہیں چھوڑ دیں اسے ہمارا آدمی خود ہی پارکنگ میں پہنچا دے گا“...... کیپٹن صالح نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور جولیا کو اشارہ کر کے کار سے نکل آیا۔ جولیا بھی کار سے اتر کر نیچے آ گئی۔

”آئیں“...... کیپٹن صالح نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور جولیا کے ساتھ اس کے پیچھے چل پڑا۔ کیپٹن صالح انہیں ایک پہاڑی کی طرف لے آیا۔ سامنے بڑی سی چٹان تھی۔ اس پہاڑی کے چاروں طرف مسلح افراد موجود تھے جو نہایت چاق و چوبند انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ کیپٹن صالح نے آگے بڑھ کر اس چٹان کے ایک حصے پر ہاتھ رکھا اور پھر اسے مخصوص انداز میں پریس کیا تو تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ چٹان کسی مکینزم کی طرح گھومتی چلی گئی اور ایک کشادہ اور وسیع غار کا دہانہ کھل گیا۔ کیپٹن صالح غار میں داخل ہوا تو عمران اور جولیا اس کے پیچھے غار میں داخل ہو گئے۔ غار میں خاصی روشنی تھی۔ ان کے اندر آتے ہی چٹان گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ گھوم کر پھر دہانے پر آ گئی اور دہانہ بند ہو گیا۔ یہ ایک طویل غار تھا جو قدرتی معلوم ہو رہا تھا لیکن اس میں انسانی ہاتھوں کی بھی کارگردگی کے نشان دکھائی دے رہے

تھے۔ غار کافی طویل تھا۔ وہ تینوں چلتے رہے اور پھر اس غار کا اختتام ایک دیوار پر ہوا۔ کیپٹن صالح نے آگے بڑھ کر دیوار کے ایک حصے پر پاؤں رکھ کر مخصوص انداز میں پریس کیا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

اسی لمحے دیوار کے اوپر سے نیلی روشنی کی تیز دھار نکل کر ان تینوں پر پڑنا شروع ہو گئی۔ روشنی بے حد تیز تھی۔ وہ اس نیلی روشنی میں نہا سے گئے۔ کچھ دیر بعد روشنی ختم ہو گئی تو کیپٹن صالح ایک بار پھر آگے بڑھا اور اس نے دیوار کے اسی حصے پر پاؤں رکھ کر پریس کر دیا جہاں اس نے پہلے کیا تھا اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے پھٹ کر دو حصوں میں سمٹتی چلی گئی اور دوسری طرف ایک راستہ کھل گیا۔ سامنے ایک ہال نما کمرہ تھا جہاں ایک بڑی سی میز موجود تھی اور میز پر مائیک اور میٹنگ کا تمام ضروری سامان سجا ہوا تھا۔ کرسیوں پر سول اور فوجی اعلیٰ حکام موجود تھے۔ سامنے بڑی سی دیوار پر ایک اسکرین نصب تھی۔ وہ سب لوگ بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ کیپٹن صالح انہیں لے کر آگے بڑھا اور انہیں سر سلطان کے پاس موجود خالی کرسیوں پر بیٹھنے کو کہا تو وہ دونوں بیٹھ گئے۔ سر سلطان بے حد سنجیدہ اور پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

''شکر ہے تم آ گئے۔ ہم سب تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے''۔ سر سلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''نکاح خواں کہاں ہے''...... عمران نے کہا تو سر سلطان چونک پڑے۔

''نکاح خواں۔ کیا مطلب''...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

''میں دلہن کو ساتھ لایا ہوں۔ باراتی بھی یہاں موجود ہیں۔ آپ جیسے بزرگ اور گواہان کی بھی یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔ اتنا سب کچھ کر لیا تو ایک نکاح خواں کو بھی بلا لیتے۔ لگے ہاتھوں آج میں بھی شادی شدگان کی فہرست میں شامل ہو جاتا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران یہ مذاق کا وقت نہیں ہے''...... سر سلطان نے دبے مگر غصیلے لہجے میں کہا۔

''نکاح کے وقت مذاق جائز نہیں ہوتا۔ دیکھ لیں میرے چہرے سے سنجیدگی لٹک۔ میرا مطلب ہے ٹپک رہی ہے''...... عمران نے کہا تو سر سلطان اسے تیز نظروں سے گھورنے لگے۔

''وقت کی نزاکت کو دیکھ لیا کرو نانسنس''...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وقت کا تو پتہ نہیں البتہ نزاکت کو دیکھ بھال کر اور بڑی مشکلوں سے منا کر لایا ہوں دیکھ لیں یہ میرے ساتھ ہی بیٹھی ہے''...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ اسی لمحے سامنے کرسی پر سے ایک بوڑھا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران اسے پہچانتا تھا یہ ایٹمک ماسٹر پلانٹ کے چیف سائنس دان ڈاکٹر اشفاق تھے جو

نہایت برد بار اور پر وقار شخصیت کے مالک دکھائی دے رہے تھے۔

”میرا نام ڈاکٹر اشفاق ہے اور میں اس ایٹمک ماسٹر پلانٹ کا چیف ہوں۔ یہ میرے ساتھی ہیں جو میرے ساتھ اس ایٹمک پلانٹ میں کام کرتے ہیں۔ ان میں ہر ایک اپنے سیکشن کا انچارج ہے۔ میں بحیثیت چیف آف ایٹمک ماسٹر پلانٹ آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں“...... ڈاکٹر اشفاق نے رسمی فقرے ادا کرتے ہوئے کہا۔ ان کا لہجہ بے حد باوقار تھا۔

”میں کسی بات کی تمہید نہیں باندھوں گا اس لئے میں اصل مقصد پر آ رہا ہوں۔ ہمارے اس ایٹمک پلانٹ میں نئے اور جدید میزائل تیار کئے جاتے ہیں۔ ہم خاص طور پر ان دنوں ماسٹر ہیڈ میزائل تیار کر رہے ہیں۔ یہ ایک انتہائی جدید ٹیکنالوجی کے حامل میزائل ہیں جو ابھی سپر پاورز تک کے پاس بھی موجود نہیں ہے اور آپ کو میں یہ بتاتا چلوں کہ ماسٹر ہیڈ میزائل جنہیں کوڈ میں ایم ایچ میزائل کہا جاتا ہے خالصتاً پاکیشیائی سائنس دانوں کی ایجاد ہے۔ ایسے جدید میزائل سپر پاور کو بھی بنانے کے لئے صدیاں درکار ہوں گی۔ ہم ایم ایچ میزائل کے کامیاب تجربات کر چکے ہیں اور اس میزائل کی تیاری کا تمام خام مال پاکیشیا میں ہی دستیاب ہے جس کے لئے ہمیں کسی ملک سے کچھ بھی امپورٹ نہیں کرنا پڑتا ہے۔ ایم ایچ میزائل کا فارمولا سپیشل ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ رہتا ہے جسے ضرورت کے وقت کوڈز سے اوپن کیا جاتا ہے۔ کل رات میرے اسسٹنٹ

ڈاکٹر پرویز نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے بتایا کہ انہیں ان کے سپیشل سیکشن کے پلانٹ ایڈجسٹمنٹ کے لئے ماسٹر فارمولے کی ضرورت ہے۔ ماسٹر فارمولے کی ضرورت چونکہ تمام شعبوں کو ہوتی ہے اس لئے یہ معمول کی بات تھی۔ ماسٹر فارمولا میری تحویل میں رہتا ہے جو میرے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہے۔ اس کمپیوٹر کو میرے علاوہ کوئی آن بھی نہیں کر سکتا ہے فارمولا اوپن کرنا تو دور کی بات ہے۔ ڈاکٹر پرویز کے کہنے پر میں سپیشل روم میں گیا اور پھر میں نے ماسٹر کمپیوٹر اوپن کیا لیکن یہ دیکھ کر میری آنکھیں پھیل گئیں اور میرے ہوش و حواس گم ہو گئے کہ کمپیوٹر میں فارمولا موجود نہ تھا۔ میں نے کمپیوٹر کی ہارڈ ڈسک کا ایک ایک حصہ کھنگال ڈالا لیکن فارمولا مکمل طور پر غائب تھا۔ پھر میں نے سپیشل سرچنگ سسٹم کو چیک کیا لیکن انتہائی حیرت انگیز بات تھی کہ میرے سپیشل روم کو کھولا ہی نہیں گیا تھا۔ نہ کوئی اندر داخل ہوا تھا۔ نہ کسی نے کمپیوٹر آن کیا تھا۔

سپیشل روم کی سیکورٹی بے حد ٹائٹ ہے۔ اس روم میں ایسے خصوصی سسٹم لگائے گئے ہیں کہ میرے سوا کوئی اندر نہیں جا سکتا ہے۔ اگر کوئی سپیشل روم میں ہی داخل ہونے کی کوشش کرے تو اس کے بارے میں ہمیں فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ تمام سسٹمز کام کر رہے تھے کسی چیز کو نہ چھیڑا گیا تھا لیکن اس کے باوجود کمپیوٹر سے ایم ایچ میزائل فارمولے کا مکمل ڈیٹا غائب ہو چکا تھا۔ میں نے ڈیٹا ری کور

کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اس میں بھی مجھے کوئی کامیابی نہ ملی۔ جس نے مجھے واقعی پریشان کر کے رکھ دیا چنانچہ میں نے فارمولے کی گمشدگی کی اطلاع صدر مملکت اور پھر پرائم منسٹر کو دی اور اعلیٰ حکام سے رابطے کر کے میٹنگ کال کی۔ اس پورے پلانٹ کا کنٹرول جناب صدر کے پاس ہے۔ ان کی ہدایات پر ہی میں نے میٹنگ کال کی ہے''...... ڈاکٹر اشفاق نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اگر سپیشل روم میں سوائے آپ کے اور کوئی نہیں جا سکتا اور نہ آپ کے ایم کمپیوٹر کو کوئی اوپن کر سکتا ہے تو پھر فارمولا خود بخود کہاں غائب ہو گیا''...... پریذیڈنٹ کے سپیشل سیکرٹری نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ایسا کیسے ہوا ہے۔ ایم کمپیوٹر پر باقاعدہ چیک ہے۔ اس میں کسی وائرس کے داخل ہونے کا بھی امکان نہیں ہے اور اسے خاص طور پر ہم نے ہیکنگ سسٹم سے بھی محفوظ رکھنے کے انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ میں نے اس بات کی بھی مکمل چیکنگ کی ہے کہ فارمولے کو ہیک نہ کیا گیا ہو لیکن ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ فارمولے کو ہیک کیا گیا ہے''...... ڈاکٹر اشفاق نے کہا۔

''کیا آپ ہمیں اس پورے ایٹمک پلانٹ اور خاص طور پر اپنے سپیشل ایم کمپیوٹر روم کی تصاویر یا فلم دکھا سکتے ہیں''...... سر

سلطان نے کہا۔

''یس سر۔ کیوں نہیں۔ میں نے اس کا بھی انتظام کیا ہوا ہے''۔ ڈاکٹر اشفاق نے کہا اور انہوں نے سامنے میز پر پڑا ہوا ایک ریموٹ نما آلہ اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے ہال میں تاریکی چھا گئی۔ چند لمحوں کے بعد دیوار پر لگی ہوئی اسکرین روشن ہوئی اور پھر اس پر ایٹمک پلانٹ کے مختلف سیکشنوں، مشینری اور میزائلوں کی فلم چلنا شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک کمرہ دکھائی دیا جو فولاد کا بنا ہوا تھا۔ وہاں انتہائی جدید حفاظتی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا تھا اور بظاہر سپیشل روم انتہائی سیف اور فول پروف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب غور سے یہ فلم دیکھ رہے تھے اور پھر اسکرین آف ہو گئی اور لائٹس آن ہو گئیں۔

''آپ سب نے دیکھ لیا ہو گا کہ ہم نے کس قدر فول پروف حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس کے باوجود کمپیوٹر سے فارمولا غائب ہے اگر یہ فارمولا ہمیں واپس نہ ملا تو ایم ایچ میزائل کی تیاری رک جائے گی اور اسے کسی طور پر بھی مکمل نہ کیا جا سکے گا اور اگر یہ فارمولا کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گیا تو پاکیشیا کے مفادات کو شدید دھچکا لگ سکتا ہے اور پاکیشیا اس مستقبل کے میزائل سے محروم ہو جائے گا''...... ڈاکٹر اشفاق نے کہا۔

''آپ نے سپیشل روم کے حفاظتی انتظامات اور بیرونی مناظر

دکھائے ہیں۔ کیا اندر کے مناظر نہیں دکھا سکتے آپ“...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”نہیں۔ سوری۔ روم کے اندر کوئی سسٹم یا کیمرے کام نہیں کرتے ہیں اس لئے وہاں کی تصویریں لینا ناممکن ہیں اس لئے کمرے کے اندر کی تصویریں نہیں بنائی گئی ہیں اور نہ ہی بنائی جا سکتی ہیں“...... ڈاکٹر اشفاق نے سنجیدگی سے کہا۔

”کیا یہ کنفرم ہے کہ اس ماسٹر کمپیوٹر روم میں سوائے آپ کے کوئی دوسرا داخل نہیں ہو سکتا ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”جی ہاں۔ میرے علاوہ کوئی بھی وہاں نہیں جا سکتا ہے البتہ میری غیر موجودگی میں یہ اختیار پریذیڈنٹ صاحب کے پاس ہیں وہ اگر یہاں آئیں تو وہ بھی میری طرح سے اس روم میں جا سکتے ہیں اور اندر جا کر کمپیوٹر کے پاس ورڈز تبدیل کر سکتے ہیں اس کے بعد وہ میرے اختیارات جسے چاہیں منتقل کر دیں۔ ان کی مدد کے بغیر کسی بھی شخص کو یہ اختیارات نہیں مل سکتے یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ میرے بعد پلانٹ کا نیا چیف مقرر کیا جائے تو اسے سپیشل کمپیوٹر روم تک رسائی حاصل ہو سکے“...... ڈاکٹر اشفاق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پلانٹ کی سیکورٹی کس ایجنسی کے پاس ہے۔ یہ تو میں نے دیکھ لیا ہے کہ پلانٹ کے باہر ملٹری انٹیلی جنس تعینات ہے لیکن پلانٹ کے اندر کی سیکورٹی بھی ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں آپ

کچھ بتائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”پلانٹ کی اندرونی حفاظت کی ذمہ داری کرنل اسرار کی ہے جن کا تعلق ملٹری سپیشل فورس سے ہے۔ وہ خود بھی اپنے بیس سے زائد آفیسرز کے ساتھ پلانٹ میں موجود رہتے ہیں“...... ڈاکٹر اشفاق نے جواب دیا۔

”کرنل اسرار“...... سر سلطان نے کہا تو ایک ادھیڑ عمر آدمی جو ملٹری یونیفارم میں تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ انہیں اٹھتا دیکھ کر ڈاکٹر اشفاق اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

”یس سر۔ میں ہوں کرنل اسرار اور میں یہاں ہر وقت اپنے بیس ساتھیوں کے ہمراہ رہتا ہوں اور پورے پلانٹ اور اس کے ہر سیکشن کا بذات خود وزٹ کرتا ہوں اور ہر چار گھنٹے بعد حفاظتی انتظامات کی چیکنگ کے ساتھ ان میں ترمیم بھی کرتا ہوں“۔ کرنل اسرار نے جواب دیا۔

”کیا تمام سیکشنوں میں جانے کے لئے آپ کے سارے ساتھی آپ کے ساتھ ہوتے ہیں“...... اس بار جولیا نے پوچھا تو وہ سب چونک پڑے۔

”یہ مس جولیا ہیں۔ ڈپٹی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس“۔ سب کی نظروں میں حیرانی دیکھ کر سر سلطان نے کہا تو ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران کے لبوں پر جولیا کا سوال سن کر مسکراہٹ آ گئی۔

''نومس جولیا۔ تمام افراد کی میں نے الگ الگ سیکشنز میں ڈیوٹیاں لگائی ہوئی ہیں۔ وہ سب اپنی جگہوں پر مستعدی سے اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہیں۔ میں خود ان سیکشنز کا وزٹ کرتا ہوں''...... کرنل اسرار نے جواب دیا۔

''تو کیا آپ کے پاس بھی ایسے اختیارات ہیں کہ آپ وزٹ کرنے کے لئے ہی سہی ڈاکٹر اشفاق کے سپیشل کمپیوٹر روم میں جا سکیں''...... عمران نے کہا تو کرنل اسرار کے چہرے پر حیرت اور قدرے غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ ڈاکٹر اشفاق صاحب بتا چکے ہیں کہ سوائے ان کے اور پریذیڈنٹ صاحب کے کوئی سپیشل کمپیوٹر روم کو اوپن نہیں کر سکتا ہے تو پھر میں بھلا وہاں کیسے جا سکتا ہوں''۔ کرنل اسرار نے ناگواری سے کہا۔

''ڈاکٹر اشفاق۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں''۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر اشفاق چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''ضرور عمران صاحب۔ آپ تو ہمارے ملک کا عظیم سرمایہ ہیں جو خدمات آپ نے پاکیشیا کے لئے سر انجام دی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ میں نے یہ میٹنگ کال اسی لئے دی تھی کہ میں آپ سب کی باتوں کا جواب دے سکوں۔ آپ کچھ بھی پوچھیں میں ضرور جواب دوں گا''...... ڈاکٹر اشفاق نے مدبرانہ اور انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

''جس ماسٹر کمپیوٹر میں آپ نے فارمولا سیف کیا تھا اس میں کون سی ڈسک لگی ہوئی تھی۔ ریڈ کرسٹل ہنڈرڈ ون پلس یا ڈبل میٹل ایم ہنڈرڈ ڈسک''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر اشفاق سمیت وہاں موجود تمام افراد کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''اوہ اوہ۔ آپ کو اس قدر جدید اور نئی ٹیکنالوجی کی حامل ڈسکس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا عمران صاحب''...... ڈاکٹر اشفاق کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کے اسسٹنٹ ڈاکٹر پرویز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے ڈاکٹر اشفاق سے سوال کیا ہے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ڈاکٹر پرویز نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ڈبل میٹل ایم ہنڈرڈ ڈسک ہے اس کمپیوٹر میں''۔ ڈاکٹر اشفاق نے جواب دیا۔

''سوری ڈاکٹر پرویز۔ آپ جس ٹیکنالوجی اور سسٹم کو جدید کہہ رہے ہیں یہ اتنی بھی جدید نہیں ہے۔ اس سے ایڈوانس ٹیکنالوجی تو سپر پاورز کے بھی پاس ہے اور سب سے ایڈوانس ٹیکنالوجی کا استعمال اس وقت بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی تنظیم کر رہی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اس ڈسک کا کیوری نمبر کیا ہے۔ ایس ایف تھرٹین یا ایکس تھری ون سکس''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایس ایف تھرٹین''...... ڈاکٹر اشفاق نے کہا۔ وہ سب بدستور عمران کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے عمران

ان کے لئے واقعی مافوق الفطرت ہستی ہو جو اس قدر جدید ترین ٹیکنالوجی کی تفصیل جانتا تھا۔

"تو پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے کمپیوٹر ڈیٹا کو ہیک نہیں کیا گیا ہے۔ یہ ایک بیسک اور سمپل فائرن ہارڈ ڈسک ہے جس کا آئی پی نمبر پتہ چل جائے تو بغیر نیٹ ورکنگ کے ہنڈرڈ پلس ڈگری ون تھری بیسک سسٹم سے بھی اسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی زمین کی انتہائی تہہ میں چھپے ہوئے بند کمپیوٹر سے بھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ ہم نے بلیو ایٹ بیٹا سنگ مشین کا استعمال کیا تھا۔ ون تھری سکس اینگل سے لے کر ہم نے مائنس زیرو تھری اینگل تک کی چیکنگ کی تھی۔ اگر کسی نے بھی اس کمپیوٹر کے سسٹم کو کنٹرول کیا ہوتا تو ہمارے سامنے اس کی تفصیل آ جاتی"...... ڈاکٹر پرویز نے کہا۔

"آپ نے مائنس ٹین ایٹ پوائنٹ تھری ویلیو ایبل فلسنگ کا استعمال کیوں نہیں کیا۔ یہ ملٹی پلس اینگل کو اوپن کرتا ہے۔ اس سے یہ تو پتہ نہیں چلتا کہ اس کمپیوٹر کے سسٹم کو کنٹرول کیا گیا ہے اور کس نے ڈیٹا ہیک کیا ہے لیکن یہ ضرور پتہ چل سکتا ہے کہ اس کمپیوٹر کے سسٹم کی ہیکنگ ہوئی ہے یا نہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو ڈاکٹر اشفاق، ڈاکٹر پرویز اور ان کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ ،اوہ۔ ہم نے اس طرف تو واقعی توجہ نہیں دی تھی۔ ڈاکٹر اشفاق آپ پلیز جائیں اور عمران صاحب کی بتائی ہوئی تھیوری کو فالو کریں اور دیکھیں کہ واقعی کمپیوٹر میں ہیکنگ ہوئی ہے یا نہیں"۔ ڈاکٹر پرویز نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی بہت ضروری ہے۔ چونکہ سپیشل روم میں میرے سوا کوئی نہیں جا سکتا اس لئے یہ کام مجھے ہی کرنا ہے۔ کیا آپ سب مجھے تھوڑا وقت دے سکتے ہیں"...... ڈاکٹر اشفاق نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں تھرتھری واضح تھی۔

"ہاں بالکل۔ یہ اہم معاملہ ہے ہم اس معاملے کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ جائیں اور جا کر چیکنگ کریں ہم انتظار کریں گے"...... ملٹری سیکرٹری نے کہا تو باقی سب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے اور ڈاکٹر اشفاق اٹھ کر بوڑھے ہونے کے باوجود تقریباً دوڑتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"عمران بیٹا کیا تمہیں یقین ہے کہ فارمولا ہیک کیا گیا ہے"...... سر سلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر اشفاق اور ڈاکٹر پرویز نے جو باتیں بتائی ہیں ان کے مطابق تو ایسا ہی ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ کی بات درست ہوئی اور واقعی کمپیوٹر سے فارمولا ہیک کر لیا گیا ہو تو اس بات کا پتہ کیسے چلے گا کہ اسے کس نے اُڑایا ہے"...... ڈاکٹر پرویز نے عمران سے مخاطب ہو کر

کہا۔

''اس کے لئے کافی محنت کرنی پڑے گی۔ ان سیٹلائٹ اور لنک سسٹم کو ٹریس کرنا پڑے گا اور پھر بیک فائر سسٹم کے تحت ان لائنوں میں جانا پڑے گا جہاں سے ہیکر کو اس کمپیوٹر تک رسائی تھی لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ کوئی بھی ہیکر اس وقت تک کسی بھی کمپیوٹر میں داخل نہیں ہو سکتا ہے جب تک اسے ماسٹر کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس نہ معلوم ہو اور یہ ایڈریس صرف اسی کو معلوم ہو ہے جس کے پاس کمپیوٹر ہو یا جو اسے آپریٹ کرتا ہو۔ اگر میری بات درست ہوئی اور کمپیوٹر میں ہیکنگ کی گئی ہے تو پھر یہ پتہ لگانا پڑے گا کہ اس کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس ڈاکٹر اشفاق کے علاوہ کون جانتا ہے اور یہ ایڈریس باہر کیسے گیا ہے''...... عمران نے کہا۔ اس کی نظریں وہاں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر پرویز اور دوسرے سائنس دانوں پر جم گئیں اور پھر وہ سیکورٹی آفیسر کرنل اسرار کی جانب دیکھنے لگا۔

''آپ میری طرف کیوں دیکھ رہے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ میرا کام ہے''...... کرنل اسرار نے عمران کو تیز نظروں سے اپنی طرف دیکھتا پا کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کا ایک اہم اور انتہائی حساس فارمولا غائب ہوا ہے کرنل اسرار۔ ملکی مفاد کو شدید دھچکا پہنچا ہے اور یہ فارمولا آپ کی ناک کے نیچے سے چوری کیا گیا ہے اس لئے آپ کیا اس پلانٹ پر کام کرنے والے تمام افراد شک کے دائرے میں آتے ہیں۔

جب تک یہ کلیئر نہیں ہو جاتا کہ کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس کیسے اور کس کے ذریعے یہاں سے باہر گیا ہے اس وقت تک میں کسی ایک کو بھی بری الزمہ نہیں ٹھہرا سکتا''...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ڈاکٹر اشفاق بوکھلائے ہوئے انداز میں واپس آ گئے۔ ان کے چہرے پر ہوائیاں سی اُڑ رہی تھیں۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ان کا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ میں نے کمپیوٹر کی ری چیکنگ کی ہے اور اسی فارمولے پر عمل کیا ہے جس کے بارے میں عمران صاحب نے بتایا تھا۔ اس چیکنگ سے پتہ چلا ہے کہ یہ فارمولا آج نہیں دو روز پہلے کمپیوٹر سے نکال لیا گیا تھا اور کمپیوٹر کا سارا ڈیٹا ڈیلیٹ کر دیا گیا تھا۔

یہی نہیں اس کمپیوٹر میں ایسی پروگرامنگ بھی کی گئی ہے کہ کسی طریقے سے کمپیوٹر کا ڈیٹا ری سٹور نہ کیا جا سکے۔ کمپیوٹر پر اوپن ریڈنگ اور نائن ایکس کے چند ریڈ ڈاٹس ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کمپیوٹر کو بغیر اوپن اور بغیر سٹارٹ کئے کسی نے اس پر ورک کر کے اس کا ڈیٹا ہیک کیا ہے اس کے علاوہ مجھے اس میں سے بلیک ٹیپس بھی ملی ہیں جو عام طور پر طیاروں کے بلیک باکس میں موجود ہوتی ہیں اور ڈیٹا ریکارڈ کرتی ہیں۔ یہ ٹیپس کمپیوٹر کو واش کرنے کے ساتھ ساتھ ہیکنگ کے تمام ثبوت مٹانے کے لئے

استعمال کی گئی ہیں۔ اس وجہ سے یہ نہیں بتایا جا سکتا ہے کہ کمپیوٹر میں کب اور کہاں سے ہیکر داخل ہوا اور ڈیٹا ہیک کر کے چلتا بنا صرف اتنا ہی شو ہوا ہے کہ یہ کام دو روز قبل شام کے چار بجے ہوا ہے اور بس“...... ڈاکٹر اشفاق نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

”کیا آپ نے کمپیوٹر چیکنگ کی تفصیلات کا پرنٹ آؤٹ لیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں“...... ڈاکٹر اشفاق نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی جانب بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی۔ اس میں دو کمپیوٹر پرنٹڈ پیپر تھے جو چیکنگ، سرچنگ اور ڈیٹا کورنگ کی تفصیلات سے بھرے ہوئے تھے۔ پرنٹنگ انتہائی باریک تھی اور باریک لائن گرافک کی گئی تھی۔ عمران غور سے ان پیپرز کو پڑھنے لگا۔ سب خاموشی سے عمران کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے فائل بند کی اور میز پر رکھ دی۔

”سوری ڈاکٹر اشفاق۔ آپ نے کمپیوٹر سے ساری تفصیلات تو نکال لی ہے لیکن کمپیوٹر کی بائے پاس چیکنگ ادھوری ہے۔ یہ مکمل طور پر نہیں آئی ہے۔ اسے ری اوپن اور ریورس پوائنٹ کے ساتھ پھر سے ایڈریسنگ کر کے چیک کرنا ہوگا۔ کیا آپ مجھے اپنے ساتھ کمپیوٹر روم میں لے جا سکتے ہیں۔ یہ کام میں جلد ہی ختم کر لوں

گا“...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر اشفاق کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”بائے پاسنگ سے ریورس پوائنٹ کی چیکنگ۔ یہ کیسے ممکن ہے اس سے تو ماسٹر کمپیوٹر کے ساتھ پلانٹ پر موجود دوسرے کمپیوٹروں کا بھی ڈیٹا اپ لوڈ ہو جائے گا“...... ڈاکٹر اشفاق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں سارا ڈیٹا لوڈ نہیں کروں گا مجھے صرف پاسنگ اور لنکنگ پوائنٹ چاہئیں جو ایک پیپر پر ہی پرنٹ ہو سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا اس سے پتہ چل جائے گا کہ ہیکر کون ہے اور فارمولا چوری کر کے کہاں لے جایا گیا ہے“...... سیکرٹری داخلہ نے کہا۔

”نہیں۔ اس سیٹ اپ سے ہیکر کا تو پتہ نہیں چل سکے گا لیکن میں یہ ضرور معلوم کر سکوں گا کہ ہیکر کتنی دور سے اس کمپیوٹر میں پہنچا تھا اور اس کی سمت اور فاصلے کی معلومات سے میں اس نتیجے پر پہنچ جاؤں گا کہ یہ ڈیٹا پاکیشیا کے اندر رہ کر ہیک کیا گیا ہے یا کسی دوسرے ملک سے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا آپ کو کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اتنی مہارت حاصل ہے کہ آپ یہ سب پتہ کر سکیں“...... ڈاکٹر پرویز کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کے اسسٹنٹ ڈاکٹر کمال الدین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

”آپ عمران صاحب کے بارے میں نہیں جانتے ڈاکٹر کمال الدین۔ انہیں ہرفن مولا کہا جاتا ہے۔ سائنس کی دنیا میں شاید ہی ایسا کوئی کام ہو جو انہوں نے نہ کیا ہو۔ ہم جیسے بوڑھے سائنس دان اور خاص طور پر پاکیشیا کے منجھے ہوئے اور ٹاپ ریٹنگ سائنس دان جناب ڈاکٹر سرداور بھی ان کی قدر کرتے ہیں اور اپنے فارمولوں اور تجربات کے لئے ان کے مشوروں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ اس وقت ہمارے درمیان ہیں اور دیکھیں انہوں نے کس خوش اسلوبی سے اس بات کا پتہ لگا لیا ہے کہ فارمولا یہاں باقاعدہ آ کر کسی نے چوری نہیں کیا ہے بلکہ اسے کمپیوٹر سے ہیک کیا گیا ہے جبکہ ہمارے خیال کے مطابق اس ماسٹر کمپیوٹر سے ہیکنگ ناممکن تھی“...... ڈاکٹر اشفاق نے کہا۔

”ناممکن کو ممکن بنانا ہی مجرموں کا کام ہوتا ہے ڈاکٹر اشفاق اور آپ کو یہ بتا دوں کہ اس ہیکنگ کے لئے یہاں سے ہی ہیکر کو مدد حاصل ہوئی ہے۔ جب تک ہیکر کو ماسٹر کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس نہ دیا جائے اس وقت تک دنیا کا کوئی بھی ہیکر اپنے طور پر اس آئی پی ایڈریس کو ٹریس نہیں کر سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پلانٹ کے کسی فرد نے ہیکر کو آئی پی ایڈریس فراہم کیا ہے تاکہ وہ کمپیوٹر سے فارمولا چوری کر سکے“...... ڈاکٹر اشفاق نے چونک کر کہا۔

”جی ہاں اور میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کام جس نے بھی کیا ہے وہ یہاں ہمارے درمیان ہی موجود ہے“۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر اشفاق ور ان کے تمام ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم غدار ہیں“...... ڈاکٹر پرویز نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے آپ کا نام نہیں لیا لیکن آپ کے ساتھیوں میں ایک غدار تو ضرور موجود ہے۔ کیا آپ کے تمام اسسٹنٹس یہاں موجود ہیں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میرا ایک اسسٹنٹ کل سے غیر حاضر ہے۔ اس کی والدہ بیمار تھی تو وہ کل آف لے کر چلا گیا تھا۔ آج بھی وہ نہیں آیا ہے“...... ڈاکٹر اشفاق نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”کیا نام ہے اس کا“...... عمران نے پوچھا۔

”ڈاکٹر لطیف“...... ڈاکٹر پرویز نے جواب دیا۔

”کیا ڈاکٹر لطیف آپ کو اسسٹ کرتے تھے یا ڈاکٹر اشفاق کو“...... عمران نے پوچھا۔

”ہم دونوں کو ہی۔ لیکن زیادہ تر وہ میرے ساتھ ہوتے ہیں“...... ڈاکٹر اشفاق نے جواب دیا۔

”تو کیا ڈاکٹر لطیف آپ کے ساتھ کبھی آپ کے سپیشل کمپیوٹر

روم میں گئے تھے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ وہ میرے ساتھ ہی رہتے تھے اور کمپیوٹر اوپن کر کے میں مین پوائنٹس انہیں ہی نوٹ کراتا تھا اس لئے میں انہیں ساتھ لے جاتا تھا“...... ڈاکٹر اشفاق نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تو کیا آپ نے اسے کال کر کے پوچھا نہیں کہ وہ آج کیوں نہیں آیا ہے“...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”میں اسے متعدد کالز کر چکا ہوں لیکن اس کا فون آف مل رہا ہے“...... ڈاکٹر پرویز نے کہا تو عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ کام مجھے اسی ڈاکٹر لطیف کا معلوم ہوتا ہے۔ اسے شاید علم ہو گیا تھا کہ آج یہ راز کھل جائے گا کہ کمپیوٹر سے فارمولا ہیک کر لیا گیا ہے اس لئے وہ یہاں سے نکل چکا ہے۔ چیف سیکرٹری داخلہ اور چیف سیکرٹری خارجہ صاحب آپ فوری طور پر ڈاکٹر لطیف کی تلاش میں آدمی بھیجیں اور مس جولیا آپ بھی چیف سے بات کریں اور انہیں ڈاکٹر لطیف کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو فوری طور پر ڈاکٹر لطیف کی تلاش پر لگا سکیں اور ڈاکٹر اشفاق آپ میرے ساتھ سپیشل کمپیوٹر روم میں چلیں۔ مجھے کمپیوٹر کی چیکنگ کرنی ہے“...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کے چہرے پر تشویش کے گہرے تاثرات تھے۔ اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے۔ اس نے

ڈاکٹر اشفاق کی لائی ہوئی رپورٹ پڑھی تھی اس رپورٹ کو دیکھ کر اس پر نئے انکشافات ہوئے تھے جو اس نے میٹنگ میں ڈسکس نہیں کئے تھے اور ان انکشافات کی روشنی میں اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ فارمولا کیسے چوری کیا گیا ہے لیکن فارمولے کو چوری ہوئے دو روز گزر چکے تھے۔ اس لئے اب وہ نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہوگا۔

آفس نما بڑے سے کمرے میں بھاری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ وہ کرسی پر بڑے ریلکس انداز میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑا۔

"یس۔ کم اِن"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور ورزشی جسم والا نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے ادھیڑ عمر آدمی کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"ارے فریڈرک تم یہاں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے سیدھا ہو کر بے حد حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے اس آدمی کو یہاں دیکھ کر واقعی حیرت ہو رہی ہو۔

"یس چیف۔ مجھے آپ کو اہم اطلاع دینی تھی اس لئے میں نے فون کرنے کی بجائے یہاں خود آ کر آپ سے مل لینا بہتر

سمجھا"...... نوجوان نے کہا جس کا نام فریڈرک تھا۔

"بیٹھو"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو فریڈرک تھینک یو کہہ کر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب بتاؤ۔ کیا معاملہ ہے جو تمہیں خود یہاں آنا پڑا ہے"۔ ادھیڑ عمر چیف نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایم ایچ میزائل فارمولے کے بارے میں پاکیشیا سے چند اہم اطلاعات ملی ہیں چیف"...... فریڈرک نے کہا تو چیف یکلخت اچھل پڑا۔

"ایم ایچ میزائل کے بارے میں معلومات۔ کیا مطلب۔ کیا اطلاعات ہیں کھل کر بتاؤ"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے چیف کہ میں نے بلیک کراب تنظیم کے چیف بلیک کراب کے ذریعے پاکیشیا سے ایم ایچ میزائل کا فارمولا حاصل کرایا تھا۔ بلیک کراب نے فارمولا لا کر مجھے دے دیا تھا جو میں نے ایک پن ڈرائیو میں سیف کر کے آپ کے حوالے کر دیا تھا۔ بلیک کراب نے اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے جدید طریقہ استعمال کیا تھا اور اس سلسلے میں جن افراد نے کام کیا تھا بعد میں سب کا خاتمہ کرا دیا تھا"۔ فریڈرک نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں"...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”بلیک کراب کا پاکیشیا میں ایک گروپ موجود تھا اس نے اس سارے گروپ کو بھی ختم کر دیا تھا۔ ایسا کوئی سراغ نہیں چھوڑا گیا تھا کہ بلیک کراب نے پاکیشیا سے فارمولا چوری کرایا تھا اور پھر اسکارم کے حوالے کر دیا تھا۔ بلیک کراب کا ایک آدمی اب بھی وہاں موجود ہے جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ اس کے پاس جدید سائنسی ٹیکنالوجی ہے جس سے وہ اس تمام معاملے پر نظر رکھے ہوئے ہے تاکہ اس بارے میں پتہ چلایا جا سکے کہ پاکیشیا ایم ایچ فارمولے کے چوری ہونے کا علم ہونے پر کیا کرتا ہے۔ بلیک کراب اس آدمی کو ریزرو مین کہتا ہے جس کا کوڈ آر ایم ہے۔ آر ایم نے بلیک کراب کو اطلاع دی ہے کہ فارمولا کی چوری کے بارے میں ڈاکٹر اشفاق کو دو روز بعد پتہ چلا تھا۔ انتہائی اہم اور حساس فارمولے کی چوری نے اسے اور پاکیشیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ڈاکٹر اشفاق نے فوری طور پر ایک میٹنگ کال دی اور تمام اعلیٰ حکام کو اس میں بلایا جس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نمائندگی کے لئے ڈپٹی چیف لیڈی ایجنٹ جولیانا فٹز واٹر بھی موجود تھی اور اس کے ساتھ پاکیشیا کا مشہور سیکرٹ ایجنٹ علی عمران بھی موجود تھا۔ آر ایم نے اس میٹنگ کو بھی کور کیا تھا اور وہاں کی تمام معلومات حاصل کی تھی۔ اس کے کہنے کے مطابق اس علی عمران نے اپنی ذہانت سے اس بات کا پتہ چلا لیا تھا کہ فارمولا سپیشل روم کے ماسٹر کمپیوٹر سے کیسے چوری کیا گیا تھا اور

پھر عمران نے فوری طور پر تحقیقات کا آغاز کر دیا اور پھر وہ اپنی ذہانت سے تمام معلومات حاصل کرتا چلا گیا کہ فارمولا کیسے چوری کیا گیا اور اسے کہاں لے جایا گیا اور فارمولا کس طرح سے کروسٹک کے علاقے تک پہنچایا گیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی مسلسل اس فارمولے کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں اور بلیک کراب کا کہنا ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے بچنے کے لئے چونکہ اپنا گروپ ختم کیا ہے اور اب بھی وہ مسلسل اس تمام چین کو ختم کر رہا ہے جس کا تعلق فارمولے کی چوری سے تھا اس لئے اس کا مسلسل نقصان ہو رہا ہے اور وہ اب اس نقصان کا ازالہ چاہتا ہے۔ اسی بات کو لے کر میں خصوصی طور پر آپ کے پاس آیا ہوں“...... فریڈرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ بلیک کراب مزید معاوضہ مانگ رہا ہے“۔ چیف نے چونک کر کہا۔

”یس چیف۔ وہ مزید ایک کروڑ ڈالر کی ڈیمانڈ کر رہا ہے“۔ فریڈرک نے جواب دیا۔

”لیکن اس سے ہماری جو ڈیل ہوئی تھی اس کے مطابق تو پورا معاوضہ اسے ادا کیا جا چکا ہے۔ اس نے خود ہی کہا تھا کہ وہ اسی معاوضے میں سارے کام نپٹا لے گا اور اگر اس کا کوئی نقصان بھی ہوا تو وہ اسے بھی اس معاوضے میں ایڈجسٹ کر لے گا تو پھر اب وہ مزید ایک کروڑ ڈالر کی ڈیمانڈ کیوں کر رہا ہے“...... چیف نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ لالچی آدمی ہے چیف اور اس کا خیال تھا کہ اسے صرف ان دو افراد کو ہلاک کرنا پڑے گا ایک وہ جو فارمولا ہیک کرتا اور دوسرا مڈل مین لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے اچانک کود پڑنے اور ان کے تیزی سے کام کرنے اور اپنے آدمیوں کو ان کے ہاتھ لگنے سے بچانے کے لئے اسے مسلسل اور کئی ہلاکتیں کرانا پڑیں۔ اس کے کہنے کے مطابق اب تک وہ اپنے بیس آدمیوں کو ہلاک کرا چکا ہے جو اس معاملے میں ملوث تھے۔ اس لئے اس نے ڈیمانڈ کر دی ہے کہ اسے اپنے اس نقصان کا ازالہ چاہئے"۔ فریڈرک نے کہا۔

"تو تم کیا کہتے ہو کیا ہمیں اس کی بات مان کر اسے مزید ایک کروڑ ڈالر دے دینے چاہئیں"...... چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نو چیف۔ میں یہی سب ڈسکس کرنے یہاں آیا ہوں"۔ فریڈرک نے کہا تو چیف چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... چیف نے چونک کر کہا۔

"چیف۔ بلیک کراب ایک پیشہ ور مجرم تنظیم ہے جبکہ ہم ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ سرکاری ایجنسی اسکارم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے ایک مجرم تنظیم سے کام کرایا ہے جس کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ آئر لینڈ سے ہے اور بلیک کراب ہمارے لئے کسی بھی وقت

خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ بلیک کراب اپنے اصولوں سے غداری نہیں کرتا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس تک پہنچ بھی جائیں تو وہ اپنی جان دے دے گا لیکن یہ نہیں بتائے گا کہ اس نے فارمولا اسکارم کے حوالے کیا ہے لیکن چونکہ ہمارا تعلق سرکاری ایجنسی سے ہے اس لئے وہ ہمیں اس سلسلے میں مسلسل بلیک میل کر سکتا ہے۔ اس کے پاس ایسا اسٹاف موجود ہے کہ ہمیں مجبوراً اس کی کرمنل ایکٹیوٹیز میں بھی اسے مسلسل چھوٹ دینی پڑے گی اور اس کی جائز ناجائز ڈیمانڈز بھی پوری کرنی پڑیں گی اور وہ ہمیشہ ہمارے لئے دردِ سر بنا رہے گا۔ اور چیف بلیک کراب تنظیم جتنی چاہے طاقتور کیوں نہ ہو لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کام کرنے کا انداز قطعی منفرد اور مختلف ہوتا ہے۔ اگر عمران بلیک کراب تک پہنچ گیا تو پھر بلیک کراب کچھ بھی کر لے عمران اس کی زبان کھلوا لے گا اور اگر وہ اس کی زبان نہ بھی کھلوا سکا تو یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے خلاف اس نے جو بلیک میلنگ اسٹاف سنبھالا ہوا ہے وہ عمران کے ہاتھ لگ جائے۔ اس صورت میں عمران کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ اس سارے کھیل کے پیچھے اصل میں اسکارم کا ہاتھ ہے"...... فریڈرک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ کیا بلیک کراب کو ختم کر دیا جائے"۔ چیف نے کہا۔

“یس چیف۔ یہ بہت ضروری ہے۔ نہ صرف بلیک کراب بلکہ اس کی ساری تنظیم کو ختم کرنا پڑے گا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کسی بھی صورت میں اسکارم کا نام نہ آ سکے”۔ فریڈرک نے جواب دیا۔

“ہاں۔ اصل آدمی یہ بلیک کراب ہی ہے جو خود کو بے حد ہوشیار اور چالاک سمجھتا ہے۔ اس کے پاس ہمارے خلاف بہت سا اسٹف موجود ہے۔ اسے ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کے پاس موجود اپنے خلاف تمام ثبوت بھی مٹانے ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ٹوٹل کلیئر ہو جائیں گے پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ بھی گئے تو انہیں ایسا کوئی ثبوت نہیں مل سکے گا کہ ایم ایچ میزائل فارمولا اسکارم ایجنسی کے پاس ہے۔ وہ یہاں ٹکریں مار کر خود ہی واپس لوٹ جائیں گے”...... چیف نے کہا۔

“یس چیف۔ اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی آئر لینڈ پہنچیں ہمیں فوری طور پر بلیک کراب کے خلاف ایکشن لے لینا چاہئے اور اسے ختم کر کے اس کی لاش تک غائب کر دینی چاہئے”...... فریڈرک نے کہا۔

“تو پھر یہ کام تم ابھی سے شروع کر دو اور جیسے بھی ممکن ہو بلیک کراب اور اس کی پوری تنظیم کے خلاف اپنی بھرپور طاقت کا استعمال کرو اور اس تنظیم کا نام و نشان مٹا دو اور بلیک کراب کے پاس موجود ہمارا ہر قسم کا اسٹف حاصل کر کے ضائع کر دو”۔ چیف

نے کہا تو فریڈرک کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جیسے چیف نے اسے اجازت دے کر اس کی دلی خواہش پوری کر دی ہو۔

“یس چیف۔ یہ کام میں آسانی سے کر لوں گا”...... فریڈرک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

“کیا تمہیں بلیک کراب کے پتے ٹھکانوں کا علم ہے اور کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ اس کی تنظیم میں کون کون کام کرتا ہے”۔ چیف نے پوچھا۔

“یس چیف۔ میں نے جب بلیک کراب کو کام دیا تھا تو اس کے ساتھ ہی میں نے اس کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنی شروع کر دی تھیں اور پھر اس کے تمام خفیہ ٹھکانوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ میں مسلسل اس کے ٹھکانوں اور اس کے آدمیوں کی نگرانی کرا رہا ہوں۔ میرے ایک اشارے کی دیر ہے بلیک کراب اور اس کے خاص ساتھی جو اس کی تنظیم میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں فوراً ختم کر دیئے جائیں گے۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے اپنی مسلح فورس کو بھی بلیک کراب کے خاص ٹھکانے پر بھیج دیا ہے جہاں وہ موجود ہے۔ میرے حکم پر فورس بلیک کراب کے ٹھکانے پر بھرپور حملہ کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہے۔ وہ بلیک کراب کے ساتھ اس کے ٹھکانے کو بھی ختم کر دے گی”...... فریڈرک نے کہا۔

"تو پھر دیر کس بات کی ہے۔ فورس کو کال دو تاکہ وہ بلیک کراب کے ٹھکانے پر حملہ کر کے اسے ختم کر دیں"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... فریڈرک نے کہا۔ اس نے جیب سے ایک جدید ساخت کا سیل فون جیسا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے تیزی سے ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ فریڈرک کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... اس نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ آسکر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آسکر۔ چیف نے بلیک کراب کے خلاف ریڈ ایکشن کی منظوری دے دی ہے۔ تم فوراً بلیک کراب کے ٹھکانے پر حملہ کر کے اسے مکمل طور پر نیست و نابود کر دو۔ اوور"...... فریڈرک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"کیا بلیک کراب کو اس کے ٹھکانے سمیت ختم کرنا ہے یا ہم اندر جا کر پہلے اس کا خاتمہ کریں اور پھر اس کے ٹھکانے کو میزائلوں سے تباہ کریں۔ اوور"...... آسکر نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم اندر جاؤ گے اور اندر موجود ایک ایک شخص سمیت بلیک کراب کو بھی ہلاک کرو گے۔ اس کے بعد تم نے اس کے ٹھکانے کی سرچنگ کرنی ہے۔ بلیک کراب کے پاس اسکارم

کے خلاف بلیک میلنگ اسٹف موجود ہے۔ تمہیں اسے ری کور کرنا ہے اور پھر اس کے بعد تم اس ٹھکانے کو میزائلوں سے اُڑا دینا اور یہ کام تم کر سکتے ہو۔ اوور"...... فریڈرک نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... آسکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور فریڈرک نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا اور تیزی سے پہلی فریکوئنسی ختم کر کے دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ فریڈرک کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی فریڈرک نے ایک بار پھر دوسری طرف کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ میگراس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میگراس۔ تم تمام ایجنٹوں کو جنرل کال کرو اور انہیں ہدایات دے دو کہ وہ بلیک کراب کے جن افراد کی نگرانی کر رہے ہیں انہیں فوری طور پر ختم کر دیں۔ ان میں سے ایک آدمی کو بھی کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ سمجھ گئے تم۔ اوور"...... فریڈرک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی جنرل کال کر کے سب کو آپ کا حکم دے دیتا ہوں۔ اوور"...... میگراس نے جواب دیا تو فریڈرک نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''بس چیف۔ تھوڑی دیر کی بات ہے پھر یہ بلیک کراب اور اس کی تنظیم ماضی کا ایک حصہ بن کر رہ جائے گی''...... فریڈرک نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں ہر حال میں اپنی حفاظت کا فول پروف بندوبست کرنا پڑے گا۔ میں اور تم عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کام کرنے کے انداز سے بخوبی واقف ہیں۔ ہم انہیں آگے بڑھنے سے رکنے کے لئے تمام ثبوت مٹا بھی دیں تو اس بات کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے کہ اسے اس بات کا پتہ چل جائے کہ ایم ایچ میزائل فارمولا ہمارے پاس ہے تو پھر وہ ہمارے خلاف کارروائی کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ وہ آسانی سے تو ہم تک نہیں پہنچ سکے گا لیکن میں اس سلسلے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا ہوں۔ اس لئے تم اپنی فورس کو ہر وقت ایکٹیو رکھنا۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو ان کی بھرپور سائنسی آلات سے نگرانی کرانا۔ وہ لاکھ ٹکریں مارتے رہیں تم اور تمہاری فورس اس وقت تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی جب تک وہ ناکام ہوکر واپس نہیں چلے جاتے اور تمہیں اس بات پر بھی دھیان دینا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے اگر اسکارم کا نام آتا ہے تو پھر تم نے اپنی فورس کے ساتھ ان کے خلاف کام شروع کر دینا ہے اور پھر کچھ بھی ہو جائے ان میں سے کسی ایک کو بھی یہاں سے زندہ بچ کر واپس نہیں جانا چاہئے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ بلیک کراب اور اس کی تنظیم کے ممبرز کا خاتمہ کراتے ہی میں فورس کو پورے ملک میں پھیلا دوں گا تاکہ وہ ان تمام سرحدی علاقوں کی نگرانی کریں جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے یہاں پہنچنے کا امکان ہوسکتا ہے۔ میں ایسے انتظامات بھی مکمل کراتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو ان کی سائنسی آلات سے بھرپور انداز میں نگرانی کرائی جا سکے اور ان کی مصروفیات کی پل پل کی خبریں ہمیں ملتی رہیں''...... فریڈرک نے کہا۔

''گڈ۔ اب تم جا سکتے ہو''...... چیف نے کہا تو فریڈرک نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں چیف کو سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ مسلسل بھاگ دوڑ کر کے آیا ہو۔

"کچھ پتہ چلا"...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے مجھے چائے کا ایک کپ پلا دو۔ پچھلے تین روز سے میں اور ٹائیگر بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اور مسلسل کام کر کر کے تھک گئے ہیں۔ اسے تو میں نے آرام کرنے کے لئے واپس بھیج دیا ہے لیکن میں ابھی تک آرام سے محروم ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے میں لاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کی آنکھیں سرخ تھیں۔ وہ واقعی مسلسل کام کر رہا تھا لیکن اس کے چہرے کو دیکھ کر اس بات کا صاف اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ ابھی تک اسے ایسا کوئی

کلیو نہیں ملا ہے جس سے وہ ایٹمک ماسٹر پلانٹ کے ماسٹر کمپیوٹر سے چوری ہونے والے فارمولے کے بارے میں پتہ چلا سکا ہو۔ وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں بلیک زیرو چائے کے دو کپ لے کر آیا اور اس نے ایک کپ عمران کے سامنے میز پر رکھا اور پھر دوسرا کپ لے کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ عمران کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر تذبذب کے ساتھ ناکامی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"چائے پی لیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ اچھا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سامنے پڑا ہوا چائے کا کپ اٹھایا اور چائے کے سپ لینے لگا۔

"آپ نے مجھے اس بارے میں تفصیلات نہیں بتائی ہیں"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں نے اب تک جو تحقیقات کی ہیں ان کی تفصیل تمہیں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈاکٹر اشفاق کے کمپیوٹر کو کھنگالنے کے بعد جو مجھے پوائنٹس ملے تھے اس کے مطابق فارمولا کسی نیٹ ورک سسٹم سے ہیک نہیں کیا گیا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر کے پاس ایک سپیشل ہیکنگ پن لے جائی گئی تھی جس میں پہلے سے ہی اس کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس فیڈ تھا۔

بس اس کمپیوٹر کے اوپن ہونے کی دیر تھی۔ اس روز ڈاکٹر لطیف، ڈاکٹر اشفاق کے ہمراہ تھا۔ ڈاکٹر اشفاق نے اس کے سامنے ہی کمپیوٹر اوپن کیا تھا اور اسے ضروری پوائنٹس نوٹ کرائے تھے۔ اس دوران ڈاکٹر لطیف نے ہیکنگ پن ڈرائیو کو آن کیا اور کمپیوٹر کا اس سے لنک ہو گیا اور سارا ڈیٹا نہ صرف آٹو میٹک طریقے سے اس کے پاس موجود پن ڈرائیو میں منتقل ہو گیا بلکہ اس پن ڈرائیو سے ایک نئی طرز کا وائرس کمپیوٹر میں داخل ہو گیا۔ جس سے کمپیوٹر میں موجود سارا ڈیٹا ریمو ہو گیا تھا۔ یہ سب چونکہ نئی اور انتہائی جدید ٹیکنالوجی کے تحت ہوا تھا اس لئے ڈاکٹر اشفاق کو اس بات کا فوراً پتہ نہ چل سکتا تھا۔ اس نے کمپیوٹر آف کیا تو اس کے ساتھ اس کمپیوٹر کی ڈسک واش ہوتی چلی گئی۔ ہارڈ ڈسک واش ہونے کے بارے میں تب ہی پتہ چل سکتا تھا جب اسے دوبارہ اوپن کیا جاتا۔ اس لئے ڈاکٹر لطیف کو وہاں سے فارمولا پن ڈرائیو میں لے جانے سے کوئی نہ روک سکتا تھا۔ اس نے پن ڈرائیو کو پلانٹ سے آسانی سے نکال لیا تھا اور پھر وہ پن ڈرائیو اس نے اس آدمی کو دے دی جس سے اس نے فارمولے کا سودا کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ڈاکٹر لطیف نے براہ راست اس کام میں ملوث تھا''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ سیکرٹ سروس اور ٹائیگر کے ساتھ مل کر میں نے ڈاکٹر لطیف کے بارے میں انکوائری کرائی ہے۔ انکوائری سے پتہ چلا کہ

ڈاکٹر لطیف آئے دن کسی نہ کسی بہانے سے پلانٹ سے رخصت لیتا رہتا تھا اور وہ گھر جانے کی بجائے عموماً ریڈ سرکل ہوٹل میں آتا تھا۔ وہ ریڈ سرکل ہوٹل کے ایک کمرے میں جا کر کسی سے ملتا تھا۔ اس کمرے کا نمبر آٹھ تھا جو گراؤنڈ فلور پر ہی واقع تھا۔ اس کمرے میں رہنے والا ایک غیر ملکی کارلس تھا۔ جسے وہ اپنا دوست کہتا تھا۔ لیکن انکوائری کے بعد پتہ چلا کہ ڈاکٹر لطیف اسے حال ہی میں ایک ہوٹل میں ملا تھا اور کارلس نے خود ہی اس سے مل کر دوستی کی تھی اور پھر ان کی ملاقاتیں بڑھتی رہیں اور پھر وہ مختلف ہوٹلوں کے کمروں میں ملتے رہتے تھے۔ آخری بار وہ اسی روز کارلس سے ریڈ سرکل ہوٹل کے کمرہ نمبر آٹھ میں ملا تھا۔ اس کے بعد کارلس تو کمرہ خالی کر کے چلا گیا تھا لیکن وہاں ڈاکٹر لطیف کی لاش چھوڑ گیا تھا۔ کارلس نے ڈاکٹر لطیف سے فارمولا کی پن ڈرائیو حاصل کی اور پھر اسے ہلاک کر کے وہاں سے نکل گیا۔ اس کے بعد ظاہر ہے ہم نے کارلس کی تلاش شروع کر دی لیکن اس کے بارے میں کچھ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اس کے حلیئے کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئی تھیں ان سے صاف اندازہ ہو گیا کہ وہ میک اپ میں تھا۔ بہرحال اس کا قد کاٹھ اور اس کی ایک خاص عادت کا مجھے علم ہوا تھا۔ وہ بات کرتے ہوئے بار بار اپنا دایاں کان کھجانے کا عادی تھا۔ میں نے ممبران کے ساتھ مل کر ایسے آدمی کی تلاش شروع کر دی جس کا قد کاٹھ کارلس سے ملتا ہو اور وہ بار بار دایاں

کان کھجانے کا عادی ہو پھر ٹائیگر کو ایک ٹپ ملی۔ دارالحکومت کے ایک اور ہوٹل البانیو میں اس آدمی کی موجودگی کا بتایا گیا تھا۔ میں ٹائیگر کے ساتھ وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ اس آدمی نے دو گھنٹے پہلے ہوٹل چھوڑ دیا ہے۔ اس کے بارے میں ہم نے بھاگ دوڑ کی تو پتہ چلا کہ اس عادت کے مالک ایک آدمی نے ہوٹل سے کافی دور جا کر ایک ٹیکسی ہائر کی تھی اور پھر وہ اس ٹیکسی میں بیٹھ کر نکل گیا تھا۔ ہم نے اس ٹیکسی کو تلاش کیا اور پھر ٹیکسی ڈرائیور سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس نے اس آدمی کو ایک کمرشل پلازا کے پاس چھوڑا تھا۔ ہم پلازا کے پاس پہنچے اور پھر وہاں سے اپنی تحقیقات کا آغاز کیا تو ہمیں اس پلازہ کے ایک واش روم میں اس کی لاش مل گئی۔ اس آدمی کا قد کاٹھ تو ویسا ہی تھا جس کی ہمیں تلاش تھی لیکن اس کا چہرہ بدلا ہوا تھا۔ میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ میک اپ میں ہے۔ ٹائیگر نے اس کا میک اپ واش کیا تو اس کا اصل چہرہ سامنے آ گیا“...... عمران نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

”پھر“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”لمبی تفصیلات ہیں۔ اس لئے سانس لے لے کر بتاتا ہوں“...... عمران نے خفیف سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بھی جواباً مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے چائے کا کپ خالی کر کے میز پر رکھا اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

”کارلس کے پاس ایک سفری بیگ تھا اور اس میں ایسے کاغذات اور ایئر ٹکٹ تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور وہ گریٹ لینڈ جانے والا تھا۔ کاغذات کی رو سے اس کی شہریت بھی گریٹ لینڈ کی تھی اور اس کا نام براس تھا اور وہ بظاہر پاکیشیا سیاحت کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ملا تھا۔ اس کے کاغذات کی چیکنگ کرائی تو وہ جعلی کاغذات ثابت ہوئے۔ میرے سامنے چونکہ کارلس کا اصل چہرہ آ گیا تھا اس لئے میں نے دنیا بھر کے ایجنٹوں، ایجنسیوں اور تنظیموں کے بارے میں معلومات فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی ایجنسی سے رابطہ کیا اور پھر اس کے ذریعے کارلس کی معلومات حاصل کیں۔ مجھے کافی خرچہ کرنا پڑا لیکن اس آدمی کے بارے میں آخر کار مجھے پتہ چل گیا کہ اس کا تعلق آئر لینڈ سے ہے اور وہ آئر لینڈ کے ایک بزنس گروپ سے تعلق رکھتا ہے جس کا وہ مینجنگ ڈائریکٹر ہے لیکن اس کا اصل تعلق دوسرے ممالک میں جا کر ایسے ہی فارمولے اور سائنس دانوں کے اغوا کرنے والی ایک مجرم تنظیم بلیک کراب سے ہے۔ بلیک کراب کے بارے میں جب میں نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس تنظیم کا ایک گروپ سائنسی آلات سے لیس پاکیشیا میں موجود ہے۔ مجھے پھر بڑی بڑی رقمیں خرچ کرنا پڑیں اور میں نے اس گروپ کے ایک ایک آدمی کا پتہ چلا لیا جو پاکیشیا میں موجود تھا اور جس نے ڈاکٹر لطیف کو خرید کر

اس سے پلانٹ سے فارمولا نکلوایا تھا۔ میں نے ٹائیگر اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر ان افراد کے خلاف گھیراؤ کیا لیکن
ہمیں ان سب کی لاشیں ہی دستیاب ہوئیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے
کوئی ہم پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور وہ ہماری مسلسل نگرانی کر
رہا ہے اور ہم جہاں بھی پہنچتے تھے وہاں وہ ہم سے پہلے اپنی
کارروائی مکمل کر جاتا تھا۔ اب تک ہمارے سامنے دس سے زائد
لاشیں آ چکی ہیں جن کا تعلق آئر لینڈ کی مجرم تنظیم بلیک کراب سے
ہی ثابت ہوا ہے“...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

”تو کیا آپ کو ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے کہ ان سب
لوگوں کو کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں“...... بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

”کیوں کا جواب تو واضح ہے کوئی نہیں چاہتا کہ ہم بلیک کراب
کے کسی بھی آدمی تک پہنچ سکیں اور اس سے معلومات حاصل کر سکیں
اور تمہاری دوسری بات کا جواب ہے کہ اس آدمی کا پتہ چل گیا ہے
جس نے ان سب کو ہلاک کیا ہے۔ اس آدمی کا تعلق بھی بلیک
کراب سے ہی ہے اور اس کا نام فیوڈس ہے۔ فیوڈس سائنسی
آلات سے ہماری نگرانی پر لگا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ چند اور آدمی
بھی تھے جو اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے بلیک کراب گروپ
کے ان آدمیوں کو ہلاک کر رہے تھے جو فارمولے کی چوری کے
سلسلے میں ایک دوسرے سے رابطے میں تھے۔ ہم نے فیوڈس کے

بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ پاکیشیا سے فرار
ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ وہ یہاں سے ڈائریکٹ آئر لینڈ
نہیں گیا تھا۔ اسے فوری طور پر کافرستان کے لئے فلائٹ دستیاب
ہوئی تھی اور وہ اسی میں نکل گیا تھا۔ اس کے بارے میں جب ہم
نے معلومات حاصل کی تو اس دوران وہ کافرستان سے گریٹ لینڈ
اور گریٹ لینڈ سے آئر لینڈ پہنچ چکا تھا۔ آئر لینڈ سے جب تحقیقات
کی گئیں تو پتہ چلا کہ وہ آئر لینڈ تو پہنچا تھا لیکن اس کے بعد وہ
کہاں گیا اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا ہے۔
بہرحال بلیک کراب نے نہایت تیز رفتاری اور ذہانت سے کام لیتے
ہوئے ایک فارمولے کے لئے اپنے بے شمار افراد کو ہلاک کر دیا
ہے اور تمام کلیوز ختم کر دیئے ہیں جو ہمیں اس تک پہنچا سکتے تھے۔
ٹائیگر نے اس آدمی کا بھی پتہ چلا لیا ہے جس نے کارلس کو ہلاک
کیا تھا۔ اس آدمی کا نام جیمسن تھا جو کارلس کو ہلاک کر کے اسی
وقت ائیر پورٹ نکل گیا تھا اور اس کی ڈائریکٹ فلائٹ آئر لینڈ
کے لئے ہی تھی۔ آئر لینڈ پہنچ کر وہ روپوش ہو گیا جس کے بارے
میں ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ فیوڈس اور
جیمسن کے غائب ہونے سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہیں
بھی ہلاک کر دیا گیا ہو گا۔ بہرحال اس ساری تحقیقات سے اب
تک یہی پتہ چلا ہے کہ جو پن ڈرائیو کارلس کے پاس تھی وہ جیمسن
لے اُڑا تھا اور ظاہر ہے اس کا تعلق چونکہ بلیک کراب سے تھا تو

اس نے وہ پن ڈرائیو اپنے چیف کو ہی لے جا کر دی ہو گی اور چیف نے اسے بھی ہلاک کر دیا ہوگا۔ ان ساری باتوں کا مطلب ہے کہ ایم ایچ میزائل کا فارمولا چوری کرانے میں آئر لینڈ کی مجرم تنظیم بلیک کراب کا ہاتھ تھا اور اسی نے بھرپور تیاری اور پلاننگ سے یہ سارا کام کیا تھا اور پھر کام مکمل ہو جانے کے بعد بلیک کراب نے یہ ساری چین توڑ دی تاکہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ فارمولا چوری کرنے اور کرانے میں کس کس کا ہاتھ تھا اور فارمولا کہاں ہے''...... عمران نے ساری تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا یہ کنفرم ہے کہ فارمولا بلیک کراب تک پہنچ چکا ہے''۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تک کی صورتحال کے تحت تو ایسا ہی لگتا ہے کہ فارمولا بلیک کراب تک پہنچ چکا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ مجرم بلیک کراب ہے۔ اس کے بارے میں بھی آپ نے یقیناً معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ تواب آپ اس سے فارمولا واپس لینے کب جائیں گے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ درست ہے کہ میں نے بلیک کراب کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور اس کے بیشتر پتے ٹھکانوں کا بھی پتہ کرا لیا ہے لیکن میں کچھ اور سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''میں سمجھا نہیں۔ آپ کچھ اور کیا سوچ رہے ہیں''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''بلیک کراب کے بارے میں مجھے جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق وہ اپنی ذات کے لئے کوئی کام نہیں کرتا ہے۔ وہ جدید سائنسی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتا ہے اور سائنسی آلات سے ہی فارمولوں کی چوریاں کراتا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ سائنس دانوں کو بھی اغوا کراتا ہے لیکن میری معلومات کے مطابق آج تک اس کے پاس نہ تو کوئی فارمولا رہا ہے اور نہ ایسا سائنس دان جسے اس نے اغوا کرایا ہو۔ وہ فارمولے چوری کرنے اور سائنس دانوں کے اغوا کرنے کے باقاعدہ کنٹریکٹ حاصل کرتا ہے اور اس کا معاوضہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ کوئی عام تنظیم یا سرکاری ایجنسی بھی اس کا معاوضہ افورڈ نہیں کر سکتی۔ اس تنظیم نے کافی کم کام کیا ہے لیکن جتنا بھی کیا ہے اس میں اس نے کامیابی ہی حاصل کی ہے۔ پاکیشیا سے بھی اس نے ایم ایچ میزائل کا فارمولا جدید طریقہ سے چوری کرایا ہے لیکن یہ فارمولا اس نے اپنے لئے نہیں بلکہ کسی اور کے لئے چوری کرایا ہے۔ بلیک کراب کے بارے میں تو ساری تفصیل سامنے آ گئی ہے لیکن ابھی تک کوئی بھی مخبر ایجنسی یہ معلوم نہیں کر سکی ہے کہ بلیک کراب نے اب تک جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ کس کے لئے تھے۔ کس ملک کی کس ایجنسی یا کس تنظیم نے اس سے یہ کام کرائے تھے''...... عمران نے کہا۔

’’ظاہر ہے یہ بات بلیک کراب ہی جانتا ہو گا۔ اگر وہ گرفت میں آ جائے تب ہی وہ نام سامنے آ سکتے ہیں جن کے لئے وہ کام کرتا رہا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’اگر بلیک کراب قابو میں نہ آیا تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ فارمولا کہاں ہے اور اس نے اسے کس کے حوالے کیا ہے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’اگر بلیک کراب نے فارمولا کسی کے حوالے کیا ہے تو پھر اسے ہر صورت زندہ ہی پکڑنا پڑے گا۔ تب ہی اس سے پتہ چل سکے گا کہ اس نے کس کے کہنے پر یہ سب کیا ہے اور فارمولا کس کے حوالے کیا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’میں نے قریبی ممالک کے دو فارن ایجنٹوں کو آئر لینڈ بھیج دیا ہے تاکہ وہ بلیک کراب کی مکمل نگرانی کر سکیں اس کے بعد میں اپنی ٹیم کو لے کر جاؤں گا تاکہ بلیک کراب کے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کی جا سکے اور اس سے فارمولا واپس لایا جا سکے۔ اگر اس نے فارمولا کسی اور کے حوالے کیا ہے تو اس سے اس کے بارے میں پتہ لگایا جا سکے اور پھر وہاں سے فارمولا حاصل کیا جا سکے‘‘۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’آپ نے بتایا ہے کہ آپ خاصی بھاگ دوڑ کر چکے ہیں۔ آپ خاصے تھکے ہوئے بھی لگ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے آپ کو وہاں جانے میں وقت لگ جائے گا‘‘...... بلیک زیرو نے

کہا۔

’’نہیں۔ میرے پاس آرام کا وقت نہیں ہے۔ میں بس ان دونوں ایجنٹوں کی رپورٹ کا انتظار کر رہا ہوں جنہیں میں نے بلیک کراب کا پتہ لگانے کے لئے کہا تھا بلیک کراب کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ کسی ایک ٹھکانے پر نہیں رکتا۔ میک اپ کر کے وہ آئے دن اپنے بچاؤ کے لئے ٹھکانے بدلتا رہتا ہے۔ ایک بار کنفرم ہو جائے کہ اس کا مستقل ٹھکانہ کون سا ہے تو پھر اس پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو کیا فارن ایجنٹ اسے سنبھال لیں گے‘‘...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’نہیں۔ میں نے انہیں صرف نگرانی تک محدود کر رکھا ہے۔ بلیک کراب سے جس کسی نے بھی فارمولا حاصل کیا ہے اس کا تعلق یا تو بڑی مجرم تنظیم سے ہو سکتا ہے یا پھر کسی سرکاری ایجنسی سے۔ ظاہر ہے وہ بھی بلیک کراب کی نگرانی کر رہی ہو گی اس لئے ہمیں انتہائی محتاط طریقے سے کام کرنا ہو گا۔ میں نہیں چاہتا کہ ان لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ مجھے بلیک کراب کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں۔ مجھے کئی بار یہ احساس بھی ہوا ہے کہ مجھے سیٹلائٹ کے تھرو مسلسل چیک کیا جا رہا ہے۔ میں جان بوجھ کر ایسا ظاہر کر رہا ہوں جیسے مجھے ابھی تک بلیک کراب کے بارے میں کچھ پتہ نہ چلا ہو۔ تھوڑا وقت درکار ہو گا پھر یہ میری نگرانی والا سلسلہ ختم

ہو جائے گا اور میں ٹیم لے کر آئر لینڈ پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے سمجھ جانے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا۔ اس نے اسکرین پر ڈسپلے دیکھا تو چونک پڑا۔

''کارٹ کی کال ہے۔ یہ وہی ایجنٹ ہے جسے میں نے بلیک کراب کی نگرانی پر لگایا تھا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے بٹن پریس کیا اور پھر سیل فون کو کان سے لگانے کی بجائے اس کا اسپیکر آن کر دیا۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کارٹ بول رہا ہوں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''لیں۔ کیا رپورٹ ہے کارٹ''...... عمران نے کہا۔

''بری خبر ہے عمران صاحب۔ بلیک کراب کو اس کے کلب میں پراسرار طور پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے کلب کو بھی مکمل طور پر میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کارٹ نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''بیڈ نیوز۔ رئیلی بیڈ نیوز۔ کون سا کلب تھا اس کا اور کہاں پر واقع تھا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''اس کا کلب ٹائم اسکوائر پر تھا اور کلب کا نام زیرو کلب تھا''...... کارٹ نے جواب دیا۔

''تو کیا بلیک کراب کے وہ ساتھی بھی ہلاک ہو چکے ہیں جن کے بارے میں تم نے اور ہارلس نے بتایا تھا کہ وہ بلیک کراب کے رائٹ ہینڈ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ان کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ انہیں مختلف ٹھکانوں پر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب تک کی معلومات کے مطابق بلیک کراب اور اس کی ساری تنظیم کے آدمیوں کو چن چن کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب شاید ہی ان میں سے کوئی زندہ بچا ہو''...... کارٹ نے جواب دیا۔

''کیا تم یہ بھی معلوم نہیں کر سکے کہ بلیک کراب کے کلب پر کس نے حملہ کیا تھا۔ اب ظاہر ہے اس کے کلب کو اُڑانے کے لئے جو میزائل فائر کئے گئے تھے وہ آسمان سے تو نہیں آئے ہوں گے۔ اس کام کے لئے باقاعدہ کوئی فورس وہاں پہنچی ہو گی''۔ عمران نے کہا

''جی ہاں۔ دس افراد کا ایک گروپ وہاں آیا تھا جو سول لباس میں تھے اور انہوں نے انتہائی برق رفتاری سے کلب کو گھیرا تھا اور پھر یہ دس کے دس آدمی کلب میں گھس گئے تھے اور انہوں نے کلب میں داخل ہوتے ہی قتل عام کرنا شروع کر دیا تھا۔ بلیک کراب اس وقت اسی کلب میں اپنے دفتر میں موجود تھا۔ اس کے

دفتر کا دروازہ بم مار کر تباہ کیا گیا اور پھر مسلح افراد نے اندر جاتے ہی بلیک کراب پر بے تحاشہ گولیاں برسا کر اسے چھلنی کر دیا۔ اس کے بعد مسلح افراد باہر آئے اور انہوں نے کلب کو میزائلوں سے تباہ کیا اور الگ الگ راستوں سے فرار ہو گئے۔ اس وقت میں کلب سے کافی دور تھا اس لئے میں کوشش کے باوجود یہ پتہ نہیں کر سکا کہ وہ مسلح آدمی کون تھے اور کہاں سے آئے تھے''...... کارٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جب سب کچھ ختم ہو چکا ہے تو پھر تمہارا اور ہارلس کا وہاں رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا۔ تم دونوں واپس چلے جاؤ''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں اور ہارلس ان لوگوں کو ٹریس کریں جنہوں نے بلیک کراب اور اس کی تنظیم کا خاتمہ کیا ہے''...... کارٹ نے رک رک کر کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ لوگ بہت چالاک ہیں۔ اپنے پیچھے ایسا کوئی سراغ چھوڑ کر نہیں گئے ہوں گے کہ تم ان تک پہنچ سکو۔ تم دونوں واپس چلے جاؤ بس''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب''...... کارٹ نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''بلیک کراب اور اس کی پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اس کا

مطلب ہے کہ اب آپ کے پاس آگے بڑھنے کا کوئی راستہ نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ شاید انہیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ میں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس فارمولے کی تلاش میں لگی ہوئی ہے اس لئے جس نے بھی بلیک کراب سے کام کرایا تھا اس نے بلیک کراب اور اس کی پوری تنظیم کو ہی ختم کر دیا ہے اور انہوں نے بلیک کراب کے کلب کو بھی تباہ کر دیا ہے تاکہ وہاں سے بھی ہمیں کوئی ثبوت نہ مل سکے''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب آپ کیا کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو کرنا ہے۔ یہ پاکیشیائی فارمولا ہے اسے ہر صورت میں پاکیشیا میں ہی ہونا چاہئے۔ اگر فارمولا نہ ملا تو ملک و قوم کا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا اور میں ملک و قوم کا نقصان برداشت نہیں کر سکتا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن اب پتہ کیسے چلے گا کہ فارمولا ہے کہاں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''آئر لینڈ ہی جا کر اس بات کا پتہ چلانا پڑے گا کہ بلیک کراب سے کس کس کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس کی کالز کا ڈیٹا حاصل کرنا پڑے گا تب شاید کوئی سراغ مل سکے''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ سب آسان ہو گا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ آسان تو نہیں ہو گا لیکن بہرحال ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر

بیٹھے سوچتے رہنے سے تو اچھا ہے کہ ہاتھ پیر ہلائے جائیں۔ کوئی عملی کوشش کی جائے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عملی کوشش کے لئے کسی لائن آف ایکشن کا بھی ہونا تو ضروری ہوتا ہے ورنہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والی بات ہوتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''فی الحال تو واقعی میرے پاس کوئی لائن آف ایکشن نہیں ہے۔ بلیک کراب اور اس کی تنظیم ختم کر کے ہمارے راستے مسدود کر دیئے گئے ہیں۔ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اس کے بارے میں آئر لینڈ ہی جا کر پتہ چل سکے گا۔ تم جولیا کو کال کر کے اسے کہو کہ وہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ تیار رہے۔ آئر لینڈ جانے کے لئے میں انہیں کسی بھی وقت کال دے سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔ عمران کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آوا سنائی دی۔

''آئر لینڈ اور اس کے شہر کراسٹا کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اسے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور

آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے کے بعد انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس پلیز''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''روز گولڈ کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی اور پھر عمران کو ایک نمبر نوٹ کرا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

''روز گولڈ کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری اور چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ میری گساکو سے بات کراؤ''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے ہولڈ کریں پلیز''۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے مترنم موسیقی کی آواز سنائی دی اور ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''یس۔ گساکو بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی خونخوار درندہ غرا رہا ہو۔

''شکر ہے بول تو رہے ہو۔ میں نے تو سنا تھا کہ آدمی ریٹائر

ہونے کے بعد صحراؤں، جنگلوں بلکہ ویرانوں میں نکل جاتا ہے کیونکہ جو رعب و دبدبہ سرکاری نوکری میں ہوتا ہے وہ بھی شہنشاہی نوکری میں تو ریٹائرمنٹ کے بعد وہ سارا رعب و دبدبہ یکسر ہی ختم ہو جاتا ہے اور صحراؤں، جنگلوں اور ویرانوں میں جانے والا انسان ظاہر ہے بولنا ہی بھول جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے نان سٹاپ بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ، اوہ، عمران تم۔ اتنے طویل عرصے کے بعد۔ کیا تم واقعی پاکیشیا سے ہی بول رہے ہو یا آئر لینڈ سے بات کر رہے ہو''۔ گساکو کے لہجے میں یکلخت بے تکلفی آ گئی تھی۔

''پاکیشیا سے ہی بول رہا ہوں۔ کیوں تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو''...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اس لئے کہ تم جس طرح مسلسل بولتے چلے جا رہے ہو۔ اس سے تو کال کا بل اتنا ہو جائے گا کہ اتنی لمبی کال کا خرچہ اس دور میں کوئی لارڈ ہی ادا کر سکتا ہے جبکہ تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ تم غریب اور مفلس آدمی ہو اور اپنے کک کو بھی تنخواہ دینے کے قابل نہیں ہو''...... گساکو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

''سچی بات تو یہ ہے کہ پاکیشیا میں ہم غریبوں کے لئے فون والوں نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ تم سنو گے تو تمہارے یقیناً ہوش اُڑ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا''...... گساکو نے پوچھا۔

''پاکیشیا سے جسے کال کی جاتی ہے بل کال رسیو کرنے والے کے بل میں ایڈجسٹ ہو جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو گساکو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ پاکیشیا کے فون کا محکمہ یہاں آئر لینڈ میں مجھ سے فون کا بل کیسے وصول کر سکتا ہے۔ مجھے احمق بنا رہے ہو۔ نانسنس''...... گساکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جو خود کو پہلے سے ہی نانسنس کہتا ہوا سے احمق بنانے کی کیا ضرورت ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف گساکو ایک لمحے کے لئے خاموش ہوا اور پھر وہ یکلخت اس قدر زور سے ہنسا کہ عمران نے بے اختیار رسیور کان سے ہٹا لیا کیونکہ گساکو کے ہنسنے کی آواز اس قدر تیز تھی کہ عمران کو اس کی ہنسی کی آواز اپنے کانوں کے پردے دہلاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن کر رکھا تھا اس لئے بلیک زیرو بھی خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ عمران کی بات سن کر وہ بھی مسکرا رہا تھا۔

''میں نے خود کو نہیں تمہیں کہا تھا نانسنس''...... کچھ دیر ہنستے رہنے کے بعد گساکو نے کہا۔

''لیکن میں نے سنا ہے کہ جو کسی کو نانسنس کہتا ہے اصل میں وہ خود ہی ہوتا ہے''...... عمران نے کہا تو گساکو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم سے باتوں میں جیتنا واقعی مشکل ہے۔ بہت ہی مشکل"...... گساکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ایک بات بتاؤ۔ تمہارا ملک آئر لینڈ فلاحی ریاست کہلاتا ہے نا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ کیوں"...... گساکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فلاح تو فلاح ہوتی ہے اسی لئے تمہارے ملک کے پاکیشیا میں فرسٹ سیکرٹری صاحب سے میری بات ہوئی تھی۔ میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ آئر لینڈ میں روز گولڈ کلب کے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر گساکو سے اہم بات کر سکوں تو فلاحی مملکت کے سفیر صاحب نے بڑے فراخدلانہ انداز میں مجھے اجازت دے دی ہے کہ علی عمران صاحب بے شک کال کرے اور جتنی دیر چاہے کال کرے۔ آئر لینڈ کے فون کا محکمہ اس کا بل روز گولڈ کلب کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب گساکو سے وصول کرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ اسی لئے تم اس قدر اطمینان اور سکون سے یہ ساری فضول باتیں کر رہے ہو۔ ارے اتنے طویل فاصلے سے اتنی لمبی کال۔ میں تو مر جاؤں گا۔ میرا کلب نیلام ہو جائے گا۔ جلدی بولو۔ کیوں کال کیا ہے۔ جلدی بتاؤ اور پلیز مختصر بات کرنا ورنہ سچ مچ میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا"...... گساکو نے بری طرح سے

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا اتنی سی بات سن کر بوکھلا گئے ہو۔ کروڑوں ڈالر کما رہے ہو اور چند ہزار کا بل دینے کا سن کر مرے جا رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"لگتا ہے تم نے کچھ نہیں بتانا۔ خواہ مخواہ میرا اور اپنا وقت ضائع کرنے کے لئے فون کیا ہے تم نے۔ اس لئے میں رسیور رکھ رہا ہوں۔ گڈ بائے"...... دوسری طرف سے گساکو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اس نے واقعی رسیور رکھ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"ارے ارے۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ اسے کیا ہو گیا۔ حیرت ہے۔ کمال ہے اس نے تو واقعی رابطہ ختم کر دیا ہے۔ بڑا ہی کنجوس آدمی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے بھی تو اس سے اس انداز میں بات کی تھی جیسے واقعی بل اسے ہی ادا کرنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ اتنا کنجوس آدمی ثابت ہو گا۔ اگر پتہ ہوتا تو اس سے کہتا کہ میں جتنی دیر بات کروں گا میرے فون کے بل کا مارک اپ اسے بھی ملے گا تو وہ سارا دن فون بند ہی نہ کرتا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔ عمران نے پھر نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف

فون بزی مل رہا تھا۔

''وہ شاید کسی اور سے بات کرنے میں مصروف ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر دس منٹ انتظار کرنے کے بعد اس نے پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''روز گولڈ کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے پہلے والی بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

''گساکو سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بات کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ یہ تمہاری دوسری کال ہے کہیں اس کا بل بھی تو مجھے ادا نہیں کرنا پڑے گا''...... چند لمحوں بعد گساکو کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''کچھ تو خدا کا خوف کرو گساکو۔ اتنے کنجوس کب سے ہو گئے ہو۔ فکر مت کرو۔ کوئی بل تمہارے کھاتے میں نہیں آئے گا۔ میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔ البتہ اگر مجھ سے بات کرنے سے تمہارا وقت ضائع ہوا ہے تو میں تمہیں اس کا معاوضہ بھی بھجوا سکتا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ تم تو ناراض ہو گئے ہو۔ سوری۔ رئیلی ویری سوری اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اصل میں مجھے ایک انتہائی

ضروری کال آنے والی تھی اور تمہاری باتیں طویل ہوتی جا رہی تھیں اس لئے میں نے رسیور رکھ دیا تھا اور وہی ہوا۔ ادھر میں نے رسیور رکھا اور ادھر کال آ گئی۔ اس کے بعد میں تمہیں خود کال کرنے والا تھا۔ اب بے شک دن رات مجھ سے بات کرتے رہو اور اس کا سارا بل مجھے بھجوا دینا میں ادا کر دوں گا''...... دوسری طرف سے گساکو نے قدرے شرمندگی سے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے اسی لئے تمہارا فون مصروف مل رہا تھا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ اتنے عرصے بعد میرا خیال کیسے آ گیا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم بغیر مطلب کے کسی کو فون نہیں کرتے ہو۔ مجھے دوسری بار کال کرنے کا مطلب واضح ہے کہ تم مجھ سے ضرور کوئی اہم معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو''...... گساکو نے کہا۔

''بلیک کراب کے بارے میں کیا جانتے ہو''...... عمران نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تم ایک کام کرو۔ میں تمہیں ایک نمبر دیتا ہوں۔ مجھے دس منٹ بعد اس نمبر پر کال کرنا''...... دوسری طرف سے گساکو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ گساکو نے اسے ایک نمبر نوٹ کرایا اور رابطہ ختم کر دیا۔

''گڈ۔ یہ آدمی زیادہ ہی سمجھ دار معلوم ہوتا ہے میرے نام لینے

پر ہی سمجھ گیا ہے کہ میں اس سے کیا چاہتا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس سے کچھ نہ کچھ ضرور معلوم ہو جائے گا''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ اس کے انداز سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس آپ کے لئے کوئی اہم معلومات ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے دس منٹ انتظار کیا اور رسیور اٹھا کر گساکو کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

''گساکو بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے اس بار ڈائریکٹ گساکو کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سے ایم ایچ میزائل فارمولا چوری کرایا گیا ہے جس میں بلیک کراب ملوث تھا۔ اگر تم اس فارمولے کے بارے میں جاننا چاہتے ہو کہ وہ کہاں ہے اور بلیک کراب نے اسے کس کے لئے چوری کرایا تھا تو اتاشا کو تلاش کر لو۔ تمہیں اس سے ساری تفصیل کا پتہ چل جائے گا''...... دوسری طرف سے گساکو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ۔ کون ہے یہ اتاشا۔ یہ کوئی عورت ہے یا مرد اور اس کا تعلق کس تنظیم یا ایجنسی سے ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہ مرد کا نام ہے اور یہ کون ہے اس کے بارے میں تمہیں خود ہی سب کچھ معلوم کرنا پڑے گا اور اس تک پہنچنا چاہتے ہو تو تمہیں

فلاڈیا جانا پڑے گا اور تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ فلاڈیا کہاں ہے۔ تم مجھ سے دوبارہ معلومات حاصل کرنے کے لئے فون نہ کرو اس لئے میں تمہیں بغیر کسی معاوضے اور پرانے دوست ہونے کے ناطے خود ہی بتا دیتا ہوں کہ بلیک کراب میرا دوست تھا جسے اس کی ساری تنظیم کے ساتھ ختم کیا جا چکا ہے۔ جس پن ڈرائیو میں فارمولا فیڈ کیا گیا ہے وہ سپیشل پن ڈرائیو ہے جو عام دستیاب نہیں ہے اور یہ پن ڈرائیو میں نے ہی بلیک کراب کو فروخت کی تھی۔ یہ پن ڈرائیو میں خود بلیک کراب کو دینے گیا تھا اور جب میں اس کے پاس گیا تھا تو اس وقت اس کے پاس دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ تم جانتے ہو کہ میں میک شدہ افراد کو آسانی سے پہچان جاتا ہوں چنانچہ ان دونوں کو دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ وہ میک اپ میں ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی کو میک اپ کے باوجود میں پہچان گیا تھا کہ وہ اتاشا ہے۔ بلیک کراب نے ان دونوں کی موجودگی میں وہ پن ڈرائیو مجھ سے لی تھی جو اس نے میرے سامنے ان دونوں افراد کو دکھائی تھی جسے دیکھ کر وہ دونوں مطمئن ہو گئے تھے۔ اس لئے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس پن ڈرائیو میں جس ملک سے فارمولا یا ڈیٹا چوری کر کے لایا جانے والا تھا وہ اتاشا اور اس کے ساتھ آنے والے شخص کے کہنے پر بلیک کراب حاصل کرنے والا تھا۔ بعد میں بلیک کراب سے میری دوبارہ ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کچھ نہ چھپایا اور صاف بتا دیا کہ وہ کس ملک سے فارمولا

چوری کرانے کا پروگرام ترتیب دے رہا ہے۔ البتہ اس نے مجھے اتاشا اور اس کے ساتھی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ ہی اسے میں نے کریدا تھا۔ یہ بات وہیں ختم ہو گئی تھی لیکن تم نے جیسے ہی مجھے فون کیا میں سمجھ گیا کہ تم یہ بات بخوبی جانتے ہو کہ بلیک کراب اور میں کسی زمانے میں اکٹھے کام کرتے تھے اور تم نے اسی سلسلے میں مجھے کال کیا ہے اسی لئے میں نے تمہیں اپنا خصوصی نمبر دیا تاکہ تمہیں سب کچھ تفصیل کے ساتھ بتا سکوں۔ مجھے اس سلسلے میں جو بھی معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے اب میری تم سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں نہ تو تم میرا نام سامنے آنے دو گے اور نہ ہی اس سلسلے میں مجھ سے دوبارہ رابطہ کرو گے گڈ بائے''...... دوسری طرف سے گساکو نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ وہ سرکاری ایجنسیوں سے ڈرتا ہے اسی لئے اس نے کھل کر بات نہیں کی ہے اور اس کے پاس یقیناً بہت سی معلومات ہیں جو وہ مجھے فون پر نہیں بتانا چاہتا۔ اسی لئے اس نے مجھے دو نام بتائے ہیں ایم ایچ میزائل کے فارمولے کا نام اور ایک مرد اتاشا کا نام جو یقیناً اس فارمولے کی چوری میں ملوث ہے''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آپ آئر لینڈ جا کر اس سے خود مل لیں۔ ہو سکتا ہے

کہ ملاقات ہونے پر وہ آپ کو ساری تفصیل بتا دے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ اگر اس نے فون پر نہیں بتایا ہے تو وہ ملاقات میں بھی کچھ نہیں بتائے گا۔ اس نے جتنا بتانا تھا بتا دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ فلاڈیا کے حوالے سے اس اتاشا کا نام میں نے پہلے بھی سنا ہوا ہے۔ مجھے سرخ جلد والی ڈائری لا کر دو۔ میں چیک کرتا ہوں''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور کرسی سے اٹھ کر سٹور روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران کے چہرے پر بدستور سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی اسکارم کا ادھیڑ عمر چیف جس کے سر کے تمام بال برف کی طرح سفید تھے، اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل پڑی ہوئی تھی جسے وہ انہاک سے پڑھنے میں مصروف تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بروس بول رہا ہوں"...... چیف نے سنجیدگی سے کہا۔ یہ اس کا اصل نام تھا اور فون کال رسیور کرتے وقت وہ ہمیشہ بروس نام ہی بتاتا تھا۔

"جارج بول رہا ہوں چیف۔ آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ کی آواز سنائی دی تو بروس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی اطلاع"...... بروس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میرا ایک دوست ایکریمیا میں معلومات فروخت کرنے والی سب سے بڑی ایجنسی وائٹ کراس آرگنائزیشن میں کام کرتا ہے۔ وہ اس ایجنسی کا ریکارڈ کیپر ہے اور وہ جانتا ہے کہ میرا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہے۔ اس نے ابھی کچھ دیر پہلے مجھے کال کیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ پاکیشیا سے کسی پرنس آف ڈھمپ نے آرگنائزیشن سے اتاشا کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... جارج نے جواب دیا تو بروس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو جارج۔ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ۔ لیکن اس وائٹ کراس آرگنائزیشن کے پاس تو ہماری ایجنسی اسکارم کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے اور اتاشا۔ یہ نام عمران تک کیسے پہنچ گیا۔ پرنس آف ڈھمپ کا مطلب ہے کہ کال کرنے والا عمران ہی تھا"...... بروس نے نہایت حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"چیف مجھے بھی اپنے دوست سے معلوم ہوا ہے کہ وائٹ کراس آرگنائزیشن کے پاس اتاشا اور اسکارم ایجنسی کے بارے میں بنیادی معلومات موجود ہیں"...... جارج نے جواب دیا تو بروس کے چہرے پر حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ نیوز۔ میں یہ تو جانتا تھا کہ ایکریمیا میں معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیاں موجود ہیں لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ ان ایجنسیوں میں سے کسی کو اسکارم کے

بارے میں کچھ بھی معلوم ہوگا''...... بروس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یس باس''...... جارج نے کہا۔

''تمہارے دوست نے کیا بتایا ہے۔ اتاشا کے بارے میں عمران کو کیسے پتہ چلا اور کیا بتایا گیا ہے اسے اتاشا کے بارے میں''...... بروس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''بلیک کراس کے پاس اسکارم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ ان کے پاس اسکارم کے دو سیکشنوں کے بارے میں معلومات ہیں۔ ایک بلیک سیکشن اور دوسرا کراس سیکشن اور یہ اتاشا اسی کراس سیکشن کا انچارج ہے۔ پرنس آف ڈھمپ کو ان دونوں سیکشن کی تفصیلات دی گئی ہیں جس کے لئے اس نے بھاری معاوضہ ادا کیا ہے''...... جارج نے کہا۔

''ہونہہ۔ پوچھا کیا تھا عمران نے''...... بروس نے غرا کر کہا۔

''اس نے اتاشا کے بارے میں پوچھا تھا کہ وہ کون ہے اور اس کا کس تنظیم یا ایجنسی سے تعلق ہے اور اسے یہ معلومات مہیا کر دی گئی ہیں''...... جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اتاشا اور اس کے کراس سیکشن کی وجہ سے عمران کو یہ تو پتہ چل ہی گیا ہے کہ اس سیکشن کا تعلق اسکارم سے ہے۔ اس کا مطلب تو واضح ہے کہ اسے ضرور ایسا کوئی سراغ مل گیا ہے کہ ایم ایچ میزائل فارمولا چوری کرانے میں ہمارے ہاتھ ہے اور یہ کام

اتاشا نے اپنے طور پر کرایا تھا''...... بروس نے کہا۔

''یس چیف''...... جارج نے کہا

''اب ہمیں الرٹ رہنا پڑے گا۔ عمران کو اگر اسکارم کے بارے میں پتہ چل گیا ہے اسے یہ بھی پتہ چل گیا ہوگا کہ ایم ایچ میزائل فارمولا ہمارے پاس ہے۔ وہ یقیناً اس فارمولے کو لینے کے لئے ایکریمیا پہنچے گا اور ہمارے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کے کام کرنے کا انداز جانتے ہیں وہ لوگ انتہائی تیز رفتاری اور پلاننگ سے کام کرتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ لوگ اسکارم کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکیں۔ ایسے انتظامات کراؤ کہ وہ اگر یہاں آئیں تو وہ کسی بھی حالت میں زندہ نہ بچ سکیں اور وہ کسی بھی حالت میں اسکارم تک نہ پہنچ سکیں''...... بروس نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''میں اپنی نگرانی میں سارے انتظامات کرا لوں گا چیف۔ لیکن عمران کے پاس اتاشا کے بارے میں کافی معلومات ہیں۔ میرے دوست کے کہنے کے مطابق عمران کو اتاشا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو نہیں بتایا گیا لیکن اگر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ فلاڈیا پہنچ گیا تو اس کا سب سے پہلا ٹارگٹ اتاشا ہی ہوگا اور اتاشا جانتا ہے کہ اسکارم کا اصل ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور چیف کا نام کیا ہے''...... جارج نے کہا۔

''ہاں۔ تو پھر تمہارا کیا خیال ہے۔ اتاشا کا کیا کرنا چاہئے۔ یہ

مت بھولو کہ وہ ایک اہم اور انتہائی باصلاحیت ایجنٹ ہے اور وہ اسکارم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور اس نے اسکارم کے لئے بے پناہ خدمات انجام دی ہیں جن میں کامیابیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے''...... بروس نے کہا۔

''لیس چیف۔ اتاشا کو ہلاک کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ اسے خود کال کریں اور اس سے کہیں کہ وہ اپنا ہیڈ کوارٹر خالی کر دے اور اپنے تمام ورکرز کے ساتھ انڈر گراؤنڈ ہو جائے۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئے تو میں ان سے نپٹ لوں گا اور انہیں یہاں سے زندہ واپس جانے کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ جب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک اتاشا اور اس کی پوری ٹیم کا انڈر گراؤنڈ ہی رہنا مناسب ہو گا بلکہ اس کے ساتھ آپ اگر فریڈرک کو بھی روپوش کر دیں گے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ اتاشا کے نام کے ساتھ عمران کے سامنے فریڈرک کا نام بھی آ جائے اور عمران اتاشا کی بجائے فریڈرک تک پہنچ گیا تو ایسی صورت میں بھی اسکارم کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اس لئے ان دونوں کا ہی وقتی طور پر انڈر گراؤنڈ ہونا مناسب ہو گا''۔ جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں ان دونوں سے بات کرتا ہوں اور انہیں ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہ دونوں اس وقت تک اپنی پوری ٹیم کے ساتھ انڈر گراؤنڈ رہیں گے جب تک کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب

نہ ہو جاؤ۔ تم اپنے پاور سیکشن کے ساتھ ریڈ سیکشن اور بلیک سیکشن کو بھی شامل کر لو تا کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچیں تو تم ان کے خلاف بھرپور طاقت کا استعمال کر سکو''...... بروس نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''لیس چیف''...... جارج نے کہا۔

''لیکن تمہیں اس بات کا علم کیسے ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمیا اور فلاڈیا پہنچ چکے ہیں''...... بروس نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

''چیف ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ پال میک ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحے کا بندوبست اس پال میک کے ذریعے ہی کیا جائے گا اس لئے اگر پال میک کی نگرانی کی جائے اور اس کے فون ٹیپ کیا جائے تو ہمیں اس بارے میں حتمی معلومات مل سکتی ہیں اور ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں ورنہ تو انہیں یہاں ناراک یا فلاڈیا میں تلاش کرنا ناممکن ہے''...... جارج نے کہا۔

''ویری گڈ آئیڈیا۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ایسا پال میک کے ذریعے ہی ہو''...... چیف نے کہا۔

''یہ پال میک پاکیشیا کا مین ایجنٹ ہے اس لئے عمران اس سے ہر صورت میں ایک بار ہی سہی رابطہ ضرور کرے گا''...... جارج

نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جو تمہیں بہتر لگے وہ کرو لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت بھی اس بار کامیابی نہیں ملنی چاہئے۔ انہیں سوائے موت کے یہاں اور کچھ نہ ملے“...... بروس نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں چیف۔ ایسا ہی ہو گا“...... دوسری طرف سے جارج نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

”سنو“...... اچانک بروس کو ایک خیال آیا تو اس نے کہا۔

”یس چیف“...... جارج نے چونک کر کہا۔

”یہ کام تم خود نہ کرو۔ میں ابھی اسکارم کا کوئی بھی سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے اوپن نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم نے ان کے خلاف کارروائی کی تو انہیں یہ کنفرم ہو جائے گا کہ پاکیشیا سے جو فارمولا چوری کیا گیا ہے اس کے پیچھے اسکارم کا ہاتھ تھا“...... بروس نے کہا۔

”تو پھر۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں چیف“...... جارج نے کہا۔

”ایکریمیا کی بلیک ٹاور ایجنسی کو بھی تو ہماری اسکارم ایجنسی میں ضم کر دیا گیا ہے۔ بلیک ٹاور ایجنسی، اسکارم کے لئے کام کرتی ہے یہ بات ابھی کسی کو معلوم نہیں ہے۔ میری اطلاعات کے مطابق یہ بلیک ٹاور ایجنسی متعدد بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکی ہے۔

خاص طور پر اس کے سپیشل سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں

کے کام کرنے سے بخوبی واقف ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر بلیک ٹاور کو ہی آگے لایا جائے۔ ہو سکتا ہے بلیک ٹاور ایجنسی کو سامنے دیکھ کر عمران یہ سمجھے کہ یہ کام اسکارم نے نہیں بلکہ بلیک ٹاور نے کیا ہے اور وہ بلیک ٹاور کے پیچھے لگا رہے گا اس طرح اسکارم اس معاملے میں کبھی سامنے نہیں آئے گی“...... بروس نے کہا۔

”یس چیف لیکن اگر عمران سپیشل سیکشن کے کسی بھی انچارج تک پہنچ گیا تو وہ اسے بتا دیں گے کہ بلیک ٹاور اب اسکارم کے لئے کام کرتی ہے“...... جارج نے کہا۔

”میں سیکشن انچارجز سے خود بات کروں گا اور انہیں سختی سے ہدایات دوں گا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کھل کر کام کریں اور انہیں ہر صورت موت کے گھاٹ اتار دیں اور ان پر کسی بھی حالت میں ظاہر نہ کریں کہ بلیک ٹاور اب اسکارم کے تحت کام کرتی ہے۔

میرے احکامات کو ان کے لئے ہوا میں اُڑانا ناممکن ہو گا اور میں ان انچارجز کو جانتا ہوں۔ وہ مر تو سکتے ہیں لیکن اسکارم سے غداری کا سوچ بھی نہیں سکتے اگر ان میں سے کوئی انچارج، عمران کے ہاتھ بھی لگ گیا تو وہ مر جائے گا شدید ترین تشدد بھی برداشت کر لے گا لیکن یہ کبھی قبول نہیں کرے گا کہ اس کا تعلق بلیک ٹاور سے نہیں بلکہ اسکارم سے ہے“...... بروس نے کہا۔

"یس چیف۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں"...... جارج کی مایوسی بھری آواز سنائی دی جیسے اسے چیف کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا ہو لیکن یہ بات اس میں کہنے کی ہمت نہ ہو۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں بلیک ٹاور کے سپیشل سیکشن کے انچارج مورگن سے بات۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ ہم سب سے زیادہ اور بہتر انداز میں جانتا ہے۔ وہ عمران کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اس لئے اگر اسے عمران کے خاتمے کا ٹاسک دے دیا جائے تو وہ اسے ہر صورت میں ہلاک کرے گا اور عمران ایکریمیا پہنچ کر زمین کی تہہ میں بھی جا کر چھپ جائے تو مورگن اسے ڈھونڈ نکالے گا۔ میں اسے تمہاری دی ہوئی فارن ایجنٹ والی ٹپ بھی دے دوں گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... جارج نے اسی انداز میں کہا تو بروس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہونہہ۔ آخر عمران کو اتاشا کا پتہ کیسے ملا۔ اتاشا نے تو یہاں بیٹھ کر سارا کام کرایا تھا۔ وہ اور فریڈرک مل کر بلیک کراب سے ڈیل کر رہے تھے اور انہوں نے بلیک کراب کے ذریعے یہ ساری کارروائی کرائی تھی تاکہ ان دونوں کے نام سامنے نہ آ سکیں پھر عمران تک یہ نام آخر پہنچا کیسے"...... بروس نے غصے اور پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن

اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے سر جھٹکا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"کراس سیکشن"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں"...... بروس نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ اتاشا بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اتاشا۔ پاکیشیا سے فارمولا چوری کرنے میں تم نے اور فریڈرک نے بلیک کراب سے کام کرایا تھا۔ ساری ڈیلنگ اور پلاننگ تم دونوں کی تھی۔ کیا اس سلسلے میں تم بلیک کراب سے اصل ناموں اور بغیر میک اپ کے ملے تھے"...... بروس نے سخت اور انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

"نو چیف۔ میں اور فریڈرک جب بھی بلیک کراب سے ملنے جاتے تھے تو ہمیشہ میک اپ میں ہوتے تھے اور ہم نے اسے اصل نام بھی نہیں بتائے تھے۔ وہ فریڈرک کو ٹام اور مجھے ہیری کے ناموں سے جانتا تھا"...... دوسری طرف سے اتاشا نے جواب دیا۔

"لیکن وہ یہ تو جانتا تھا کہ تم دونوں کا تعلق اسکارم سے ہے"...... بروس نے غرا کر کہا۔

"یس چیف۔ بلیک کراب کے کلب میں سو سالہ پرانی ٹاپ بلیک شراب ملتی تھی جو ہمیں بے حد پسند تھی اور ہم اس کے پاس جا

کر بوتلوں کی بوتلیں خالی کر دیتے تھے۔ ایک بار فریڈرک نے زیادہ
شراب پی لی جس کے نتیجے میں وہ آؤٹ ہو گیا اور اس نے بتا دیا
کہ اس کا اور میرا تعلق اسکارم سے ہے۔ اسکارم کا نام سن کر بلیک
کراب ڈر گیا تھا۔ میں نے فوری طور پر فریڈرک کو نہ سنبھال لیا
ہوتا تو وہ شاید سب کچھ بک دیتا۔ اس کے بعد میں نے بلیک
کراب کو بتایا کہ ٹام نے ضرورت سے زیادہ چڑھا لی ہے اس لئے
یہ اول فول بک رہا ہے لیکن بہرحال بلیک کراب کے چہرے پر میں
نے مسلسل خوف دیکھا تھا اور پھر ہم جب بھی اس کے پاس جاتے
تھے وہ ہمیں دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا تھا اور ہم سے بڑی تحمل مزاجی
سے بات کرتا تھا''...... اتاشا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کے بعد ہی اس نے شاید اسکارم کے بارے میں
اسٹف حاصل کیا تھا بہرحال سنو۔ تم نے اور فریڈرک نے مل کر
پاکیشیا سے بلیک کراب کے ذریعے فارمولا حاصل کیا ہے۔ اس
سلسلے میں تم اور فریڈرک صرف بلیک کراب سے ملتے تھے۔ عملی طور
پر تم دونوں نے اس معاملے میں اور کوئی کام نہیں کیا تھا۔ میرا خیال
تھا کہ بلیک کراب اور اس کی تنظیم کے خاتمے کے بعد عمران اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ کبھی پتہ نہیں چل سکے گا کہ بلیک کراب
سے فارمولے کی چوری اسکارم نے کرائی ہے اور فارمولا اسکارم
تک پہنچ چکا ہے لیکن میرا خیال غلط نکلا ہے۔ عمران کو یہ ساری خبر
مل چکی ہے کہ اس چوری میں اسکارم کا ہاتھ تھا''...... بروس نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ ہم نے تو اپنے خلاف سارے ثبوت
مکمل طور پر مٹا کر دیئے تھے پھر عمران کو کیسے علم ہوا کہ یہ کام
اسکارم نے کرایا ہے''...... اتاشا نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اس سلسلے میں عمران کو پہلے تمہارا نام ہی معلوم ہوا ہے۔
نانسنس''...... بروس نے غرا کر کہا۔

''م م۔ میرا نام۔ کیا مطلب چیف۔ میں سمجھا نہیں''...... اتاشا
نے اس بار ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا تو بروس نے جارج کی کال
کے بارے میں اس ساری باتیں بتا دیں۔

''اوہ اوہ۔ تعجب انگیز۔ انتہائی تعجب انگیز۔ جب میرا اور
فریڈرک کا نام اس معاملے میں شامل ہی نہیں تھا تو پھر عمران تک
میرا نام کیسے پہنچ گیا''...... ساری تفصیل سن کر اتاشا نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا کہ تمہارا نام کیسے سامنے آیا ہے لیکن بہرحال
یہ حقیقت ہے کہ عمران نے تمہارا نام لیا اور تمہارے حوالے سے اس
تک اسکارم کے بارے میں تفصیلات پہنچ گئی ہیں''...... بروس نے
غراتے ہوئے کہا۔

''یہ غلط ہے۔ یہ جھوٹ ہے چیف۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جارج
کے دوست کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام کسی طور پر سامنے
نہیں آ سکتا۔ فارمولے کے سلسلے میں بلیک کراب سے ساری باتیں

فریڈرک کرتا تھا میں اس کے ساتھ خاموش بیٹھا رہتا تھا۔ پھر میرا نام کیسے سامنے آ گیا یہ قطعی ناممکن ہے“...... دوسری طرف سے اتاشا نے کہا۔

”جو بھی ہے۔ اب عمران پر ساری حقیقت کھل چکی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ جلد یا بدیر یہاں پہنچ جائے گا اور ظاہر ہے اس کا ٹارگٹ اسکارم ہی ہو گا اس لئے میں نے جارج کو سارے اختیار منتقل کر دیئے ہیں اب وہ تمہاری اور فریڈرک کی جگہ فیلڈ میں رہے گا اور عمران اور اس کے ساتھی اگر فلاڈیا پہنچے تو پھر وہ انہیں خود ہی سنبھال لے گا۔ اس لئے میں تمہیں اور فریڈرک کو حکم دے رہا ہوں کہ تم دونوں فوری طور پر اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر خالی کر دو اور اپنے پورے سیکشنز کے ساتھ انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ جب تک جارج، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہیں کر دیتا یا وہ لوگ خود یہاں آ کر ٹکریں مار کر ناکام واپس نہیں چلے جاتے تم دونوں کو ہر صورت میں انڈر گراؤنڈ رہنا پڑے گا“...... بروس نے انتہائی سخت لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا۔

”لل لل۔ لیکن چیف......“ اتاشا نے کہنا چاہا۔

”میں اس سلسلے میں کوئی بات نہیں سنوں گا اتاشا۔ جیسا تمہیں کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو۔ میرے احکامات فریڈرک تک پہنچا دو۔ میں تم دونوں کو پانچ گھنٹوں کا وقت دیتا ہوں۔ پانچ گھنٹوں میں تم دونوں نے ہیڈ کوارٹرز خالی نہ کئے تو دونوں ہیڈ کوارٹرز کو اُڑا

دیا جائے گا اور اگر تم دونوں فلاڈیا یا ایکریمیا کے کسی بھی حصے میں دکھائی دیئے تو پھر تم دونوں تک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بعد میں پہنچے گی ان سے پہلے جارج تم دونوں کو ہلاک کر دے گا۔ اس لئے تم دونوں کے پاس انڈر گراؤنڈ ہونے کے لئے صرف پانچ گھنٹے ہیں اس کے بعد تم میں سے جو بھی دکھائی دے گا وہ واقعی گراؤنڈ کے اندر پہنچ جائے گا لاش بن کر۔ گڈ بائی“...... بروس نے تیز تیز اور انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اپنی بات پوری کرتے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”یہ ضرور اس فریڈرک کی ہی غلطی ہے جس کی وجہ سے بلیک کراب کو اسکارم کا پتہ چل گیا تھا اور بلیک کراب نے اسکارم کا اسٹف اکٹھا کر کے اپنے پاس بھی رکھا ہو گا اور اسے کہیں اور بھی محفوظ کیا ہو گا۔ بلیک کراب سے تو سارا اسٹف حاصل کر لیا گیا ہے لیکن اس نے اس کی کاپی کسی اور کو دی ہے تو پھر یقیناً اسی کے ذریعے عمران تک اتاشا کا نام پہنچا ہو گا“...... چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ جو بھی ہے مجھے اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکارم، ایکریمیا کی ٹاپ اور انتہائی فعال ایجنسی ہے جس سے ٹکرانے کی حماقت کر کے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کی یقینی موت طے ہے“۔ چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تصور ہی تصور میں

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی اپنے سامنے پڑی ہوئی لاشوں کو دیکھنے لگا۔ وہ کافی دیر اسی طرح بیٹھا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور بلیک ٹاور کے سپیشل سیکشن کے انچارج مورگن کو کال کرنے کے لئے تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

عمران اپنے پانچ ساتھیوں کے ہمراہ ناراک کے ائرپورٹ پر موجود تھا۔ وہ ابھی ایک پرواز کے ذریعے پاکیشیا سے براہ راست یہاں پہنچے تھے۔ عمران کو اناشا کے بارے میں وائٹ کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے کافی تفصیلات کا علم ہو گیا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اناشا ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی اسکارم کے لئے کام کرتا ہے اور وہ اسکارم کے ایک سیکشن جسے کراس سیکشن کہا جاتا ہے کا انچارج ہے۔ یہ بات عمران کے لئے کافی حیران کن تھی کہ ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی نے پاکیشیا سے ایم ایچ میزائل فارمولا حاصل کرنے کے لئے ایک مجرم تنظیم کو ہائر کیا تھا جبکہ اسکارم ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ اور انتہائی باوسائل ایجنسی تھی جس نے ایکریمیا سمیت پوری دنیا میں اپنی طاقت اور دہشت کی دھاک بٹھائی ہوئی تھی۔

اس قدر طاقتور، فعال اور ایسی ایجنسی جس کا ایک ایک ایجنٹ

انتہائی زیرک، طاقتور اور ذہین ترین ہونے کے باوجود اس ایجنسی نے یہ حیرت انگیز کام کیا تھا کہ اس نے آئر لینڈ کی ایک مجرم تنظیم بلیک کراب کو ہائر کیا اور اس کے جدید سائنسی نظام کے ذریعے پاکیشیا میں کارروائی کرائی۔ یہ تو عمران کی قسمت اچھی تھی کہ اس کے دوست گسا کو نے اسے اتاشا کا نام بتا دیا تھا۔ اگر وہ اتاشا کے بارے میں نہ بتاتا تو عمران یقیناً اب تک اندھیرے میں ہی رہتا کیونکہ آئر لینڈ میں بلیک کراب تنظیم کو اس کے چیف سمیت مکمل طور پر ختم کر دیا گیا تھا۔ عمران کے لئے یہ بات بھی حیرت انگیز تھی کہ اسکارم نے خود کو چھپانے اور اس معاملے میں ملوث ہونے کے سارے ثبوت مٹا دیئے تھے۔

عمران نے وائٹ کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے اسکارم کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے سامنے اس ایجنسی کے دو نام ہی سامنے آئے تھے ایک کراس سیکشن اور ایک بلیک سیکشن۔ کراس سیکشن جس کا انچارج اتاشا تھا اور بلیک سیکشن جس کا انچارج فریڈرک بتایا جا رہا تھا۔ ان دو افراد اور ان کے سیکشنوں کے علاوہ عمران کو اسکارم کے باقی ماندہ سیکشنوں اور اس کے کرتا دھرتاؤں کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا تھا اور نہ ہی اسے یہ پتہ چل سکا تھا کہ اسکارم کا چیف کون ہے اور یہ ایجنسی حکومت کے وزارت داخلہ کے تحت کام کرتی ہے یا وزارت خارجہ کے تحت یا پھر اس ایجنسی کو ڈائریکٹ ایکریمی پریذیڈنٹ کنٹرول کرتا

تھا۔ اگر یہ ایجنسی پریذیڈنٹ کے کنٹرول میں تھی تو اس کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سے ایم ایچ میزائل فارمولا پریذیڈنٹ آف ایکریمیا کے حکم پر ہی حاصل کیا گیا تھا کیونکہ کوئی بھی ایجنسی اپنے سربراہ سے میٹنگ اور اس کی اجازت کے بغیر اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔ چونکہ یہ معاملہ ایک طاقتور، فعال اور ٹاپ سیکرٹ سرکاری ایجنسی کا تھا اس لئے عمران اس کام میں دیر نہ لگانا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جتنی دیر کرے گا فارمولا اس سے دور سے دور ہوتا چلا جائے گا چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں کو لیا اور پھر ایکریمیا روانہ ہو گیا۔

چونکہ ان کے پاس خصوصی کاغذات موجود تھے اور انہوں نے انہی کاغذات کے مطابق میک اپ کر رکھے تھے اس لئے چیکنگ میں انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ بیرونی لاؤنج میں بے پناہ رش تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی لاؤنج سے نکل کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''ہم نے ہوٹل وائٹ کراؤن جانا ہے''...... عمران نے ٹیکسی سٹینڈ کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ ان کی تعداد چھ تھی اس لئے وہ ایک ٹیکسی میں نہ بیٹھ سکتے تھے۔ چنانچہ دو ٹیکسیاں ہائر کی گئیں اور ایک ٹیکسی میں عمران ڈرائیور کے ساتھ جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھ گئے اور دوسری ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھ گئیں اور پھر دونوں ٹیکسیاں ہوٹل وائٹ کراؤن کی طرف بڑھ گئیں۔

تقریباً پونے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ہوٹل وائٹ کراؤن کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئیں اور عمران اور اس کے ساتھی نیچے اترے۔ ٹیکسیوں کے کرائے کی ادائیگی کے بعد انہیں کمرے بک کرانے اور پھر کمروں تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہ لگی۔ گو ان سب نے اپنے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے بک کرائے تھے لیکن وہ سب اپنے کمروں کا ایک ایک راؤنڈ لگا کر عمران کے کمرے میں ہی اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران کرسی پر بڑے سنجیدہ انداز میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے کوئی ایسی اہم بات ہو گئی ہو جس نے اسے اس طرح سنجیدہ رہنے پر مجبور کر دیا ہے۔

''کیا بات ہے۔ تم پاکیشیا سے یہاں پہنچنے تک مسلسل سنجیدہ رہے ہو اور اب بھی تمہاری یہی حالت ہے''...... جولیا نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اصل میں، میں سارے راستے ایک پوائنٹ پر غور کرتا رہا ہوں اور میں نے اس پوائنٹ پر جتنا بھی غور کیا ہے اتنا ہی یہ پوائنٹ الجھ گیا ہے اور اب تک وہ اتنا الجھ چکا ہے کہ اب تو مجھے بھی یاد نہیں رہا کہ وہ پوائنٹ کیا تھا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یعنی اب آپ کے ذہن میں صرف الجھاؤ رہ گیا ہے۔ پوائنٹ نہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر جواب دیا۔

''نہیں عمران۔ تم ہمیں ٹالنے کی کوشش نہ کرو۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ کوئی خاص بات ہے ورنہ تم جیسا آدمی اس طرح طویل عرصے تک سنجیدہ رہ ہی نہیں سکتا''...... جولیا کے لہجے میں مزید تشویش ابھر آئی تھی۔

''جب تمہیں بتانے والی کوئی بات ہی نہیں ہے تو کیا بتاؤں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا مطلب۔ ایسی کون سی بات ہو سکتی ہے جو ہمیں بتانے والی نہیں ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''بس ہے ایک بات''...... عمران نے کہا۔

''اب آپ ہماری ٹانگ کھینچ رہے ہیں عمران صاحب''۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اگر ٹانگ کھینچ رہا ہوتا تو تم سب باری باری صوفے اور کرسیوں سے نیچے گر گئے ہوتے۔ چلو بتا دیتا ہوں۔ میں پاکیشیا سے یہاں تک یہی سوچتا آیا ہوں کہ میری زندگی بھی کیا زندگی ہے جس میں نہ کوئی خوشی ہے اور نہ کوئی بہار۔ بس قتل و غارت، بھاگ دوڑ، مشن، مشن میں کامیابی، مشن میں ناکامی۔ یہ سب کچھ آخر کب تک ہوتا رہے گا۔ کیا میری زندگی کا مقصد صرف یہی رہ گیا ہے اور کیا میں ہمیشہ یہی سب کرتا رہ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ دونوں ہی عمران کی اس بات کا

مطلب سمجھ گئے تھے کہ عمران اب جولیا کو چکر دینے کے موڈ میں آ گیا ہے۔

''تو پھر تم اور کیا کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کاش کہ میرے چاہنے اور نہ چاہنے سے کچھ ہوتا۔ ہم تو بے بس اور مجبور اور بے یاس و مدد گار قسم کے لوگ ہیں۔ بظاہر انسان دکھائی دیتے ہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے کہ ہم انسان ہوتے ہوئے بھی ایک ایسے انسان کے ہاتھوں کی کٹھ پتلیاں بنے ہوئے ہیں جو سات پردوں میں چھپا ہوا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر وہ ہے کون''...... عمران نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا تم ڈپریشن کا شکار ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ڈپریشن اور مسلسل ڈپریشن''...... عمران نے کہا تو جولیا کی حیرت کئی گنا بڑھ گئی۔

''حیرت ہے۔ میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ تم جیسے انسان پر بھی ڈپریشن کا دورہ پڑ سکتا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آہ۔ اب کیا بتاؤں۔ حالات کی مجبوری سمجھ لو۔ آخر میں

انسان ہوں۔ میرے سینے میں بھی دل نام کی ایک چیز دھڑکتی ہے۔ میں پتھر دل تو نہیں''...... عمران نے اور زیادہ اداس لہجے میں کہا۔

''فضول باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم تو سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو۔ پھر کیوں مجبور اور لاچار ہو۔ جاؤ اور جا کر جو کرنا چاہتے ہو کرو۔ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنا چھوڑ دو اور اپنی لائف انجوائے کرو''...... تنویر نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''یہی تو سارا رونا ہے''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''رونا۔ کیا مطلب۔ کیسا رونا''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''میں سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہوں۔ یہی بات فساد کی اصل جڑ ہے۔ اتنی محنت مشقت کرو، بھاگ دوڑ کرو۔ مجرموں کو ڈھونڈتے رہو۔ ان سے لڑتے رہو اور ایک لمحے کے لئے بھی آرام نہ کرتے ہوئے اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا حماقت ہی ہے اور اس کے بدلے ملتا ہی کیا ہے۔ ایک چھوٹا سا چیک''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سنو عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری یہ سب باتیں محض اداکاری ہے اس لئے اب اگر تم نے ایسی باتیں کیں تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گی۔ سمجھے''...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس جولیا کسی روز کسی کی گولی خود ہی مجھے انجام تک پہنچا دے گی''...... عمران نے

پہلے سے زیادہ اداس لہجے میں کہا۔

''ویسے عمران صاحب۔ اگر آپ ہالی وڈ میں چلے جائیں تو آپ سے بڑا اداکار اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ آپ میں واقعی اداکاری کی انتہائی ناقابل یقین صلاحیتیں موجود ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ان کی اداکاری کی تو میں بھی قائل ہو چکی ہوں۔ ایسی شاندار اور عیب سے پاک قسم کی اداکاری کرتے ہیں کہ آدمی واقعی پاگل ہو جائے''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں۔ ٹھیک کہہ رہے ہو تم سب۔ واقعی غریب اور مجبور لوگوں کی تکلیف، ان کی پریشانی اور ان کی مفلسی کو بڑے لوگ اداکاری ہی کہتے ہیں''...... عمران نے اسی طرح انتہائی اداسی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے طویل سفر کر کے تم تھک گئے ہو۔ تمہارے ذہن پر جو ڈپریشن چھائی ہوئی ہے وہ سونے کے بعد ہی ٹھیک ہوسکتی ہے اس لئے جا کر سو جاؤ بلکہ ہم سب کو بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے جانا چاہئے۔ اٹھو سب اپنے اپنے کمروں میں چلو۔ اسے آرام کرنے دو ورنہ اس کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہوسکتا ہے۔ چلو اٹھو''...... جولیا نے خود بھی اٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اگر آپ نے ہمیں یہاں سے بھیجنا ہی تھا تو آپ یہ بات ہمیں خود ہی کہہ دیتے عمران صاحب۔ ہم چلے جاتے۔ خواہ مخواہ

آپ نے اتنی اداکاری کی''...... صفدر نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... جولیا نے مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دراصل عمران صاحب یہی چاہتے تھے کہ ہم انہیں اکیلا چھوڑ دیں اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کیوں۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجبور اور بے بس ہوں۔ نہ اٹھا سکتا ہوں نہ بٹھا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''چلو صفدر۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ اس پر واقعی ڈپریشن کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ چلو''...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ اس کے پیچھے صالحہ، تنویر اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی باہر چلے گئے۔ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی اداسی اور سنجیدگی کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔ کافی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ پھر اچانک اس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور''...... عمران نے

بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا تعاقب یا نگرانی نہیں ہوئی باس۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ لیکن تم نے بہرحال چیکنگ جاری رکھنی ہے اور جیسے ہی ایسا ہو تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ ٹائیگر بھی ان سب کے ہمراہ آیا تھا لیکن عمران نے ٹائیگر کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتایا تھا۔ اس نے ٹائیگر کو میک اپ میں ان سب سے دور رہنے کا کہا تھا اور اس نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی نگرانی کا کام اس کے ذمے لگایا تھا کیونکہ عمران کو خدشہ تھا اسکارم سے ان کی ایکریمیا آمد زیادہ دیر چھپی نہیں رہ سکتی تھی۔ لازماً انہوں نے ان کی چیکنگ کا کوئی نہ کوئی انتظام کر لیا ہو گا کیونکہ بہرحال اسکارم کے وسائل لامحدود تھے اور وہ یہاں ایسے کیمرے بھی نصب کر سکتے تھے جن کی مدد سے وہ میک اپ کے باوجود انہیں پہچان

لیں اس لئے اس نے یہ انتظام کیا تھا تاکہ وہ غفلت میں مار نہ کھا جائے۔ ڈپریشن اور اداسی کے مظاہرے سے واقعی اس کا مقصد یہی تھا کہ اس کے ساتھی اسے اکیلا چھوڑ دیں تاکہ وہ ٹائیگر سے رپورٹ لے سکے اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو ٹائیگر کے بارے میں معلوم ہو سکے ورنہ وہ لاشعوری طور پر دوسرا انداز اپنا سکتے تھے۔ اسے یقین تھا کہ جیسے ہی اسکارم ایجنسی کو ان کی ایکریمیا آمد کا علم ہو گا وہ پوری قوت سے ان کے مقابل آئے گی اس لئے وہ ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا تھا۔

ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر اس نے فون کال رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا سفید بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''فلیگ کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

''مارکم سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ کوئی مقامی غنڈہ ہو گا جس کے بات کرنے کا انداز ہی ایسا تھا کیونکہ فلیگ کلب ایکریمیا کا سب سے بدنام کلب تھا اور مارکم اس کلب کا منیجر تھا۔ مارکم پہلے ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی میں ایجنٹ تھا لیکن پھر کسی وجہ سے اسے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا

تھا تو اس نے جرائم کی راہ اختیار کر لی اور اب وہ ناراک کی جرائم کی دنیا کا خاصا معروف نام تھا اور شاید اسی وجہ سے وہ فلیگ کلب کا منیجر بھی تھا۔ عمران سے اس کی اس دور سے دوستی تھی جب وہ ایجنسی میں تھا اور وقتاً فوقتاً ان کی فون پر بات چیت ہوتی رہتی تھی اور اگر کبھی ناراک میں عمران کو فرصت مل جاتی تو وہ مارکم سے ضرور ملتا تھا اور مارکم بھی اس کی دل سے عزت کرتا تھا۔

"ہیلو۔ مارکم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مارکم کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ پرنس آپ۔ کہاں سے بات کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ناراک سے ہی بات رہا ہوں۔تم سے ایک کام ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ضرور۔تمہارا کام کرنا تو میرے لئے باعث فخر ہوگا"۔ مارکم نے جواب دیا۔

"ایک رہائش گاہ۔ دو کاریں اور کچھ ضروری اسلحہ وغیرہ چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ اس بارے میں تمہارے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہو پرنس۔ مارکم اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے۔ پتہ نوٹ

کرو۔ رابرٹ کالونی، کوٹھی نمبر اٹھارہ۔ اے بلاک۔ وہاں آپ کو آپ کے مطلب کی سب چیزیں مل جائیں گی۔ کوٹھی پر نمبروں والا تالا موجود ہے۔ تالے کا نمبر نوٹ کر لو"...... مارکم نے جواب دیا اور ساتھ ہی اسے لاک نمبر بتا دیا۔

"اوکے شکریہ۔ پھر بات ہوگی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ اگر چاہتا تو یہاں موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ پال میک کی مدد سے بھی رہائش گاہ وغیرہ حاصل کر سکتا تھا لیکن اسے چونکہ معلوم تھا کہ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسیاں ان کی تلاش میں ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ پال میک ان کی نظروں میں ہو اس لئے اس نے جان بوجھ کر پال میک سے رابطہ نہ کیا تھا اور مارکم کے ذریعے اس نے یہ رہائش گاہ اس لئے حاصل کی تھی کہ اسے یقین تھا کہ ٹاپ ایجنسیاں عام غنڈوں اور بدمعاشوں تک نہ پہنچ سکیں گی۔ اس طرح وہ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے۔ ابھی عمران ہوٹل سے نکلنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز نکلنا شروع ہو گئی۔ عمران نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... عمران نے بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اردگرد کے علاقوں کی چیکنگ کی جا رہی ہے۔ سپیشل

چیکر بھی استعمال کئے جا رہے ہیں۔ جہاں آپ موجود ہیں وہاں بھی ایک ٹیم آئی ہے۔ ان کے پاس ٹی ایس ایس ہے۔ جن سے ہر قسم کے میک اپ فوری چیک کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے آپ کو یہاں سے نکلنا ہو گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ تم بھی کھسک جاؤ اور سنو ٹرانسمیٹر آن رکھنا میں کسی بھی وقت تمہیں کال کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر اس نے اسی ٹرانسمیٹر کے چند بٹن پریس کر کے اس پر جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس نے کمروں میں موجود ممبران کو ایک ساتھ کال دینا شروع کر دی۔

''یس''...... جولیا کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

''خطرہ سر پر آ گیا ہے۔ میں نکل رہا ہوں۔ تم سب بھی وقفے وقفے سے یہاں سے نکلو گے۔ ہوٹل کا عقبی راستہ اختیار کرنا اور ایک پتہ نوٹ کر لو۔ میں تمہیں اسی پتے پر ملوں گا''...... عمران نے آہستہ آواز میں کہا اور مارکم کا بتایا ہوا ایڈریس انہیں نوٹ کرا دیا اور پھر رابطہ ختم کر کے وہ اٹھا اور اس نے تیزی سے اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔

اس نے سامان سمیٹ کر ایک سفری بیگ میں ڈالا اور پھر وہ تیزی سے عقبی کھڑکی کی طرف لپکا۔ عقبی کھڑکی کی طرف ایک زینہ

تھا جو ریلنگ کی طرح کھلتا چلا جاتا تھا یہ زینہ ایمرجنسی کے لئے تھا۔ دوسری طرف خالی سڑک تھی جہاں بڑے بڑے ڈرم رکھے ہوئے تھے۔ اس لئے اس سڑک کی طرف سوائے کچرا اٹھانے کے لئے آنے والی گاڑیوں کے اور کوئی نہ آتا تھا۔ یہ زینہ اس کھڑکی کے نیچے ایک بڑے سے جنگلے کے ساتھ بنایا گیا تھا اور کھڑکی کا سائز اتنا بڑا رکھا گیا تھا کہ ایمرجنسی کی صورت میں وہاں سے آسانی سے نکلا جا سکے۔

فولادی سیڑھیوں کے ساتھ ریلنگ لگی ہوئی تھی جسے اوپر سے ہی کھول کر نیچے لٹکایا جا سکتا تھا نیچے سے اوپر کوئی نہیں آ سکتا تھا۔ عمران تیزی سے کھڑکی سے نکل کر جنگلے میں آیا اور پھر اس نے پیر مار کر زینے کا لاک کھولا تو زینہ تیزی سے نیچے کی طرف سرکتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے زینے اترتا چلا گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ ڈرموں کی آڑ لیتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ سامنے موجود ایک چھوٹی سی سڑک کراس کر کے وہ مین روڈ کی طرف آیا اور پھر وہ فٹ پاتھ پر رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ دو تین سڑکیں مڑنے کے بعد اس نے سڑک کے کنارے کھڑی ایک ٹیکسی ہائر کی اور اس میں بیٹھ گیا۔

''رابرٹ کالونی''...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹیکسی تیزی سے ناراک کی بارونق سڑک پر دوڑنا شروع ہو گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ٹیکسی ایک نئی

اور جدید کالونی میں داخل ہوئی تو عمران نے ایک پلازہ کے پاس ٹیکسی رکوائی اور پھر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی سے اتر آیا۔

وہ پلازہ میں داخل ہوا اور پھر پلازہ کے مختلف راستوں سے گزرتا ہوا عقبی دروازے سے باہر نکل آیا اور اس نے پیدل ہی اے بلاک کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ اے بلاک زیادہ دور نہ تھا۔ عمران مختلف گلیوں اور بازاروں سے گزرتا ہوا اے بلاک میں آیا اور پھر وہ براؤن رنگ کی کوٹھی کے گیٹ پر لکھا نمبر دیکھ کر اس کی طرف بڑھا۔ گیٹ بند تھا اور سائیڈ دیوار پر کوٹھی کا نمبر اٹھارہ لکھا ہوا تھا۔ عمران گیٹ کے پاس پہنچ کر رک گیا۔ گیٹ پر نمبروں والا تالا تھا۔ اس نے مارکم کا بتایا ہوا کوڈ ایڈجسٹ کر کے لاک کی سائیڈ کا بٹن پریس کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ لاک کھل گیا۔

عمران نے گیٹ کھولا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی اور پورچ میں دو جدید ماڈل کی کاریں کھڑی تھیں۔ کاروں کو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی کیونکہ یہ کاریں ڈبل سلنڈرز کی تھیں جو سڑکوں پر ریسنگ کاروں کی طرح دوڑ سکتی تھیں۔ عمران نے کوٹھی کا مکمل جائزہ لیا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں ایک کمرے میں آ گیا۔ تقریباً دو گھنٹوں کے بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔

''یہ رہائش گاہ تم نے کہاں سے حاصل کی''...... جولیا نے عمران

سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شادی سے پہلے رہائش گاہ کا ہی انتظام کرنا پڑتا ہے ورنہ دلہن کہتی ہے کہ میرا اپنا گھر کہاں ہے جہاں میں آرام وسکون سے رہ سکوں اور دیکھ لو یہاں آتے ہی میں نے تمہاری پہلی خواہش تمہاری زباں سے نکلنے سے پہلے ہی پوری کر دی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''میں نے تم سے کچھ اور پوچھا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''کچھ اور کا جواب میرے پاس نہیں ہے اس لئے کچھ اور کی بجائے اسی جواب سے کام چلا لو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تم بتانا نہیں چاہتے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں پاکیشیائی فارن ایجنٹ پال میک موجود ہے۔ شاید عمران صاحب نے اس سے یہ رہائش گاہ حاصل کی ہے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ عمران صاحب جانتے ہیں کہ یہاں موجود فارن ایجنٹوں کی نگرانی کی جا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں ایسی رہائش گاہیں ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتی ہیں۔ عمران صاحب نے یہ رہائش گاہ یقیناً کسی پرانے جاننے والے سے حاصل کی ہو گی اور تم جانتے ہو کہ عمران صاحب کے پرانے جاننے والے ہر جگہ

موجود ہوتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیا۔

''ایک نقاب پوش چوہے کو تو میں پاکیشیا چھوڑ آیا ہوں جسے چیف کہتے ہیں اور دوسرا چوہا یہاں آ گیا ہے جو ہر وقت میرے ہی کان کترنے کے چکروں میں رہتا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو کیپٹن شکیل کا خیال درست ہے۔ تم نے یہ رہائش گاہ اپنے کسی دوست سے حاصل کی ہے''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے کیپٹن شکیل غلط کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر میں نے اسے غلط کہا تو یہ مجھے ہی الٹا دلیلیں دے دے کر غلط ثابت کر دے گا اس لئے اس کی بات مان لینے میں ہی بھلائی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گیا۔

''ایسی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں نے ایک نارمل سی بات کی ہے۔ آپ نے ہی بتایا تھا کہ اس بار ہمارا مقابلہ ایکریمیا کی سب سے بڑی اور انتہائی فعال ایجنسی سے ہے اور اس ایجنسی نے ہماری راہ میں روڑے اٹکانے کے لئے بہت کچھ کرنا ہے تو پہلا روڑا تو یہیں اٹکتا ہے کہ اگر انہیں ہماری آمد کا علم ہو تو وہ سب سے پہلے فارن ایجنٹوں پر نظر رکھ سکیں ان کی کالز ٹیپ کر سکیں

تا کہ آپ ان سے رابطہ کریں تو وہ آپ کے خلاف حرکت میں آ سکیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے جنرل فریکوئنسی پر خطرے کی کال دی تھی۔ اس کا کیا مطلب تھا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہوٹل میں چیکنگ ٹیم پہنچی تھی جن کے پاس انتہائی جدید قسم کے آلات تھے جن میں ایک آلہ ٹی ایس ایس بھی موجود تھا۔ اگر وہ اس آلے کا استعمال کرتے تو ہر طرف تیز شعاعیں پھیل جاتیں اور ہمارے میک اپ آسانی سے چیک ہو جاتے۔ اس لئے میں نے وہاں سے نکلتے ہوئے تم سب کو بھی نکلنے کا کہا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن تم تو کمرے میں ہی موجود تھے۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہوٹل میں چیکنگ ٹیم داخل ہوئی ہے اور ان کے پاس جدید سائنسی آلات ہیں''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں نے اپنی اور تم سب کی نگرانی کے لئے ایک آدمی کو ہائر کیا ہوا ہے۔ اسی نے مجھے رپورٹ دی تھی''...... عمران نے کہا۔

''اس کا نام کیا ہے جو ہماری نگرانی پر مامور ہے''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''مسٹر ٹمبکٹو''...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''یہ نام تو عموماً فارن مشنز کے دوران آپ استعمال کرتے

ہیں۔ اس بار نیا مسٹر ٹمبکٹو کہاں سے آ گیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے پوری دنیا میں تمہارا ہی نام صفدر ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس وقت انہیں کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں ہے۔

''تم سب باتیں کرو۔ میں اور صالحہ جا کر کچن دیکھ آتی ہیں اور لگے ہاتھوں کافی بھی بنا لاتی ہیں''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے نکل چلی گئیں۔

اسی لمحے اچانک عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت لہرائی۔

''کیا ہوا''...... اسے اچھلتے دیکھ کر صفدر نے کہا۔ باقی سب بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''دھماکا۔ جلدی کرو سانس روکو۔ جلدی''...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور فوراً سانس روک لیا۔ اسی لمحے کمرے میں تیز روشنی سی چمکی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ روشنی اس کے دماغ میں چمکی ہو کیونکہ روشنی ایک لمحے کے لئے اسے دکھائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنا دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا اور ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے جان ہو گیا ہو اور پھر وہ

گرتا چلا گیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کیونکہ اس کا پورا جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر پا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلمی منظر کی طرح گھوم گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہوٹل سے مارکم سے ملنے والی رہائش گاہ رابرٹ کالونی میں شفٹ ہو گیا تھا۔ وہاں واقعی اس کے مطلب کی سب چیزیں موجود تھیں اور پھر ابھی وہ سب سٹنگ روم میں بیٹھے آئندہ کا لائحہ عمل طے کر رہے تھے اور جولیا، صالحہ کے ساتھ کچن میں کافی بنانے گئی تھی کہ کمرہ اچانک تیز روشنی سے بھر گیا۔

یہ روشنی سائیڈ کھڑکی سے اندر داخل ہوتی دکھائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا تھا اور اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا تھا البتہ گردن سے اوپر اس کا سر پوری طرح حرکت کر رہا تھا۔ عمران نے گردن گھمائی تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے اس کے سارے ساتھی موجود تھے لیکن وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں چیک کر لیا گیا ہے''۔

عمران نے ایک طویل سانس لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسیوں کے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر اس کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔ کرسیاں خصوصی ساخت کی تھیں اور ان کرسیوں کے راڈز سنگل نہیں بلکہ ڈبل تھے۔

''ہونہہ۔ یہ لوگ ہم سے ضرورت سے زیادہ ہی خائف معلوم ہو رہے ہیں۔ انہیں شاید اس بات کا بھی علم ہو گیا ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اسی لئے انہوں نے ہمیں ڈبل راڈز والی کرسیوں پر جکڑا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جسم بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ ان راڈز کو صرف دیکھ ہی سکتا تھا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ اس نے ہاتھ میں ایک سرنج پکڑی ہوئی تھی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی اور اس سرنج میں سرنگ سرخ کا محلول بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں ہوش آ گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے''۔ اس نوجوان نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر ٹھٹکتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس یہ سمجھ لو کہ بے ہوش ہونے کے بعد ایک لطیف سا محلول

قدرتی طور پر میرے جسم میں خود بخود پیدا ہو جاتا ہے جو مجھے ہر قسم کی گیس اور بے ہوش کر دینے والی ریزز کے اثر سے نجات دلا کر ہوش میں لے آتا ہے۔ اس لئے مجھے ہوش آ گیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم عام آدمی نہیں ہو۔ جو بغیر اینٹی سلیکم لئے تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ نام کیا ہے تمہارا''...... اس نوجوان نے اس کے قریب آتے ہی عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ اتنا بھی حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جب اپنی ڈگریوں سمیت اپنا تعارف کراؤں گا تو تمہاری ساری حیرت ختم ہو جائے گی۔ اچھا چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ہم بے چارے کس کی قید میں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

''تم ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی بلیک ٹاور کی قید میں ہو اور ابھی چیف یہاں آ رہا ہے اس لئے تمہیں ہوش میں لانے کا مجھے حکم دیا گیا تھا''...... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور سوئی عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں اتار دی جبکہ بلیک ٹاور کا نام سن کر عمران چونک پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''بلیک ٹاور تو بہت وسیع تنظیم ہے۔ ہم اس کے کس سیکشن کی قید

میں ہیں''...... عمران نے کہا تو نوجوان نے ایک بار پھر مڑ کر عمران کی طرف دیکھا۔

''تم کیسے جانتے ہو بلیک ٹاور اور اس کے سیکشنز کو''...... نوجوان نے سوئی صفدر کے بازو سے باہر کھینچتے ہوئے کہا۔

''جس زمانے میں بلیک ٹاور کا چیف جیمسن تھا۔ اس زمانے میں میرے اس ایجنسی سے کافی گہرے تعلقات تھے۔ پھر جیمسن ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تو تعلقات بھی ختم ہو گئے اس کے بعد نجانے کسے بلیک ٹاور کا چیف بنایا گیا ہو گا میرے پاس اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جیمسن۔ اوہ۔ یہ تو دس سال پرانی بات ہے۔ بہرحال تم اسی تنظیم کے سپیشل مورگن سیکشن کی تحویل میں ہو''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہیری''...... نواجوان نے جواب دیا۔

''میں سپیشل سیکشن کے کئی ٹھکانوں کے ناموں سے واقف ہوں۔ جیسے ایس ون، ڈبل تھری، وائٹ بلیک، سٹارک پوائنٹ، نائن ایف پوائنٹ اور ڈبل زیرو پوائنٹ۔ یہ کون سا ٹھکانہ ہے اور یہاں کا انچارج کون ہے''...... عمران نے کہا تو نوجوان کے چہرے پر واقعی حیرت کے تاثرات لہرانے لگے۔

''یہ ڈبل ایس ٹھکانہ ہے اور یہاں کا انچارج باس روڈو ہے''...... نوجوان نے اب کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ جسم کو مکمل طور پر بے حس کرنے والا انجکشن بھی تو تم نے ہی ہمیں لگایا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ باس روڈو کا حکم تھا''...... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے باس کے حکم پر ہی ایسا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا تو ہیری بے اختیار ہنس پڑا۔

''بہرحال اب سوال و جواب ختم۔ میں یہاں انجکشن لگانے کے لئے آیا تھا اور بس''...... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور ہیری بے اختیار ہنس پڑا۔

''گڈ''...... ہیری نے جواب دیا۔

''تم اچھے آدمی ہو ہیری اس لئے اگر ہو سکے تو ایک گلاس پانی مجھے پلا دو۔ مجھے انتہائی شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں پلا دیتا ہوں کیونکہ ویسے بھی میری تم سے کوئی دشمنی تو نہیں ہے''...... ہیری نے کہا اور اس نے سوئی پر کیپ دوبارہ چڑھائی اور پھر اس نے سرنج

ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں پھینک دی اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے پانی کی بھری ہوئی بوتل اٹھا کر وہ واپس پلٹا اور عمران کے قریب پہنچ کر اس نے پانی کی بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل عمران کے منہ سے لگا دی۔ عمران اس طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا جیسے وہ صدیوں سے پیاسا ہو۔

''بہت شکریہ ہیری۔ تم واقعی اچھے انسان ہو۔ تمہارا یہ احسان بہرحال میں یاد رکھوں گا''...... عمران نے پانی پینے کے بعد کہا تو ہیری مسکرا دیا۔

''وہ بھی اس صورت میں کہ تم زندہ رہے''...... ہیری نے مسکرا کر کہا اور پانی کی خالی بوتل بھی اس نے ٹوکری میں پھینک دی۔ جس ٹوکری میں پہلے اس نے سرنج پھینکی تھی اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ہوش میں آ گیا اور پھر باری باری سب ہی ہوش میں آتے چلے گئے اور ظاہر ہے ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے وہی کچھ کہنا تھا جو ایسے موقعوں پر کہا جاتا ہے اور عمران نے انہیں بتایا کہ وہ ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی بلیک ٹاور کے سپیشل سیکشن جسے مورگن سیکشن کہا جاتا ہے کی قید میں ہیں اور ابھی چیف یہاں آنے والا ہے۔

''یہ سب تو ٹھیک ہے۔ لیکن ہمارے جسموں کو کیوں اس طرح سے بے حس و حرکت کر دیا گیا ہے جبکہ ہم راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے بھی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''انہیں اس بات کا پتہ ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اب اس قدر خوفناک ہو چکی ہے کہ ایکریمیا میں شاید ماؤں نے اپنے بچوں کو تم لوگوں کے ڈر سے سلانے کے لئے تمہارے نام لینا شروع کر دیئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور وہی ہیری اندر داخل ہوا اس نے دونوں ہاتھوں میں پلاسٹک کی دو کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں اس نے دونوں کرسیاں ان کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ دیں۔

''ارے ہیری۔ کیا یہ سیکشن اس قدر غریب ہے کہ بے چارہ مورگن تمہارے علاوہ دوسرے آدمی کی تنخواہ بھی دینے کے قابل نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو ہیری بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ یہ خصوصی پوائنٹ ہے اور یہاں صرف میں اور باس روڈو ہوتے ہیں''...... ہیری نے ہنستے ہوئے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر باہر چلا گیا۔ اسی لمحے عمران کو اپنے جسم میں حرکت کا احساس ہونے لگا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اسی لئے پانی پیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جس ریز سے اسے بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کا اثر ختم ہو گیا تھا اور بے حسی کو مکمل طور پر ختم کرنے کا ایک توڑ پانی بھی ہے۔ پھر چند لمحوں بعد جب عمران کے جسم میں باقاعدہ حرکت آ گئی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

مورگن کا تعلق بلیک ٹاور ایجنسی سے تھا لیکن اس ایجنسی کو اب اسکارم ایجنسی میں ضم کر دیا گیا تھا۔ گو کہ یہ ایجنسی اب بھی بلیک ٹاور کے نام سے کام کرتی تھی اور اس کے کئی سیکشن تھے لیکن اب یہ ایجنسی مکمل طور پر اسکارم کے چیف کے احکامات پر عمل کرتی تھی اور چیف نے مورگن کو بھی کال کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے اسے اپنی فورس کے ساتھ الرٹ رہنے کا حکم جاری کر دیا تھا۔ کیونکہ باس جانتا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس متعدد بار بلیک ٹاور ایجنسی سے ٹکرا چکی تھی اور بلیک ٹاور کے سیکشن انچارج، عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی سے واقف تھے اور انہیں پہچان بھی سکتے تھے۔ چیف نے اسے جارج کی بتائی ہوئی پاکیشیائی فارن ایجنٹ پال میک کی بھی ٹپ دے دی تھی اور اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ جارج الگ سے پال میک کی نہ صرف نگرانی کر رہا ہے بلکہ اس کے فون بھی ٹیپ کر رہا ہے۔

مورگن نے بھی اپنے طور پر پال میک پر نظر رکھی ہوئی تھی اور اس نے بھی پال میک کے فون ٹیپ کرانے کا انتظام بھی کر لیا تھا۔

مورگن اس وقت اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر مختلف رنگوں کے کئی فون موجود تھے۔ اس کا پورا سیکشن اس وقت ناراک میں پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ مشکوک افراد کو چاہے ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو چیک کرتے رہیں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مورگن نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''مورگن بول رہا ہوں''...... مورگن نے سخت لہجے میں کہا۔

''کراؤن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس کراؤن۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کیا ہے''...... مورگن نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ پاکیشیا کے کسی پرنس آف ڈھمپ کی کوئی اہمیت ہے آپ کی نظروں میں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مورگن بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس بارے میں تم نے کہاں سے سنا ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے''...... مورگن نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔آپ کے حکم پر ہم ناراک کے ان تمام کلبوں، ہوٹلوں اور بار رومز کے فونز کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ کچھ کلبوں اور ہوٹلوں کے فون آپریٹر میرے دوست ہیں۔ ان میں سے فلیگ کلب کا فون آپریٹر بھی میرا دوست ہے۔ اس کا نام کراڈ ہے اور کراڈ کی عادت ہے کہ وہ روزانہ اپنی ڈیوٹی آف کر کے میرے پاس ضرور آتا ہے اور ہم اکٹھے بیٹھ کر پیتے پلاتے ہیں۔ آج اس نے آنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ کیا میں ایشیا کے کسی ملک پاکیشیا کے بارے میں جانتا ہوں تو پاکیشیا کا نام سن کر میں بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آپ کے حکم کے مطابق ہم جن ایجنٹوں کو تلاش کر رہے ہیں ان کا تعلق بھی پاکیشیا سے ہے جس پر میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ وہ اس لئے پوچھ رہا ہے کہ اس نے یہ نام آج پہلی بار سنا ہے۔ کسی پرنس آف ڈھمپ نے فون کر کے کہا کہ وہ پاکیشیا سے بول رہا ہے اور اس نے کلب کے مینجر مارکم سے بات کرنی ہے۔ چنانچہ اس نے مارکم سے رابطہ کرا دیا لیکن یہ نام اس کے ذہن میں اٹک گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ مارکم سے اس کی کیا بات ہوئی ہے تو اس نے بتایا کہ وہ مارکم کی کال نہیں سنا کرتا کیونکہ مارکم انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ وہ معمولی باتوں پر آدمی کو مچھر کی طرح مسل کر رکھ دیتا ہے اس لئے یہ تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کیا بات ہوئی ہے''...... دوسری طرف سے کراؤن نے کہا۔

''کیا کراڈ، مارکم سے معلوم نہیں کر سکتا''...... مورگن نے کہا۔

''نو باس۔ وہ تو اس کے سامنے نظریں بھی نہیں اٹھا سکتا اس کے سامنے جانے کے خیال سے ہی اس کی جان نکلتی ہے''۔ کراؤن نے جواب دیا۔

''تو پھر تم خود معلوم کرو''...... مورگن نے کہا۔

''سوری باس۔ آپ کو شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ فلیگ کلب انتہائی خطرناک بدمعاشوں اور غنڈوں کا گڑھ ہے اور پھر یہ مارکم تو انتہائی خطرناک، ظالم اور بے رحم قسم آدمی ہے۔ سب اسے جلاد کہتے ہیں۔ اس لئے میں اگر وہاں گیا تو شاید زندہ بچ کر نہ آسکوں گا البتہ اگر آپ اس مارکم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو بیلر کی خدمات حاصل کرنا پڑیں گی۔ وہ مارکم کی ٹکر کا بدمعاش ہے اور مارکم بھی اس سے دبتا ہے''...... کراؤن نے کہا۔

''اوہ۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ معمولی باتوں کے لئے کسی آدمی کو ہائر کرنا ہماری توہین ہے۔ ٹھیک ہے میں خود وہاں جا کر معلومات حاصل کروں گا''...... مورگن نے کہا۔

''نہیں باس۔ آپ خود وہاں نہ جائیں ورنہ معاملات اوپن ہو جائیں گے۔ لامحالہ اس پرنس کو اگر اس کی کوئی اہمیت ہے تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے یہ معلومات حاصل کی ہیں۔ اس طرح آپ سامنے آجائیں گے۔ آپ اگر چاہتے ہیں تو میں اس مارکم کو اغوا کر کے کسی بھی پوائنٹ پر پہنچا سکتا ہوں۔ وہاں اس سے

پوچھ گچھ ہوسکتی ہے''...... کراؤن نے کہا۔

''ابھی تم کہہ رہے تھے کہ تم وہاں جا نہیں سکتے اور اب کہہ رہے ہو کہ اسے اغوا کرایا جا سکتا ہے اس دوہری بات کا مطلب کیا ہے''...... مورگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوری باس۔ یہ کام زیادہ آسانی سے ہوسکتا ہے کیونکہ وہاں ایک آدمی ایسا ہے جو فلیگ کلب کے تمام خفیہ راستے جانتا ہے۔ وہ دولت کا پجاری ہے۔ اگر اسے بھاری معاوضہ دے دیا جائے تو وہ انتہائی آسانی سے مارکم کو اغوا کر کے کلب سے باہر لا سکتا ہے اور میں یہ کر سکتا ہوں''...... کراؤن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم اس سے بات کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو کہ کیا وہ ایسا کر بھی سکتا ہے یا نہیں۔ رقم کی فکر مت کرو۔ جو وہ مانگے اسے دے دو''...... مورگن نے کہا۔

''یس باس۔ میں تھوڑی دیر بعد آپ کو دوبارہ کال کرتا ہوں''...... کراؤن نے جواب دیا اور مورگن نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک ناراک نہیں پہنچے لیکن مارکم سے وہ کیا معلوم کرنا چاہتے تھے یہ بہرحال معلوم ہونا چاہئے''...... مورگن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مورگن نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

''مورگن بول رہا ہوں''...... مورگن نے کہا۔

''کراؤن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے کراؤن نے کہا۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ مارکم اغوا ہوگیا ہے''...... مورگن نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں باس۔ اس آدمی نے اتنا بڑا اقدام اٹھانے سے معذرت کر لی ہے البتہ جب اس نے اس اغوا کا مقصد پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ اس نے بتایا کہ اگر میں مارکم کی فون کال کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں تو وہ اس کا بندوبست کر سکتا ہے کیونکہ مارکم کی فون کال ٹیپ ہو جاتی ہے اور یہ ٹیپ صرف وہی حاصل کر سکتا ہے جس پر میں نے اس سے معاوضہ طے کیا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ ٹیپ میرے پاس پہنچ چکی ہے۔ یہ واقعی وہی کال ہے۔ اس کال کے مطابق اس پرنس آف ڈھمپ نے مارکم سے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ طلب کیا ہے''...... کراؤن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ پھر کون سی رہائش گاہ دی گئی ہے''...... مورگن نے چونک کر پوچھا۔

''رابرٹ کالونی کوٹھی نمبر اٹھارہ۔ اے بلاک''...... کراؤن نے جواب دیا۔

''او کے۔ اب میں خود چیک کرا لوں گا''...... مورگن نے کہا اور

رسیور رکھ کر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس ایرک بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مورگن بول رہا ہوں''...... مورگن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیس باس۔ حکم''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''ایک پتہ نوٹ کرو۔ رابرٹ کالونی۔ کوٹھی نمبر اٹھارہ۔ اے بلاک''...... مورگن نے کہا۔

''اوکے باس۔ نوٹ کر لیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ڈی ایف سسٹم سے اس کوٹھی کو چیک کراؤ اور مجھے رپورٹ دو۔ سپیشل لائن بھی آن کر دینا تاکہ کوٹھی کے اندر موجود افراد اگر میک اپ میں ہوں تو بھی انہیں چیک کیا جا سکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی کوٹھی میں کوئی موجود نہ ہو لیکن تم نے اس کی مسلسل نگرانی کرنی ہے''...... مورگن نے کہا۔

''صرف نگرانی اور چیکنگ ہی کرنی ہے باس یا ان کے خلاف کارروائی بھی عمل میں لانی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جو میں نے کہا ہے وہی کرنا ہے نانسنس اور یہ سن لو کہ میں اپنے احکامات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں''...... مورگن نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیس باس۔ میں سمجھ گیا باس''...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور مورگن نے رسیور رکھ دیا۔

''نانسنس۔ میرے احکامات پر عمل کرنے کی بجائے اپنی ہی ہانکتے رہتے ہیں۔ پاگل کتوں کی طرح۔ نانسنس''...... مورگن نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مورگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس۔ مورگن بول رہا ہوں''...... مورگن نے کہا۔

''باس۔ رابرٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ۔ اے بلاک میں چھ افراد موجود ہیں جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں اور یہ چھ کے چھ ایکریمی میک اپ میں ہیں لیکن درحقیقت ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور باقی چاروں مرد ایشیائی ہیں اور وہ ایک بڑے کمرے میں موجود ہیں اور اس کوٹھی میں جدید اسلحہ سمیت دو جدید اور تیز رفتار کاریں بھی موجود ہیں''...... دوسری طرف سے ایرک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ویری گڈ۔ اب تم ایک کام کرو کہ فوراً اس کوٹھی میں ٹریک گیس فائر کر دو اور جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں وہاں سے اٹھوا کر ڈبل ایس پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں روڈو کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہ انہیں وصول کر لے گا البتہ تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے''...... مورگن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مورگن نے رسیور

رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایشیائی افراد کا مطلب تھا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور وہ سوئس نژاد لڑکی یقیناً ان میں سے کسی کی گرل فرینڈ ہو گی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ اسکارم ایجنسی کے چیف کو ان کے بارے میں بتا دے کہ جن کے بارے میں وہ اتنا پریشان تھا وہ اتنی آسانی سے اس کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ پہلے اپنے طور پر ان سے بات چیت کر کے اور ان سے بنیادی معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈبل ایس پوائنٹ پر پہنچنے کے بعد پھر وہ اس کی مرضی کے بغیر سانس بھی نہ لے سکیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا لیکن پھر اسے کوئی خیال آیا تو اس نے جلدی سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''مورگن بول رہا ہوں''...... مورگن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ روڈو بول رہا ہوں''...... اس بار دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایرک چار مردوں اور دو عورتوں کو بے ہوشی کے عالم میں تمہارے ڈبل ایس پوائنٹ پر پہنچائے گا۔ وہ لوگ ایکریمین میک اپ میں ہیں جبکہ دراصل ان میں ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ

دوسری عورت اور چاروں مرد ایشیائی ہیں اور یہ سب انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے تم نے انہیں وصول کر کے ڈارک روم میں سپیشل راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دینا ہے اور ان راڈز کو ڈبل لاکڈ کرنا ہے''...... مورگن نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جب تم یہ سب کچھ کر لو گے تو تم نے مجھے آفس کال کر کے رپورٹ دینی ہے۔ پھر میں خود پوائنٹ پر پہنچ کر ان سے بات چیت کروں گا''...... مورگن نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مورگن نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کے جسم میں تیزی سے توانائی بحال ہوتی جا رہی تھی اور اس نے جکڑے ہوئے جسم کو آہستہ آہستہ حرکت دینی شروع کر دی تھی جبکہ جولیا اور باقی ساتھیوں کے جسم اسی طرح بے حس تھے۔

''آپ کے پیر حرکت کر رہے ہیں''...... اچانک صفدر نے عمران کے جسم کو حرکت کرتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ حرکت میں برکت ہوتی ہے۔ میں نے کوشش کی تو جسم میں حرکت بھی آ گئی۔ اب تھوڑی سی اور کوشش کرنے کی دیر ہے تو برکت بھی ہو جائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر پیر کو ذرا سا گھما کر اس نے پائے کے ساتھ اسے آہستہ آہستہ حرکت دینا شروع کر دی۔ وہ ڈبل راڈز والی کرسیوں کے سسٹم سے اچھی طرح واقف تھا۔ گو یہ سسٹم ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا کیونکہ اس میں دونوں راڈز کو ہٹانے کا سسٹم علیحدہ علیحدہ تھا اور سامنے سوئچ بورڈ پر موجود بٹنوں میں سرخ رنگ

کے بٹنوں کے باقاعدہ دو سیٹ لگے ہوئے نظر آ رہے تھے اور ایک بٹن پریس کرنے سے ایک سائیڈ کے راڈز جبکہ دوسرا بٹن پریس کرنے سے دوسری سائیڈ کے راڈز غائب ہوتے تھے اس لئے انہیں مکمل طور پر غائب کرنے کے لئے دونوں بٹن پریس کرنے ضروری ہوتے تھے اور اس کے ساتھ ہی سائیڈ کے راڈز کا سسٹم کرسی کے ایک پائے سے دوسرے پائے کے ساتھ منسلک تھا اس لئے اس کو ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ ایک سائیڈ کے راڈز کو غائب کر لیا جائے گا لیکن دوسری سائیڈ کے راڈز تو موجود رہیں گے اور اس کا فوری علم بھی ہو جائے گا لیکن عمران جانتا تھا کہ انہیں بیک وقت کیسے غائب کیا جاتا ہے کیونکہ دونوں تاریں ایک پائے کے ساتھ پہنچ کر آگے تقسیم ہوتی تھیں اور عمران اس جگہ کو تلاش کر رہا تھا اور چند لمحوں بعد ہی اس کے بوٹ کی ٹو نے انہیں تلاش کر لیا۔

عمران نے پیر اٹھا کر ان پر بوٹ کے نچلے حصے کو مخصوص انداز میں رگڑنا شروع کر دیا۔ پہلے وہ آہستہ آہستہ رگڑتا رہا پھر اس نے ٹانگ کو تیزی سے حرکت دینی شروع کر دی۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ انہیں بہرحال یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کسی خاص کام میں مصروف ہے۔ چند لمحوں بعد عمران نے پیر ہٹایا اور پھر اس نے پیر کو گھما کر پائے کے قریب کیا تو اس کی ٹانگ کو ہلکا سا جھٹکا اور عمران کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ

گئی۔ اس جھٹکے کا مطلب تھا کہ اس نے جوتے کے نچلے حصے کی رگڑ سے تاروں پر موجود سلوشن اس حد تک کم کر دیا ہے کہ اگر پوری قوت سے دونوں تاروں کو دبایا جائے تو ان کے ملنے سے اس کی کرسی کا پورا سسٹم ہی بریک ہو سکتا ہے اور سسٹم بریک ہونے کا مطلب تھا کہ وہ ایک جھٹکے میں راڈز سے آزاد ہو جائے گا اور چونکہ اس کا جسم حرکت میں آ چکا تھا اس لئے وہ اب آسانی سے حرکت میں آ سکتا تھا۔ اس نے بوٹ کو اس انداز میں پائے کے ساتھ رکھ دیا کہ وہ جس وقت چاہے صرف ایڑی کو معمولی سا دبا کر اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا اور سامنے بیٹھنے والوں کو محسوس ہی نہ ہو سکتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ انہیں آخری لمحے تک یہ احساس ہو سکے کہ عمران ٹھیک ہو چکا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کوئی بات کرتا اچانک دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اسے پہچان چکا تھا۔ وہ مورگن تھا۔ گو مورگن کا نام سن کر اس کے ذہن میں اس کا خیال آیا تھا لیکن چونکہ مورگن عام سا نام تھا اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا لیکن اب آنے والے اس آدمی کو دیکھ کر وہ پہچان گیا تھا کیونکہ پہلے اس کا تعلق بلیک ٹاور ایجنسی سے تھا اور کئی بار اس سے ٹکراؤ ہو چکا تھا۔

مورگن کے چہرے پر فتح مندی کی چمک تھی اور اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جس کے چہرے پر خاصی سختی اور درشتی کے

تاثرات نمایاں تھے اور سب سے آخر میں ہیری اندر آیا تھا۔ یہ وہی ہیری تھا جس سے عمران نے باتیں کی تھیں اور جو اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کے لئے انجکشن لگا رہا تھا۔ اب اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ دونوں کی سائیڈ پر رک گیا تھا جبکہ مورگن اور دوسرا آدمی سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئے تھے۔

''مجھے پہچانتے ہو عمران''...... مورگن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں نہیں پہچانتا مورگن''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورگن کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''نہیں پہچانتے اس کے باوجود میرا نام جانتے ہو''...... مورگن نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ بس تمہیں دیکھ کر مجھے پی کاک یاد آ گیا تھا۔ ہماری زبان میں پی کاک کو مور کہتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں بلکہ پوری دنیا میں ایسا کوئی مور نہیں ہے جس کے پاس گن ہوتی ہے پھر نجانے تم نے اپنا نام مورگن کیوں رکھا ہوا ہے۔ تمہارے پاس بھی مور کی طرح گن نہیں تھی اس لئے میں نے ایسے ہی تمہارا نام لے دیا''...... عمران نے کہا۔

''میں تمہاری احمقانہ باتوں کا برا نہیں مناؤں گا عمران کیونکہ تم اس وقت میری قید میں ہو اور مجھے تم سے پچھلے حساب بے باک

کرنے ہیں''...... مورگن نے کہا۔

''پچھلے حساب۔ ارے ہاں یاد آیا۔ ایک بار میں تمہیں ایکریمیا کے ایک مہنگے ترین ہوٹل میں لے گیا تھا میں نے ہوٹل میں تمہیں کھانا کھلایا تھا اور کافی بھی پلائی تھی اور پھر میں بل دیئے بغیر وہاں تمہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ تم شاید اسی حساب کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے کہا تو مورگن بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں اس حساب کی بات کر رہا ہوں جس کی وجہ سے تم نے مجھے اور بلیک ٹاور کو نقصان پہنچایا تھا''...... مورگن نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ویسے ایک بات بتاؤ کہ تم نے ہمیں کیسے ٹریس کر لیا۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا تو مورگن کے چہرے پر یکلخت فاتحانہ تاثرات ابھر آئے۔

''اس میں تمہاری ہی غلطی تھی عمران۔ تم نے فلیگ کلب کے مارکم سے رہائش گاہ حاصل کرنے کے لئے فون کیا۔ اس میں تم نے پرنس آف ڈھمپ اور پاکیشیا کے الفاظ استعمال کئے اور اتفاق سے فلیگ کلب کا فون آپریٹر میرے سیکشن کے ایک آدمی کو دوست تھا۔ وہ پاکیشیا کے بارے میں نہ جانتا تھا اس لئے اس نے میرے آدمی سے پوچھ لیا چونکہ میں نے سارے سیکشن کو الرٹ کیا ہوا تھا کہ تم لوگ پاکیشیا سے یہاں آنے والے ہو اس لئے اس نے مجھے کال کر کے جب پرنس آف ڈھمپ کا نام لیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ تم ہو۔ مارکم انتہائی اصول پسند آدمی ہے اور ہم اسے الرٹ نہ کرنا

چاہتے تھے اس لئے خفیہ طور پر یہ فون ٹیپ حاصل کی گئی۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ تم رابرٹ کالونی میں ہو۔ پھر میرے آدمیوں نے باہر سے ایک خصوصی مشین کے ذریعے چیکنگ کی اور اس مشین نے میک اپ کے باوجود تمہارے اصل چہرے ظاہر کر دیئے پھر تمہیں وہاں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا''...... مورگن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اب واقعی ترقی کی منزلیں طے کرنی شروع کر دی ہیں لیکن بلیک ٹاور کا ہماری نگرانی یا ہمارے خلاف کام کرنے کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا۔ ہم نے تو یہاں آ کر ایسی کوئی کارروائی نہیں کی ہے کہ تمہیں ہمارے خلاف اس طرح ان ایکشن ہونا پڑتا۔ ایسی کون سی خاص وجہ ہے جو تمہیں ہمارے خلاف اس طرح میدان میں کودنا پڑا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی آمد کے بارے میں بتایا گیا تھا اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ تم یہاں ایکریمی مفادات کو نقصان پہنچانے آئے ہو اس لئے اعلیٰ حکام کی طرف سے مجھے خصوصی ہدایات دی گئی تھیں کہ میں نہ صرف تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ٹریس کروں بلکہ ایکریمیا میں کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے سے روکوں''...... مورگن نے کہا۔

''اعلیٰ حکام سے تمہارا مطلب کہیں اسکارم تو نہیں ہے''۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا تو مور گن بے اختیار چونک پڑا۔

''اسکارم۔ کیا مطلب۔ یہ اسکارم کیا ہے''...... مور گن نے جواب دیا لیکن عمران نے صاف محسوس کر لیا کہ وہ جان بوجھ کر انجان بننے کی کوشش کر رہا ہے۔

''میں ایکریمیا کی سب سے بڑی، فعال اور طاقتور ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کی بات کر رہا ہوں جسے اسکارم کہتے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو مور گن بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ میں کسی اسکارم ایجنسی کے بارے میں نہیں جانتا اور نہ ہی میرا ایسی کسی ایجنسی سے کوئی تعلق ہے۔ تم خواہ مخواہ اندھیرے میں تیر چلانے کی کوشش مت کرو میں تمہاری باتوں کے جھانسے میں آنے والوں میں سے نہیں ہوں''...... مور گن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ ہوتا ہے مور گن۔ تم واقعی خود کو ایک معصوم سا مور میرا مطلب ہے پی کاک سمجھتے ہو ایسا پی کاک جسے کسی نے جنگل میں ناچتے ہوئے نہیں دیکھا''...... عمران نے کہا تو مور گن بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں''...... مور گن نے منہ بنا کر کہا۔

''اس سے بڑا جھوٹ کیا ہو سکتا ہے کہ تم ایکریمیا کی بلیک ٹاور ایجنسی کے سپیشل سیکشن کے انچارج ہو اور تمہیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ ایکریمیا میں اسکارم نام کی بھی کوئی ایجنسی موجود ہے جو

اس وقت کی سب سے بڑی اور منظم ایجنسی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو مور گن پہلے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو تم مجھ سے اس انداز میں اسکارم ایجنسی کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے''...... مور گن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے کیا ضرورت ہے پوچھنے کی جبکہ میں پہلے سے جانتا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو مور گن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود تمہارا انداز تبدیل نہیں ہوا۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ نہ میں اس اسکارم ایجنسی کے بارے میں جانتا ہوں اور نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔ میرے ذمے ٹاسک تمہیں ٹریس کر کے ہلاک کرنے کا لگایا گیا ہے جو میں نے پورا کر دیا ہے''...... مور گن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹاسک کا پہلا حصہ تو واقعی تم نے پورا کر لیا ہے کہ ہمیں حیرت انگیز طور پر ٹریس کر لیا ہے لیکن دوسرا حصہ ابھی پورا نہیں ہوا اور جب تک ہماری موت کا وقت نہیں آ جاتا اس وقت تک واقعی پورا نہیں ہو گا۔ اسے تم ادھورا ٹاسک پورا کرنا کہہ سکتے ہو اور جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم نے جو بھی کام کیا ہے وہ ادھورا ہی کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تم ہر بار مجھ سے بچ کر نکلتے رہے ہو شاید اسی وجہ سے طنز کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ واقعی ابھی میرا ٹاسک پورا نہیں ہوا۔ میں چاہتا تو بے ہوشی کے دوران ہی تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیتا لیکن میں چاہتا تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے بات چیت کروں تاکہ کم از کم تمہیں موت سے پہلے یہ تو معلوم ہو جائے کہ کس کے ہاتھوں تمہارا انجام ہو رہا ہے“...... مورگن نے غراتے ہوئے کہا ویسے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور عمران اس کے اطمینان کی وجہ جانتا تھا کہ ایک تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم مورگن کے نقطہ نظر سے مکمل طور پر بے حس وحرکت تھے۔ وہ معمولی سی حرکت کرنے کے بھی قابل نہ تھے اور دوسرا وہ سب سپیشل ڈبل راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔

”اچھا۔ اب تم خود کو بہت عقل مند سمجھنا شروع ہو گئے ہو۔ یہ تو سچ مچ بالغ ہونے کی نشانی ہے۔ ویری گڈ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سنو عمران۔ میرے ساتھ بحث نہ کرو۔ اگر یہاں اس پوائنٹ پر سپیشل ڈبل راڈز سسٹم کی چیئرز موجود نہ ہوتیں تو شاید میں رسک نہ لیتا۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے چیک بھی کر لیا ہے کہ تم سب واقعی بے حس ہو“...... مورگن نے کہا۔

”اچھا۔ کس طرح چیک کیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں پہلے ساتھ موجود آپریشن روم میں گیا۔ وہاں میں نے تمہیں اسکرین پر چیک کیا اور پھر مشین کے ذریعے تمہارے جسموں کی حرکات کو چیک کیا اور تم اور تمہارے ساتھی واقعی بے حس ہو“...... مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مشین غلط بھی تو ہو سکتی ہے۔ ایک مشین کیسے بتا سکتی ہے کہ ہم بے حس ہیں یا با حس“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی مورگن کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

”ان کرسیوں میں یہ سسٹم موجود ہے کہ اس پر بیٹھے ہوئے افراد کے اعصاب کی چیکنگ مشین کے ذریعے ہو جاتی ہے اور جو لوگ بے حس کر دیئے جاتے ہیں ان کے اعصاب کا گراف اور جو بے حس نہیں ہوتے ان کے اعصاب کے گراف میں کافی فرق ہوتا ہے“...... مورگن نے اس انداز میں جواب دیا جیسے کسی پرائمری سکول کا استاد بچوں کو سبق پڑھا رہا ہو۔ اس کی بات سن کر عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

”بہت خوب تو پھر بتاؤ کہ میرے اعصاب کا گراف کیا تھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس گراف سے واضح طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ تمہارے اعصاب سن ہیں اور تم مکمل طور پر بے حس ہو“...... مورگن نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”بے حس وہ ہوتا ہے جس کے تمام احساسات فنا ہو چکے ہوں

اور جس کے احساسات فنا ہو چکے ہوں وہ اس طرح بات نہیں کیا کرتے۔ میرا مطلب ہے کہ مردے نہیں بولتے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اس لئے تمہیں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اعصاب کی چیکنگ کے لئے کرسیوں کے راڈز سے نکلنے والی ریز گردن کے پیچھے حرام مغز کے ذریعے ہی چیکنگ کرتی ہیں اور ہم سب کے سر گردن تک سن نہیں ہیں اس لئے تم نے نچلے جسم کی چیکنگ کی ہو گی اور اس کی چیکنگ معدے سے نیچے ناف کے قریب اعصاب کے دوسرے مرکز کے ذریعے ہوتی ہے۔ اس لئے اسے مکمل بے حس نہیں کہا جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے اور اب بس خاموش ہو جاؤ۔ میں نے تم سے کافی باتیں کر لی ہیں اس لئے اب مجھے اپنا ٹاسک مکمل کر لینا چاہئے۔ ویسے اگر تم زبان سے کوئی دعا مانگنا چاہو تو بے شک مانگ لو یا تمہاری کوئی آخری خواہش ہو تو بتا دو میں وعدہ تو نہیں کرتا لیکن اسے پورا کرنے کی کوشش ضرور کروں گا لیکن تمہارے مرنے کے بعد''...... مورگن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میری آخری خواہش ہے کہ جب تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرو تو اس کے بعد خود کو بھی گولی مار لینا اور گولی اپنے سر میں مارنا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورگن برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔

اس نے گردن موڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیری کو اشارہ کیا تو ہیری تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ سے آ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن مورگن کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ عمران کے بوٹ کی ایڑی نے جھٹکے سے حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازیں ابھریں اور مورگن، ہیری اور ان کے ساتھ آنے والا تیسرا آدمی بے اختیار چونک کر عمران کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر مورگن کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس طرح جھپٹ لی جیسے بچے اپنی پسندیدہ چیز دوسروں کے ہاتھوں سے چھین لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور ہیری اور دوسرا آدمی دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور ذبح ہونے والی بکری کی طرح پھڑکنے لگے جبکہ مورگن کا جسم اس اچانک تبدیلی کی وجہ سے بالکل اس طرح سن سا ہو گیا تھا جیسے عمران نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے بے حس و حرکت کر کے پتھر کا بت بنا دیا ہو۔ پھر اس سے پہلے کہ مورگن سنبھلتا عمران کا دوسرا بازو گھوما اور مورگن کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کی ضرب کھا کر اچھل کر سائیڈ پر ہوا اور پلٹ کر وہ کرسی سمیت نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور مورگن ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر دھماکے سے نیچے گرا اور اس نے نیچے گرتے ہی انتہائی پھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے اچھل کر

دوسری لات ماری اور اس بار ایک ہی چیخ کے ساتھ مورگن نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ عمران کے ساتھی حیرت بھرے انداز میں خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ویسے یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ شاید اتنی تیزی سے پلک بھی نہ جھپکی جا سکتی تھی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو ہیری نے اسے بتا دیا تھا کہ یہاں اس کے اور ایک ساتھی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا لیکن پھر بھی عمران نے دیکھنا ضروری سمجھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ ایک زرعی فارم تھا جو اوپر سے ٹوٹا پھوٹا سا تھا لیکن نیچے تہہ خانے میں واقعی زبردست انتظامات تھے اور اسے شاہانہ انداز میں نہ صرف سجایا گیا تھا بلکہ یہاں زندگی کی ہر سہولت بھی موجود تھی۔ باہر دور دور تک کھیت تھے۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم ناراک کی بجائے انڈانیا میں موجود ہیں۔ ہمیں بے ہوشی کی حالت میں یہاں اتنی دور لایا گیا ہے''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ناراک سے تقریباً پانچ سو کلو میٹر شمال میں انڈانیا نامی ایک چھوٹی سی ریاست ہے جہاں باقاعدہ زراعت کی جاتی ہے ورنہ ناراک تو کیا اس کے مضافات میں بھی زراعت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ عمران واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس تہہ خانے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کے ساتھی اور مورگن موجود تھا۔ وہ

مسلسل یہ بات سوچ رہا تھا کہ آخر مورگن نے انہیں ناراک میں بے ہوش کرا کر یہاں اتنی دور کیوں پہنچایا ہے۔

اگر مورگن کا مقصد انہیں صرف ہلاک کرنا ہوتا تو یہ کام تو ناراک میں بھی ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے وہاں بھی اس کے سیکشن کے ایسے پوائنٹ موجود ہوں گے۔ عمران جب کمرے میں داخل ہوا تو مورگن ویسے ہی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

''عمران صاحب۔ آپ تو سچ مچ جادوگر ہیں اور جادو سے اپنا ہر کام کر لیتے ہیں لیکن ہم تو جادو کے معاملے میں طفل مکتب کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہم کیا کریں''...... عمران کو دیکھ کر صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر میں جادوگر ہوتا تو اور چاہئے ہی کیا تھا۔ میں جادو کر کے تنویر کو اپنے قابو میں نہ کر لیتا اور پھر''...... عمران نے شرارت بھری نظروں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اور پھر۔ اور پھر کیا''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''اور پھر وہی ہوتا جو تنویر نہیں ہونے دینا چاہتا۔ کیوں تنویر''۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس الماری سے ہیری نے پانی کی بوتل نکالی تھی۔ عمران نے وہاں موجود کئی بوتلوں میں سے دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر ایک بوتل نیچے رکھ کر اس نے دوسری بوتل کا ڈھکن

کھولا۔

''تم سب پانی پی لو۔ پانی پیتے ہی تمہارے جسموں پر سے ریز کا اثر ختم ہو جائے گا اور تم ٹھیک ہو جاؤ گے''...... عمران نے کہا اور بوتل صفدر کے منہ سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد جب آدھی سے زیادہ بوتل خالی ہو گئی تو عمران نے بوتل ہٹا لی اور پھر وہ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بٹن پریس کر کے باقی ساتھیوں کی کرسیوں کے راڈز آف کر دیئے البتہ وہ سب ویسے ہی بے حس و حرکت بیٹھے رہے تھے۔

عمران نے آگے بڑھ کر صفدر کے دونوں بازو ہاتھوں سے پکڑے اور دوسرے لمحے صفدر کا جسم اس نے دونوں ہاتھوں میں اٹھا لیا۔ چونکہ صفدر کا جسم ابھی تک بے حس و حرکت تھا اس لئے اس کا جسم عمران کے ہاتھوں میں لٹک رہا تھا۔ عمران نے مڑ کر اسے پلاسٹک کی کرسی پر بٹھا دیا جس پر پہلے مورگن بیٹھا ہوا تھا اور پھر مڑ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے مورگن کو اٹھایا اور صفدر والی کرسی پر ڈال کر وہ واپس مڑا اور ایک بار پھر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی مورگن کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو چکے تھے اور پھر عمران مڑا تو اس نے صفدر کو اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھا۔

''ایسے نہیں۔ جسم کی حرکت کی بحالی کے لئے تمہیں وارم اپ ہونا پڑے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پانی کی بوتل

اٹھا کر وہ تنویر کی طرف بڑھ گیا جو صفدر کی کرسی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اسے بھی پانی پلا دیا اور بوتل کو اس نے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی ٹوکری میں اچھال دیا۔

''تم باہر گئے تھے۔ کیا تم نے چیک کیا ہے کہ یہ کون سی جگہ ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ ایک زرعی فارم ہے۔ ہم ناراک سے تقریباً پانچ سو کلومیٹر دور ایکریمیا کی زرعی ریاست انڈانیا میں ہیں''...... عمران نے دوسری بوتل اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''انڈانیا۔ کیا مطلب۔ اتنی دور''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہی بات مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی کہ مورگن آخر ہمیں یہاں اتنی دور کیوں لے آیا ہے۔ اگر اس نے ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو یہ ناراک میں ہمیں کسی اور پوائنٹ پر بھی ہلاک کر سکتا تھا۔ ہلاک کرنے کے لئے اسے ہمیں اتنی دور لانے کی کیا ضرورت ہو سکتی تھی۔ بہرحال اب یہ خود ہی بتائے گا کہ اصل بات کیا ہے''۔ عمران نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور تنویر کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ پوری بوتل ہی پی گئی۔

''ارے تم تو خاصی پیاسی تھی۔ مجھے پتہ ہوتا تو میں صفدر کو یہ ڈیوٹی سونپ دیتا وہ دن رات پانی پلا پلا کر تمہاری پیاس بجھاتا رہتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس

پڑی۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ اگر صفدر مجھے پانی پلاتا تو شاید میں آدھی بوتل بھی نہ پی سکتی''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم نے جان بوجھ کر عمران کے ہاتھوں سے زیادہ پانی پیا ہے''...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہاں''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیوں''...... جولیا کی غراہٹ اور بڑھ گئی تھی۔

''بہنیں تو بھائیوں کی خدمت کرتی ہی رہتی ہیں لیکن بہنوں کو بھائیوں سے خدمت کرنے کا موقع کم ہی ملتا ہے تو پھر میں یہ موقع بھلا کیسے جانے دے سکتی تھی''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کا بگڑا ہوا چہرہ فوراً بحال ہو گیا اور اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سس۔ سوری صالحہ۔ رئیلی ویری سوری''...... جولیا صالحہ کی بات سن کر اس قدر شرمندہ ہوئی کہ اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکل پا رہے تھے اور کمرہ سب کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''جولیا خود بھی جانتی ہے کہ بھائی کے ہاتھوں پانی پینے سے کتنا لطف آتا ہے۔ ابھی اس نے خود یہ لطف اٹھایا ہو گا۔ جولیا خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہے''...... اچانک تنویر نے کہا اور سب ایک بار پھر

ہنس پڑے۔ تنویر نے واقعی موقع سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھایا تھا کیونکہ صالحہ سے پہلے عمران جولیا کو پانی پلا چکا تھا۔

''ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ پانی پینے سے ذہن کند ہو جاتا ہے لیکن تنویر کا ذہن شاید پانی سے ہی ری چارج ہوتا ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ پھر تو طبی ریسرچ غلط ثابت ہوئی۔ پانی تو زندگی کا ضامن ہے اس سے ذہن کیسے کند ہو سکتا ہے بلکہ ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ زیادہ پانی پینا انسانی جسم کے لئے انتہائی مفید ہوتا ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔ وہ اب ٹھیک ہو چکا تھا اور پانی کی بوتل الماری سے نکال کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''زیادہ پانی پینے سے ذہن کند ہو جاتا ہے البتہ زیادہ پانی پینے سے جسمانی طور پر آدمی واقعی صحت مند ہو جاتا ہے مگر''...... عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی مورگن کی کراہ کمرے میں گونج اٹھی اور وہ سب مورگن کی طرف متوجہ ہو گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی اور مورگن کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔

''کیا ہوا۔ اب کیوں اسے بے ہوش کیا ہے، تم نے تو کہا تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد یہ خود سب کچھ بتائے گا کہ یہ ناراک سے ہمیں اتنی دور کیوں لایا ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''دراصل میں یہ چاہتا ہوں کہ تم سب پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ پھر اسے ہوش میں لایا جائے کیونکہ اس کا ہمیں اتنی دور اس پوائنٹ پر لے آنا میرے ذہن میں ابھی تک کھٹک رہا ہے اور جب تک میری کھٹک ختم نہیں ہو جاتی مجھے سکون نہیں ملے گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پوری طرح چاق و چوبند ہو چکے تھے۔

''اب اٹھو اور اس فارم ہاؤس کی چیکنگ کرو۔ تم نے اس فارم کی مکمل اور انتہائی گہری تلاشی لینی ہے۔ خاص طور پر کوئی ایسی مشینری جو یہاں کے بارے میں کوئی فلم تیار کر رہی ہو۔ باقی لوگ باہر رہیں گے صرف جولیا میرے ساتھ رہے گی''...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر چلے گئے تو عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے مورگن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مورگن کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا تم نے بندھے ہوئے ہی پانی پی لیا تھا۔ کیسے''...... جولیا نے اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہیری جس نے تم سب کو ہوش میں لانے کے لئے انجکشن لگائے تھے، مجھے پانی پلایا تھا۔ بے چارہ اچھا آدمی تھا۔ میں اسے مارنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن سچویشن ہی ایسی بن گئی تھی کہ اس کا مرنا

ہم سب کی زندگیوں کے لئے ضروری ہو گیا تھا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم عمران۔ تم۔ یہ سب کیسے ہو گیا''...... مورگن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر تم ہمیں ناراک میں بے ہوش کرا کر انڈانیا لے آ سکتے ہو تو یہ چھوٹا سا کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورگن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں اب شعور کی چمک پوری طرح واضح ہو چکی تھی۔

''میں اس لئے تمہیں یہاں لے آیا تھا تاکہ اگر تم سے سودے بازی ہو جائے تو چیکنگ نہ ہو سکے''...... مورگن نے کہا تو عمران اور جولیا دونوں اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

''سودے بازی۔ کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہاری مدد کر کے تمہارے ذریعے اسکارم سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں''...... مورگن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''تو تم اسکارم ایجنسی کے بارے میں جانتے ہو''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... مورگن نے جواب دیا۔

"پہلے تو تم اس سے انکار کر رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"میں ہیری اور اپنے دوسرے ساتھی کے سامنے تم سے کچھ نہ کہہ سکتا تھا"...... مورگن نے کہا۔

"میں تمہاری یہ بات سمجھا نہیں ہوں کہ تم میری مدد کر کے اسکارم ایجنسی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ کھل کر بتاؤ۔ کیا معاملہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا تعلق بلیک ٹاور ایجنسی سے ضرور ہے عمران اور میں بظاہر اس ایجنسی کا چیف ہوں لیکن چیف ہونے کے باوجود میں ابھی تک محض ایک سیکشن انچارج کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں اور تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ بلیک ٹاور ایجنسی کو اسکارم ایجنسی میں ضم کر دیا گیا ہے اور اب میں اسکارم ایجنسی کے ماتحت ہوں اور بلیک ٹاور اسی ایجنسی کے تحت کام کرتی ہے"...... مورگن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اسی لئے تم ہمارے خلاف حرکت میں آئے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اسکارم ایجنسی کے چیف کا حکم تھا"...... مورگن نے جواب دیا۔

"تو تم اسکارم کے چیف کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ چیف تک ہمیں رسائی نہیں ہے۔ ہمیں صرف فون اور ٹرانسمیٹر پر ہدایات دی جاتی ہے اور چیف کی آواز ہی ہمارے لئے

حکم کا درجہ رکھتی ہے"...... مورگن نے کہا۔

"میں اب بھی نجات والی بات نہیں سمجھا ہوں"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکارم ایجنسی کے خلاف کام کرنے آئے ہو اور میں جانتا ہوں کہ تم اور تمہارے ساتھی ایک بار جس کے خلاف کارروائی کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو اپنا کام ہر صورت میں پورا کر کے ہی دم لیتے ہو۔ اسکارم ایجنسی نے پاکیشیا میں کیا کارروائی کی ہے اور تم اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کیوں آئے ہو یہ سب میں نہیں جانتا۔ میرے کان اسی وقت کھڑے ہو گئے تھے جب اسکارم کے چیف نے مجھے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس سے میں سمجھ گیا کہ اس بار تم اسکارم کے خلاف کے پیچھے ہو اور وہ تم سے اتنا ڈرا ہوا ہے کہ اس نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا ہر صورت فیصلہ کیا ہے۔ تب میں نے تمہاری مدد کا سوچا کہ میں تمہیں اس کا موقع دوں گا کہ تم کسی طرح سے اسکارم کو ختم کر دو۔ اسکارم ایجنسی ختم ہو گئی تو پھر بلیک ٹاور اس سے آزاد ہو جائے گی اور اس کے آزاد ہوتے ہی میں اس ایجنسی کا چیف بن جاؤں گا"...... مورگن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ پہلے تم نے میرے بارے میں کہا تھا کہ اتنا

طویل عرصہ گزرنے کے باوجود میرے کام کرنے اور بات کرنے کا اندازہ نہیں بدلا۔ اب مجھے یہ بات دوہرانی پڑ رہی ہے کہ تم بھی اپنی پرانی عادت کے مطابق مجھے بہلانے اور پھسلانے کی کوشش کر رہے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو نہ سہی اور تم جو چاہے سمجھ لو۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ ورنہ مجھے تم لوگوں کو بے ہوش کر کے اتنی دور لے آنے کی کیا ضرورت تھی“...... مورگن نے کہا۔

”یہ بات تم اس وقت بھی تو کر سکتے تھے جب ہم بے بس تھے“...... عمران نے کہا۔

”اسکارم کا ایک آدمی جس کا نام جارج ہے وہ مجھ پر ہر وقت نگرانی رکھتا ہے۔ میں تم سب کو اس کی نظروں سے بھی بچانا چاہتا تھا اس لئے جب تم ٹریس ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ تمہیں ڈبل ایس پوائنٹ پر پہنچایا جائے تاکہ جارج کو اس بات کا علم نہ ہو سکے“...... مورگن نے کہا۔

”تو تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود تم نے ہمیں ایسے باندھ رکھا تھا جیسے تم اس بار ہمیں ضرور ہلاک کرو گے“...... عمران نے کہا۔

”میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ جب تک میں تمہیں سب کچھ بتا نہ دیتا تم مجھے اپنا دشمن سمجھتے اس لئے مجھے تم سب کو باندھنا

پڑا اور ہیری اصل میں جارج کا ہی آدمی ہے۔ اگر میں تم لوگوں سے اس کے سامنے کوئی رعایت کرتا تو وہ اس کی رپورٹ فوراً جارج کو دے دیتا اور جارج کے ذریعے چیف کو پتہ چل جاتا۔ اس کے علاوہ مجھے اب تک اپنی آنکھوں پر اور اپنے ذہن پر یقین نہیں آ رہا کہ تم اس انداز میں ہونے کے باوجود اس طرح آزاد ہو سکتے ہو“...... مورگن نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر ہیری سے ہونے والی بات اور پھر پانی پینے اور پانی کے ذریعے بے حسی ختم ہونے کے ساتھ ساتھ راڈز سسٹم کی تاروں کو بوٹ کے تلے سے رگڑ کر سسٹم بریک کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

”لیکن میں نے تو اس کمرے میں آنے سے پہلے مشینوں سے تمہارے بے حس ہونے کی باقاعدہ چیکنگ کی تھی تو کیا مشین نے دھوکا دیا تھا“...... مورگن نے کہا۔

”مشین مشین ہوتی ہے۔ اس کا ایک بھی پرزہ خراب ہو جائے تو ساری مشین کا ہی ستیاناس ہو جاتا ہے اور یہی بات تو میں نے پہلے تمہیں بتانے کی کوشش کی تھی لیکن تم سمجھ ہی نہ سکے تھے۔ ناف کے نیچے دوسرے اعصابی مرکز کو تم نے چیک کر لیا۔ میں کافی مقدار میں پانی پی چکا تھا اس لئے اس کے بوجھ کی وجہ سے اعصابی مرکز پر دباؤ پڑا اور مشین نے تمہیں یہی بتایا کہ میں بے بس ہوں وہ گراف غلط ہو گیا جو تمہیں بتا سکتا تھا کہ میں بے حس ہوں یا نہیں“...... عمران نے جواب دیا تو مورگن نے بے اختیار ایک

طویل سانس لیا۔
''ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... مورگن نے کہا۔
''اگر تم ہمیں اسکارم اور اس کے چیف اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتا دو تو تمہاری مدد کی جا سکتی ہے ۔ اس کے بعد ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا کہ بے شک تم بلیک ٹاور کے چیف بنو یا نہ بنو''...... عمران نے کہا۔
''آئی ایم سوری عمران۔ میں واقعی اس بارے میں نہیں جانتا۔ نہ مجھے چیف کے بارے میں کچھ معلوم ہے اور نہ ہی میں یہ جانتا ہوں کہ اسکارم کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ تم مجھے بتاؤ تو سہی کہ آخر اسکارم ایجنسی نے ایسا کیا،کیا ہے جو تم پاکیشیا سے اتنی دور یہاں اس کے خلاف کام کرنے آئے ہو''...... مورگن نے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تو عمران نے بھی اسے ایم ایچ میزائل فارمولے کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔
''اوہ۔ ہاں اس بات کا تو مجھے بھی علم ہوا تھا کہ اسکارم کے دو سیکشن انچارج جن میں ایک نام اتاشا ہے اور دوسرا فریڈرک ہے آج کل بہت زیادہ بلیک کراب سے مل رہے ہیں اور اس کے ذریعے پاکیشیا میں کوئی بڑی کارروائی کرانا چاہتے ہیں لیکن وہ پاکیشیا سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ میں نہیں جانتا تھا''...... مورگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
''اب تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے ۔ اب بتاؤ اس فارمولے کے

حصول کے لئے تم ہماری کیا مدد کر سکتے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
''میں اس معاملے میں شاید تمہاری کوئی مدد نہ کر سکوں البتہ تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ جارج کی ٹپ۔ اگر تم اسے پکڑ لو تو اس کے ذریعے تمہیں نہ صرف اسکارم کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل سکتا ہے بلکہ تم اس سے چیف کے بارے میں بھی معلوم کر سکتے ہو کیونکہ میری نظر میں جارج ہی ایسا انسان ہے جو چیف سے ملتا بھی ہے''...... مورگن نے کہا۔
''کیا تفصیلات ہیں اس جارج کی''...... عمران نے کہا تو مورگن اسے جارج کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔
''کہاں ملے گا یہ جارج''...... عمران نے کہا۔
''اس کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہے۔ جس طرح مجھے اسکارم کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے اسی طرح میں جارج کے بھی اصل ٹھکانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ جارج کا ویسٹرن کلب میں بہت اٹھنا بیٹھنا ہے۔ ویسٹرن کلب کا مالک ہائیک ہے۔ وہ اسی کے پاس زیادہ اٹھا بیٹھتا ہے۔ اس تک پہنچنا تمہارے لئے مشکل ثابت نہیں ہو گا''...... مورگن نے کہا۔
''اور یہ ویسٹرن کلب کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔
''فلاڈیا میں''...... مورگن نے جواب دیا اور پھر اس نے فلاڈیا میں موجود ویسٹرن کلب کا اسے پتہ بھی بتا دیا۔

"اوکے۔ اب مجھے اس جارج کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... مورگن نے کہا۔

"ہاں۔ چونکہ تمہارا ارادہ ہمیں ہلاک کرنے کا نہیں تھا اس لئے ہمیں بھی ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ بلا وجہ تمہیں ہلاک کریں۔اس لئے وعدہ رہا"...... عمران نے کہا تو مورگن نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دی۔

"یہاں ٹرانسمیٹر تو ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آفس میں موجود ہے"...... مورگن نے جواب دیا۔

"تم جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤ تاکہ کنفرمیشن ہو سکے کہ مورگن نے سچ بتایا ہے یا نہیں"...... عمران نے جولیا سے کہا۔ اس نے اس کا نام نہیں لیا تھا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"کیا یہ لڑکی تمہاری دوست ہے"...... مورگن نے کہا۔

"کاش ایسا ہوتا۔ میں نے تو بڑی کوشش کی کہ اسے فرینڈ بنایا جائے لیکن چیف کیسے فرینڈ بن سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو مورگن بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی چیف ہے۔ لیکن کیسے یہ تو غیر ملکی ہے"...... مورگن نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تمہیں کیا بتاؤں۔ جس طرح تم میک اپ میں ماہر ہو اسی طرح یہ بھی میک اپ ایکسپرٹ ہے اور اس کی عادت ہے کہ ڈبل میک اپ میں رہتی ہے"...... عمران نے کہا تو مورگن نے بے اختیار آنکھیں پھاڑیں اور پھر ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا تو یہ بات ہے۔ تو یہ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی چیف"...... مورگن نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"اور کچھ بھی نظر آیا ہے یہاں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں"...... جولیا نے مختصر سا جواب دیا۔

"رومال کا کپڑا تو بہرحال ہوگا ہی سہی۔ مورگن کے منہ میں ڈالنے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو"...... مورگن نے حیران ہو کر کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا جبکہ جولیا نے ہیری کی جیب سے رومال نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے اچانک مورگن کے چہرے پر زوردار تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ پڑتے ہی چیخنے کے لئے مورگن کا منہ کھلا ہی تھا کہ جولیا نے تیزی سے رومال اس کے منہ میں ڈال دیا۔

''ارے یہ تو شریف آدمی ہے۔ تم حکم دے دیتی تو یہ فوراً ہی اپنا منہ کھول دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں ایسے لوگوں سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کی جو مورگن نے بتائی تھی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ مورگن کالنگ۔ اوور''...... عمران نے مورگن کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا تو مورگن کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

''یس جارج اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیسے کال کی ہے مورگن۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ہی ایک تیز اور غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''جارج۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناراک پہنچ چکی ہے۔ یہ حتمی اطلاع ہے۔ گو میرا سیکشن ابھی انہیں ٹریس کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے لیکن میں نے سوچا کہ تمہیں بہرحال اطلاع دے دوں تاکہ تم ہر لحاظ سے الرٹ ہو جاؤ۔ اوور''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر تمہارے پاس اس بات کی مصدقہ اطلاع ہے تو ایسی صورت میں تو تمہیں ناراک میں ہونا چاہئے تھا جبکہ تم

کال مجھے اپنے انڈانیا والے ڈبل ایس پوائنٹ سے کر رہے ہو۔ اوور''۔ دوسری طرف سے جارج نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ پوائنٹ میں نے کس مقصد کے لئے بنایا ہوا ہے۔ اوور''...... عمران نے مورگن کے لہجے میں ہنستے ہوئے کہا۔

''لیکن چیف کو اگر اطلاع مل گئی کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل لڑکیوں کو اپنے لئے خاص طور پر ڈبل ایس پوائنٹ پر لے گئے ہو تو تم جانتے ہو کہ اس کا کیا ردعمل ہو گا اور دوسری بات یہ کہ بہرحال یہ لڑکیاں سیکرٹ سروس کی ممبرز ہوں گی۔ اوور''...... جارج نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم غلط سوچ رہے ہو جارج۔ یہ بات تم بخوبی جانتے ہو کہ حسین اور خاص طور پر ایشیائی لڑکیاں میری پسند ہیں ورنہ ناراک میں لڑکیوں کی کوئی کمی تو نہیں ہے۔ میں چیف کو خود ہی ڈیل کر لوں گا۔ اوور''...... عمران نے اندازے سے بات کرتے ہوئے کہا البتہ ساتھ بیٹھی جولیا کا چہرہ یہ باتیں سن کر بگڑتا جا رہا تھا۔

''میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ ان لڑکیوں کو خیال چھوڑ دو۔ یہ لوگ انتہائی تیز اور خطرناک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی گڑبڑ ہو جائے اور تمہیں لینے کے دینے پڑ جائیں۔ اوور''۔ جارج نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ او کے۔ واقعی ایسا ہو سکتا

ہے۔ٹھیک ہے میں انہیں یہاں نہیں لاؤں گا۔ اوور“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ وہ ٹریس ہوں تو ان سے کوئی رعایت نہ برتو اور وہ انہیں فوراً ہلاک کر دو۔تم جانتے ہو کہ چیف ان لوگوں کی طرف سے بے حد متفکر ہے۔ بہرحال وہ یہاں آئے تب تو ان کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا لیکن پھر تمہاری یہ ناکامی تمہارے حق میں بری ثابت ہو گئی۔ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے جارج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”تو یہ تھی اصل بات۔ جس کے لئے تم ہم سب کو یہاں لے آئے تھے“...... عمران نے مورگن کو گھورتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ مورگن کا رنگ بدلا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں خوف نمایاں جھلک رہا تھا۔

”اس آدمی کو اب زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رہا“...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ مورگن کا جسم گولیاں کھا کر راڈز میں بری طرح تڑپ رہا تھا لیکن چونکہ اس کے منہ میں رومال تھا اس لئے اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل پا رہی تھی اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

”سزا تو اسے یہی ملنی تھی لیکن کم از کم اس کے منہ سے رومال تو نکال لیتی۔ بے چارے کو مرنے سے پہلے چیخنے کا موقع تو مل جاتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ غلیظ ذہن کا آدمی تھا۔ اب یہ رومال بھی غلیظ ہو چکا ہے“...... جولیا نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”چلو پھر یہاں سے نکلتے ہیں۔ اب یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے“...... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس مڑتے ہوئے کہا اور جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

”جارج نے یقیناً وہاں ایسی مشین لگا رکھی ہے کہ اسے ٹرانسمیٹر کال سے خود بخود پتہ چل گیا کہ کال ناراک سے نہیں بلکہ انڈانیا سے ہو رہی ہے“...... کمرے سے باہر آتے ہی جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہے“...... عمران نے کہا۔ باہر ان کے سارے ساتھی موجود تھے۔

”کیا ہوا“...... صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے مختصر طور پر بتا دیا۔

”ہونہہ۔ تو یہ اس نیت سے ہمیں یہاں لے آیا تھا۔ تم نے اچھا کیا جولیا کہ اسے جہنم رسید کر دیا“...... صالحہ نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

”صفدر تم نے یہاں کی تلاشی لی ہو گی۔ اس سارے علاقے کا

کوئی نقشہ ہے یہاں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک الماری میں نہ صرف ناراک اور انڈانیا بلکہ اس پورے زون کے نقشے موجود ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ، ویری گڈ۔ لے آؤ اسے تاکہ میں اس فریکوئنسی کی مدد سے اس جارج کا تو محل وقوع ٹریس کر لوں تاکہ ادھر ادھر مارے مارے پھرنے کی بجائے اس جارج کو قابو کر کے پتہ چلا سکیں کہ اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہیں اور ہیڈ کوارٹر کا علم ہوتے ہی ہم براہ راست وہاں حملہ کر دیں اور مشن مکمل کر لیں"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اندرونی طرف کو مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کئی تہہ شدہ نقشے موجود تھے۔

"تم لوگ باہر کا اور اردگرد کا خیال رکھنا۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے چیکنگ میں کچھ وقت لگ جائے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران اندر بنے ہوئے ایک آفس نما کمرے میں آ کر بیٹھ گیا۔

اس نے میز کی دراز سے ایک سفید کاغذ نکالا اور پھر قلمدان سے بال پوائنٹ اٹھا کر اس نے نقشے کھول کر سامنے میز پر رکھ دیئے۔ اس کے بعد وہ نقشوں کو دیکھ دیکھ کر خالی کاغذ پر لکھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل کام کرنے کے بعد عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ زون والے نقشے پر آڑی ترچھی لکیریں تھیں جس میں ایک

جگہ پر ایک دائرہ بھی تھا۔ یہ ایکریمیا کی ایک ریاست فلاڈیا کا صدر مقام جورڈم تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ فلاڈیا ریاست تمام تر پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے اور جورڈم بھی پہاڑی علاقہ ہے لیکن وہاں سے انتہائی قیمتی [illegible] نکلتی ہیں اس لئے جورڈم میں بے شمار ایسی فیکٹریاں [illegible]رکاری طور پر موجود ہیں جو ان معدنیات کو صاف کرنے [illegible]ہیں استعمال کے قابل بنانے کے لئے کام کرتی ہیں۔ رہائش[illegible]ونیاں، کلب، ریسٹورنٹ، ہوٹل اور جوئے خانوں کا بھی طوی[illegible] سا پھیلا ہوا ہے اور یہاں کی رنگینیوں کی وجہ سے سیاح بھی یہاں کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ جورڈم کا چونکہ تفصیلی نقشہ اس کے پاس موجود نہ تھا اس لئے عمران نے سب نقشوں کو تہہ کیا اور پھر وہ اٹھ کر باہر آ گیا۔

"کیا معلوم ہوا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ مورگن فلاڈیا کے علاقے جورڈم میں موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسکارم کے ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود ہو۔ اس کی ٹرانسمیٹر کال کی لوکیشن تو ایسے ہی علاقے کا پتہ بتا رہے ہے جہاں بے شمار سرکاری اور غیر سرکاری آفسز موجود ہیں۔ بہرحال اب ہمیں یہاں سے براہ راست جورڈم جانا ہو گا۔ یہاں میک اپ کا سامان ہے۔ ہم نے میک اپ کرنا ہے کیونکہ مورگن گروپ کے افراد کو لازماً ہمارے حلیوں کے بارے میں علم ہو گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بروس اپنے آفس میں موجود تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بروس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''آپ کے لئے انجلا کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بروس چونک پڑا۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... بروس نے کہا۔ اسی لمحے فون میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''ہیلو چیف۔ انجلا بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نوجوان اور انتہائی پرجوش طبیعت کی مالکہ ہے۔

''کہاں سے بول رہی ہو انجلا۔ کیا ناراک سے بات کر رہی ہو''...... بروس نے کہا۔

''نو چیف۔ میں جیک کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے فلاڈیا پہنچی

ہوں۔ میں آپ کو ایئر پورٹ سے ہی کال کر رہی ہوں تاکہ پتہ کر سکوں کہ آپ آفس میں موجود ہیں یا نہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں آفس میں ہی ہوں۔ آ جاؤ تم''...... بروس نے کہا۔

''میرے ساتھ جیک بھی ہے چیف''...... انجلا نے کہا۔

''اسے بھی ساتھ لے آؤ''...... بروس نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے۔ اسے تھوڑی دیر پہلے دو بری خبریں ملی تھیں جنہیں سن کر وہ خاصا اپ سیٹ دکھائی دے رہا تھا۔ پہلی خبر کے مطابق اسے بتایا گیا تھا کہ بلیک ٹاور کے سپیشل سیکشن کے انچارج مورگن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف ٹریس کر لیا تھا بلکہ انہیں ریز سے بے ہوش بھی کر دیا تھا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں انڈانیا میں موجود اپنے ڈبل ایس پوائنٹ پر پہنچا دیا تھا۔ بروس جانتا تھا کہ مورگن پہلے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دشمن ہے لیکن اسے جب معلوم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران میں دو خوبصورت لڑکیاں بھی شامل ہیں تو اس کے ذہن میں شیطان آ گیا اور اس نے جارج کو اطلاع دیئے بغیر ان سب کو ڈبل ایس پوائنٹ پر پہنچا دیا تاکہ وہ عمران اور اس کے باقی ساتھیوں کو ہلاک کر کے ان دو لڑکیوں کو اپنے قبضے میں رکھ سکے۔ یہ ساری باتیں اسے جارج نے ہی بتائی تھیں جسے

اس بات کی خبر مل چکی تھی کہ مورگن اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور عمران کے پکڑے جانے کی خبر چھپا رہا تھا۔ اس نے اپنے طور پر اس خبر کا پتہ لگایا تھا۔ بعد میں مورگن نے اسے کال بھی کیا تھا اور اسے جھانسہ دینے کی کوشش کی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اسے ناراک میں موجودگی کا علم ہوا ہے جبکہ جارج کی مشینری اسے اس بات کا پتہ دے رہی تھی کہ مورگن نے اسے انڈانیا کے ڈبل ایس پوائنٹ سے کال کیا تھا۔ جارج کے پاس ایسی مشینری بھی موجود تھی جس کے ذریعے وہ مورگن کے اس ٹھکانے کو لائیو چیک بھی کر سکتا تھا۔ چنانچہ کال ملنے کے بعد جارج نے مورگن کے ٹھکانے کی سرچنگ کی تو اسے عمران اور اس کے ساتھی وہاں موجود دکھائی دے گئے لیکن جارج نے یہ چیکنگ تب شروع کی جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے مورگن کو ہلاک کر دیا تھا اور وہ وہاں سے نکل رہے تھے۔ جارج انہیں اس وقت تک چیک کر سکتا تھا جب تک وہ ڈبل ایس ٹھکانے پر موجود تھے۔

وہ ٹھکانے سے نکل کر نجانے کہاں گئے تھے۔ جارج نے انڈانیا میں موجود اپنے ایک گروپ کو ان کی تلاش پر لگایا تھا لیکن وہ لوگ ابھی تک ٹریس نہ ہو سکے تھے۔ بروس کے لئے یہ خبر افسوسناک تھی کہ مورگن نے ہاتھ میں آنے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہ کیا تھا اور الٹا ان کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا۔ اس کے بعد دوسری اطلاع دو گھنٹوں بعد بروس کو ملی کہ

جارج ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گیا ہے اور اسے فوری طور پر طبی امداد کے لئے سپیشل ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کی حالت انتہائی مخدوش تھی۔ اطلاع کے مطابق ایکسیڈنٹ جارج کی کار کے بریک فیل ہونے کی وجہ سے ہوا تھا اور اس کی کار ایک تیز رفتار ٹرالر سے جا ٹکرائی تھی۔

جارج کے شدید زخمی ہونے کا بروس کو بے حد افسوس ہو رہا تھا کیونکہ جارج اس کا رائٹ ہینڈ تھا اور اسکارم ایجنسی کے تمام احکامات اسی کے ذریعے دوسرے شعبوں اور سیکشنوں کو پہنچائے جاتے تھے جن کی جارج کی مکمل نگرانی کرتا تھا اور ان سے رپورٹ لے کر اسے دیتا تھا۔ اب وہ زخمی تھا اس نے نجانے کن افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں لگایا ہوا تھا اس کے بارے میں بروس کو کچھ معلوم نہ تھا اس لئے وہ انتہائی پریشان تھا اور وہ اسی سلسلے میں سوچ و بچار کر رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے کس سیکشن انچارج کو سامنے لائے۔

اس کے اسی سوچ و بچار کے دوران ہی انجلا کی کال آئی تھی اور انجلا، اسکارم کے ایک ٹاپ سیکشن کی انچارج تھی جسے سپر سیکشن کہا جاتا تھا۔ انجلا سپر سیکشن کے تحت مجرموں اور غیر ملکی ایجنٹوں کو ٹریس کرنے اور انہیں انجام تک پہنچانے کے لئے انتہائی زیرک اور ذہین ترین لیڈی ایجنٹ سمجھی جاتی تھی اور اس نے اپنی بہترین

صلاحیتوں اور ذہانت سے کام لے کر اسکارم ایجنسی میں ایک خاص مقام بنا لیا تھا۔ اس کی ذہانت، ملکی مفادات کے لئے اپنی جان تک داؤ پر لگا دینے کے جذبات نے بروس کو خاصا متاثر کیا تھا۔ جارج کی طرح وہ ہر بات انجلا سے شیئر کرتا تھا اور اسکارم ایجنسی کے مفادات اور تحفظ کے لئے اسے بھی پیش پیش رکھتا تھا۔ انجلا اپنے سیکشن کے نمبر ٹو جیک کو پسند کرتی تھی جو اس کی طرح بہترین صلاحیتوں کا مالک اور ٹاپ ایجنٹ تھا۔ ذہانت کے ساتھ ساتھ انجلا کے دل میں جگہ بنانے کے لئے اس کی خوبصورتی کا بھی عمل دخل تھا اور انجلا ہر وقت اسے اپنے ساتھ ہی رکھتی تھی۔ ان دونوں نے حال میں ہی شادی کی تھی اور وہ سیر و تفریح کے لئے ورلڈ ٹور پر گئے ہوئے تھے اور اب تین ماہ بعد اچانک ہی اس نے کال کیا تھا اور یہ سن کر بروس کو واقعی سکون محسوس ہوا تھا کہ وہ واپس آ چکی ہے۔

''اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے واقعی انجلا اور جیک سے بڑھ کر کوئی مقابل نہیں ہوسکتا ہے۔ مجھے ان دونوں کو ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر لانا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جو کارروائی انجلا اور جیک کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں کرسکتا ہے''...... بروس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ نہایت بے چینی سے جیک اور انجلا کا انتظار کرنے لگا۔ وہ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے

بعد دروازہ کھلا اور انجلا مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے جیک تھا۔ جیک نے نیوی کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا جو اس پر بے حد جچ رہا تھا جبکہ انجلا نے تیز سرخ رنگ کے اسکرٹ پر گہرے سبز رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے شانوں تک پھیلے ہوئے بال اخروٹی رنگ کے تھے اور اس کی آنکھیں بڑی اور گہرے سبز رنگ کی تھیں جو اس کی خوبصورتی میں نمایاں اضافہ کرتی تھیں۔ وہ دونوں بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔ بروس نے انہیں اندر داخل ہوتے دیکھا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ دونوں نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں بروس کو سلام کیا۔

''تم دونوں کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے''...... بروس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمیں بھی چیف۔ یقین کریں ہم دونوں نے آپ کو بہت زیادہ مس کیا ہے''...... انجلا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو بروس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''میں نے بھی تم دونوں کو بہت مس کیا اور میں تم دونوں کے بغیر اسکارم کو ادھورا سمجھتا تھا''...... بروس نے کہا۔

''تو ہمیں کال کر لیتے چیف۔ آپ نے تین ماہ میں ایک بار بھی ہمیں کال کر کے نہیں پوچھا کہ ہم کیسے ہیں کہاں ہیں''۔ انجلا نے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تم جانتی ہو کہ میں اسکارم کا چیف ہوں اور چیف کی حیثیت

سے میری بہت ذمہ داریاں ہیں جن کی وجہ سے مجھے بعض اوقات سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی''...... بروس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''یس چیف۔ ہم نے بھی کئی بار آپ کو کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جب بھی آپ سے بات کرنا چاہی آپ یا تو میٹنگ میں مصروف ہوتے تھے یا پھر پریذیڈنٹ صاحب سے ملنے گئے ہوتے تھے''...... جیک نے کہا۔

''بس ایسا ہی ہے۔ تم دونوں سناؤ۔ کیسی چل رہی ہے تم دونوں کی شادی''...... بروس نے کہا۔

''بہت اچھی چیف''...... جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ جیک اب مجھے بہت ستانے لگ گیا ہے چیف۔ اسے آپ اپنی زبان سے سمجھا دیں۔ میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ سپر سیکشن کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ ہوں۔ مجھے غصہ آ گیا تو میں اسے گولی مار دوں گی''...... انجلا نے کہا۔

''ارے ارے۔ اتنا غصہ۔ وہ بھی چیف کے سامنے''...... جیک نے بوکھلا کر کہا تو بروس بے اختیار ہنس پڑا۔

''سوری چیف۔ میں نے اسے کئی بار سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ اپنے جذباتی پن پر قابو رکھے۔ ورنہ کسی دن اس کا جذباتی پن اسے لے ڈوبے گا اور اس کے ساتھ اب میں بھی جڑا ہوا ہوں اس لئے مجھے بھی ساتھ ہی ڈوبنا پڑے گا لیکن یہ میری سنتی ہی

نہیں۔ آپ ہی اسے سمجھائیں''...... جیک نے کہا۔

''یہ غلط کہہ رہا ہے چیف۔ میں نے کبھی جذباتی پن کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اصل میں یہ جیک اب کافی بزدل ہو گیا ہے۔ نجانے کیوں اسے پسماندہ علاقوں کے تھرڈ کلاس غنڈوں اور بدمعاشوں سے ڈر لگنے لگا ہے۔ کوئی بھی میری طرف دیکھتا ہے تو یہ اسے کچھ کہنے کی بجائے مجھے وہاں سے لے کر نکل جانے میں ہی عافیت سمجھتا ہے''...... انجلا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ تم ساتھ ہوتی ہو تو مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا ہے کہ میرے علاوہ تمہیں کوئی اور دیکھے اور بلا وجہ کسی سے الجھنا بزدلی نہیں ہوتا۔ میں تمہاری وجہ سے ہی ان تھرڈ کلاس بدمعاشوں سے کنی کتراتا ہوں اور پھر ہمارا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہے ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم بلا وجہ تھرڈ کلاس غنڈوں اور بدمعاشوں سے الجھتے رہیں''...... جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تم اپنی یہ لڑائی جھگڑا ختم کرو گے تو میں تم دونوں سے کوئی کام کی بات کروں''...... بروس نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''کام کی بات۔ ویری گڈ۔ آپ کے پاس اگر ہمارے مطلب کا کوئی کام ہے تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خوشی کی کیا بات ہو سکتی ہے چیف''...... انجلا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر تم دونوں نے اپنا ہنی مون انجوائے کر لیا ہو تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم فوراً اپنی ڈیوٹی جوائن کر لو تا کہ میں تم دونوں کو

ایک بگ ٹاسک دے سکوں''...... بروس نے کہا تو وہ دونوں اچھل پڑے۔ ان دونوں پر یکلخت جوش کی سی کیفیت طاری ہو گئی جیسے بگ ٹاسک کا سن کر ان کی رگوں میں خون کی جگہ پارہ دوڑنا شروع ہو گیا ہو۔

''بگ ٹاسک۔ اوہ۔ ہم ہر قسم کا ٹاسک لینے کے لئے تیار ہیں چیف۔ سمجھ لیں کہ ہم اس وقت ڈیوٹی پر ہیں۔ آپ ہمیں بگ ٹاسک کا بتائیں۔ ہم ابھی اور اسی وقت سے اس ٹاسک پر کام کریں گے''...... انجلا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں جانتے ہو''...... بروس نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''کون عمران۔ اوہ اوہ۔ کہیں آپ اس مسخرے پرنس آف ڈھمپ کی بات تو نہیں کر رہے''...... انجلا نے چونکتے ہوئے کہا جیک کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''ہاں۔ وہی علی عمران۔ دنیا کا ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے حکومت ایکریمیا تو کیا دنیا کی تمام سیکرٹ سروسز اور ایجنسیاں خائف رہتی ہیں۔ وہ اس وقت ایکریمیا میں موجود ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں ان کے خلاف میدان میں اترو اور انہیں کسی بھی طریقے سے ہلاک کر کے ایکریمیا کی سرزمین میں ہی دفن کر دو''...... بروس نے کہا اور پھر اس نے ان دونوں کو پاکیشیا سے بلیک

کراب کے ذریعے ایم ایچ میزائل فارمولا چوری کرانے سے لے کر عمران اور اس کی ٹیم کے ایکریمیا آنے کی تمام تفصیلات بتا دیں۔ اس نے انہیں یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح سے مورگن نے ان سب کو ٹریس کیا تھا اور پھر وہ اپنے انڈانیا کے خاص ڈبل ایس پوائنٹ پر لے گیا تھا اور کس طرح وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ اس نے انہیں جارج کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بھی بتا دیا۔

''اوہ۔ تو کیا آپ عمران اور اس کے ساتھیوں سے خائف ہیں چیف کہ وہ اسکارم کے ہیڈ کوارٹر اور آپ تک پہنچ جائیں گے اور آپ سے فارمولا حاصل کر لیں گے''...... انجلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ باتوں کے دوران اس نے صاف محسوس کیا تھا کہ بروس، عمران اور اس کے ساتھیوں کا نام لیتے ہوئے کافی ڈرا ہوا تھا۔

''نہیں۔ مجھے کوئی ڈر نہیں ہے لیکن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسکارم کے خلاف کسی بھی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دینا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم دونوں میرے اس انتخاب پر پورے اترو گے اور مل کر عمران کو شکست دے دو گے تو میرا اور اسکارم ایجنسی کا سر ہمیشہ کے لئے فخر سے بلند ہو جائے گا۔ اگر تم دونوں یہاں ہوتے تو یہ ٹاسک میں جارج یا کسی اور کو دینے کی بجائے تم دونوں کو ہی دیتا''...... بروس نے کہا۔

"اوہ۔ شکریہ چیف۔ آپ نے یہ الفاظ کہہ کر ہماری عزت افزائی کی ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر کرتے ہیں۔ وہ آپ تک تو کیا اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے قریب بھی نہ پہنچ سکیں گے۔ کیوں جیک میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا"...... انجلا نے بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مجھے بہت کچھ معلوم ہے لیکن میرا ان سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا ہے اور میری بھی خواہش تھی کہ کبھی میرا اور ان کا ٹکراؤ ہو تو میں انہیں بتا سکوں کی ذہانت کیا ہوتی ہے اور طاقت کسے کہتے ہیں۔ دنیا میں وہی ایسے ایجنٹ نہیں ہیں جو ہر مشن میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کی کامیابیوں کو ناکامیوں میں بدلنے والے لوگ بھی موجود ہیں اور وہ میں ہوں"...... جیک نے بھی اسی انداز میں کہا۔

"بالکل ٹھیک کہا تم نے۔ تمہارے ساتھ مل کر میں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کروں گی اور انہیں ناکوں چنے چبانے پر مجبور کر دوں گی"...... انجلا نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں آفیشل طور پر یہ ٹاسک تم دونوں کے سپرد کرنے کے احکامات جاری کر دیتا ہوں۔ اگر تم دونوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کو ہلاک کر دیا تو یقیناً تم دونوں کے نام کا شہرہ پوری دنیا میں ہوگا اور سب سے زیادہ مسرت مجھے ہوگی"...... بروس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں اپنے سپر سیکشن کے ساتھ فلاڈیا میں موجود رہوں گی۔ عمران کو میں جانتی ہوں اس لئے عمران جیسے ہی فلاڈیا میں داخل ہوگا میں اسے پکڑ لوں گی اور پھر وہ خود ہی اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتا دے گا اور پھر ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... انجلا نے کہا۔

"کیا تم اکیلی یہ کام کرو گی"...... جیک نے کہا۔

"نہیں۔ تم بھی میرے ساتھ ہی ہو گے"...... انجلا نے فوراً کہا تو چیف اور جیک بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ سن لو انجلا کہ عمران انسان کم اور عفریت زیادہ ہے۔ اس میں جادوگروں والی صلاحیتیں ہیں۔ وہ ایک لمحے میں سچویشن کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ اس لئے تم دونوں کو احتیاط اور انتہائی ذہانت سے کام لینا ہوگا"...... بروس نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں چیف۔ ہم ان کے خلاف فول پروف پلاننگ سے کام کریں گے اور یہ طے ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا اور ان کی موت میرے اور جیک کے ہی ہاتھوں ہوگی"...... انجلا نے کہا۔

"اوکے۔ یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی۔ تم دونوں بتاؤ تمہارے لئے کیا منگواؤں چائے، کافی یا پھر سپیشل ڈرنک"...... بروس نے کہا۔

"ہم شادی کے بعد پہلی بار آپ سے ڈائریکٹ ملنے آئے ہیں

چیف۔ چائے اور کافی تو روز کا معمول ہے آپ کی سپیشل ڈرنک ہمارے لئے بھی سپیشل ہی ثابت ہو گی“...... جیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو بروس بھی مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور بروس اسے تین سپیشل ڈرنکس کا آرڈر دینے لگا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس وقت فلاڈیا ریاست کے ملحقہ سٹی گوڈیا کے ایک ہوٹل زراٹ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ گو کہ ان کے کمرے الگ الگ تھے لیکن وہ سب اس وقت عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے۔

عمران نے ہوٹل میں آ کر سب سے پہلے مختلف جگہوں پر فون کر کے ویسٹرن کلب اور اس کے مالک اور جنرل منیجر ہائیک کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور پھر اس سے مل کر اسے اس کا منہ مانگا معاوضہ دینے پر اس نے ساری تفصیل بتا دی تھی اور ساتھ ہی اس نے جب عمران کو یہ بتایا کہ وہ جس جارج کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے اس کا روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ اس کی حالت تشویش ناک ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہو گیا ہے۔ جارج کے ایکسیڈنٹ کا سن کر عمران دل مسوس کر رہ گیا۔ یہی ایک آدمی تھا جو اسے اسکارم اور اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا سکتا تھا

اور اب اس کا بھی ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہ کچھ بتانے کی حالت میں نہ تھا۔ اس نے اب تک اسکارم کے بارے میں جتنی بھی معلومات حاصل کی تھیں وہ ادھوری تھیں۔ کسی کے پاس اسکارم اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی معلومات موجود نہ تھی اور نہ ہی کوئی یہ جانتا تھا کہ اسکارم کا چیف کون ہے۔ گوڈیا پہنچ کر عمران کے پاس اب آگے بڑھنے کے لئے کوئی لائن آف ایکشن نہ رہی تھی۔

'ہم تو آرام کر کر کے بور ہو گئے ہیں۔ ہماری تھکاوٹ ختم ہو چکی ہے۔ ہم یہاں سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں اور سیر و تفریح ہوٹل میں بیٹھ کر تو نہیں ہوتی تو کیوں نہ کہیں باہر چل کر سیر و تفریح کی جائے اور قدرت کے حسین نظاروں کو دیکھا جائے''...... صفدر نے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ناراک اور یہاں کے ائیر پورٹ پر ہی نظارے کرنے کی کافی حسرت پوری ہو چکی ہے اور سوچ لو صالحہ کے ہوتے ہوئے نظارے کرنے کی بات کرو گے تو کیا ہو گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ وہ کچھ دیر اسی طرح باتیں کرتے رہے پھر وہ سب کمرے سے نکل کر نیچے ہال میں پہنچے اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال اس وقت مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں ہر قومیت کے افراد موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہوٹل کے مین گیٹ سے نکل کر باہر آیا اور پھر وہ

ہنسی مذاق کرتے ہوئے کمپاؤنڈ گیٹ سے بھی باہر آ گئے۔

''کیا ہم پیدل ہی سیر و تفریح کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''تم نے نظارے کرنے کی بات کی تھی تو نظارے تو پیدل ہی چل کر کئے جا سکتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ چلتے چلتے عمران دائیں طرف موجود ایک چھوٹے باغ کی طرف مڑا تو وہ بھی اس کے ساتھ آ گئے۔ یہ باغ چھوٹا ضرور تھا لیکن اسے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ وہاں خوبصورت اور رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے بیچوں بیچ ایک بڑا سا فوارہ تھا جس میں کئی شاور لگے ہوئے تھے اور ان سے مختلف رنگوں کا پانی اچھل رہا تھا۔ سامنے ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ موجود تھا اور اس ریسٹورنٹ کے ارد گرد میزیں اور کرسیاں مخصوص ترتیب سے رکھی گئی تھیں۔ وہاں بھی کافی لوگ موجود تھے جو کولڈ ڈرنکس کے ساتھ سنیکس، ہاٹ ڈاگ اور چکن پیس کے ساتھ ایسی ہی مختلف لوازمات کھانے میں مصروف تھے۔

عمران کا رخ اس ریسٹورنٹ کی طرف ہی تھا اور پھر وہ سب کو لے کر ایک کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں میز کے گرد چھ سات کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ عمران ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو وہ سب بھی اس کے گرد بیٹھ گئے۔

''تم پھر سنجیدہ دکھائی دے رہے ہو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری سنجیدگی ہی ہم سب کے بچاؤ کی وجہ ہے۔ اگر میں غیر سنجیدہ ہو جاؤں تو سمجھو ہم سب ایک ساتھ عدم آباد روانہ ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں زیادہ تر اپنی غیر سنجیدہ باتوں کی وجہ سے پہچانا جاتا ہوں اس لئے میں کوشش کر رہا ہوں کہ میں اس بار ایسی کوئی حماقت نہ کروں اور تم لوگوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہماری نہ صرف نگرانی کی جا رہی ہے بلکہ ریز اور سپیشل گلاسز کے ذریعے ہمارے میک اپ بھی چیک کئے جا رہے ہیں۔ چیکنگ کرنے والوں کو میں نے دیکھ لیا ہے۔ وہ ہم سے مشکوک تو ہیں لیکن میرا حماقت بھرا انداز نہ دیکھ کر تذبذب کا شکار ہیں کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ البتہ ان کی نظروں میں ہم مشکوک افراد ضرور ہیں اور یہ مشکوکیت ہماری مخصوص تعداد کی وجہ سے ہے۔ ہمارے گروپ میں چار مرد اور دو خواتین جو شامل ہیں"...... عمران نے کہا تو ان سب کے چہروں پر حیرت لہرانے لگی۔

"اوہ۔ تو کیا آپ نے ان لوگوں کو چیک کیا ہے جو ہماری نگرانی کر رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تب تو ہمیں فوراً کچھ کرنا چاہئے۔ ہمیں جلد سے جلد نگرانی

کے نیٹ ورک کو ختم کرنا ہو گا ورنہ ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"پہلے ہمیں یہ تو معلوم ہو جائے کہ اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے کہاں اس کے بعد ہی ہم کہیں جانے کا سوچ سکتے ہیں ورنہ اسی طرح سوائے ایک شہر سے دوسرے اور دوسرے شہر سے تیسرے شہر تک بھاگ دوڑ ہی رہ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم چاہتے ہو کہ یہ لوگ اسی طرح ہماری نگرانی کرتے رہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کرنے دو۔ ہم اپنے طور پر احتیاط برتیں گے۔ جب یہ لوگ کھل کر سامنے آئیں گے تو دیکھیں گے کیا کرنا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو پھر کیا ہم بس یہاں سیر و تفریح ہی کرتے رہیں گے"۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں جان بوجھ کر فلاڈیا جانے کی بجائے گوڈیا آیا تھا تاکہ یہ چیک کر سکوں کہ یہاں چیکنگ کی کیا پوزیشن ہے۔ ہمارا یہاں کوئی کام نہیں ہے۔ ہمیں فلاڈیا جانا ہے۔ وہاں جا کر ہی ہمیں اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ مل سکتا ہے۔ اگر یہاں ہماری نگرانی کرنے والے اسکارم ایجنسی کے لوگ ہیں تو پھر ہمارا کام آسان ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب شاید چیکنگ کرنے والے کسی خاص آدمی کو پکڑنا چاہتے ہیں تاکہ اسے استعمال کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جو لوگ یہاں کام کر رہے ہیں ان کا تعلق لامحالہ اسکارم ایجنسی سے ہی ہوگا۔ اگر ہم انہیں پکڑ لیں اور ان کے روپ میں فلاڈیا جائیں گے تو ان کا سربراہ ہمارے سامنے آ سکتا ہے۔ اور پھر اس سربراہ سے اسکارم ایجنسی کے مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اگر مین ہیڈ کوارٹر کا نہ بھی پتہ چلا تو کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر تک تو ہم پہنچ ہی جائیں گے اور پھر وہاں کا جو انچارج ہوگا اس کے ذریعے معلومات حاصل کرتے ہوئے اگر ہم اسی طرح زنجیر کی کڑیاں ملاتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں تو اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا جا سکتا ہے کیوں عمران صاحب۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم نے تو واقعی میری ساری الجھن دور کر دی ہے۔ میں بھی ان لوگوں کا استعمال کرنے کا سوچ رہا تھا لیکن کیسے یہ میرے لئے الجھن کا باعث بنا ہوا تھا۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے یقیناً فلاڈیا میں جانے والے ہر شخص کو سختی سے چیک کیا جا رہا ہوگا۔ چیکنگ سے صرف وہی لوگ بچ سکتے ہیں جن کا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہوگا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ ہم کس طرح سے

فلاڈیا پہنچیں گے اور تم نے واقعی ایک قابل عمل لائن آف ایکشن دی ہے۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"لیکن اس کے لئے کام کیسے ہوگا عمران صاحب"...... صالحہ نے کہا۔

"یہاں نگرانی کرنے والوں کا کوئی نہ کوئی ہیڈ کوارٹر ضرور ہوگا۔ میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگا دی ہے وہ ان نگرانی کرنے والوں کی نگرانی کر رہا ہے۔ جب یہ لوگ واپس جائیں گے تو ٹائیگر ان کے پیچھے جائے گا اور ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ کر لے گا۔ پھر ہم وہاں جا کر ریڈ کریں گے اور ان کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں گے۔ یہ قبضہ اس انداز میں ہوگا کہ شہر میں پھیلے ہوئے اس گروپ کے افراد کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ وہاں ہیڈ کوارٹر میں جو آدمی ہمارے قد و قامت کا ہوگا اسے غائب کر کے ہم اس کا میک اپ کر لیں گے اور اس طرح وہ ہیڈ کوارٹر ہمارے کنٹرول میں آ جائے گا۔ اس کے بعد آئندہ کا لائحہ عمل آسانی سے طے کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر۔ یہاں کہاں سے آ گیا"...... جولیا نے چونک کر کہا باقی سب بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے تو عمران نے انہیں ٹائیگر کے بارے میں بتا دیا کہ وہ ان کے ہمراہ ہی تھا لیکن ان سے الگ تھا تاکہ اگر ان کی نگرانی کی جائے تو وہ نگرانی کرنے

والوں کے بارے میں بتا سکے۔

"تو پھر ٹائیگر نے ابھی تک بتایا نہیں آپ کو کہ نگرانی کرنے والوں کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی اس نے کال نہیں کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ خود اس سے رابطہ کر لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ جب اس کے پاس حتمی معلومات ہوں گی تو وہ خود ہی کال کر لے گا۔ میرا اسے کال کرنا نگرانی کرنے والوں کو چونکنے پر مجبور کر سکتا ہے ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس ایسے آلات ہوں کہ وہ ہماری کال ٹریس اور ٹیپ کر رہے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں تو وہ ٹائیگر کی طرف سے بھی آنے والی کال چیک اور ٹیپ کر سکتے ہیں"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ یہ ایک مخصوص ٹائپ کا فون ہے جس سے کال کی جائے تو اس کے چیک ہونے اور سنے جانے کا خطرہ ہو سکتا ہے لیکن ٹائیگر کے پاس سپیشل سیٹلائٹ فون ہے جس کی کال کو نہ تو چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ٹیپ"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ویٹر سے کہہ کر سب کے لئے لائم جوس منگوا لیا اور پھر وہ وہاں بیٹھ کر لائم جوس کا انتظار کرنے لگے۔ ظاہر ہے ان کے پاس سوائے انتظار کرنے کے ابھی کوئی لائن آف ایکشن موجود نہ تھا۔

انجلا اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود تھی۔ اس کے سامنے فائل رکھی ہوئی تھی۔ وہ مسلسل ایک گھنٹے سے اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھی۔ یہ فائل بروس نے اسے بھجوائی تھی جس میں وہ ساری رپورٹ موجود تھی جو چیف نے اسے بتائی تھی لیکن انجلا ایک بار پھر اس رپورٹ کو پڑھ رہی تھی تاکہ وہ اس سارے پراسس کا از سر نو جائزہ لے سکے کہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح پاکیشیا سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی تلاش کے لئے مورگن نے کیا کیا اقدامات کئے تھے اور کس طریقے سے وہ انہیں ٹریس کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اس کے بعد کے تمام حالات بھی اس رپورٹ کا حصہ تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی انڈانیا کے ڈبل ایس پوائنٹ سے نکل کر کہاں گئے تھے اس کے بارے میں جارج کے گروپ کے افراد کچھ پتہ نہ چلا سکے تھے۔ چیف بروس نے جارج کے ساتھیوں کو انجلا اور جیک کے بارے میں بتا دیا تھا کہ جارج چونکہ

زخمی حالت میں ہسپتال میں پڑا ہوا ہے اس ۔لئے اب وہ سب انجلا اور جیک کو ہی رپورٹ کریں گے اور ان کے احکامات پر عمل کریں گے۔ جیک آرام کرنے کے لئے اپنے فلیٹ میں چلا گیا تھا جبکہ انجلا اپنے ہیڈ کوارٹر میں آ گئی تھی۔ وہ بیٹھی فائل کا مطالعہ کر رہی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور انجلا بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ ٹرانسمیٹر کال کا مطلب تھا کہ جارج کے گروپ کے افراد اسے کال کر رہے ہیں اور گروپ کے افراد کی طرف سے کال کا مطلب تھا کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع دینی ہے۔ اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کارزے بول رہا ہوں۔ ہیلو۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز ابھری۔ یہ آدمی جارج کا نمبر ٹو تھا جو اب انجلا کے انڈر تھا۔

”یس کارزے۔ انجلا بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے۔ اوور“۔ انجلا نے کرخت لہجے میں کہا۔

”مادام۔ ناراک سے آنے والی فلائٹ سے چھ افراد کا ایک گروپ فلاڈیا کے نزدیکی شہر گوڈیا پہنچا ہے۔ اس گروپ میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں۔ شکل وصورت سے یہ مقامی لگ رہے ہیں اور میں نے چیکنگ بھی کی ہے۔ یہ میک اپ میں نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود تعداد کے لحاظ سے یہ مشکوک افراد لگتے ہیں۔

اوور“...... دوسری طرف سے کارزے نے جواب دیا۔

”اگر وہ میک اپ میں نہیں ہیں تو پھر یہ مشکوک کیوں ہیں۔ اوور“...... انجلا نے کہا۔

”ان کی تعداد، ان کے قد کاٹھ اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ وہ نہیں جو نظر آتے ہیں۔ ہم نے ایئر پورٹ پر انہیں چیک کیا تھا اور ان کا تعاقب بھی کیا تھا۔ یہ چھ افراد ہوٹل زرات گئے ہیں۔ ہم نے ہوٹل میں جا کر ان کے کاغذات کی چیکنگ کی تھی۔ کاغذات کی رو سے یہ سیاحت کے لئے یہاں آئے ہیں لیکن میں چونکہ سیکرٹ ایجنٹ ہوں اس لئے ان کا انداز مجھے چبھ رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ وہی لوگ ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے۔ اوور“...... کارزے نے کہا۔

”تم نے ان کے میک اپ کیسے چیک کئے تھے۔ اوور“۔ انجلا نے پوچھا۔

”ہم نے زیرو ایکس ریز کا استعمال کیا تھا مادام اور ہمارے پاس وائٹل ٹی سکس گلاس بھی ہیں۔ اگر وہ میک اپ میں ہوتے تو ریز یا پھر ان گلاسز سے ضرور چیک ہو جاتے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کارزے نے جواب دیا۔

”او کے۔ اگر تم مشکوک ہو تو پھر ان کی سختی سے نگرانی کرو۔ اگر یہ افراد مشکوک ہیں تو یقینی طور پر ان کی کوئی نہ کوئی مشکوک حرکت تمہارے سامنے آ جائے گی۔ ان کے فون بھی ٹیپ کرو اور اگر ان

کے پاس ٹرانسمیٹر ہیں تو اسے بھی چیک کرو۔ مکمل چیکنگ اور نگرانی
کراؤ ان کی۔ اوور‘‘...... انجلا نے کہا۔

’’یس مادام۔ اوور‘‘...... کارزے نے کہا۔

’’یہ ہوٹل کے کن کمروں میں ٹھہرے ہیں اور ان کے کوائف کیا
ہیں۔ اوور‘‘...... انجلا نے پوچھا تو دوسری طرف سے کارزے اسے
ان افراد کے کوائف اور کمروں کے نمبر بتانے لگا۔

’’اوکے۔ ایک بار میں خود بھی تسلی کرنا چاہتی ہوں اس لئے میں
انہیں چیک کرنے کے لئے ہوٹل پہنچ رہی ہوں۔ کیا تم اسی ہوٹل
میں موجود ہو۔ اوور‘‘...... انجلا نے پوچھا۔

’’نو مادام۔ وہاں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ اس کا نام کلائیو
ہے۔ وہ آپ کو پہچانتا ہے۔ آپ وہاں جائیں گی تو وہ خود ہی آپ
کے پاس پہنچ جائے گا۔ اوور‘‘...... کارزے نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم اسے اطلاع کر دو۔ اوور اینڈ آل‘‘...... انجلا
نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ اسی لمحے
کمرے کا دروازہ کھلا اور جیک اندر داخل ہوا۔ جیک کو دیکھ کر انجلا
چونک پڑی۔

’’تم فلیٹ سے واپس آ گئے‘‘...... انجلا نے کہا۔

’’ہاں۔ تمہارے بغیر دل نہیں لگ رہا تھا اس لئے میں یہاں چلا
آیا‘‘...... جیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو انجلا بے اختیار ہنس
پڑی۔

’’ٹھیک ہے۔ سنو چھ مشکوک افراد کی رپورٹ ملی ہے جن میں
چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ آؤ چل کر انہیں چیک کر لیں‘‘...... انجلا
نے کہا۔

’’رپورٹ کیا ہے‘‘...... جیک نے چونک کر کہا تو انجلا اسے
کارزے سے ملنے والی رپورٹ بتانے لگی۔

’’کارزے ایک ذمہ دار اور انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس کی
نظریں عقابی ہیں اس لئے اس کا مشکوک ہونا یقیناً اہمیت کا حامل
ہے‘‘...... جیک نے کہا۔

’’ہاں لیکن کارزے کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس نے ریز اور سپیشل
گلاسز کا بھی استعمال کیا تھا لیکن وہ میک اپ میں نہیں تھے‘‘۔ انجلا
نے کہا۔

’’اگر وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر ان کے میک اپ
کسی ریز یا سپیشل گلاسز سے چیک نہیں کئے جا سکتے‘‘...... جیک نے
کہا تو انجلا بے اختیار چونک پڑی۔

’’کیا مطلب۔ زیرو ایکس ریز اور وائٹل ٹی سکس گلاسز سے
بھلا کون سا میک اپ چھپ سکتا ہے۔ یہ جدید ترین ریز اور جدید
ترین گلاسز ہیں‘‘...... انجلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’تم عمران کے بارے میں جانتی ہو انجلا وہ میک اپ ایکسپرٹ
ہے اور اس نے ایسے میک اپ ایجاد کر رکھے ہیں جو کسی ریز یا کسی
بھی سائنسی آلے سے چیک نہیں ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے تو اسے

جادوگر کہا جاتا ہے“...... جیک نے کہا۔

”اوہ۔ تو پھر کیسے چیک کیا جائے کہ وہ لوگ میک اپ میں ہیں یا نہیں“...... انجلا نے کہا۔

”ان کے سامنے ہمیں کھل کر آنا پڑے گا۔ اس طرح لامحالہ عمران بھی ہمارے سامنے کھل سکتا ہے ورنہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے اس کی اصلیت سامنے لانے کا“...... جیک نے کہا۔ وہ دونوں کمرے سے نکلے اور پھر آفس کے پورچ میں پہنچ گئے جہاں انجلا کی نئی اور جدید ماڈل کی تیز رفتار کار موجود تھی۔ انجلا کے کہنے پر جیک نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور انجلا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی جیک نے کار اسٹارٹ کی اور اسے بیک کرتا ہوا پورچ سے باہر نکال لیا۔ تھوڑی ہی دیر میں کار نہایت تیز رفتاری سے وسیع سڑکوں پر اُڑی جا رہی تھی۔

”کھل کر سامنے آنے والی بات کے بارے میں، میں کچھ سمجھی نہیں تھی۔ بتاؤ تم کیا کہنا چاہتے ہو“...... انجلا نے کہا۔

”ہم ان سے جا کر ملتے ہیں اور جب ہمارا ان سے تعارف ہو گا تو ان کا رویہ یکلخت تبدیل ہو جائے گا اس طرح انہیں چیک کیا جا سکتا ہے“...... جیک نے کہا۔

”تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم ان سے جا کر ملیں اور انہیں بتائیں کہ ہمارا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہے“...... انجلا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جیک بے اختیار ہنس پڑا۔

”نہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا“...... جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیا کہنا چاہتے ہو تم“...... انجلا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمارے پاس سپیشل فورس کے کارڈز موجود ہیں۔ ہم ان سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے اور ہم انہیں مشکوک سمجھ رہے ہیں اس لئے ہم ان کی چیکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح ظاہر ہے اگر یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہوئے تو ان کا رویہ بدل جائے گا اور ہم شک کی بنیاد پر انہیں پکڑ سکتے ہیں“۔ جیک نے کہا۔

”نہیں۔ ایسی صورت میں تو یہ اچانک غائب ہو جائیں گے“۔ انجلا نے کہا۔

”تو تم کیا کرنا چاہتی ہو“...... جیک نے پوچھا۔

”میں چاہتی ہوں کہ ان کی نگرانی اس انداز میں کی جائے کہ انہیں اس کا علم بھی نہ ہو سکے اور اگر ہمیں ان سے ملنا ہی ہے تو ہم ان سے عام سیاحوں کی طرح جا کر مل سکتے ہیں اس طرح ہم ان کے لہجے سے معلوم کر لیں گے کہ وہ واقعی ایکریمین ہیں یا پھر ان کے بولنے کا انداز ایشیائیوں جیسا ہے۔ بہرحال لہجے میں فرق تو ہوتا ہے۔ وہ خالصتاً تو ایکریمی زبان نہ بولتے ہوں گے“...... انجلا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ واقعی مناسب آئیڈیا ہے''...... جیک نے کہا۔

''میں تمہاری اس بات سے اتفاق کرتی ہوں کہ ایک بار ہمیں ان سے ذاتی طور پر مل لینا چاہئے''...... انجلا نے کہا تو جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار اب تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی نزدیک شہر گوڈیا کے ہوٹل زرات کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''میں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا شدت سے منتظر ہوں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ وہ جلد سے جلد سامنے آ جائیں تا کہ میں ان کا شکار کھیل سکوں''...... جیک نے کہا۔

''میں بھی یہی چاہتی ہوں''...... انجلا نے کہا۔

''بس تم ایک بات کا خیال رکھنا''...... جیک نے کہا تو انجلا چونک پڑی۔

''کس بات کا خیال''...... انجلا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس عمران سے جس قدر ممکن ہو بچ کر رہنا۔ وہ واقعی جادوگر قسم کا آدمی ہے اور اس انداز میں باتیں کرتا ہے کہ جوان تو کیا بوڑھی عورتیں بھی اس کی دیوانی بن جاتی ہیں''...... جیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو انجلا بے اختیار مسکرا دی۔

''تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہارا اس سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا پھر تم اس کے بارے میں کیسے جانتے ہو''...... انجلا نے کہا۔

''اس کے بارے میں مجھے مورگن نے بتایا تھا۔ وہ اس سے

متعدد بار ٹکرا چکا تھا''...... جیک نے کہا تو انجلا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''تم اسے پہچان تو سکتے ہو نا کیونکہ تم بھی تو خود کو میک اپ ایکسپرٹ سمجھتے ہو اور تمہاری نظروں سے کسی کا میک اپ نہیں چھپ سکتا ہے چاہے وہ پرانے دور کا میک اپ ہو یا پھر جدید ترین ہو''...... انجلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ میں اسے دیکھوں گا اور اگر وہ میک اپ میں ہوا تو مجھے فوراً پتہ چل جائے گا اور پھر عمران کی ایک اور بھی عادت ہے وہ ہمیشہ ہنسی مذاق کرتا رہتا ہے جس سے وہ خود کو کسی بھی طرح باز نہیں رکھ سکتا ہے اور یہی اس کی سب سے بڑی پہچان ہے''...... جیک نے کہا تو انجلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کار پانچ منزلہ شاندار ہوٹل زرات کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئی اور انجلا چونک کر سیدھی ہو گئی۔ ہوٹل دیکھ کر عمران کو دیکھنے اور اس سے ملنے کے لئے اس کا اشتیاق بڑھ گیا تھا۔ وہ ہوٹل پہنچے تو انجلا کو دیکھتے ہی ایک نوجوان اس کے پاس آ گیا۔ انجلا کلائیو سے ملی تو اس نے اسے بتایا کہ مشکوک افراد ہوٹل کے باہر کچھ فاصلے پر موجود باغ میں گئے ہیں اور وہاں ایک ریسٹورنٹ کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں تو انجلا اور جیک اس کے ساتھ اس پارک میں آ گئے۔

کارزے کے ساتھی کلائیو نے باغ میں پہنچ کر لان میں ایک کونے میں بیٹھے ہوئے افراد کی طرف اشارے سے انہیں بتایا تو

انجلا اور جیک آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ان افراد کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ اس انداز میں باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جیسے وہ نو بیاہتا جوڑا ہوں اور وہاں کھانے پینے کی غرض سے آئے ہوں۔

"ہم یہاں سیر کرنے کے لئے آئے ہیں۔ پہلے دو چار روز اسی شہر کی سیر کر لیں پھر دوسرے علاقوں میں جائیں گے اور میرے خیال کے مطابق یہ شہر بھی سیاحت کے لئے بہترین جگہ ہے"۔ ان دونوں نے ان افراد میں سے ایک آدمی کی آواز سنی۔ وہ خالص ایکریمی لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے ہم اس شہر کو دیکھیں گے اس کے بعد ہی کسی دوسرے شہر کا رخ کریں گے"...... بولنے والے آدمی کے ساتھ بیٹھی ہوئی عورت کی آواز سنائی دی۔ وہ بھی خالص ایکریمین لہجے میں بول رہی تھی۔ جیک اور انجلا ان پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

"ایک بار پھر واپس چلیں ان کی طرف"...... کچھ آگے جانے کے بعد جیک نے انجلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو واپس چلتے ہیں"۔ انجلا نے کہا تو جیک چونک پڑا۔

"واپس۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے ان سے ملنے کا پروگرام بدل دیا ہے"...... جیک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں بس انہیں ایک نظر دیکھنا چاہتی تھی"...... انجلا نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم ان کی طرف سے مشکوک نہیں ہو۔ مجھے تو یہ مشکوک لگ رہے ہیں"...... جیک نے کہا۔

"تم صرف مشکوک ہونے کی بات کر رہے ہو میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"...... انجلا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیک بے اختیار اچھل پڑا اور رک کر حیرت بھری نظروں سے انجلا کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ بات تم اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ یہی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں"...... جیک نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ تم نے کہا تھا کہ تم ایک نظر دیکھتے ہی انہیں پہچان لو گے کہ یہ میک اپ میں ہیں یا نہیں"...... انجلا نے جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

"مجھے تو نہیں لگ رہا ہے کہ یہ میک اپ میں ہیں اور اگر یہ عمران کا ایجاد کردہ کوئی میک اپ ہے تو پھر مجھے واقعی اسے داد دینی پڑے گی کیونکہ اس نے ایسا میک اپ کر رکھا ہے جو اس قدر پرفیکٹ ہے کہ میک اپ کے ہونے کا گمان تک نہیں ہوتا"۔ جیک نے کہا تو انجلا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"مجھے بھی ایک آدمی پر شک ہوا ہے۔ اس کا قد کاٹھ عمران جیسا ہی ہے۔ بہرحال یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ یہ واقعی مشکوک

افراد ہیں۔ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں اس کے بارے میں یہ خود بتائیں گے“...... انجلا نے کہا تو جیک ایک بار پھر چونک پڑا۔

”خود بتائیں گے۔ کیا مطلب“...... جیک نے کہا۔

”میں نے انہیں اغوا کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہیں اغوا کر کے ہم انہیں سپیشل پوائنٹ پر لے جائیں گے اور پھر ان سے پوچھ گچھ کریں گے۔ وہاں ان کے میک اپ بھی چیک کئے جا سکتے ہیں“۔ انجلا نے کہا۔

”یہ ٹھیک ہے۔ واقعی ان کی چیکنگ ہونا ضروری ہے لیکن اگر تم واقعی کنفرم ہو کہ یہ لوگ وہی ہیں تو پھر اپنے ساتھیوں کو کال کر کے ان کی جنرل کلنگ آرڈر دے دو۔ ہم بعد میں ان کی لاشوں کی چیکنگ کرتے رہیں گے“...... جیک نے کہا۔

”نہیں۔ کاغذات کی رو سے یہاں یہ سیاحت کے لئے آئے ہیں اور تم جانتے ہو کہ ایکریمیا میں سیاحوں کے بارے میں انتہائی سخت قوانین ہیں۔ اس طرح اوپن جگہ پر سیاحوں پر فائرنگ اور ان کی ہلاکت کا ڈائریکٹ ہماری ایجنسی پر الزام آئے گا تو ہمارے لئے بے شمار مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ اس لئے انہیں پہلے اغوا کیا جائے گا پھر انہیں ہیڈ کوارٹر لے جا کر پوچھ گچھ کی جائے گی اور پھر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا“...... انجلا نے کہا تو جیک نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران ہوٹل میں اپنے کمرے کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھنے کی بجائے اچانک پلٹا تو اس کے ساتھی رک گئے۔

”کیا ہوا“...... اسے رکتے دیکھ کر جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا ابھی کمرے میں جانے کو دل نہیں چاہ رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر“...... جولیا نے کہا۔

”چلو کچھ دیر ہال میں بیٹھتے ہیں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوم کر اس کونے کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک خوبصورت لڑکی اور ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا لیکن ان کے وہاں بیٹھنے کے چند ہی لمحوں بعد وہ دونوں اٹھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”یہ جیک تھا۔ ریڈ پاور ایجنسی کا سابقہ ٹاپ ایجنٹ اور اس کے

ساتھ جو لڑکی تھی اس کا نام انجلا ہے۔ یہ بھی ایکریمیا کی سابقہ ٹاپ ایجنسی کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ تھی۔ سنا ہے ان دونوں نے شادی کر لی ہے اور یہ دونوں کسی ایک ایجنسی میں کام کرتے ہیں۔ کس ایجنسی میں اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے لیکن یہ جس طرح سے یہاں موجود ہیں انہیں دیکھ کر صاف پتہ چل رہا ہے کہ یہ ہماری وجہ سے ہیں اور ہم پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور ان کا ہم پر نظر رکھنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ دونوں اب اسکارم ایجنسی سے تعلق رکھتے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں“...... صفدر جو عمران کے ساتھ والی کرسی پر موجود تھا نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔ گو ان دونوں سے کبھی ہمارا ٹکراؤ تو نہیں ہوا ہے لیکن ان کے بارے میں میرے پاس مکمل معلومات ہیں اور یہ دونوں واقعی ٹاپ ایجنٹ ہیں۔ ایک بار جس کے پیچھے پڑ جائیں انہیں ہلاک کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ یہ دونوں اس پارک میں بھی آئے تھے جہاں ہم نے لائم جوس پیا تھا۔ اب یہاں ہال میں بھی نظر آ رہے ہیں اس لئے میں نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا ہے حالانکہ یہ دونوں میک اپ میں ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا۔

”تو پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے“...... تنویر نے کہا۔

”وہی پروگرام جو پہلے تھا البتہ اب ہم خود بخود ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے۔ پہلے ہمیں ان کا کوئی آدمی پکڑ کر اس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرنا پڑتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ہمیں واقعی کمروں میں جانے کی بجائے ہال میں ہی رکنا چاہئے“...... صالحہ نے کہا۔

”اسی لئے تو میں تمہیں یہاں لایا ہوں اور میرے خیال ہے کہ کھانا منگوا لیا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں ٹاپ ایجنٹ اچھے مہمان نواز ثابت نہ ہوں“...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”ہاں۔ لیکن ان دونوں کے مقابلے کے لئے ہمیں خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے کیونکہ یہ دونوں میرے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مافوق الفطرت لوگ ہیں اور جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے سے انداز میں سچویشن بدل لیتے ہیں اس لئے یقیناً یہ بھی ہمارے لئے خصوصی انتظامات کریں گے اور ہمیں ہر حال میں ان کے ان خصوصی انتظامات سے بچنا ہو گا ورنہ یہ مصیبت بن کر ہمارے گلے پڑ سکتے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو بلایا پھر اس سے مینو لے کر اس نے صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

”تم کھانے کا آرڈر دو تب تک میں ایک اور ضروری کام کر لوں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کے

ہاتھ میں پکڑی ہوئی بک لے کر اس میں سے ایک کاغذ علیحدہ کیا اور کاپی واپس ویٹر کے ہاتھ میں دے کر اس نے جیب سے قلم نکالا اور کاغذ پر تیزی سے لکھنا شروع کر دیا۔ اس دوران صفدر نے آرڈر دے دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

''کیپٹن شکیل تمہاری جیب میں ماسک میک اپ باکس تو ہے نا''...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔

''جی ہاں''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''تو تم ایسا کرو کہ یہاں سے واش روم کی طرف جاؤ اور واش روم میں جا کر ماسک میک اپ کرو اور پھر ہوٹل کے عقبی دروازے سے باہر چلے جاؤ۔ اس ہوٹل کی عقبی طرف ہی ایک مارکیٹ ہے جسے سٹار مارکیٹ کہتے ہیں وہاں سے تمہیں یہ سامان مل جائے گا یہ لے آؤ اور بے فکر رہو اس دوران ہم تمہارے حصے کا کھانا بھی کھا لیں گے''...... عمران نے کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر واش رومز بنے ہوئے تھے جبکہ اسی دوران ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا اور وہ سب بھی باری باری اٹھے اور انہوں نے باقاعدہ واش بیسن پر جا کر ہاتھ دھوئے اور پھر واپس آ کر وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی انہوں نے کھانا ختم بھی نہ کیا تھا کہ کیپٹن شکیل واپس آ گیا۔

''ارے اتنی جلدی۔ لگتا ہے تمہیں بھوک زیادہ لگی ہوئی ہے اور تمہیں سچ مچ ڈر تھا کہ تمہارے حصے کا کھانا ہم نہ کھا لیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''قریب ہی چیزیں مل گئیں اور پھر واقعی مجھے یہ بھی فکر تھی کہ کہیں واقعی آپ میرے حصے کا بھی کھانا نہ کھا جائیں کیونکہ مجھے بھی کافی بھوک لگی ہوئی تھی''...... کیپٹن شکیل مسکراتے ہوئے کہا اور چونکہ آتے ہوئے وہ ہاتھ دھو کر آیا تھا اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی کھانے میں شریک ہو گیا۔ کھانا کھانے کے بعد جب برتن اٹھائے گئے تو عمران نے ہاٹ کافی کا آرڈر دے دیا۔

''تم میک اپ کر کے گئے تھے نا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''جن چیزوں کی لسٹ دی تھی وہ سب مل گئی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کھانا کھا کر کمرے میں آ کر دے دینا''...... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ہاٹ کافی پی کر اٹھے اور کیپٹن شکیل نے ویٹر سے بل لے کر اس پر دستخط کئے اور صرف ٹپ اسے دے کر وہ سب اپنے اپنے کمروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

''میرے کمرے میں آ جاؤ تاکہ ہمارے بے چارے قسم کے اغوا

کنندگان کو آسانی ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے آپ دوسروں کے لئے تو آسانیاں ہی پیدا کرتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران سمیت سب ہی ہنس پڑے۔ کمرے میں پہنچ کر عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو کیپٹن شکیل نے کوٹ کی جیبوں میں سے دو پلاسٹک بیگ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے دونوں بیگ کھول کر انہیں میز پر الٹ دیا۔ ان میں ایک جدید ساخت کا گائیکر بھی موجود تھا۔ عمران نے گائیکر اٹھا کر تنویر کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی اشارہ بھی کر دیا۔ تنویر نے گائیکر آن کیا اور پھر اس نے کمرے کی چیکنگ شروع کر دی۔ عمران اور باقی ساتھی خاموشی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر واش روم وغیرہ چیک کر کے تنویر واپس آ گیا۔

''سب او کے ہے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب اس فون کو بھی چیک کر لو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے فون اٹھا کر گائیکر کو اس کی عقبی سمت میں کیا تو اس کے ساتھ ہی گائیکر کا کاشن بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں کام کیا گیا ہے بہرحال ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیلی فون کو میز پر رکھ دیا۔ عمران نے کیپسولز کا ایک پیکٹ اٹھا کر اسے کھولا اور دو دو کیپسول سب کو دے دیئے۔

''ان کیپسولز سے ہم پر ہر قسم کی بے ہوشی کی گیسز اور ریز بے

اثر ثابت ہوں گی البتہ جب کارروائی ہو تو ہم سب نے بے ہوش ہونے کی اداکاری کرنی ہے اور یہ اداکاری اس وقت تک برقرار رہنی چاہئے جب تک ہم ان کے خاص ہیڈ کوارٹر نہ پہنچ جائیں۔ سمجھ گئے تم''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر سب نے کیپسول اپنے اپنے حلق میں ڈال کر انہیں نگل لیا۔ عمران نے باقی سامان اٹھا کر اپنی جیبوں میں ڈالا اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔

''تم سب بیگوں میں سے ضروری سامان نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہماری اب یہاں واپسی نہ ہو سکے۔ تب تک میں ذرا واش روم سے ہو کر آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تھوڑی دیر میں واپس آ گیا اور پھر وہ نارمل انداز میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ اچانک انہیں کمرے کے اوپر والے حصے میں روشندان سے ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی۔

ابھی عمران نے چونک کر اوپر دیکھا ہی تھا کہ یکلخت روشندان میں سے ایک پلاسٹک بم سا نیچے فرش پر گرا اور اسی لمحے ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور بم سے یکلخت سرخ رنگ کی انتہائی تیز روشنی نکلی اور ایک لمحے کے لئے پورا کمرہ تیز سرخ روشنی سے بھر سا گیا اور عمران نے اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم کرسی پر اس طرح

ڈھلک گیا جیسے وہ بے ہوش ہو گیا ہو۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اداکاری شروع کر دی البتہ ان سب کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ دروازے کی طرف ہی دیکھ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کو دروازہ کھلتا دکھائی دیا تو اس نے آنکھیں بند کر لیں اور جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دیا۔ کمرے میں ایک آدمی داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیں پر ڈالی اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا اور دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔

''یہ آدمی ہمیں یہاں سے لے جانے کا بندوبست کرنے گیا ہے''...... عمران نے آہستہ سے کہا۔ ظاہر ہے مخصوص کیپسول کھانے کی وجہ سے ان مخصوص ریز کے اثرات ان کے جسموں پر نہیں ہوئے تھے۔

''ٹھیک ہے''...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا تو انہوں نے نہ صرف آنکھیں بند کر لیں بلکہ اپنے جسموں کو بھی مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اندر آنے والے دس افراد تھے ان میں سے چھ افراد نے انہیں اٹھا کر کاندھوں پر ڈالا جبکہ باقی چار مشین گنیں لئے ان کے گرد پھیل گئے اور پھر وہ انہیں لے کر کمرے سے نکل کر عقبی طرف کو بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ہوٹل کی عقبی طرف ایک خفیہ راستے سے باہر نکال کر سیاہ رنگ کی کلرڈ شیشوں والی ایک اسٹیشن ویگن میں لاد دیا گیا اور پھر اسٹیشن ویگن تیزی سے روانہ ہو گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی اسٹیشن ویگن کے عقبی حصے میں پڑے ہوئے تھے۔ اسٹیشن ویگن میں ڈرائیور کے ساتھ ایک نوجوان ایکریمی بیٹھا ہوا تھا جو ان کی طرف سے اس حد تک مطمئن تھا کہ اس نے سارے راستے ایک بار بھی پلٹ کر نہ دیکھا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ پہلے ہی اپنی تیاری مکمل کر چکے تھے اس لئے وہ بھی اطمینان سے بے ہوش بنے پڑے ہوئے تھے۔ ان کا یہ سفر دو گھنٹوں تک جاری رہا اور پھر ایک عمارت میں داخل ہو کر اسٹیشن ویگن رکی اور وہاں بھی عمران اور اس کے ساتھیں کو ایکریمیوں نے کاندھوں پر لاد کر ایک بڑے کمرے میں پہنچایا جہاں راڈز والی کرسیوں کی دو مختلف قطاریں موجود تھیں۔ انہیں ایک قطار میں موجود کرسیوں پر ڈال کر راڈز میں جکڑ دیا گیا اور عمران نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا کہ اس کے لئے انہوں نے سامنے والی دیوار پر موجود سوئچ پینل کو استعمال کیا تھا اور پھر ان میں سے سوائے تین افراد کے باقی باہر چلے گئے۔

''ان کی مکمل طور پر تلاشی لو اور جو سامان نکلے وہ سامنے میز پر رکھ دو''...... ایک آدمی نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... دونوں نے کہا اور وہ تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے ان کی مخصوص خفیہ جیبوں تک کی تلاشی بڑے ماہرانہ اندا [illegible] لیکن چونکہ عمران

جانتا تھا کہ اس کا سابقہ اسکارم کے خطرناک اور زیرک ایجنٹوں سے پڑنے والا ہے جو انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے اس نے جو کچھ ان سے چھپانا تھا اس کا انتظام اس نے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جیبوں سے صرف عام اسلحہ اور کاغذات کے علاوہ اور کچھ برآمد نہ ہوا تھا۔

"بس یہی کچھ ہے"...... تلاشی لینے والے نے کہا۔

"اچھی طرح تلاشی لے لی ہے نا"...... حکم دینے والے نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس"...... دونوں نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... اس آدمی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ساتھی بھی اس بڑے کمرے سے باہر نکل گئے اور جب دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور تقریباً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

"ان راڈز والی کرسیوں سے نجات کا کوئی طریقہ ہمیں پہلے ہی سوچنا ہو گا کیونکہ سوئچ پینل کافی فاصلے پر ہے"...... عمران نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا"...... تنویر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا وہ کیسے"...... عمران سمیت سب نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سوئچ پینل میری کرسی کے عین سامنے ہے اس لئے ان کی مین تار پہلے میری کرسی کے سامنے آ رہی ہو گی اور پھر یہاں سے ڈسٹری بیوٹ ہو کر باقی کرسیوں تک جا رہی ہو گی اس لئے اگر اس مین لائن کو توڑ دیا جائے تو یہ سارا سسٹم ہی آف ہو جائے گا اور راڈز اوپن ہو جائیں گے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ لگتا ہے اس مشن میں تمہارا مائنڈ زیادہ تیزی سے کام کر رہا ہے۔ مطلب تم بالغ ہو گئے ہو۔ تم ان لوگوں کے آنے سے پہلے تار کا بندوبست کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کر بھی لیا ہے"...... تنویر نے جواب دیا تو ایک بار پھر عمران سمیت سب چونک پڑے۔

"ارے۔ واقعی کمال ہے۔ تم تو جادوگر بن چکے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس بار نجانے کیوں یہ دوسروں کو حیران کرنے والا کام اللہ تعالیٰ نے میرے ذمے ڈال دیا ہے ورنہ آج تک تو ایسے کام تم ہی کرتے تھے اور خواہ مخواہ ہیرو بن جاتے تھے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”چلو۔ اس بار ہیرو کا رول تمہارا ہے۔ میں ولن بن جاتا ہوں۔ ویسے سوچ لو۔ ساری فلم میں ولن ہی چھایا رہتا ہے اسی کے اردگرد حسین جلوے بکھرے رہتے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن آخر میں تو جیت ہیرو کی ہی ہوتی ہے نا اور ولن کی ہیرو کے ہاتھوں ہی درگت بنتی ہے“...... تنویر نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو عمران سمیت سب ہنس پڑے۔

”اس وقت تنویر کا دماغ واقعی چارجڈ ہے۔ اسے چھیڑنا زور دار جھٹکا کھانے کے مترادف ہوسکتا ہے اس لئے میں اس سے بحث نہیں کروں گا۔ البتہ بتاؤ کیا کیا ہے تم نے۔ وہ لوگ آنے ہی والے ہوں گے۔ وہ اسکارم کے لوگ ہیں عام ایجنٹ نہیں ہیں“۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی لہجے میں کہا

”اس سارے سسٹم کا مین پینل میری کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان فرش میں انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہے اور اس کے لئے نیگٹیو وائر کے لئے میری کرسی کا دایاں پایہ استعمال کیا گیا ہے کیونکہ بلیک کلر کی تار کو باقاعدہ اس پائے کے ساتھ اس انداز میں منسلک کیا گیا ہے کہ جس سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ نیگٹیو وائر ہے اور پائے کے ساتھ اس میں اتنا گیپ موجود ہے کہ میں پاؤں موڑ کر ایک ہی جھٹکے سے اسے آسانی سے توڑ سکتا ہوں اس طرح سارا سسٹم آف ہو جائے گا“...... تنویر نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن۔ تو پھر تم تیار رہنا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک بار پھر اپنے جسم ڈھیلے چھوڑ دیئے البتہ عمران نے آنکھوں میں معمولی سی جھری بہرحال رکھی ہوئی تھی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور انجلا اور اس کے پیچھے جیک اندر داخل ہوا۔ ان دونوں کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے تلاشی لینے کا حکم دیا تھا اور اس آدمی کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی اندر آئے اور پھر وہ دونوں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے جبکہ انجلا، جیک اور وہ حکم دینے والا آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

”انہیں ہوش میں لے آؤ جیرٹ“...... انجلا نے اس تلاشی کا حکم دینے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مادام“...... اس آدمی نے جس کا نام جیرٹ لیا گیا تھا جواب دیا اور اٹھ کر اس نے جیب سے ایک ٹارچ نما آلہ نکالا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے ٹارچ نما آلے کا چوڑا سرا عمران کی گردن پر رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔ عمران کو اپنے جسم میں ایک لمحے کے لئے لہریں سی گزرتی محسوس ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹارچ نما آلہ ہٹا لیا گیا اور وہ

آدمی عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف مڑ گیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... عمران کا لہجہ ایکریمی ہی تھا اور اس کا لہجہ سنتے ہی انجلا کا چہرہ لٹک سا گیا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے اور ظاہر ہے انہوں نے بھی عمران کی طرح ایکریمی لہجے میں ہی حیرت کا اظہار کیا تھا کیونکہ وہ بے ہوش تو تھے ہی نہیں اس لئے عمران کی آواز وہ سن رہے تھے اور پھر وہ عمران کے ساتھی تھے اور انہیں معلوم تھا کہ ان کا خصوصی میک اپ چیک نہ ہو سکے گا۔

"سنو۔ تمہارا نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو"...... انجلا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"علی عمران۔ کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں ایکریمی ہوں۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے جیک۔ یہ تو واقعی غیر متعلقہ لوگ ہیں اور اب انہیں واپس بھی نہیں بھجوایا جا سکتا اس لئے کیوں نہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دی جائیں"...... انجلا نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے اب اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے"...... جیک نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ کون لوگ ہو تم۔ ہم تو سیاح ہیں۔ کون ہو تم"...... عمران نے اپنی اداکاری جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ یا تو تم اعتراف کر لو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے پھر تو تمہیں زندہ رکھا جا سکتا ہے اور تم سے بات چیت کی جا سکتی ہے ورنہ دوسری صورت میں ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ بولو کیا کہتے ہو"...... انجلا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ یعنی صرف اعتراف کر لینے سے ہماری زندگیاں بچ سکتی ہیں تو ہم ایک بار نہیں ہزار بار اعتراف کرنے کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے کہا تو جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کیا تم اس بات کا اعتراف کر رہے ہو کہ تم علی عمران ہو"...... جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اپنی جان بچانے کے لئے اگر تم کہو گے کہ میں ایکریمی پریذیڈنٹ ہوں تو میں یہ بھی مان لوں گا"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو جیک اور انجلا نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"اور اگر میں کہوں کہ تم ٹاپ سنگر لیڈی موڈلن ہو تو"...... جیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میں نہیں مان سکتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... جیک نے کہا۔

"لیڈی موڈلن ایک لیڈی ہے اور میں مرد ہوں۔ مردوں میں تم مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا احمقانہ باتیں کر رہے ہو جیک"...... انجلا نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے جیک کی باتیں پسند نہ آ رہی ہوں۔

"میں اس کی اصلیت اگلوانا چاہتا تھا"...... جیک نے کہا تو انجلا چونک پڑی۔

"اصلیت"...... انجلا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ خود کو لاکھ ہم سے چھپا لے اور جتنا چاہے ناقابل تسخیر میک اپ کر لے لیکن یہ اپنی احمقانہ باتوں سے خود کو باز نہیں رکھ سکتا اور تم نے اس کی باتوں کا انداز دیکھ ہی لیا ہے۔ اس کے چہرے پر اب کوئی ڈر اور کوئی خوف بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے جیسے یہ دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہو"...... جیک نے کہا۔

"تو پھر"...... انجلا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ عمران ہے۔ علی عمران"۔ جیک نے کہا۔

"ارے تم نے کہا ہے کہ میں اگر تمہاری بات مان لوں گا تو میری اور میرے ساتھیوں کی جان بخشی ہو جائے گی اور یہ محترمہ تمہیں جیک کہہ رہی ہیں۔ اگر یہ تمہاری بجائے مجھے جیک کہے گی تو میں یہ بھی مان لوں گا"...... عمران نے فوراً کہا۔

"دیکھا۔ دیکھا تم نے۔ یہ عمران ہے۔ یہی ایسا انسان ہے جو

ایسی سچوئیشن میں ایسی باتیں کر سکتا ہے"...... جیک نے بھڑک کر کہا تو انجلا عمران کی طرف غور سے دیکھنے لگی۔

"تو تم عمران ہو"...... انجلا نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو میں عمران تو کیا کچھ بھی بن سکتا ہوں اے مس ورلڈ"...... عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر جولیا نے بے اختیار منہ بنا لیا جبکہ باقی سب کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"بکواس مت کرو اور سنو۔ یا تو تم اعتراف کر لو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے پھر تو تمہیں زندہ رکھا جا سکتا ہے اور تم سے بات چیت کی جا سکتی ہے ورنہ دوسری صورت میں ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ بولو کیا کہتے ہو"...... انجلا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کہا تو ہے کر لیتا ہوں اعتراف"...... عمران نے کہا۔

"اس کا انداز بتا رہا ہے کہ یہی اصل عمران ہے اس لئے مزید وقت نہ دو انہیں انجلا۔ انہیں گولیوں سے اُڑا دو ابھی اور اسی وقت"...... جیک نے یکلخت انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"او کے۔ فائرنگ کرو اور ان سب کو بھون دو"...... انجلا نے بھی یکلخت چیختے ہوئے کہا تو دونوں مشین گنوں سے مسلح افراد چونک کر سیدھے ہوئے ہی تھے کہ عمران نے اپنے دائیں ہاتھ کو مخصوص

انداز میں جھٹکا دیا تو اس کی کلائی میں موجود ایک چھوٹا سا کیپسول نکل کر نیچے گر کر پھٹا اور اس کے ساتھ ہی انجلا، جیک، جیرٹ اور وہ دونوں مسلح افراد اس طرح نیچے گرے جیسے عمران نے واقعی جادو کی چھڑی گھما کر انہیں بے ہوش کر دیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ پہلے ہی مخصوص گولیاں استعمال کر چکے تھے اس لئے وہ بے ہوش ہونے سے بچ گئے تھے۔

"تنویر جلدی کرو۔ اب تمہاری باری ہے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی تمام کرسیوں کے راڈز کھلتے چلے گئے۔

"ویل ڈن"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تار کو دوبارہ جوڑ دو اور اس انجلا اور جیک کو کرسیوں پر جکڑ دو اور باقی تینوں کو گولیاں مار دو۔ تب تک میں یہاں کا جائزہ لے کر آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کی مشین گن جھپٹی اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیا میں آپ کے ساتھ آؤں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے دوسرے آدمی کی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ آجاؤ لیکن جب تک میں نہ کہوں تم نے فائر نہیں کرنا"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔ یہ

ایک طویل راہداری تھی۔ چونکہ عمران کو اسٹیشن ویگن سے اٹھا کر اس کمرے تک پہنچایا گیا تھا اس وقت عمران ہوش میں تھا اس لئے آنکھوں میں موجود معمولی سی جھری سے وہ راستے کو چیک کرتا آیا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس راہداری کا اختتام ایک اور راہداری میں ہوگا جو بیرونی برآمدے تک جائے گی۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس راہداری کے اختتام پر آ کر رک گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ ہی رک گیا۔ عمران نے سر باہر نکالا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ راہداری خالی تھی البتہ دائیں طرف راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ کھلا ہوا تھا جس سے روشنی بھی باہر آ رہی تھی اور وہاں سے باتوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

"تم باہر جاؤ گے اور اگر میری سمت سے تمہیں فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں تو تم نے بھی باہر موجود افراد پر فائر کھول دینا ہے ورنہ وہیں چھپ کر ہی کھڑے رہنا"...... عمران نے اسے اشارے سے راہداری کا وہ رخ بتاتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا جو بیرونی برآمدے میں نکلتا تھا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر آپ فائرنگ کی آوازوں کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں تو ایک مسلح آدمی کی جیب میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے آہستہ سے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیا واقعی''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ اس کی جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا۔ میں نے ابھار دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا کہ اس کے پاس سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود ہے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''او کے۔ پھر جا کر لے آؤ۔ اس جیک کی جیب بھی چیک کر لینا۔ جاؤ اور جلدی واپس آنا''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل مڑا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ عمران وہیں راہداری کے اختتام پر ہی رکا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اسی انداز میں دوڑتا ہوا آیا۔

''جیک کی جیب میں بھی تھا اور ایک مسلح آدمی کی بھی جیب میں بھی''...... کیپٹن شکیل نے ایک سائیلنسر لگا مشین پسٹل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اب واقعی کافی آسانی رہے گی''...... عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو دیوار کے ساتھ فرش پر آہستہ سے رکھتے ہوئے کہا اور پھر سائیلنسر لگا مشین پسٹل پکڑے وہ راہداری سے باہر نکلا اور تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ کیپٹن شکیل اسی انداز میں لیکن اس کی مخالف سمت میں چلا گیا تھا۔

عمران تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ کھلے دروازے کی سائیڈ میں جا کر رک گیا۔ اس نے آہستہ سے اندر جھانکا تو یہ ایک

بڑا سا کمرہ تھا جس میں چند مشینیں دیوار میں نصب تھیں جن کے سامنے سٹولوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک سائیڈ پر ایک میز کے پیچھے کرسی پر ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے تینوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے اور عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اسے فائرنگ کا ایک راؤنڈ اور چلانا پڑا اور تینوں تڑپتے ہوئے آدمی ساکت ہو گئے۔

عمران ان مشینوں کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ ان مشینوں کی ماہیت سمجھ گیا تھا۔ یہ اس عمارت کی بیرونی حفاظت کے لئے کام کر رہی تھیں۔

عمران تیزی سے مڑا اور پھر ابھی وہ راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل بھی تیزی سے راہداری میں داخل ہوا۔

''باہر دو افراد تھے میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''او کے۔ آؤ باقی چیکنگ مکمل کر لیں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس پوری عمارت میں گھوم گئے لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''اب مزید کوئی زندہ آدمی نہیں ہے۔ چلو واپس۔ اس انجلا اور جیک سے بھی کچھ کام کی باتیں ہو جائیں''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس طرف کو بڑھ

گئے جدھر وہ کمرہ تھا جس میں راڈز والی کرسیاں تھیں۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود ان کے ساتھیوں نے پوچھا۔

"بیرونی طرف کی حفاظت تو مشینوں کے ذریعے ہو رہی ہے اس لئے باہر سے تو کوئی اندر نہیں آ سکتا البتہ ان کے علاوہ اس عمارت میں موجود پانچ افراد کو ہلاک کیا جا چکا ہے البتہ سوائے تنویر کے باقی افراد یہاں کی مکمل تلاشی لیں۔ خاص طور پر آفس کی۔ یہ آفس شاید انجلا یا جیک کا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں یہاں سے کوئی کلیو مل جائے اور اگر ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہ بھی ہوا تو بہرحال جو سیٹ اپ انہوں نے بنا رکھا ہو گا اس بارے میں فائل موجود ہو گی۔ میں اس دوران اس انجلا اور جیک سے بات کرتا ہوں اگر انہوں نے منہ کھول دیئے تو یقیناً کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے مسلح افراد کی لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جنہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے فائرنگ کی آواز باہر نہیں سنائی دی تھی۔

"ان کا یہاں رہنا ہی ٹھیک ہے۔ لاشیں دیکھ کر شاید جیک اور انجلا کا دماغ درست ہو جائے اور یہ گڑبڑ یا چوں چرا کئے بغیر منہ کھول دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر، کیپٹن شکیل

، صالحہ اور جولیا سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"اب انہیں ہوش کیسے آئے گا"...... تنویر نے عمران سے پوچھا۔

"ان کے منہ میں پانی ڈالو یہ ہوش میں آ جائیں گے ورنہ مجھے باقاعدہ گیس کا انٹی بھی ساتھ رکھنا پڑتا جو یقیناً ٹریس ہو جاتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ایک بڑا سا ریک موجود تھا جس میں پانی کی بوتلیں کافی تعداد میں موجود تھیں۔

شاید ٹارچنگ کے بعد ریلیف دینے کے لئے یہ پانی یہاں رکھا گیا تھا۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھولا اور پھر پہلے اس نے انجلا کے جبڑے ایک ہاتھ سے بھینچ کر کھولے اور پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب پانی کی کچھ مقدار اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو اس نے یہی کارروائی ساتھ والی کرسی پر راڈز میں جکڑے ہوئے جیک کے ساتھ دوہرائی اور پھر اس نے بوتل کا ڈھکن لگایا اور اسے اٹھائے وہ واپس آ گیا۔ اس نے بوتل کرسی کے ساتھ فرش پر رکھی اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ان کی تلاشی لی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... تنویر نے مختصر سا جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد انجلا اور جیک دونوں کے جسموں میں

حرکت نمودار ہونی شروع ہوگئی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی ہوش میں آ گئے۔ عمران خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تت تت۔ تم......'' ان دونوں کے منہ سے ہی بیک وقت نکلا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''مجھے افسوس ہے کہ ایک نئے بیاہتا جوڑے انجلا اور جیک کو مجھے راڈز میں جکڑنا پڑ گیا ہے''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو انجلا اور جیک دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم۔ تم واقعی عمران ہو''...... ان دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

''ہاں۔ اب چونکہ بازی پلٹ چکی ہے ہماری جگہ تم قید میں ہو اس لئے اپنا تعارف کرا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن تم۔ تم نے کس طرح رہائی حاصل کر لی اور تم نے ہمیں بے ہوش کیسے کیا۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا''...... انجلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں کو یقیناً تمہارے اسکارم ایجنسی کے چیف نے میرے متعلق کافی کچھ بتایا کیا ہو گا۔ اس کے باوجود مجھے حیرت ہے کہ تم دونوں نے انتہائی نااہلی کا ثبوت دیا ہے۔ تم نے کیا سمجھا

تھا کہ مجھے عام سی ریز اور ڈیجیٹل میک اپ چیک کرنے والے کیمروں کے بارے میں علم نہ ہو گا اور میں تمہاری طرف سے ہونے والی نگرانی بھی چیک نہ کر سکوں گا اور اس کے بعد تم دونوں نے یہ حماقت کی کہ دونوں وہاں ہوٹل میں آ گئے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم مجھے کیسے پہچانتے ہو۔ میری تمہاری تو کبھی کوئی ملاقات ہی نہیں ہوئی''...... انجلا نے کہا۔

''تم اپنے ملک کی لیڈی سیکرٹ ایجنٹ ہو تمہارا کیا خیال ہے ایجنٹوں اور ایجنسیوں کی معلومات فروخت کرنے والوں کے پاس تمہارے بارے میں معلومات یا تمہاری کوئی تصویر نہیں ہو سکتی''۔ عمران نے کہا اور انجلا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ اب جب سب کچھ کلیئر ہو گیا ہے تو بتاؤ اب تم نے ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے''...... اچانک جیک نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''وہی فیصلہ جو تم نے ہمارے بارے میں کیا تھا''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو کیا تم ہمیں ہلاک ۔ گے''...... جیک نے اس بار ہکلا کر کہا۔

''تم نے بھی تو ہمیں فائرنگ سے ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا۔ اب اپنی باری کیوں ڈر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ وہ تو میں نے اس لئے کہا تھا کہ تم مان ہی نہیں رہے تھے کہ تم علی عمران ہو اور تمہارا میک اپ بھی چیک نہ ہو رہا تھا اور بطور سیاح ہم تمہیں اغوا کرنے کے بعد زندہ واپس نہ بھیج سکتے تھے کیونکہ یہاں سیاحوں کے ساتھ غلط سلوک پر انتہائی پیچیدہ مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں''...... جیک نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں کے ساتھ کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ میں بعد میں کروں گا اس سے پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم دونوں کا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہے یا تم دونوں کو بھی بلیک ٹاور ایجنسی کے مورگن کی طرح ہمیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا گیا ہے۔ ایسا ہے تو تم دونوں کس ایجنسی یا گروپ سے تعلق رکھتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری ہلاکت کے لئے خصوصی طور پر ہمیں بلیک فال ایجنسی سے ہائر کیا گیا ہے''...... انجلا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو تم اسکارم ایجنسی کے لئے کام نہیں کرتی''...... عمران نے کہا۔

''نہیں''...... انجلا نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری اہمیت اسکارم ایجنسی کی نظروں میں خاصی ہے اس لئے اب میری بات سن لو کہ مجھے اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات چاہئیں اور میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ اسکارم ایجنسی کا چیف کون ہے۔ اس

کا نام کیا ہے۔ بولو کیا تم میری مدد کر سکتی ہو یا نہیں''...... عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

''ہمارا اسکارم ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے''...... انجلا نے جواب دیا۔

''اوکے پھر میں خود ہی اسے ڈھونڈ لوں گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ خاموش بیٹھا ہوا تنویر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تنویر میں جا رہا ہوں انہیں گولیاں مار دو''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد اور کرخت لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''اوہ اوہ۔ سنو۔ رکو۔ میری بات سنو''...... یکلخت جیک نے چیختے ہوئے کہا تو عمران جو دروازے کے قریب پہنچ گیا تھا مڑا لیکن وہ واپس نہ آیا۔

''میں تم دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کرنا چاہتا اس لئے میں نے اپنے ساتھی کے ذمے یہ کام لگا دیا ہے۔ ویسے تمہارے اس ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ تمہارے تینوں ساتھیوں کی لاشیں تمہارے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ میں چاہتا تو تم دونوں کو بھی ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیتا لیکن میں تمہیں زندگی بچانے کا آخری موقع دینا چاہتا تھا مگر تم نے یہ

موقع بھی گنوا دیا۔ تمہارے پاس بتانے کے لئے کچھ نہیں اور میرے پاس پوچھنے کے لئے کچھ نہیں اس لئے آئی ایم سوری‘‘...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک بار پھر مڑ گیا۔

’’سنو عمران۔ پلیز ایک بار میری بات سنو۔ میں تم سے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں‘‘...... اس بار انجلا نے ہذیانی انداز میں کہا تو عمران ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ تنویر جس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال لیا تھا پسٹل ہاتھ میں پکڑے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’سنو انجلا۔ تم نے مجھے خود روکا ہے اس لئے یہ تمہارے لئے آخری موقع ہو گا۔ یہ یاد رکھنا کہ میں مشن کے مقابل کسی رشتے کی پرواہ نہیں کیا کرتا اس لئے میری طرف سے کسی رعایت کی امید مت رکھنا‘‘...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں یہ بات سو فیصد درست کہہ رہی ہوں کہ ہمارا کوئی تعلق اسکارم کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہے اور نہ بتایا گیا ہے۔ صرف اتنا ہمیں معلوم ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر فلاڈیا کے شہر اور تھیو کے ساتھ بلوٹم پہاڑیوں میں کہیں موجود ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ ہم تمہارے ساتھ کیا تعاون کر سکتے ہیں اور کس طرح کر سکتے ہیں۔ ہم مکمل تعاون کریں گے‘‘...... انجلا نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

’’تمہارا چیف کون ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہمارے چیف کا نام بروس ہے‘‘...... جیک نے کہا۔

’’اس سے تمہاری بات چیت تو ہوتی ہو گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ لیکن اگر میں نے اس سے اسکارم ایجنسی یا اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل پوچھی تو وہ نہیں بتائے گا اور یہ بھی کنفرم نہیں ہے کہ وہ بھی یہ سب جانتا ہے یا نہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق اسے محض ایک ٹاسک دیا گیا تھا جو ہم نے پورا کرنا تھا اور بس‘‘...... انجلا نے کہا۔ اس کے لہجے سے صاف جھوٹ کی بو آ رہی تھی لیکن عمران اس پر ظاہر نہیں کر رہا تھا۔

’’اس سے تمہارا رابطہ فون کے ذریعے ہوتا ہے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’فون کے ذریعے‘‘...... انجلا نے جواب دیا۔

’’تو اس کا فون نمبر بتا دو لیکن یہ سوچ کر بتانا کہ میں نے اسے کنفرم کر لینا ہے اگر غلط بتایا تو‘‘...... عمران کا لہجہ ایک بار پھر انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

’’میں درست بتا دیتی ہوں لیکن تم اس کا کیا کرو گے‘‘...... انجلا نے کہا۔

’’تم نمبر بتاؤ۔ باقی باتیں بعد میں‘‘...... عمران نے کہا تو انجلا نے نمبر بتا دیا۔

’’تنویر جا کر فون یہاں لے آؤ‘‘...... عمران نے تنویر سے کہا تو

تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک فون پیس لے کر واپس آ گیا۔ اس نے فون پیس عمران کو دے دیا۔

”سنو۔ اب میں نمبر پریس کرتا ہوں تم نے بروس سے بات کرتی ہے تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے درست نمبر بتایا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن میں اسے کیا کہوں گی“...... انجلا نے کہا۔

”جو مرضی آئے کہنا۔ میں بہرحال کنفرم ہونا چاہتا ہوں“۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر وہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے جو انجلا نے بتائے تھے اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور سیٹ اٹھا کر وہ خود ہی انجلا کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس نے رسیور انجلا کے کان سے لگایا۔ پہلے تو گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

”یس“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”انجلا بول رہی ہوں چیف سے بات کراؤ“...... انجلا نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو چیف بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”انجلا بول رہی ہوں چیف“...... انجلا نے کہا۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا ان لوگوں کا“...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

”نو چیف۔ چھ مشکوک افراد کے گروپ کو چیک کیا تھا لیکن وہ میک اپ میں نہ تھے لیکن چونکہ ان کے قدوقامت مشکوک تھے اس لئے میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی پورے شہر میں نگرانی کا جال بچھا ہوا ہے لیکن ابھی تک حتمی طور پر یہ لوگ ٹریس نہیں ہو سکے“...... انجلا نے جواب دیا۔

”میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم فلاڈیا میں زیادہ چیکنگ کراؤ“۔ بروس نے کہا۔

”ہر طرف چیکنگ ہو رہی ہے چیف لیکن وہاں بھی ابھی کوئی مشکوک آدمی چیک نہیں ہو سکا“...... انجلا نے کہا۔

”تو پھر اب تم نے کس لئے کال کیا ہے کیا اپنی ناکامی کی رپورٹ دینے کے لئے“...... چیف نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

”میں نے سوچا کہ آپ رپورٹ کے منتظر ہوں گے اس لئے میں آپ کو ساتھ ساتھ رپورٹ دے دوں“...... انجلا نے جواب دیا۔

”نہیں۔ اس طرح مجھے مت کیا کال کرو جب کوئی خاص اور اہم بات ہو تب کال کرنا“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے چیف“...... انجلا نے کہا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ اٹھائے وہ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون سیٹ میز پر رکھ دیا۔

''اب تو تم کنفرم ہو گئے ہو کہ ہم نے تم سے تعاون کیا ہے''۔ انجلا نے کہا۔

''تنویر وہ سامنے میز پر ہمارے رومال پڑے ہیں ان میں سے دو رومال اٹھاؤ اور ان کے منہ میں ڈال دو''...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا میز کی طرف بڑھ گیا۔

''کیوں۔ کیوں کیا کرنا چاہتے ہو تم''...... جیک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تاکہ تم دونوں خاموش رہ سکو۔ یہ سب سے بے ضرر طریقہ ہے ورنہ دوسرا طریقہ بھی ہے کہ تمہیں ہمیشہ کے لئے بھی خاموش کر دیا جائے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تنویر مڑا اور پھر واقعی ان دونوں نے خود ہی منہ کھول دیئے۔ وہ ظاہر ہے عمران کی دھمکی کا مطلب سمجھ گئے تھے۔ تنویر نے دونوں کے منہ میں رومال ٹھونس دیئے اور پھر واپس مڑ آیا۔

''تم جا کر اپنے ساتھیوں سے معلوم کرو کہ تلاشی کی کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے تنویر سے کہا تو وہ خاموشی سے باہر چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''اسکارم ایجنسی کے بارے میں تو کوئی مواد نہیں ملا البتہ ان کے فلاڈیا میں سیٹ اپ کی تفصیل کے بارے میں فائل مل گئی ہے''...... تنویر نے واپس آ کر بتایا۔

''او کے۔ وہ فائل لے آؤ''...... عمران نے کہا اور تنویر سر ہلاتا

ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی آواز دوبارہ سنائی دی جو پہلے انجلا کے فون کرنے پر سنائی دی تھی۔

''انجلا بول رہی ہوں چیف سے بات کراؤ''...... اس بار عمران نے انجلا کی آواز اور لہجے میں کہا تو انجلا اور جیک کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن ظاہر ہے منہ میں رومال ہونے کی وجہ سے وہ بول نہ سکتے تھے۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ اب کیا بات ہو گئی ہے انجلا۔ اب کیوں کیا ہے فون''...... چند لمحوں بعد چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

''چیف ایک اہم بات نوٹس میں آئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں کی دوسری طرف واقع اورتھیو علاقے میں دیکھے گئے ہیں۔ میں نے ویسے ہی احتیاطاً وہاں اپنے دو آدمی مقرر کر دیئے تھے۔ انہوں نے ابھی رپورٹ دی ہے اور میں نے اس لئے آپ کو کال کی ہے کہ کیا ادھر سے بھی اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کو کوئی راستہ جاتا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہارے آدمیوں نے انہیں کیسے شناخت کیا ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

''انہیں مشکوک سمجھا گیا تو ان کی ہوٹل کے کمرے میں ہونے

والی گفتگو سائنسی آلات کی مدد سے سنی گئی۔ اس سے یہ بات کنفرم ہوگئی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ وہ ادھر سے اسکارم ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا پلان بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں تک راستوں کا تعلق ہے تو ویسے تو ادھر سے راستہ نہیں ہے لیکن بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے راستہ بنا لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے“...... بروس نے کہا۔

”پھر میرا خیال ہے کہ میں جیک اور اپنے گروپ کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ جاؤں اور ان کا خاتمہ کر دوں“...... عمران نے انجلا کے لہجے میں کہا۔

”تمہارے وہاں تک پہنچنے سے پہلے وہ پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ عمران انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے“...... بروس نے کہا۔

”تو پھر کیا کیا جائے۔ آپ بتائیں“...... عمران نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر سیکرٹ اور سیلڈ ہے اور اس کے محل وقوع کا کسی کو بھی علم نہیں ہے اس لئے عمران زیادہ سے زیادہ ان پہاڑیوں پر گھومتا رہے گا اور بس“...... بروس نے کہا۔

”لیکن چیف عمران نے لامحالہ اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع کسی نہ کسی طرح معلوم کر لیا ہوگا تب ہی وہ اس علاقے

میں جا رہا ہے ورنہ اسے ادھر جانے کی کیا ضرورت تھی اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہم اس خیال میں رہیں کہ وہ اس طرف سے اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتا اور وہ اپنا کام کر جائے“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں تمہاری بات درست ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑیوں میں داخل ہو جاؤ اور جہاں گرے کلر کی چٹانیں نظر آنے لگیں وہیں مورچہ بندی کر لو کیونکہ وہیں انڈر گراؤنڈ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اگر عمران نے محل وقوع معلوم کر بھی لیا ہو گا تو وہ بہرحال وہیں پہنچے گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ اس نے دو گروپ نہ بنائے ہوں ایک فلاڈیا سے جائے اور دوسرا اورتھیو سے اور وہ عین تمہارے سروں پر پہنچ جائیں اس لئے تم نے فلاڈیا میں ہر طرح کی چیکنگ جاری رکھنی ہے اور اہم بات یہ ہے کہ اسے سنبھلنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے“...... بروس نے کہا۔

”ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”اگر کوئی اہم بات ہو تو مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دیتی رہنا۔ میں اپنی مخصوص فریکوئنسی تمہیں بتا دیتا ہوں“...... بروس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکوئنسی بتا دی۔

”یس چیف“...... عمران نے انجلا کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تنویر اس دوران فائل لے کر واپس آ چکا تھا۔ عمران کے رسیور

رکھنے پر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی طرف بڑھا دی اور عمران نے فائل کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں صرف چار ورق تھے۔ عمران انہیں پڑھتا رہا پھر اس نے فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

’’اب ان کے منہ سے رومال نکال لو‘‘...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے اٹھ کر اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

’’تت۔ تم۔ تم انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ میں نے سنا ہوا تو تھا کہ تم آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے کے ماہر ہو لیکن میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم عورت کی آواز اور لہجے کی بھی اتنی کامیاب نقل کر سکتے ہو‘‘...... انجلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’تم نے یہ تو سن لیا کہ میں نے تمہارے چیف بروس سے اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے اس لئے اب تمہیں مزید جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم کسی اور ایجنسی سے نہیں بلکہ اسکارم ایجنسی کے لئے ہی کام کرتے ہو۔ اب تم یہ بات مانو یا نہ مانو اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اب میری بات غور سے سن لو۔ اس کے بعد تم جو فیصلہ کرو گی اس میں تمہاری اور جیک کی زندگی کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کے مفادات کا بھی تحفظ ہو گا۔ اگر میں اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گیا تو پھر میں صرف فارمولا حاصل نہیں کروں گا بلکہ اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر

کو بھی تباہ کر دوں گا اس طرح ایکریمیا کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا کیونکہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے عین نیچے ایکریمیا کی ایک ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری بھی کام کرتی ہے جہاں جدید اور انتہائی طاقتور میزائل تیار ہوتے ہیں اور اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے کا مطلب ہے کہ لیبارٹری اور اس میں کام کرنے والے سائنس دان بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ مجھے یا پاکیشیا کو اس لیبارٹری سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں صرف ایم ایچ میزائل فارمولا واپس چاہئے جو اسکارم ایجنسی کے ایجنٹوں نے پاکیشیا سے اُڑایا تھا۔ اس لئے اب تم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ تم کیا چاہتی ہو۔ اگر تو تم اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرانا چاہتی ہو تو ایسا ہی ہو گا اور اگر نہیں چاہتی تو پھر ہمیں فارمولا مہیا کرا دو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے‘‘۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہمارا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہی ہے‘‘...... جیک نے غرا کر کہا۔

’’میں نے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کیا تھا اور انجلا جس انداز میں بات کر رہی تھی اس کے لہجے سے ہی مجھے اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔ میں نے بھی جان بوجھ کر تمہارے چیف بروس سے اسکارم ایجنسی کی کوئی بات نہیں کی تا کہ وہ چونک نہ پڑے کہ تمہاری جگہ کوئی اور بات کر رہا ہے‘‘...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

"تم واقعی ذہین ہو۔ ماننا پڑے گا تم سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں رہ سکتا ہے"...... انجلا نے کہا۔

"تو پھر تمہارا مجھ سے تعاون کرنا ہی اچھا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب سارا سچ سامنے آ ہی گیا ہے تو ہم اس سے انکار نہیں کریں گے کہ ہمارا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہے اور اگر تمہاری واقعی یہی نیت ہے تو میں تم سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سب تمہیں بتانا ہو گا کہ تم مجھ سے کس قسم کا تعاون چاہتے ہو"...... انجلا نے کہا۔

"مجھے فارمولا چاہئے اس لئے اب یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہو گا کہ تم کیا کر سکتی ہو اور کیا نہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں فارمولا کیسے حاصل کر سکتی ہوں۔ چیف مجھے فارمولا دینے سے رہا اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ چیف نے فارمولا اپنے پاس نہیں رکھا ہو گا اس نے فارمولا ضرور کسی لیبارٹری میں بھیجا ہو گا اور یہ وہ لیبارٹری بھی ہو سکتی ہے جو اسکارم ہیڈ کوارٹر کے نیچے بنی ہوئی ہے اور میرا کسی طرح بھی اس لیبارٹری یا ہیڈ کوارٹر سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... انجلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بروس چیف ہے اور اس نے فارمولا جس لیبارٹری میں بھیجا

ہو گا اس کا لامحالہ اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ہو گا۔ اس لئے تم بروس کے ذریعے یہ فارمولا حاصل کر سکتی ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن بروس میرے کہنے پر تو فارمولا وہاں سے نہیں منگوا سکتا۔ وہ اسکارم ایجنسی کا خود مختار چیف ہے جبکہ میں اور میرا سیکشن اس ایجنسی کا حصہ ہیں بس"...... انجلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بروس سے تمہاری ملاقات نہیں ہوتی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوتی ہے مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ میرے کہنے پر فارمولا مجھے دے دے گا"...... انجلا نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم جیسی خوبصورت لڑکی سے ملاقات کے بعد بروس تمہاری بات ماننے سے انکار کر دے۔ ایک فارمولے کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں وہ تو تمہارے لئے آسمان سے تارے بھی توڑ سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہاں تم غلط ہو۔ یہ باتیں تمہارے مشرق میں ہوتی ہوں گی یہاں مغرب میں نہیں ہوتیں"...... انجلا نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ملاقات لازماً اس کے ہیڈ کوارٹر میں ہوتی ہو گی اور اب مجھے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا تو پتہ چل ہی چکا ہے جو تمہارے چیف نے خود ہی بتایا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن تم اب کیا چاہتے ہو۔ مجھے تو تمہاری باتیں سمجھ میں نہیں آ رہیں“...... انجلا نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے اندر پہنچا دو پھر میں جانوں اور بروس جانے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انجلا بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ۔ تو یہ ساری باتیں تم نے اس لئے کی ہیں۔ اب میں سمجھ گئی ہوں تم ہماری طرح چیف پر بھی قابو پا کر اس سے فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہو لیکن یہ تمہاری بھول ہے میں تمہیں کسی صورت میں بھی ہیڈ کوارٹر کے اندر نہیں لے جاسکوں گی“...... انجلا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ کام اب میرے لئے مشکل ثابت ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہو تو یہ تمہاری بھول ہے۔ وہاں کا چیکنگ سسٹم اس قدر سخت ہے کہ تم کسی صورت میں ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکو گے اور تم نے چیف کی بات نہیں سنی۔ اس نے کہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے“...... انجلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سیلڈ ہیڈ کوارٹر کو کیسے کھولا جاتا ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں۔

میرے بس وہاں پہنچنے کی دیر ہے پھر تمہارے ہیڈ کوارٹر کی ریڈ بلاک کی بنی ہوئی دیواریں بھی ریت کی دیواریں ثابت ہوں گی میں انہیں تباہ کر کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاؤں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر کے ساتھ لیبارٹری تباہی کی زد میں نہ آ جائے ورنہ کیا ہو گا یہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ تم مجھے گولی مار دو یا میرا رعشہ رعشہ الگ کر دو۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے اندر نہیں لے جاؤں گی“...... انجلا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”لیکن جب ایکریمیا کی اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تباہ ہو جائے گی پھر“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے“...... انجلا نے جواب دیا۔

”او کے پھر جو فوری طور پر ممکن ہو سکتا ہے اسے تو ممکن بنا دیں۔ باقی بعد میں دیکھا جائے گا۔ تنویر حکم کی تعمیل کر دو“...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”عمران۔ کیا تم میری ایک بات مانو گے“...... اچانک خاموش بیٹھے جیک نے کہا تو عمران چونک کر جیک کی طرف مڑ گیا۔

”کیا بات“...... عمران نے پوچھا۔

”اگر میں تم سے وعدہ کر لوں کہ میں وہ فارمولا لا کر تمہیں دے دوں گا تو کیا تم مجھ پر اعتماد کر سکو گے“...... جیک نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو جیک۔ کیا تم پاگل ہو

گئے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... انجلا نے جیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”عمران جو کچھ کہہ رہا ہے بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے انجلا۔ یہ واقعی اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری بھی تباہ کر سکتا ہے۔ سوچو اگر ہیڈ کوارٹر کے ساتھ لیبارٹری بھی تباہ ہو گئی تو ایکریمیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا جبکہ اس فارمولے کو واپس کرنے سے ایکریمیا کا براہ راست کوئی نقصان نہیں ہے کیونکہ یہ پاکیشیا کا ہی فارمولا ہے“۔ جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن چیف بروس کسی صورت بھی فارمولا دینے پر تیار نہیں ہو گا۔ الٹا ہم پر غداری کے الزام میں مقدمہ بنا دے گا اور ہمیں فائرنگ اسکواڈ کے سامنے کھڑا کر دے گا“...... انجلا نے کہا۔

”عمران میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں یہ فارمولا واقعی تمہیں دلوا سکتا ہوں لیکن اس کے لئے تمہیں مجھ پر اور انجلا پر اعتماد کرنا ہو گا“...... جیک نے انجلا کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم پر اعتماد کیا جا سکتا ہے لیکن پہلے مجھے بتاؤ کہ تمہارے ذہن میں کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ایکریمیا کے سیکرٹری خارجہ لارڈ پال میرے قریبی عزیز بھی ہیں اور وہ انتہائی سمجھ دار انسان بھی ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ بات سمجھ جائیں گے اور اگر انہوں نے احکامات دے دیئے تو چیف بروس بھی کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکے گا کیونکہ وہ ان کی بات

نہیں ٹالتے ہیں“...... جیک نے کہا۔

”کہاں ہیں ان کا آفس“...... عمران نے پوچھا۔

”ناراک میں“...... جیک نے جواب دیا۔

”لیکن ناراک میں جانے میں تو کافی وقت لگ جائے گا جبکہ اس ہیڈ کوارٹر سے باہر ہماری انتہائی شدت سے تلاش جاری ہے اور ہم یہاں بھی زیادہ دیر نہیں رک سکتے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر تم میرے ساتھ ناراک چلو۔ میں ساتھ رہوں گا تو کوئی تم پر ہاتھ نہیں ڈال سکے گا“...... جیک نے کہا۔

”کیسے لے جاؤ گے ہمیں“...... عمران نے پوچھا۔

”میک اپ میں خصوصی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے“...... جیک نے جواب دیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے

”انجلا کا کیا کرنا ہے کیا یہ بھی ہمارے ساتھ جائے گی یا یہاں رک کر ہمارے خلاف بدستور کارروائی کرے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں یہاں نہیں رکوں گی۔ جہاں جیک جائے گا میں اس کے ساتھ ہی جاؤں گی“...... انجلا نے کہا۔

”اس بات کا مجھے تب یقین آئے گا جب تم اپنے گروپس کو ہماری تلاش سے روک دو اور اگر تم چیف کو مطمئن کرنا چاہتے ہو تو ان گروپس کو ہماری تلاش کے لئے دوسری ڈائریکشن کا بتا دو۔ وہ وہاں ٹکریں مارتے رہیں گے اور ہم تمہارے ساتھ ناراک روانہ ہو

جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ میں کر سکتی ہوں''...... انجلا نے فوراً ہی رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ ان سے فون پر بات کرو گی یا ٹرانسمیٹر پر''...... عمران نے پوچھا۔

''فون پر''...... انجلا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ نمبر بتاؤ میں بات کراتا ہوں''...... عمران نے کہا تو انجلا نے نمبر بتائے دیئے۔ عمران نے فون پیس پر نمبر پریس کیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے فون سیٹ تنویر کی طرف بڑھا دیا۔ تنویر نے انجلا کے قریب جا کر فون کا رسیور اس کے کان اور منہ سے لگا دیا۔

''جیگر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سنو جیگر ابھی ابھی حتمی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم عمران سمیت لوگاڈیا میں چیک کی گئی ہے اس لئے یہاں ان کی تلاش کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دو اور سب کو لے کر لوگاڈیا روانہ ہو جاؤ اور وہاں جا کر ان کی سرچنگ کرو''...... انجلا نے کہا۔

''یس مادام۔ لیکن کیا وہ لوگ جنہیں ہوٹل زارٹ سے اٹھایا گیا تھا اصل نہ تھے''...... جیگر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ واقعی سیاح ہیں اور میں نے ان سے معذرت کر لی ہے اور انہوں نے معذرت قبول بھی کر لی ہے اس لئے اب وہ آزاد ہیں۔ ان کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ تم ان پر توجہ دو گے''...... انجلا نے کہا۔

''اوکے مادام۔ میں پورے سیکشن کو ہدایات جاری کر دیتا ہوں''...... جیگر نے کہا۔

''اوکے۔ اور سنو میں جیک کے ساتھ ایک ضروری کام کے سلسلے میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ناراک جا رہی ہوں اس لئے تم نے اب خود ہی یہاں کا خیال رکھنا ہے''...... انجلا نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور انجلا کے اشارے پر تنویر نے رسیور ہٹا کر کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ میز پر رکھ دیا۔

''سیکرٹری خارجہ لارڈ پال کا فون نمبر بتاؤ جیک تاکہ میں تمہاری ان سے بات کرا کر کنفرم ہو جاؤں کہ تمہارے واقعی ان سے قریبی تعلقات ہیں اور مجھے ان کے بات کرنے سے اس بات کا بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ واقعی تمہاری بات مان بھی سکتے ہیں یا نہیں''۔ عمران نے کہا تو جیک نے اسے نمبر بتا دیئے۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی وہ آفس میں نہیں ہوں گے۔ میں ان کی رہائش گاہ کا نمبر بتاتا ہوں وہاں کال کرو''...... جیک نے کہا اور ایک اور نمبر بتا دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون

اٹھا کر وہ خود جیک کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ تنویر اس کے ساتھ تھا۔ اس نے فون پیس جیک کے کان سے لگا دیا تو جیک نے گردن موڑ کر اسے سنبھال لیا جبکہ فون سیٹ تنویر نے پکڑ لیا تھا۔ عمران نے اس پر وہ نمبر پریس کر دیئے جو سیکرٹری خارجہ کی رہائش گاہ کے تھے۔

"لیں"...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"میں جیک میکوڈے بول رہا ہوں۔ انکل پال موجود ہیں میری ان سے بات کرائیں"...... جیک نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ پال بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے ہی آن تھا اس لئے دوسری طرف کی آوازیں بخوبی سنائی دے رہی تھیں۔

"انکل میں جیک بول رہا ہوں فلاڈیا سے"...... جیک نے کہا۔

"اوہ جیک تم۔ خیریت کیسے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

"میں ٹھیک ہوں انکل اور میں آپ سے کل آفس میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ انتہائی ضروری اور اہم مسئلہ ہے۔ میرے ساتھ انجلا بھی ہو گی اور ایک مہمان بھی"...... جیک نے کہا۔

"لیکن بات کیا ہے۔ یہ تو بتاؤ"...... لارڈ پال کے لہجے میں

تشویش تھی۔

"انکل تشویش کی کوئی بات نہیں ہے البتہ یہ بات ایکریمیا کے مجموعی مفاد کے سلسلے میں ہے اور آپ سے ڈسکشن کرنی ہے"۔ جیک نے کہا۔

"کس سلسلے میں بات کرنی ہے تم نے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ فکر نہ کریں انکل۔ اہم بات ہے لیکن میں فون پر یہ بات نہیں کر سکتا"...... جیک نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ آجانا میں کہہ دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے بے حد شکریہ"...... جیک نے کہا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر رسیور بھی جیک کے کان سے ہٹا کر اس نے کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ہے"...... جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن یہاں ہیڈ کوارٹر کے تمام افراد مارے جا چکے ہیں ظاہر ہے تمہاری اور انجلا کی عدم موجودگی میں یہ بات سامنے آجائے گی اور اس طرح بروس تک اطلاع پہنچ جائے گی۔ پھر"۔ عمران نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو وہ میں سنبھال لوں گی۔ یہ میرے سیکشن

کے آدمی ہیں چیف بروس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے''...... انجلا نے کہا۔

''شرط یہی ہے کہ تمہیں فوراً یہاں سے ہمارے ساتھ ناراک روانہ ہونا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''ہم تیار ہیں''...... جیک اور انجلا دونوں نے کہا۔

''بس اس بات کا دھیان رہے کہ اس میں تم دونوں کی کوئی چال ہوئی تو تم دونوں کے لئے اچھا نہ ہوگا اور پھر ہیڈ کوارٹر کے ساتھ لیبارٹری کی تباہی کا بار بھی تم دونوں کو ہی اٹھانا پڑے گا''...... عمران نے مڑ کر ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر دروازے کی طرف جاتا اس کی نظریں دیوار پر پڑیں تو وہ یکلخت ٹھٹھک گیا۔ دیوار کا رنگ پہلے وائٹ تھا لیکن اب اس کا رنگ بدل کر نیلگوں مائل ہو رہا تھا۔

''یہ دیوار کا رنگ کیوں بدل رہا ہے''...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو بلیو کراس ریز ہے''...... اچانک انجلا نے چیختے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''بلیو کراس ریز۔ کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بلیو کراس کیسکو ریز ہے عمران جس سے دیواروں کے پیچھے اور تہہ خانوں میں بھی چھپے ہوئے افراد کی تعداد کا پتہ لگایا جا سکتا

ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف کو اس بات کا علم ہوگیا ہے کہ ہم یہاں ہیں اور اسے ہماری کسی بات پر شک ہوا ہے اس لئے اس نے یہ ریز ہیڈ کوارٹر سے یہاں پھیلائی ہے تاکہ معلوم کر سکے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے''...... انجلا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ جیک کا بھی رنگ اُڑا ہوا تھا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے ہے چیف بروس کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہوگیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ نہ صرف علم ہوگیا ہے بلکہ ہوسکتا ہے اس نے ہماری یہاں ہونے والی بات چیت بھی سن لی ہو''...... جیک نے کہا۔

''تو پھر تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر خطرے میں ہے۔ ہمیں یہاں سے نکلنا چاہئے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسی لمحے اسے دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس کے ساتھی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

''کیا ہوا''...... عمران نے کہا۔

''اس عمارت کو چاروں طرف سے گھیرا جا رہا ہے عمران۔ مسلح فورس آئی ہے اور ان کے ساتھ دو گن شپ ہیلی کاپٹر بھی ہیں جو عمارت پر منڈلا رہے ہیں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہم ہر طرف سے گھیرے جا چکے ہیں۔ اب فورس اندر داخل ہوگی اور یہاں سب کچھ ختم کر دے گی۔ چیف اب ہمیں بھی زندہ

نہیں چھوڑے گا۔ شاید چیف نے بلیک اسکواڈ کو بھیجا ہے۔ بلیک اسکواڈ چیف کے حکم پر صرف تباہی اور بربادی پھیلانے نکلتا ہے''...... جیک نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سب ایک ساتھ یہاں کیوں آئے ہو۔ کسی ایک کو تو باہر رک کر ان پر نظر رکھنی چاہئے تھی''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

''ان سب کا انداز بے حد جارحانہ ہے اور ان کے پاس میزائل لانچر بھی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ اس عمارت کو مکمل طور میزائل مار کر تباہ کرنا چاہتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں باہر ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ در و دیوار بری طرح سے لرز کر رہ گئے اور وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے اور پھر باہر جیسے ہر طرف قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ ہر طرف سے تیز اور خوفناک دھماکوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اسی لمحے چھت کے درمیان ایک زور دار کڑاکا ہوا اور چھت کا ایک حصہ تیزی سے نیچے گرتا دکھائی دیا۔

''دیواروں کی جڑوں کی طرف کود جاؤ''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی تیزی سے دیوار کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ ابھی وہ کود کر دیواروں کے پاس پہنچے ہی تھے کہ چھت کا ایک حصہ گڑگڑاہٹ کی تیز آواز

کے ساتھ الگ ہوا اور نیچے گرتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ماحول یکلخت انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چیخیں ایک لمحے کے لئے ابھری تھیں اور پھر وہاں یکلخت خاموشی چھا گئی۔ موت کی سی خاموشی البتہ باہر بدستور زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے عمارت پر بدستور بم اور میزائل برسائے جا رہے ہو۔

چیف بروس اپنے آفس میں بیٹھا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے تیز اور کرخت آواز میں کہا۔

"کنٹرول روم سے بلیکی بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیوں کال کیا ہے"...... بروس نے کہا۔

"چیف ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کی مادام انجلا سے بات ہوئی تھی۔ میں اس وائس ریکارڈنگ کو چیک کر رہا تھا تو مجھ پر ایک عجیب انکشاف ہوا ہے"......بلیکی نے کہا۔

"کیسا انکشاف"...... بروس نے چونک کر کہا۔

"آپ نے مجھے حکم دیا ہوا ہے کہ آپ کی جب بھی ڈائریکٹ نمبر پر کسی سے بات ہو تو میں اسے اپنے سسٹم پر ریکارڈ کیا کروں

اور اس کال کو ٹریس کرنے کے ساتھ ساتھ اسے مکمل چیک کیا کروں۔ مادام انجلا کی پہلے آنے والی کال اور اس کے بعد آنے والی کال کو میں چیک کر رہا تھا تو دوسری کال کے شروع ہوتے ہی وائس میچنگ مشین ایم سی ون نے کاشن دینا شروع کر دیا۔ میں کاشن دیکھ کر چونک پڑا اور پھر جب میں نے دونوں کالز کی آوازوں کو میچ کیا تو میچنگ مشین کے مطابق آپ کو پہلے کی گئی کال مادام انجلا کی ہی تھی لیکن دوسری کال میں آواز مادام انجلا کی تھی جبکہ بولنے والا کوئی اور تھا"...... بلیکی نے کہا تو بروس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ انجلا کی آواز میں کوئی اور بول رہا تھا"...... بروس نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اس جدید مشین ایم سی ون میں وائس چیکر لگایا گیا ہے جو کسی بھی انسان کے بدلے ہوئے لہجے سے نہ صرف اس کی شناخت کر لیتا ہے بلکہ اس کے ڈیٹا میں پہلے سے ہی اگر ریکارڈ ہو تو یہ بدلی ہوئی آواز والے کا سارا ڈیٹا بھی سامنے لے آتا ہے۔ مشین میں اس آدمی کا ڈیٹا تو نہیں ملا ہے لیکن مشین کے انتہائی حساس سنسرز سے یہ بات ضرور پتہ چل گئی ہے کہ یہ کوئی مرد تھا جس نے مادام انجلا کی آواز کی کامیاب نقل کی تھی"...... بلیکی نے جواب دیا تو بروس کو اپنے دماغ میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔

''اوہ اوہ۔ کیا تم کنفرم ہو کہ دوسری کال مجھے انجلا نے نہیں بلکہ کسی مرد نے اس کی آواز میں کی تھی''...... بروس نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں کنفرم ہوں کہ یہ آواز مادام انجلا کی نہیں تھی بلکہ کوئی مرد اس کی آواز کی نقل کر رہا تھا۔ کامیاب نقل''...... بلیکی نے جواب دیا تو چیف بروس کا ایک ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔ اس کی آنکھوں میں خوف کی جھلک دکھائی دینے لگی۔

''مشین کے مطابق یہ کال کہاں سے کی گئی تھی۔ کیا تم نے کال ٹریس کی ہے''...... بروس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''یس چیف''...... بلیکی نے کہا اور پھر اس نے کال کی لوکیشن کے بارے میں بروس کو بتانا شروع کر دیا۔

''یہ لوکیشن تو انجلا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی ہے۔ تم فوراً آر بی سیون مشین آن کرو اور اس سے انجلا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں بلیو کراس کیسکو ریز پھیلا دو۔ اس ریز کو پھیلا کر مایوٹری زیم مشین کو لنک کرو اور دیکھو کہ سیکشن میں اس وقت کون کون موجود ہے اور وہاں کیا ہو رہا ہے۔ ہری اپ''...... بروس نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... بلیکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو بروس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اس کا مطلب ہے کہ انجلا اور جیک نے مجھ سے جھوٹ بولا

تھا کہ انہیں ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور عمران نے ان دونوں پر قابو پا لیا ہے۔ یہ عمران ہی ہے جو دوسروں کی آوازوں کی کامیاب نقل کرنے میں ماہر ہے چاہے وہ کوئی عورت ہو یا مرد۔ ایم سی ون مشین کے مطابق انجلا کی آواز میں کسی مرد نے بات کی تھی تو یہ سوائے عمران کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ میں بھی اس آواز سے دھوکہ کھا گیا اور میں نے خود ہی عمران کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دیا۔ یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔ اب عمران کو اسکارم کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا ہے۔ وہ اب اس ہیڈ کوارٹر پر ٹوٹ پڑے گا ہر طرف تباہی مچا دے گا''...... بروس نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بروس نے سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

''بلیکی بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے بلیکی کی انتہائی حد تک تشویش زدہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ تم گھبرائے ہوئے کیوں ہو''...... بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''مادام انجلا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا تو نقشہ ہی بدلا ہوا ہے چیف۔ میں چاہتا ہوں آپ ایک بار کنٹرول روم میں آ کر خود دیکھ

لیں''...... دوسری طرف سے بلیکی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''سچویشن کیا ہے۔ مجھے بتاؤ''...... بروس نے غرا کر کہا۔

''مادام انجلا اور جیک دونوں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں چیف اور وہاں چھ افراد موجود ہیں جنہوں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ ہیڈ کوارٹر کی سرچنگ کر رہے ہیں''...... بلیکی نے جواب دیا تو بروس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کون ہیں وہ۔ کیا تم ان کے چہرے دیکھ سکتے ہو''...... بروس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ بظاہر تو مقامی معلوم ہو رہے ہیں لیکن ان کے انداز سے لگ رہا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں جنہیں آپ نے تمام سیکشنز کو تلاش کرنے کا حکم دے رکھا ہے''...... بلیکی نے کہا۔

''کیا تم عمران کو اس کی قدوقامت سے پہچان سکتے ہو''...... بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ ایک آدمی کا قد کاٹھ عمران جیسا ہی ہے اور سب اسی کے حکم پر عمل کر رہے ہیں''...... بلیکی نے کہا۔

''ان کی آوازیں سن رہے ہو تم''...... بروس نے چونک کر کہا۔

''نو چیف۔ میرے پاس ان کی آوازیں سننے کی سہولت موجود نہیں ہے۔ لیکن جیک اور انجلا راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہونے

کے باوجود جس طرح سے عمران سے باتیں کر رہے ہیں انہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ انہوں نے عمران کی کوئی بات مان لی ہے اور وہ اس سلسلے میں اس سے ڈسکس کر رہے ہیں۔ وہ اب کافی نارمل اور مطمئن دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیکی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو انہوں نے یقیناً عمران کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہوں گے اور انہیں ہیڈ کوارٹر کی تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہوگا۔ تم نے ہیڈ کوارٹر کو سیلڈ کیا ہوا ہے نا''...... بروس نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ہیڈ کوارٹر سیلڈ ہے اور میں نے اس کی حفاظت کے تمام انتظامات بھی ڈبل کر رکھے ہیں''...... بلیکی نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ پتہ چل چکا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہیں۔ مجھے ہیڈ کوارٹر کے باہر بھی انہیں روکنے کے انتظامات کرنے ہوں گے۔ میں بلیک اسکواڈ سے بات کرتا ہوں اور انہیں احکامات دیتا ہوں کہ وہ مسلح ہو کر اس پہاڑی علاقے کو گھیر لیں جہاں اسکارم ہیڈ کوارٹر موجود ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی وہ انہیں ہلاک کر دیں۔ انہیں کسی بھی صورت میں وہ ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچنے دیں''...... بروس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا''...... بلیکی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم ان پر نظر رکھو۔ میں بلیک اسکواڈ کے مسلح افراد کو

انجلا کے ہیڈ کوارٹر بھی بھیج دیتا ہوں تا کہ وہ اسے میزائلوں اور بموں سے اُڑا دیں''...... بروس نے کہا۔

''اوہ چیف۔ اگر ایسا ہوا تو جیک اور انجلا بھی زندہ نہیں بچیں گے''......بلیکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے مجھے درجنوں جیک اور انجلا بھی قربان کرنا پڑیں تو میں کروں گا۔ نانسنس۔ تمہیں جو کہا گیا ہے اس پر عمل کرو باقی میں خود دیکھ لوں گا''...... بروس نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

''وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی جیک اور انجلا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے ہیں اور اب یہ ان دونوں کی مدد سے اسکارم ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔لیکن میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی حال میں اسکارم ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکیں گے''...... بروس نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ٹاپ کلب''...... رابطہ ملتے ایک تیز اور بھاری آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں''...... بروس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''جان کارلوس سے بات کراؤ۔ فوراً''...... بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

''جان کارلوس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں''...... بروس نے اسی انداز میں کہا۔

''یس چیف''...... جان کارلوس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو جان کارلوس۔ کیا تم جیک اور انجلا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے''...... بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ ڈائم لائن کے پاس لٹل فورسٹ کے پاس ہی ہے ان کا ہیڈ کوارٹر''...... دوسری طرف سے جان کارلوس نے جواب دیا۔

''گڈ۔ فوراً اپنا بلیک اسکواڈ لے کر وہاں پہنچو اور اس ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دو۔ وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ انہوں نے انجلا اور جیک کو راڈز والی کرسیوں پر جکڑ رکھا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ ان دونوں کو ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کریں ان سب کو ہلاک کر دو۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جیک اور انجلا بھی اس ایکشن میں مارے گئے ہیں۔ تمہیں جلد سے جلد

بلیک اسکواڈ لے کر وہاں پہنچنا ہے۔ ہری اپ“...... بروس نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے جان کارلوس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اور سنو۔ اپنے اسکواڈ کے باقی تمام افراد کو بلوٹم پہاڑی کے گرد گھیرا ڈالنے کے لئے بھیج دو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی انجلا کے ہیڈ کوارٹر سے نکل گئے تو وہ لامحالہ بلوٹم پہاڑی علاقے تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور میں چاہتا ہوں کہ اگر وہ وہاں آئیں تو بلیک اسکواڈ انہیں کسی بھی حالت میں زندہ واپس نہ جانے دے۔ پہاڑیوں کے ساتھ ارد گرد کے جنگل میں بھی تمہارے آدمی ہونے چاہئیں اور اگر وہاں تمہیں چوہے کا ایک بچہ بھی دکھائی دے تو وہ بھی نہیں بچنا چاہئے“...... بروس نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی“...... جان کارلوس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور بروس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ بلیک اسکواڈ، اسکارم ایجنسی کے ریڈ سیکشن سے تعلق رکھتا تھا جس کا کام چیف کے حکم سے کہیں بھی تباہی اور بربادی پھیلانی ہوتی تھی جس کے لئے یہ اسکواڈ ہر قسم کا تباہ کن اسلحہ آزادانہ استعمال کرتا تھا۔ اس اسکواڈ کے پاس تیز رفتار کاریں اور گن شپ ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے اس لئے وہ کم سے کم وقت میں دور موجود ٹارگٹ تک بھی پہنچ جاتے تھے اور اس اسکواڈ کا انچارج جان کارلوس تھا جو صرف چیف

کا حکم سنتا تھا اور اس سے کوئی سوال و جواب نہیں کرتا تھا۔ رسیور رکھنے کے چند لمحوں بعد بروس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”کنٹرول روم سے بلیکی بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی بلیکی کی آواز سنائی دی۔

”چیف بول رہا ہوں“...... بروس نے غرا کر کہا۔

”اوہ۔ یس چیف“...... بلیکی نے جواب دیا۔

”کیا سچویشن ہے“...... بروس نے کہا۔

”وہ بدستور انجلا اور جیک سے بات کر رہے ہیں چیف اور عمران کے باقی ساتھی ہیڈ کوارٹر کی مکمل تلاشی لینے میں مصروف ہیں۔ میں ان سب کو دیکھ سکتا ہوں“...... بلیکی نے کہا۔

”او کے۔ میں نے بلیک اسکواڈ کو بھیج دیا ہے۔ وہاں پہنچتے ہی وہ ہیڈ کوارٹر پر پوری طاقت سے حملہ کر دیں گے۔ تم نے اس وقت تک اسکرین سے نظریں نہیں ہٹانی جب تک تم اس ہیڈ کوارٹر سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کے ٹکڑے اُڑتے نہ دیکھ لو“...... بروس نے کہا۔

”یس چیف“...... بلیکی نے کہا تو بروس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”کاش۔ اے کاش کہ عمران اور اس کے ساتھی بلیک اسکواڈ کے وہاں پہنچنے تک رکے رہیں۔ میری دعا ہے کہ اس حملے میں یہ سب

ہلاک ہو جائیں''...... بروس نے دعائیہ لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''کرسٹائن بول رہی ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں''...... بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سن کر کرسٹائن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کرسٹائن تم اپنے ٹارگٹ گروپ کے ساتھ تیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں ایک اہم ذمہ داری سونپنے والا ہوں''...... بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ہر وقت تیار ہوں۔ آپ حکم کریں''۔ دوسری طرف سے کرسٹائن نے بے حد مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیسا کہ اسکارم ایجنسی کے تمام سیکشنوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کے بارے میں تمام تفصیلات فراہم کر دی گئی تھیں وہ تفصیلات تم تک بھی پہنچ چکی ہوں گی''...... بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ تفصیلات کے مطابق ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف آپ چند مخصوص سیکشنوں کو حرکت میں لائے ہیں اور باقی سیکشنوں کو آپ نے ریزرو رکھا ہوا ہے تا کہ ضرورت کے وقت ان سے کام لیا جا سکے''...... کرسٹائن نے کہا۔

''ہاں۔ اور اب تمہارے سیکشن کے متحرک ہونے کا وقت آ گیا

ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو انجلا اور جیک نے ٹریس کر لیا تھا اور انہیں پکڑ کر اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر لے گئے تھے۔ انہوں نے شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کو راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا تھا۔ انہیں چاہئے تھا کہ اگر وہ کنفرم ہو گئے تھے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو وہ انہیں فوراً گولیاں مار کر ہلاک کر دیتے لیکن عام ایجنٹوں کی طرح وہ بھی ان سے پوچھ گچھ کے چکروں میں پڑ گئے اور جب انہیں گولیاں مارنے کا وقت آیا تو عمران نے حسب سابق ساری سچوئیشن ہی پلٹ کر رکھ دی اور بجائے ہلاک ہونے کے جیک اور انجلا کے ساتھیوں کو ہلاک کیا اور انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر ان دونوں کو راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا۔ اس کے بعد ظاہر ہے عمران کے سامنے ان کی زبان کھلنی ہی تھی۔ انہوں نے انجلا اور جیک کی زبانیں کھلوا لیں اور اسکارم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں''...... بروس نے کہا اور پھر وہ بلیکی کی بتائی ہوئی ساری تفصیلات اسے بتانا شروع ہو گیا۔

''میں نے فوری طور پر بلیک اسکواڈ کو الرٹ کر دیا ہے۔ انہوں نے اسکارم ہیڈ کوارٹر کے علاقے کو بھی اپنے گھیرے میں لے لیا ہے اور دوسری طرف بلیک اسکواڈ کا ایک گروپ، انجلا کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بھی روانہ کر دیا ہے تا کہ اس ہیڈ کوارٹر کو اُڑا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا جا سکے۔ وہاں انجلا اور جیک بھی موجود ہیں جو ظاہر ہے اس آپریشن میں ہلاک ہو جائیں گے۔ مجھے

اس بات کا یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس آپریشن میں نہیں بچ سکیں گے لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ بلیک اسکواڈ کے آپریشن کے بعد تم اس مقام پر جاؤ اور جا کر ان کی لاشیں تلاش کرو اور اردگرد کے تمام علاقوں کی بھی چیکنگ کر لو تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی بھوتوں کی صورت میں بھی دکھائی دیں تو تم ان کے خلاف ایکشن لے سکو۔ جب تک ان کی لاشیں نہیں مل جاتیں اس وقت تک مجھے اس بات پر یقین نہیں آئے گا کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں‘‘...... بروس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’لیس چیف۔ میں ابھی اپنے گروپ کے ساتھ روانہ ہو جاتی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر انجلا کے ہیڈ کوارٹر میں لاشوں میں تبدیل ہو کر مدفون ہو گئے ہیں تو میں بھاری مشینری لے جا کر ان کی لاشیں وہاں سے نکلوا لوں گی۔ ان کی لاشیں مل گئیں تو میں آپ کو انفارم کر دوں گی‘‘...... کرسٹائن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بروس نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ کر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ کرسٹائن کا تعلق اسکارم ایجنسی کے ٹاپ سیکرٹ سیکشن جسے ٹی پی ایس کہا جاتا تھا سے تھا جو مناسب وقت پر اور دوسرے تمام سیکشنوں کے ناکام ہونے یا پھر ان کے ختم ہونے کے بعد ہی حرکت میں آتا تھا۔ ابھی ایسا تو کچھ نہیں تھا کہ اسکارم ایجنسی کے سارے سیکشن ختم ہو گئے ہوں یا انہیں ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ہو لیکن اس کے باوجود بروس عمران اور اس کے

ساتھیوں کے سلسلے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر صورت میں کچل کر رکھ دینا چاہتا تھا اس لئے وہ اپنے تمام سیکشنوں کو متحرک کر رہا تھا۔ بلیک اسکواڈ کو انجلا کے ہیڈ کوارٹر سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کرنے کے لئے بھیجنے کے باوجود اسے قرار نہ آیا تھا اسی لئے اس نے ٹی پی ایس کو بھی متحرک ہونے کا حکم دے دیا تھا اور اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

چھت کا ایک بڑا سا ٹکڑا ٹھیک ان راڈز والی کرسیوں پر گرا تھا جس پر انجلا اور جیک جکڑے ہوئے تھے۔ چیخوں کی آوازیں ان کے منہ سے نکلی تھیں اور وہ چھت کے اس ٹکڑے تلے بری طرح سے کچلے گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اگر بروقت دیوار کی جڑ کی طرف چھلانگ نہ لگا دی ہوتی تو ان کا بھی ایسا ہی حشر ہونا تھا۔ ابھی وہ دیوار کے قریب گرے ہی تھے کہ تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے خود بخود پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہوتی چلی گئی۔

دیوار کو اس طرح کھلتے دیکھ کر وہ چونک پڑے۔ شاید بموں اور میزائلوں نے عمارت کے کنٹرول سسٹم کو بری طرح سے متاثر یا تباہ کر دیا تھا کہ وہاں موجود ایک خفیہ راستے کا دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔ دوسری طرف نیچے جاتی ہوئی ایک سرنگ سی دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ سرنگ ہے۔ اس میں چلو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے سرنگ میں کود گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی سرنگ میں چھلانگیں لگا دیں اور وہ ابھی سرنگ میں کودے ہی تھے کہ تہہ خانے کی چھت پوری طرح سے تباہ ہو کر نیچے آ گری اور سرنگ میں یکلخت تاریکی چھا گئی۔ سرنگ چونکہ عمودی انداز میں نیچے جا رہی تھی اس لئے چھلانگیں لگاتے ہی وہ کمر کے بل گرے اور پھر بری طرح سے رول ہوتے ہوئے نیچے ہی نیچے گرتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ گہرائی میں پہنچ کر ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے رک گئے۔ دور دھماکوں کی آوازیں بدستور سنائی دے رہی تھی اور انہیں دھماکوں کی دھمک یہاں بھی محسوس ہو رہی تھی۔

''ٹھیک ہو تم سب''...... عمران کی آواز ابھری۔

''ہاں''...... ان سب نے کہا۔

''یہ کون سی جگہ ہے''...... جولیا نے اٹھ کر اپنا لباس جھاڑتے ہوئے کہا جو دھول سے بری طرح سے اٹ گیا تھا۔

''یہ انجلا اور جیک نے اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے تہہ خانوں میں ایمرجنسی طور پر نکلنے کے لئے کوئی راستہ بنایا ہوا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''لیکن یہ خود کیسے کھل گیا''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دھماکوں سے عمارت کا ہر حصہ تباہ ہو رہا ہے۔ اس تباہی کے

اثرات یقیناً کنٹرولنگ سسٹم تک بھی پہنچ گئے ہوں گے۔ سرکٹ بریک ہونے کی وجہ سے یا تو تمام سسٹم جام ہو جاتا ہے یا پھر تیز برقی رو کی وجہ سے آوٹ آف کنٹرول ہو جاتا ہے اور پھر یہ مخصوص مکنیزم کے تحت کام کرتا ہے۔ شاید اس راستے کے اوپن کلوز سسٹم کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔ کسی شارٹ سرکٹ یا تیز رو کی وجہ سے اس کا سسٹم خود بخود اوپن ہو گیا اور یہ راستہ کھل گیا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ راستہ جاتا کہاں ہے“...... جولیا نے کہا۔

”جہاں بھی جائے گا فی الحال تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہم اس سرنگ کی وجہ سے یقینی موت سے بچ گئے ہیں ورنہ اسکارم ایجنسی کے چیف نے تو انجلا اور جیک کے ساتھ ہم سب کو اس عمارت میں ہی دفن کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ بموں اور میزائلوں سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کرا رہا ہے تاکہ ہم اس میں ہی دفن ہو جائیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی میں نے انجلا اور جیک کا حشر دیکھا ہے۔ وہ بے چارے تو بری طرح سے کچلے گئے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”وہ بے چارے نہیں تھے لیکن پھر بھی ہمیں موقع ملتا تو ہم انہیں وہاں سے نکال کر لے آتے“...... جولیا نے کہا۔

”ہمارا سارا اسلحہ وہیں رہ گیا ہے اور ہمارے پاس ایک چھوٹی سی ٹارچ بھی نہیں ہے۔ نجانے یہ سرنگ کس طرف جاتی ہے اور

اس کی طوالت کتنی ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”کچھ دیر رکو۔ تھوڑی ہی دیر میں ہماری آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو جائیں گی اور پھر ہمیں کچھ نہ کچھ دکھائی دینا شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ ہمیں کہاں جانا ہے“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں تو انہیں سرنگ دور جاتی ہوئی دکھائی دی۔ یہ کافی طویل اور کھلی سرنگ تھی۔

”اس طرف کچھ ہے شاید“...... صفدر نے کہا۔

”کس طرف“...... عمران نے پوچھا۔

”دائیں طرف دیکھیں مجھے کسی گاڑی یا جیپ کا ہیولا سا دکھائی دے رہا ہے“...... صفدر نے جواب دیا تو وہ سب اس طرف دیکھنے لگے اور پھر واقعی انہیں ایک طرف دیوار کے پاس ایک جیپ کا ہیولا دکھائی دیا۔

”چلو“...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس ہیولے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ قریب پہنچ کر انہوں نے دیکھا وہ واقعی ایک بڑی فورڈ جیپ تھی۔ عمران فوراً آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور اس نے اگنیشن پر ہاتھ مارا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اگنیشن میں چابی موجود تھی۔ عمران نے فوراً سلف مارا تو جیپ کا انجن اسٹارٹ ہو گیا۔ عمران نے جیپ کی ہیڈ لائٹس آن کر

دیں۔ ہیڈ لائٹس آن ہوتے ہی سرنگ میں روشنی سی بھرتی چلی گئی۔

"گڈ شو۔ اس جیپ نے تو ہمارا سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ سرنگ آگے جا کر ایک گول ٹنل جیسی دکھائی دے رہی تھی جو ظاہر ہے انسانی ہاتھوں سے ہی بنائی گئی تھی۔ پختہ فرش پر جیپ کے ٹائروں کے نشان واضح تھے جنہیں دیکھ کر پتہ چلتا تھا کہ اس جیپ کو استعمال میں رکھا جاتا ہے اور انجلا، جیک یا ان کے کچھ ساتھی اس خفیہ راستے کا استعمال کرتے رہتے تھے۔

"ٹنل کافی طویل ہے شاید چار پانچ کلو میٹر طویل اسی لئے یہاں یہ جیپ رکھی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس ٹنل کا اختتام کہاں ہوگا"...... جولیا نے پوچھا۔

"جہاں بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ صفدر، تنویر تم جیپ کو چیک کرو شاید اس میں اسلحہ بھی موجود ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر جیپ کے پچھلے حصے پر چڑھ گئے اور پھر وہ جیپ کے خفیہ خانوں کے ساتھ اس کی سیٹیں بھی اٹھا اٹھا کر چیک کرنے لگے۔

"نہیں۔ کچھ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بیٹھو سب جیپ میں"...... عمران نے کہا تو وہ سب جیپ میں سوار ہو گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی عمران نے جیپ آگے بڑھا دی۔ جیپ تیزی سے ٹنل میں دوڑتی چلی گئی۔ یہ ٹنل پانچ کلو میٹر طویل تھی۔ ٹنل کا اختتام ایک بند دیوار کے سامنے ہوا۔

عمران نے جیپ روکی اور پھر وہ جیپ سے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے۔ عمران نے جیپ اسٹارٹ ہی چھوڑ دی تھی تاکہ اس کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں وہ دیوار کو چیک کر سکے۔ دیوار سپاٹ تھی اور بظاہر اس میں کوئی راستہ یا رخنہ دکھائی نہ دے رہا تھا لیکن عمران کی تیز نظروں نے دیوار کے درمیان میں ایک لمبی لکیر دیکھ لی جو نیچے سے متوازی اوپر جا رہی تھی۔

"یہ دیوار لفٹ کے دروازے کی طرح دو حصوں میں تقسیم ہو کر دائیں بائیں دیوار میں گھسے گی۔ یہاں اسے کھولنے کا کوئی نہ کوئی سسٹم ضرور ہوگا۔ اردگرد کی دیواریں چیک کرو"...... عمران نے کہا اور خود بھی دیوار پر ہاتھ پھیرنا شروع ہو گیا۔ باقی سب سائیڈ کی دیواریں چیک کرنے لگے۔ عمران نے دیوار کے کونے کی طرف غور سے دیکھتا پھر وہ نیچے جھکا اور دیوار کی جڑوں کو غور سے دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ پتہ چل گیا ہے۔ تم سب دیواروں سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے دیوار کی دوسری طرف کوئی موجود ہو۔ ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی فوراً دیواروں کے ساتھ لگ گئے۔ عمران نے دیوار کی جڑ کے ایک مخصوص حصے میں پیر رکھا اور پھر اس نے پیر کو زور سے دبایا تو تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ عمران فوراً پیچھے ہٹا اور سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ دیوار درمیان سے پھٹی اور واقعی لفٹ کے دروازے کی طرح دائیں بائیں دیواروں میں گھستی چلی

گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی ہر قسم کی سچویشن سے نپٹنے کے لئے تیار تھے۔ دیوار کھلتے ہی دوسری طرف سے تیز روشنی سرنگ میں پھیل گئی۔ دوسری طرف انہیں جھاڑیاں ہی جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ شاید اس دہانے کا راستہ ان جھاڑیوں میں چھپایا گیا تھا۔

"تم سب یہاں رکو۔ میں باہر دیکھ کر آتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران آگے بڑھا اور پھر جھاڑیوں کے قریب آ گیا۔ جھاڑیوں میں ایک اور راستہ تھا جو اوپر کی طرف جا رہا تھا۔ جھاڑیاں کافی گھنی تھیں۔ عمران جھاڑیوں میں ہوتا ہوا باہر آیا تو اس نے خود کو ایک جنگل میں پایا۔ یہ جھاڑیاں اور خفیہ راستہ درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود تھا۔ عمران نے جھنڈ سے باہر جا کر اردگرد چیکنگ کی لیکن ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"یہ تو جورڈم کا جنگل ہے جو جورڈم کے انتہائی شمال مشرق میں ہے اور اس جنگل کی دوسری طرف فلاڈیا کا دوسرا بڑا شہر اورتھیو ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہاں چونکہ کوئی نہ تھا اس لئے عمران نے آواز دے کر اپنے ساتھیوں کو بلا لیا۔

"یہ تو جنگل ہے"...... جولیا نے باہر آ کر عمران کے قریب آ کر کہا۔

"ہاں۔ یہ جورڈم جنگل ہے۔ چھوٹا سا جنگل"...... عمران نے

کہا۔

"تو یہ لوگ خفیہ راستے سے یہاں آتے تھے یا یہاں سے نکل کر باہر جاتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ دیکھو۔ یہاں جھنڈ کے پاس گاڑیوں کے ٹائروں کے نشان موجود ہیں۔ شاید یہ لوگ دوسری گاڑیوں سے یہاں آتے تھے اور پھر سرنگ میں داخل ہو کر جیپ کے ذریعے ہیڈ کوارٹر پہنچتے تھے یہ کام شاید انجلا اور جیک ہی کرتے ہوں گے جب انہیں خفیہ طور پر ہیڈ کوارٹر میں جانا یا وہاں سے نکلنا ہوتا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو وہ سب وہاں ٹائروں کے نشانات دیکھنے لگا۔

"یہ اس طرف جا رہے ہیں۔ اگر ہم ان ٹائروں کے نشانوں کے ساتھ ساتھ چلیں تو ہم شاید کسی سڑک کے پاس پہنچ جائیں اور پھر وہاں سے لفٹ لے کر ہم جہاں جانا چاہئیں جا سکتے ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"ابھی ہمارا سڑک کی طرف جانا مناسب نہیں ہو گا۔ جن افراد نے ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے وہ لوگ بھی اس سڑک پر ہوں گے۔ ہمیں یہاں چھپ کر تھوڑا وقت گزارنا ہو گا تاکہ اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے والے مطمئن ہو کر یہاں سے چلے جائیں اور ہمیں مین سڑک پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے نقشہ دیکھا تھا۔ سورج کے رخ کا تعین کر کے ہم چلیں تو یہاں سے شمال کی طرف فلاڈیا کا

دوسرا شہر اورتھیو ہے۔ ہمیں پیدل چلنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ اورتھیو جانا چاہتے ہیں''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اورتھیو میں جا کر میں فارن ایجنٹ میک پال سے رابطہ کروں گا۔ اب وہی ہمارے لئے کچھ کر سکتا ہے ورنہ اس وقت تو ہم مکمل طور پر بے دست و پا ہیں۔ نہ ہمارے پاس کوئی اسلحہ ہے، نہ کوئی ٹھکانہ''...... عمران نے کہا۔

''اور اگر اسکارم ایجنسی کا کوئی سیکشن اب بھی میک پال کی نگرانی پر مامور ہوا تو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''امید تو نہیں ہے کہ ایسا ہو کیونکہ اسکارم ایجنسی براہ راست ہمارے مقابلے پر آ چکی ہے۔ انہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ ہم انجلا اور جیک کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔ انہوں نے جس خوفناک انداز میں ہیڈ کوارٹر پر میزائل برسائے ہیں ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن چکا ہوگا اور ان کے ذہن میں یہی ہوگا کہ ہم اس ملبے تلے دفن ہو چکے ہیں۔ اب جب تک وہ ملبہ ہٹا کر ہماری لاشیں دریافت نہیں کر لیتے ان کی توجہ کسی اور طرف نہیں جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اسکارم ایجنسی کے چیف کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے سرنگ موجود ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''چیف کو تو کیا شاید انجلا اور جیک کے سوا کسی کو بھی اس راستے

کا علم نہیں ورنہ فورس یہاں بھی پہنچ چکی ہوتی''...... عمران نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تو پھر چلیں۔ یہاں رک کر کیا کرنا ہے۔ اب تو دھماکوں کی بھی آوازیں آنا ختم ہو گئی ہیں۔ وہ دیکھیں دور ہر طرف سیاہ دھواں ہی دھواں پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہیڈ کوارٹر کے بچے کھچے حصے میں آگ لگی ہوئی ہے جس سے دھواں اٹھ رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔ انہوں نے دیکھا سے دور آسمان پر ایک جگہ دھواں ہی دھواں دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر وہ مخالف سمت میں چلنا شروع ہو گئے۔ جنگل زیادہ بڑا تو نہ تھا لیکن گھنا ضرور تھا اور جنگل کا یہ گھنا پن انہیں چھپانے میں مددگار ثابت ہو رہا تھا کیونکہ وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انہیں ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں جو اسی طرف آ رہے تھے۔

''وہ شاید ہیلی کاپٹروں پر ارد گرد کے علاقوں کی چیکنگ کر رہے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''شاید نہیں یقیناً۔ ہیلی کاپٹروں کی آوازیں اسی طرف سے آتی ہوئی سنائی دے رہی ہیں جہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر تھا۔ جیسے ہی آوازیں قریب آئیں سب درختوں کے پیچھے یا جھاڑیوں میں چھپ جانا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ آگے بڑھتے رہے اور پھر جب انہوں نے ہیلی کاپٹروں کی

آوازیں قریب آتی محسوس کیں تو وہ فوراً جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ کچھ ہی دیر میں انہیں دو گن شپ ہیلی کاپٹر دکھائی دیئے جو خاصی نیچے پرواز کرتے ہوئے آ رہے تھے۔ دونوں ہیلی کاپٹر جنگل کی چیکنگ کر رہے تھے۔ ایک ہیلی کاپٹر ان کے عین سروں پر سے گڑگڑاتا ہوا گزر گیا۔ ہیلی کاپٹر کافی دیر تک جنگل پر گھومتے رہے پھر وہ مڑے اور تیزی سے بلندی کی طرف جا کر ایک طرف بڑھتے چلے گئے۔

”وہ شاید مطمئن ہو گئے ہیں اس لئے واپس جا رہے ہیں“۔ جولیا نے ہیلی کاپٹروں کو واپس جاتے دیکھ کر کہا۔ عمران نے بھی ہیلی کاپٹروں کو دور جاتے دیکھ لیا تھا وہ پھر اٹھے اور ایک بار پھر اسی طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف وہ جا رہے تھے۔ تقریباً چار گھنٹے لگا تار چلتے رہنے کے بعد انہیں جنگل کی دوسری طرف سڑک اور سڑک کی دوسری طرف چند مکانات دکھائی دیئے۔ یہ مکان لکڑیوں کے بنے ہوئے تھے۔ سڑکوں پر گاڑیاں بھی دوڑ رہی تھیں۔

”ہمیں گھوم کر ایسے راستے سے جنگل سے باہر جانا ہے کہ کوئی ہمیں جنگل سے نکلتا ہوا چیک نہ کر سکے“...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب مڑے اور طویل چکر کاٹ کر جنگل سے نکل کر کھیتوں والے علاقے میں آ گئے۔ کھیتوں سے ہوتے ہوئے وہ سڑک پر آئے تو انہیں ایک ٹریکٹر ٹرالی مل گئی جس میں گھاس پھونس کو شہر کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ ٹریکٹر کا مالک ایک کسان تھا جو شریف اور نیک

دل معلوم ہوتا تھا۔ عمران نے اس سے جا کر بات کی تو وہ انہیں شہر لے جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

ایک گھنٹے بعد وہ شہر میں تھے۔ شہر میں داخل ہو کر عمران اور اس کے ساتھی مختلف بازاروں میں گھومنا پھرنا شروع ہو گئے۔ ان کے لباس اور چہروں پر میک اپ وہی تھا جو اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں چیک کیا جا چکا تھا۔ وہ جلد سے جلد اس میک اپ اور لباسوں سے جان چھڑانا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس رقم بھی نہ تھی کہ وہ اپنے حلیئے بدل سکتے۔ عمران انہیں چھوڑ کر ایک بکسٹال پر چلا گیا۔ اس نے بکسٹال کے مالک سے جا کر نجانے کیا بات کی کہ اس نے اسے فون کرنے کی اجازت دے دی۔ عمران نے نمبر ملا کر فارن ایجنٹ میک پال سے بات کی اور پھر اس نے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا۔ میک پال نے عمران سے دو گھنٹوں میں یہاں پہنچنے کا وعدہ کیا اور انہیں واپس شہر کے داخلی راستے کی طرف جانے کی ہدایات دی تو عمران نے فون بند کیا اور پھر اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر وہ انہیں لے کر شہر کے داخلی راستے کی طرف بڑھ گیا۔ اس حلیئے اور لباسوں میں ان کے پہچان لئے جانے کا خطرہ تھا لیکن شاید اسکارم ایجنسی کے چیف بروس کو اس بات پر قطعی یقین ہو گیا تھا کہ اس نے ان سب کو انجلا اور جیک کے ہیڈ کوارٹر میں دفن کر دیا ہے اس لئے وہاں ایسی کوئی نقل و حرکت دکھائی نہ دے رہی تھی جو ان کے لئے خطرے کا باعث بن سکتی ہو۔

دو گھنٹوں بعد ایک اسٹیشن ویگن اس سڑک پر آئی جس طرف میک پال نے عمران کو آنے کا کہا تھا تو عمران نے اس اسٹیشن ویگن کو دیکھتے ہی مخصوص اشارہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ کوڈ تھا جس کے بارے میں میک پال نے عمران کو بتایا تھا اور اسی نے اس اسٹیشن ویگن کی تفصیلات عمران کو پہلے سے بتا دی تھیں۔ عمران کے اشارہ کرتے ہی اسٹیشن ویگن تیزی سے ان کی طرف آئی اور رک گئی۔ اسٹیشن ویگن میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان موجود تھا۔

''کیا آپ مسٹر مائیکل ہیں اور یہ آپ کے ساتھی ہیں''...... اس نوجوان کھڑکی سے سر نکال کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میک پال''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''اوہ۔ تو آپ ہیں۔ جلدی کریں اور ویگن میں سوار ہو جائیں۔ میں نے کرسٹائن گروپ کو اس طرف آتے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ خاصی فورس ہے۔ شاید وہ ان علاقوں کی چیکنگ کرنے آ رہی ہے''...... نوجوان نے کہا جو فارن ایجنٹ میک پال تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ سب اسٹیشن ویگن کے پچھلے حصے میں سوار ہو گئے جبکہ عمران میک پال کی ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی میک پال نے ویگن کو بیک کر کے واپس لے جانے کی بجائے آگے جانے والی سڑک کی طرف بڑھا دیا اور اسے تیزی سے دوڑاتا لے گیا۔

''کون ہے یہ کرسٹائن''...... عمران نے میک پال سے پوچھا۔

''اس کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ کس ایجنسی سے یہ تو میں نہیں جانتا لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کا سیکشن ٹاپ سیکرٹ سیکشن کہلاتا ہے جو اس وقت نظر آتا ہے جب ساری ایجنسیوں کو سائیڈ پر کر دیا گیا ہو یا پھر انہیں کسی دوسری طرف لگا دیا گیا ہو۔ یہ انتہائی تیز اور خطرناک عورت ہے جو شکار تلاش کرنا بھی جانتی ہے اور اس کا شکار کھیلنا بھی۔ تیزی سے ہر طرف اپنے آدمیوں کو پھیلا دیتی ہے اور ایک بار جو اس کے شک کے دائرے میں آ جائے وہ اس کی گرفت میں آ کر کسی بھی صورت میں نہیں نکل سکتا اور جس پر اس کا شک پختہ ہو وہ اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتی''...... میک پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس کا تعلق اسکارم ایجنسی سے ہو سکتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں کہہ سکتا''...... میک پال نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہ کرسٹائن ہے اور وہ اپنے گروپ کے ساتھ اس علاقے کی چیکنگ ہی کرنے آ رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اس کے گروپ کا ایک آدمی میرا دوست ہے۔ میں اور وہ ایک کلب میں تھے جب آپ کی کال مجھے موصول ہوئی تھی۔ وہ بھی جلدی میں تھا۔ اسی نے مجھے بتایا تھا کہ مادام کرسٹائن نے گروپ

کے تمام افراد کو ان سارے علاقوں میں پھیل کر پکٹنگ کرنے کا حکم دیا ہے''...... میک پال نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''وہ اپنے آدمیوں کو لے کر کس طرف جا رہی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے اس طرف آتے ہوئے اس شہر کے داخلی راستے کی چیک پوسٹ پر اسے دیکھا تھا۔ وہ اپنے چند آدمیوں کو وہاں روک کر انہیں ہدایات دے رہی تھی اس وقت وہاں زیادہ رش نہ تھا۔ میرے کاغذات پورے تھے اور میرے پاس کراسنگ سٹی کا خصوصی پاس بھی موجود تھا اس لئے مجھے نہ روکا گیا تھا''...... میک پال نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''آگے جا کر ایک یوٹرن سے مڑ کر یہ سڑک جوتان کے علاقے سے گزر کر واپس اورتھیو کی طرف مڑ جاتی ہے۔ اس طرف کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے۔ میں اسی راستے سے آپ کو اورتھیو لے جاؤں گا وہاں میرا ایک خصوصی ٹھکانہ ہے۔ فی الحال آپ کو وہاں لے جاؤں گا اور پھر آپ کے لئے کوئی اور مناسب ٹھکانہ ڈھونڈ کر آپ کو وہاں منتقل کر دوں گا''...... میک پال نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کتنا وقت لگے گا تمہارے عارضی ٹھکانے تک پہنچنے میں''۔ عمران نے پوچھا۔

''جس راستے سے آیا ہوں۔ وہاں سے دو گھنٹے لگتے ہیں لیکن چونکہ میں جنگل کے اطراف سے گھوم کر جاؤں گا اس لئے تین سے چار گھنٹے لگ جائیں گے''...... میک پال نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ میں اطمینان سے اپنی نیند پوری کر سکتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نیند''...... میک پال نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ مسلسل بھاگ دوڑ ہو رہی ہے بھائی اور جنگل سے شہر اور شہر سے تمہارے بتائے ہوئے مقام کی طرف آتے ہوئے چھ گھنٹے لگے ہیں۔ میری اور میرے ساتھیوں کی ٹانگیں قدرتی ہیں جن میں سلاخیں نہیں لگی ہوئیں کہ ہمیں تھکاوٹ نہ ہوتی ہو گی''...... عمران نے کہا تو میک پال ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کر لیں آرام۔ میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کروں گا''...... میک پال نے کہا۔

''آرام کرنے سے پہلے اگر راستے میں کوئی ریسٹورنٹ ہو تو وہاں سے ہمارے کھانے پینے کا کچھ سامان ضرور لے لینا۔ پیدل چل چل کر سارے دن کا کھایا پیا ہضم ہو چکا ہے اب پھر سے بھوک پیاس کا احساس جاگ اٹھا ہے''...... عمران نے کہا تو میک پال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تقریباً آدھی رات کا وقت تھا آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے رات کی تاریکی بڑھ گئی تھی۔ یہ چونکہ پہاڑی علاقہ تھا اس لئے یہاں سرشام ہی خاموشی چھا جاتی تھی اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں ہی مقید ہو جاتے تھے۔ سڑکیں، بازار اور گلیاں رات ہونے سے پہلے ہی ویران ہو جاتی تھیں اور پہاڑیاں تو دن کے وقت بھی سنسانی اور ویرانی کا نظارہ پیش کرتی تھی۔ چونکہ پہاڑیوں پر مسلح افراد کا پہرہ رہتا تھا اور ان پہاڑیوں سے دس دس کلو میٹر کے دائرے کے اندر کسی غیر متعلق شخص کو داخلے کی اجازت نہ دی جاتی تھی۔

اورتھیو کی ان پہاڑیوں کی طرف جانے والے ہر خاص اور عام راستے کو بند کیا گیا تھا۔ چند پہاڑی مقام پر سرچ لائٹیں جل رہی تھیں جن کی وجہ سے ایک محدود علاقے میں ہر طرف تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ پہاڑیوں پر ہر طرف گہرے سبز رنگ کے لباسوں میں مسلح

افراد نے ملٹری فورس کی طرح چیک پوسٹیں قائم کی ہوئی تھیں اور اندر بھی تقریباً ہر اہم پہاڑی چوٹی پر باقاعدہ واچ ٹاور بنائے گئے تھے جن میں ہر قسم کے اسلحے کے ساتھ ساتھ چاروں طرف سرچ لائٹیں اس طرح لگائی گئی تھیں کہ پہاڑی کے اردگرد کا اور دور دور تک کا علاقہ روشن تھا۔ پہاڑیوں کے اندر بھی جگہ جگہ مسلح افراد تعینات تھے اور اہم راستوں پر باقاعدہ مسلح افراد انتہائی چوکنے انداز میں گشت کر رہے تھے۔ اس علاقے کے تقریباً درمیان میں دو بڑے بڑے پختہ کمرے تھے جنہیں اسکارم ایجنسی کے سب ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ اس کے گرد بھی مسلح افراد کا سخت ترین پہرہ تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک پہاڑی کے دامن میں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے جھکے جھکے انداز میں تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ صفدر اور تنویر کی پشت پر سیاہ رنگ کے دو تھیلے لدے ہوئے تھے جبکہ عمران، کیپٹن شکیل، صالحہ اور جولیا کے ہاتھوں میں مخصوص ساخت کے سائیلنسر مشین پسٹل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کی ریز گن بھی تھی۔ اس ریز گن سے نہ ہی آواز پیدا ہوتی تھی اور نہ ہی کوئی شعلہ ظاہر ہوتا تھا لیکن ان ریز کی طاقت اس قدر تھی کہ وہ چٹان کو بھی ریزہ ریزہ کر سکتی تھی اور عمران اس ریز گن سے دور سے بھی نشانہ لے سکتا تھا۔ اورتھیو پہنچ کر میک پال نے انہیں محفوظ ٹھکانے پر پہنچایا تھا اور پھر

وہاں انہوں نے نہ صرف لباس بدلے بلکہ اپنے میک اپ بھی بدل لئے تھے۔ آرام کرنے کے بعد عمران میک پال کے ساتھ گیا اور پھر وہ رات کے وقت واپس لوٹا تھا۔ واپس لوٹتے ہوئے اس کے پاس ہر قسم کا سامان موجود تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو لیا اور اورتھیو کی بلوٹم پہاڑیوں کے پاس پہنچ گیا۔ ان پہاڑیوں تک پہنچانے کا کام بھی میک پال نے ہی کیا تھا اور انہیں وہاں چھوڑ کر وہ عمران کی ہدایات پر واپس چلا گیا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑیوں کی طرف پیدل ہی چل پڑا تھا۔

''عمران صاحب آپ نے میک پاس سے کسی گائیڈ کے بارے میں کہا تھا کہ وہ اس کا انتظام کرے تا کہ وہ ہماری ان پہاڑیوں پر رہنمائی کرے اور ہم ٹھیک اس پہاڑی تک پہنچ جائیں جس کے غار کے اندر اسکارم ہیڈ کوارٹر موجود ہے لیکن پھر آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا''...... صالحہ نے پوچھا۔

''میک پال سے میں نے راستہ بھی معلوم کر لیا تھا اور پھر نقشے پر اسے مارک کر لیا تھا۔ اس لئے اب کم از کم مجھے اتنا معلوم ہو چکا ہے کہ اس پہاڑی علاقے میں ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور ہم کیسے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ جہاں تک ہیڈ کوارٹر کے اندرونی نقشے کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں نہ جیک نے کچھ بتایا تھا اور نہ ہی انجلا نے اس لئے آگے کیا ہو گا تو یہ سب میں نے قدرت پر چھوڑ دیا ہے۔ یا پھر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یا پھر کیا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''یا پھر ان حالات میں ڈیشنگ ایجنٹ تنویر کا ڈائریکٹ ایکشن ہی کام دے سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا۔

''یہاں رکو۔ میں ابھی آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور تیزی سے ایک چٹان سے اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

''اب یہ کہاں چلا گیا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''آ جاتا ہے۔ جب اس نے کہا ہے کہ یہاں تمہارا ہی ڈائریکٹ ایکشن کام آئے گا تو پھر تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران تھوڑی ہی دیر بعد واپس آ گیا۔

''آؤ چلو''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور وہ سب اس کے پیچھے اس چٹان کی دوسری طرف گئے تو وہاں ایک طرف ایک تنگ سے کریک کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ عمران جھکا اور لیٹ کر کرالنگ کرتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر اسی طرح رکے بغیر کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنا شروع کر دی۔ وہ بھی کرالنگ کرتے ہوئے عمران کے پیچھے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر کریک نے جیسے ہی ایک موڑ کاٹا

آگے گہری تاریکی ہوگئی لیکن عمران مسلسل آگے بڑھا چلا جا رہا تھا پھر وہ ایک چٹان کے سامنے پہنچ کر رک گیا اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس چھوٹی سی چٹان کو آہستہ آہستہ کھسکانا شروع کر دیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ چٹان ایک طرف ہٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف روشنی دکھائی دینے لگی۔

''چلو''...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کریک ختم ہو گیا اور وہ ایک ایک کر کے دوسری طرف نکل آئے۔ عمران اور اس کے ساتھی چٹانوں کی اوٹ لے کر اردگرد کا جائزہ لینے لگے۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم سب یہاں رکو۔ میں اوپر جا کر چیک کر کے آتا ہوں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے ایک چٹان پر چڑھتا چلا گیا چٹان پر چڑھ کر اس نے گلے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور بلندی سے اردگرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد اسے وہ دو کمرے نظر آگئے جو یقیناً ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس نے پوری طرح ماحول کا جائزہ لینے کے بعد وہاں تک پہنچنے کے لئے ایک راستے کا تعین کیا اور پھر نیچے اتر آیا۔

''آؤ میرے ساتھ لیکن اب ہم نے انتہائی احتیاط سے کام لینا ہے۔ اس بات کا دھیان رہے کہ اب معمولی سی آواز بھی پیدا نہ ہو''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں

سر ہلا دیئے اور پھر عمران کی رہنمائی میں انتہائی آہستگی اور احتیاط کے ساتھ آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ طے کیا ہو گا کہ اچانک وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ انہیں ایک چٹان کی سائیڈ میں ایک مسلح شخص کھڑا نظر آگیا تھا وہ چٹان کے ساتھ اس طرح دبکا کھڑا تھا کہ صرف قریب آنے پر ہی اس کی موجودگی کا پتہ چلا تھا۔ یہ اتفاق تھا کہ اس کا منہ دوسری طرف تھا اس لئے وہ بچ گئے تھے۔ اگر اس کا رخ ان کی جانب ہوتا تو وہ انہیں آسانی سے دیکھ لیتا۔ وہ فوراً دبک گئے۔

''میں اسے پکڑتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب تک عمران اسے کوئی جواب دیتا وہ کافی آگے بڑھ چکا تھا اس لئے عمران خاموش رہا تھا۔ باقی ساتھی بھی چٹانوں کی اوٹ میں دبکے اسے جاتا دیکھ رہے تھے پھر صفدر آگے جا کر قدرے گہرائی میں رک گیا اور پھر عمران کو اس کا ہاتھ گھومتا ہوا دکھائی دیا اور اس کے ساتھ ہی پتھر گرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو وہ سب ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور جھک کر گہرائی میں دیکھنے لگا پھر وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے نیچے اترنے لگا جیسے اس نے نیچے کسی کو دیکھ لیا ہو لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ صرف اندازے سے نیچے اتر رہا ہے کیونکہ اگر صفدر اسے نظر آجاتا تو لامحالہ وہ پہلے منہ سے آواز

نکالتا اور پوچھ گچھ کرتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر انہیں کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

''آ جائیں میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے''...... تھوڑی دیر بعد صفدر نے واپس آتے ہوئے کہا اور عمران نے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس جگہ پہنچ گئے جہاں وہ مسلح آدمی موجود تھا۔ اس کے بعد وہ پہلے کی طرح احتیاط سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر انہیں ہیڈ کوارٹر کے کمرے نظر آنے لگ گئے۔ اس کے قریب چار مسلح افراد موجود تھے اور سامنے کے رخ پر دو سرچ لائٹیں بھی لگی ہوئی تھیں جن کی تیز روشنی کافی دور تک پھیلی ہوئی تھی اور اس روشنی سے گزرے بغیر وہ کسی طرح بھی اس عمارت تک نہ پہنچ سکتے تھے۔

عمارت کے نہ صرف سامنے کے رخ پر بلکہ دونوں سائیڈوں اور عقبی طرف بھی سرچ لائٹیں لگائی گئی تھیں اور چاروں طرف مسلح مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں پہرہ دے رہے تھے۔

''کیا ہم نے اس عمارت میں جانا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ یقیناً اس سارے علاقے میں موجود مسلح افراد کا سب ہیڈ کوارٹر ہے اگر اسے کور کر لیا جائے تو ہمیں مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے میں آسانی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہاں اندر جا کر تو ہم پھنس سکتے ہیں۔ اندر بھی بے شمار مسلح افراد ہوں گے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ ہم سیدھے

ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہر طرف نظر دوڑاؤ۔ آگے ہیڈ کوارٹر تک ہر چٹان پر چار چار مسلح آدمی موجود ہیں۔ اس لئے ہم کسی صورت بھی آگے نہ جا سکیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ایک طریقہ ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کون سا طریقہ''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ کہ اس عمارت پر میزائل فائر کر دیئے جائیں اس سے لامحالہ یہاں افراتفری پیدا ہو گی جس کا فائدہ اٹھا کر ہم آگے بڑھ سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ یہ بھیانک غلطی ہم پر بھاری پڑ سکتی ہے''۔ عمران نے فوراً کہا۔

''وہ کیسے''...... جولیا نے کہا۔

''دھماکے ہوتے ہی سب چوکنا ہو جائیں گے۔ ہمیں انتہائی خفیہ طور پر آگے بڑھنا ہو گا''...... عمران نے جواب دیا صورتحال واقعی انتہائی سنجیدہ تھی اس لئے عمران کا ذہن مسلسل کوئی ترکیب سوچنے میں مصروف تھا لیکن کوئی واضح حل سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ ہیڈ کوارٹر ابھی کافی دور تھا اور ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا ہی مسئلہ نہ تھا بلکہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا اور پھر وہاں سے فارمولا نکال کر صحیح سلامت اس علاقے سے باہر لانا اور پھر یہاں سے نکل جانے کے بھی انتہائی کٹھن مراحل موجود تھے۔ بظاہر یہ سب کچھ ناممکن نظر آتا تھا

کہ اچانک عمران نے کمرے کے سامنے بنے ہوئے برآمدے میں سے کسی کو باہر آتے ہوئے دیکھا۔ عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا یہ جان کارلوس تھا۔ عمران اسے پہچانتا تھا۔ ایکریمیا میں اس کا تعلق ایک ٹاپ گروپ سے تھا جو کب کا ختم ہو چکا تھا۔ ایک بار عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس سے جھڑپ ہو چکی تھی تب انہوں نے اس جان کارلوس کو بری طرح سے شکست دی تھی اور جان کارلوس بے بسی کی حالت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے قبضے میں تھا جسے اس کے ساتھی ہلاک کر دینے پر تلے ہوئے تھے لیکن عمران نے اسے بے ہوش کر کے زندہ حالت میں چھوڑ دیا تھا۔ اس کے بعد اسے اطلاع ملی تھی کہ جان کارلوس نے اپنا گروپ ختم کر دیا ہے اور ایک کلب بنا لیا ہے جہاں وہ مخصوص کرمنل دھندوں میں لگ گیا ہے لیکن اسے یہاں دیکھ کر عمران چونک پڑا تھا۔ اس آدمی کے یہاں ہونے کا مطلب واضح تھا کہ کلب اور کلب کی آڑ میں دھندے محض دکھاوے کے لئے تھے اور یہ جان کارلوس بھی اسکارم ایجنسی سے منسلک ہو چکا تھا کیونکہ یہاں ہر طرف اسکارم کے بلیک اسکواڈ کے مسلح افراد ہی پھیلے ہوئے تھے۔ جان کارلوس کے ساتھ سبز لباس والا ایک آدمی تھا جو اس کے ساتھ انتہائی مؤدبانہ انداز میں پیش آ رہا تھا جس سے عمران کو یہ نتیجہ نکالنے میں دیر نہ لگی کہ جان کارلوس کو ہی بلیک اسکواڈ کا انچارج بنایا گیا ہے اور وہ ہی اس سارے علاقے کی سیکورٹی کے لئے موجود ہے۔ جان کارلوس جس

آدمی سے باتیں کر رہا تھا وہ مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا سائیڈ پر چلا گیا جبکہ جان کارلوس وہاں موجود مسلح افراد سے بات کر کے واپس برآمدے میں غائب ہو گیا۔

"یہ تو شاید جان کارلوس تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسکارم ایجنسی کے بلیک اسکواڈ کا یہی انچارج معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ اطلاع مل چکی ہے کہ ہم زندہ ہیں اور اس علاقے میں داخل ہو چکے ہیں اس لئے وہ اورتھیو سے یہاں آ گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بتاؤ"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"کیوں نہ ہم دو گروپوں کی صورت میں کام کریں۔ ایک گروپ یہاں موجود مسلح افراد کو الجھائے جبکہ دوسرا گروپ خاموشی سے آگے بڑھ جائے۔ پھر آگے جانے والا گروپ مسلح افراد کو الجھائے اور پیچھے والا گروپ آگے بڑھ جائے اس طرح یہ لوگ ذہنی پر الجھ جائیں گے اور ہم ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ جیسے ہی یہاں فائر ہوا یہاں ہر طرف ریڈ الرٹ ہو جائے گا یہ سب مسلح اور تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ابھی تو انہیں علم نہیں ہے کہ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ہیڈ کوارٹر تک

اس انداز میں پہنچ جائیں کہ ان کو علم نہ ہو سکے میرے ذہن میں یہی تجویز آئی ہے کہ ہم ان سامنے موجود چار مسلح افراد کو اس انداز میں قابو کر لیں کہ جب ۔ کوئی دوسرا چونکے ہم اندر پہنچ کر جان کارلوس اور دوسرے افراد کو یرغمال بنا لیں اور پھر ان کی مدد سے آگے مشن مکمل کریں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ پاگل پن ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اس طرح ان کی پوری قوت اس عمارت کے چاروں طرف اکٹھی ہو جائے گی اور صرف ایک دو افسروں کے بدلے وہ ملکی سلامتی کو داؤ پر نہیں لگا سکتے وہ فوراً حملہ کر دیں گے اور پھر ہم سب مارے جائیں گے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا کریں''...... صفدر نے کہا۔

''پیچھے ہٹو''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔

''آؤ۔ واقعی اس عمارت پر حملہ حماقت ہو گی ہمیں سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر واپس چل پڑے کافی پیچھے جا کر عمران سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے کیونکہ انہیں خطرہ تھا اگر معمولی سی آواز بھی پیدا

ہوئی تو وہ چیک ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ چوٹیں پر موجود افراد کی نظروں میں بھی نہیں آنا چاہتے تھے۔ یہ تو ان کی خصوصی تربیت تھی جس کی وجہ سے وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر یہاں تک پہنچ گئے تھے ورنہ اب تک وہ لامحالہ چیک ہو چکے ہوتے۔ وہ انتہائی احتیاط سے آگے بڑھتے رہے اور پھر اس عمارت کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئے۔

''ہونہہ۔ اس طرح سفر کر کے ہم ساری رات بھی ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکیں گے''...... عمران نے اچانک رک کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ ہیڈ کوارٹر جانے کے لئے یہ راستہ مناسب نہیں ہے۔ آؤ ہمیں واپس جانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''واپس۔ کیا مطلب۔ کیوں''...... سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جو کچھ ہم کر رہے ہیں حماقت ہے۔ صریحاً حماقت ہے۔ ہمیں ہیڈ کوارٹر کے قریب سے اندر داخل ہونا چاہئے تھا''...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہاں کوئی راستہ ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہ ہوا تو ہم دوسری طرف جا کر پہاڑی پر چڑھ کر اندر داخل ہو سکتے ہیں آؤ''...... عمران نے اس بار فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب''...... اچانک صالحہ نے کہا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''وہ دیکھیں۔ اس پہاڑی میں ایک کریک نظر آ رہا ہے''۔ صالحہ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دائیں طرف اشارہ کر دیا۔

''کریک۔ اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ آؤ۔ ہم اس کریک کے ذریعے آگے بڑھیں گے''...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس کریک کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ ایک قدرتی اور خاصا بڑا کریک تھا جو زیادہ کھلا تو نہیں تھا لیکن اس میں بہرحال ایک آدمی آسانی سے چل کر آگے بڑھ سکتا تھا اس لئے عمران سب سے پہلے اندر داخل ہوا پھر سب ایک ایک کر کے اس کریک میں داخل ہو گئے اور آگے بڑھتے رہے پھر وہ اچانک رک گئے کیونکہ آگے راستہ بند تھا اب وہ پھنس گئے تھے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
اسکارم
WWW.PAKISTANIPOINT.COM
پاکستانی پوائنٹ
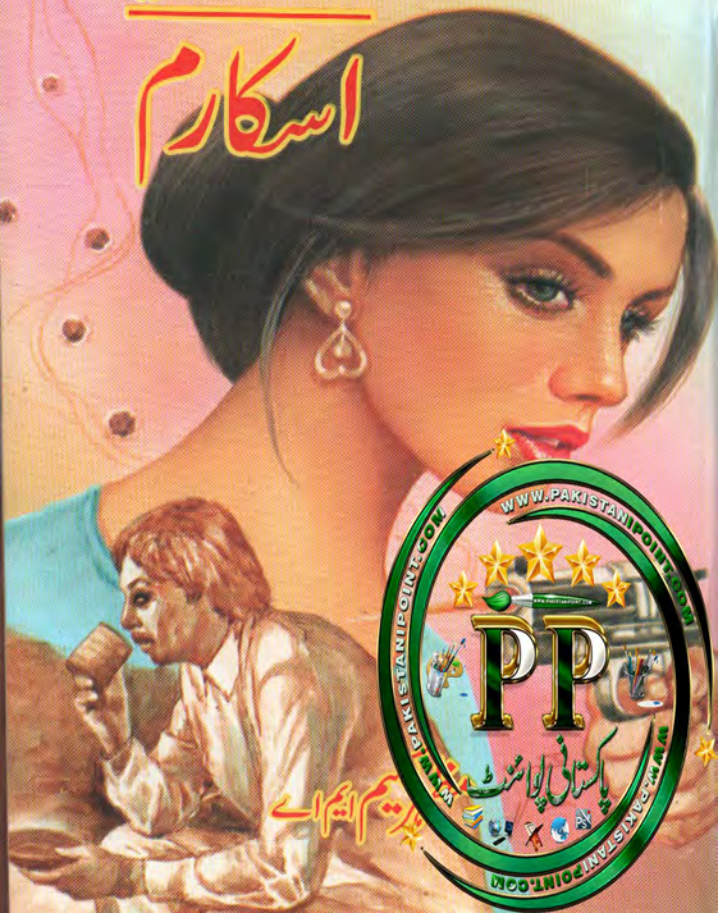
چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول ''اسکارم'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس بات کا مجھے پورا یقین ہے کہ ناول کا پہلا حصہ پڑھنے کے بعد آپ اس کا دوسرا اور آخری حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنا ایک خط اور اس کا جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر کم نہیں ہے۔

فیصل آباد سے عاشق سہیل لکھتے ہیں۔ میں آپ کا پرانا بلکہ بہت پرانا قاری ہوں اور آپ کے اب تک لکھے تمام ناولوں کو ایک بار نہیں بلکہ کئی کئی بار لکھ چکا ہوں۔ آپ کا انداز تحریر مثالی ہے۔ ایسے حیرت انگیز اور پرفیکٹ ناول لکھنا آپ جیسے ہی مصنف کا کام ہے۔ مجھے اس بات کی سب سے زیادہ خوشی ہے کہ آپ کا ہر ناول ہر قسم کی فضولیات سے پاک صاف ہوتا ہے۔ ہمیں آپ کے ہر نئے آنے والے ناول کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور جب آپ کا ناول ہمارے ہاتھوں میں آتا ہے تو ہم جیسے دنیا ہی بھول جاتے ہیں اور اس وقت تک ناول نہیں رکھتے جب تک اس کا ایک ایک لفظ غور سے نہ پڑھ لیں۔ آپ سے ایک فرمائش ہے کہ آپ سپیشل نمبر لکھیں۔ آپ کا لکھا ہوا سپیشل نمبر پڑھے کافی وقت ہو گیا ہے۔ اس لئے اب ہمارے خیال کے مطابق جلد سے جلد ایک سپیشل نمبر آ

جانا چاہئے۔ امید ہے آپ میری اس معصومانہ سی خواہش کو ضرور پورا کریں گے۔

محترم عاشق سہیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ نے جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے یہ آپ کی محبت اور خلوص کی آئینہ دار ہے اور میں اس کے لئے ذاتی طور پر آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ آپ نے بھی سپیشل نمبر لکھنے کا کہا ہے تو آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد سے جلد آپ اور آپ جیسے دوسرے بے شمار قارئین کے لئے سپیشل نمبر تحریر کروں جو جلد سے جلد آپ کے ہاتھوں میں ہو۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

''صفدر پنسل ٹارچ مجھے دو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ سامنے ایک چٹان آ گئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ آگے سے اس کریک کو بند کر دیا گیا ہے یا دہانے پر قدرتی چٹان گری ہوئی ہو۔ عمران نے ٹارچ پر اس انداز میں ہاتھ رکھ کر اسے جلایا کہ اس کی روشنی سائیڈوں پر نہ پھیلے اور پھر اس کی تیز روشنی میں اس نے چٹان کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

''یہ چٹان قدرتی طور پر گر کر یہاں پھنسی ہوئی ہے۔ اگر ہم زور لگائیں تو یہ کھسک سکتی ہے''...... عمران نے ٹارچ بجھا کر جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور عمران چاروں نے مل کر اسے کھسکانے کے لئے زور لگانا شروع کر دیا۔ پہلے تو ان کی کوششیں بار آور ہوتی دکھائی نہ دیں لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اسے کھسکانے میں کامیاب ہوتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد چٹان

اس حد تک پیچھے ہٹ گئی کہ وہ ایک ایک کر کے وہاں سے نکل سکتے تھے۔ اب راستہ کھل چکا تھا۔ پھر وہ ایک ایک کر کے کریک سے باہر آ گئے یہ بیرونی پہاڑی علاقہ تھا اور یہاں نہ مسلح افراد موجود تھے اور نہ ہی سرچ لائٹس کی روشنی تھی اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھنے لگے۔

''کیا آپ کو اس بات کا اندازہ ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں میں نے اندازہ کر لیا ہے''...... عمران نے جواب دیا لیکن وہ ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں بے اختیار انتہائی پھرتی سے چٹانوں کی اوٹ لینا پڑی کیونکہ دور ایک چٹان کے اوپر سے کسی کے کھانسنے کی آواز سنائی دی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہاں کوئی آدمی موجود ہے۔

''میں دیکھتا ہوں''...... تنویر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''نہیں ہم سب جائیں گے محتاط ہو کر چلو ہو سکتا ہے کہ ایک سے زیادہ آدمی ہوں''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ چٹان پر انہیں ایک آدمی کا ہیولا سا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ احتیاط سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر اس چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئے وہاں ایک ہی آدمی تھا جو اطمینان سے بیٹھا تھا یہ بھی مسلح تھا کیونکہ اس کے ہاتھ میں مشین گن انہیں نظر آ گئی تھی۔

''تنویر اسے بے ہوش کرنا ہے لیکن اس طرح کہ آواز نہ نکلے''...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا سانپ کی طرح رینگتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور باقی ساتھی وہیں رکے رہے۔ تنویر اس چٹان کی سائیڈ سے ہو کر اس آدمی کے عقبی طرف پہنچ گیا اور پھر احتیاط کے ساتھ وہ اوپر چڑھنے لگا اس کا سایہ عمران سمیت سب ساتھیوں کو نظر آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی تنویر اوپر پہنچا وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا شاید اس نے کوئی آہٹ سن لی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا تنویر بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد تنویر اسے اس انداز میں بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس کے منہ سے آواز تک نہ نکل سکی۔

''تنویر نے کام کر دکھایا ہے۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب وہاں پہنچ گئے۔

''اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو اس نے خواہ مخواہ چیخنا شروع کر دینا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے اس اکیلے آدمی کے یہاں ہونے پر تعجب ہو رہا ہے۔ یہاں ضرور کوئی خاص بات ہے اور وہ خاص بات کیا ہے یہی بتا سکتا ہے کوئی اور نہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے

تو عمران سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوٹ اس کی گردن کی سائیڈ پر رکھ دیا اور پھر جیسے ہی وہ آہستہ آہستہ سے کراہتا ہوا ہوش میں آیا۔ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا تو اس کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے دوبارہ سیدھا ہو گیا اس کے حلق سے ہلکی ہلکی سی خرخراہٹ کی آواز سنائی دی۔

''چیخنے کی کوشش کی تو ایک جھٹکے میں گردن توڑ دوں گا''۔ عمران نے پیر موڑتے ہوئے آہستہ سے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کک کک۔ کون ہو تم''...... اس آدمی نے خوف بھرے لہجے میں ک ہا۔

''اپنا نام بتاؤ''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''مم۔مم۔ مارٹن۔ مارٹن''...... اس آدمی کے منہ سے بھنچی بھنچی آواز نکلی۔

''تم یہاں اکیلے کیا کر رہے تھے۔ بتاؤ ورنہ''......عمران نے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا آگے کی طرف موڑ کر پھر واپس کر لیا۔

''اطلاع دینے کے لئے۔مم۔مم۔ میں یہاں اطلاع دینے کے لئے ہوں''...... مارٹن نے اسی طرح بھینچے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''اطلاع دینے۔کیسی اطلاع اور کسے اطلاع دینی ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''فیڈرک کو۔ اگر کوئی ادھر آئے تو اطلاع دینی ہے''...... مارٹن

نے رک رک کر جواب دیا۔

''کون ہے فیڈرک''......عمران نے کہا۔

''باس کا نمبر ٹو۔ باس کے بعد ہم اسی کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں''...... مارٹن نے جواب دیا۔

''باس سے تمہاری مراد جان کارلوس سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... اس نے جواب دیا۔

''کیا جان کارلوس بلیک اسکواڈ کا چیف ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں''...... مارٹن نے اسی انداز میں کہا۔

''کیسے اطلاع دیتے ہو''......عمران نے پوچھا۔

''ٹرانسمیٹر پر''...... مارٹن نے جواب دیا۔

''اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں جانے والے کسی خفیہ راستے کے بارے میں جانتے ہو''......عمران نے پوچھا۔

''نن۔نن۔نہیں۔ میں نہیں جانتا''...... مارٹن نے جواب دیا۔

''کسی ایک راستے کا تو پتہ ہو گا تمہیں''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا''...... مارٹن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے انداز سے ہی عمران کو معلوم ہو گیا کہ وہ واقعی سچ بول رہا ہے اور پھر عمران نے یکلخت اپنے پیر کو

ایک جھٹکے سے موڑا تو مارٹن کا جسم اس طرح جھٹکے کھانے لگا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ دوڑ رہا ہو اور پھر ایک زور دار جھٹکے کے بعد اس کا جسم ساکت ہو گیا عمران نے پیر کو ہٹایا اور جھک کر اس نے مارٹن کی تلاشی لینا شروع کر دی چند لمحوں کے بعد وہ اس کی ایک جیب سے جدید ساخت کا فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر برآمد کرنے میں کامیاب گیا تھا۔ اس نے اسے ایک لمحے کے لئے غور سے دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

''چلو۔ آؤ۔ اب ہمیں آگے بڑھنا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ پہاڑی کی دوسری طرف آتے ہی انہیں ہر طرف جھاڑیاں دکھائیں دیں۔ جھاڑیاں دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''ہم ان جھاڑیوں میں چھپ کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ وہ سامنے مٹیالے رنگ کی پہاڑی ہے۔ ہمیں اس تک جانا ہے''۔ عمران نے کہا اور پھر وہ جھاڑیوں کی آڑ میں جنگلی خرگوشوں کی طرح دوڑتے ہوئے سامنے موجود مٹیالے رنگ کی پہاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔ پہاڑی پر کسی سرچ لائٹ کی روشنی پڑ رہی تھی اس لئے انہیں اس پہاڑی کا رنگ واضح دکھائی دے رہا تھا۔ پہاڑی سے کچھ فاصلے پر چٹانیں تھیں۔ عمران آگے بڑھ کر ایک چٹان کے پاس جا کر رک گیا۔ وہ بغور پہاڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پہاڑی چٹیل تھی اور اس کی بے شمار چٹانیں آگے پیچھے کی طرف نکلی ہوئی دکھائی دے رہی

تھیں۔

''رک کیوں گئے۔ پہاڑی پر تو کسی کی موجودگی کے آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں''...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ فیڈرک کالنگ۔ اوور''...... فیڈرک کی آواز سنائی دی۔

''یس مارٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں چٹانوں کے پاس پہنچ گیا ہوں۔ تم کہاں موجود ہو روشنی میں آؤ۔ اوور''...... فیڈرک نے کہا۔

''یس سر۔ اوور''...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لیکن عمران نے بٹن آف نہ کیا اور خاموش کھڑا رہا۔ باقی ساتھی بھی خاموش کھڑے تھے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے کیوں ٹرانسمیٹر آف نہیں کیا تاکہ دوسری طرف سے کال آنے پر سیٹی کی آواز نہ نکل سکے اور ظاہر ہے وہ سامنے بھی نہیں آ سکتے تھے۔

''ہیلو ہیلو۔ فیڈرک کالنگ۔ اوور''...... یکلخت ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر فیڈرک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا تو اچانک کال آف ہو گئی اور اس بار عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

''اب ہمیں چوکنا رہنا ہو گا۔ اگر اس پہاڑی پر مسلح افراد موجود ہوئے تو وہ ان جھاڑیوں کی چیکنگ کے لئے یقیناً نیچے آئیں گے''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی بات درست ثابت ہوئی پانچ مسلح افراد پہاڑی کی سائیڈوں سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پہاڑی کی طرف روشنی تھی اس لئے روشنی کی وجہ سے وہ پانچوں صاف دکھائی دے رہے تھے۔

ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی ایسی جگہ پر تھے کہ جب تک وہ ان کے سامنے نہ آ جاتے وہ انہیں نہ دیکھ سکتے تھے اس لئے وہ خاموش اور بے حس و حرکت کھڑے تھے۔ وہ چاروں افراد ایک ہی سائیڈ سے اتر رہے تھے۔ وہ نیچے آ کر ادھر ادھر پھیل گئے اور پھر اچانک ایک آواز سنائی دی۔

''ہیلو ہیلو۔ ایرک کالنگ۔ اوور''...... بولنے والا مؤدبانہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔

''یس فیڈرک اٹنڈنگ یو۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور''...... ہلکی سی آواز ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

''یہاں کوئی نہیں ہے جناب۔ اوور''...... ایرک نے جواب دیا۔

''نانسنس۔ اس طرف جا کر چیک کرو جہاں مارٹن کی ڈیوٹی ہے۔ اوور''...... ہلکی سی آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ اوور اینڈ آل''...... ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی اور پھر عمران نے ان چاروں کو واپس ادھر جاتے ہوئے دیکھا جہاں وہ مارٹن کی لاش چھوڑ آئے تھے لیکن وہ نہ ہی آگے بڑھ سکتے تھے اور نہ ان کے پیچھے جا سکتے تھے کیونکہ تیز روشنی ویسے ہی موجود تھی اور انہیں معلوم تھا کہ اگر وہ سامنے آئے تو اوپر سے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی انہیں معلوم تھا کہ مارٹن کی لاش بہرحال سامنے آ جائے گی اور ہو سکتا ہے اس کے بعد اوپر سے بیسیوں مسلح افراد نیچے اتر آئیں۔

''عمران صاحب ہمیں آگے بڑھنا چاہئے کیونکہ روشنی کرنے والوں کی توجہ لامحالہ ان پانچوں کی طرف ہو گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو لیکن انتہائی محتاط ہو کر''...... عمران نے کہا اور پھر وہ کرالنگ کرتے ہوئے جھاڑیوں میں آگے بڑھنے لگے۔ کیپٹن شکیل کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ اوپر موجود افراد کی ساری توجہ اسی طرف تھی جدھر مارٹن کی لاش تھی اور پھر وہ تیز روشنی سے کم روشنی میں اور پھر اندھیرے میں داخل ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھنا شروع کر دیا ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ عمران اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔

''اب کیا ہوا''...... جولیا نے دبے لہجے میں کہا۔

''یہاں کوئی راستہ موجود ہے۔ جسے بند کیا گیا ہے اور یہ جگہ

یقیناً ہیڈ کوارٹر والے علاقے سے بالکل قریب ہے''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور آگے بڑھ کر ایک چٹان کو ہلانے لگا۔ صفدر اور دوسرے ساتھی بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور چند لمحوں میں ہی وہ راستہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ واقعی ایک کریک تھا جسے چٹان سے بند کیا گیا تھا اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس کریک میں داخل ہو گئے۔

''اب اسے بند کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا تو سب ساتھی رک گئے اور انہوں نے سمٹ سمٹا کر بڑی مشکل سے وہی کھسکائی ہوئی چٹان کو دوبارہ دہانے پر رکھ دیا۔ اب اندر گھپ اندھیرا ہو گیا تھا لیکن عمران نے روشنی نہ کی اور خاموشی سے مڑ کر اس اندھیرے میں ہی آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئیں۔ اس لئے اب انہیں ماحول کا کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا کریک کافی دور تک جا رہا تھا۔

''کافی طویل راستہ معلوم ہو رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔

''خاموش رہو''...... عمران غرایا تو کیپٹن شکیل نے دم سادھ لیا۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے اور پھر جیسے ہی آگے پہنچ کر انہوں نے ایک موڑ کاٹا اچانک انہیں چھت کی طرف سے تیز کڑاکے کی آواز سنائی دی۔ وہ سب چونک پڑے اس سے پہلے کہ

وہ کچھ سمجھتے اچانک عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر خوفناک دھماکہ ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات یکلخت تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے اور وہ بے جان بت کی طرح گرتا چلا گیا۔

بلیک اسکواڈ کا انچارج جان کارلوس ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک نوجوان تھا۔ اس کے جسم میں طاقت جیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور اس کے چہرے پر موجود زخموں کے پرانے نشان اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور کرختگی ثبت رہتی تھی۔ وہ اس وقت پہاڑیوں کے اندر بنی ہوئی سب ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے ایک کمرے میں موجود تھا۔

اس کا نمبر ٹو فیڈرک تھا جو اس کے دوسرے ساتھی ہنری کے ساتھ گیا ہوا تھا کیونکہ فیڈرک کو ایک چٹان کے پاس بلیک اسکواڈ کے ایک مسلح شخص کی ہلاکت کی خبر ملی تھی۔ اس آدمی کی گردن توڑی گئی تھی اور وہ جگہ جہاں مسلح آدمی کی لاش ملی تھی ہیڈ کوارٹر سے زیادہ دور نہیں تھی اس اطلاع پر جان کارلوس کنفرم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف پہاڑیوں کے اندر داخل ہو گئے

ہیں بلکہ وہ ایکشن میں بھی ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے فیڈرک کے ساتھ اپنے ایک اور خاص آدمی ہنری کو بھی بھیجا تھا اور اب ان دونوں کو کافی دیر گزر جانے کے باوجود ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی اس لئے وہ بے چینی کے عالم میں مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ عمران اس کے سامنے جائے اور وہ اس کی گردن اپنے ہاتھوں سے دبا کر اسے ہلاک کر دے۔ اسے چیف کی طرف سے اطلاع مل گئی تھی کہ چیف نے انجلا اور جیک کے ہیڈ کوارٹر کا ملبہ ہٹانے کا کام کرسٹائن کے سیکشن کو سونپا تھا جو وہاں بھاری مشینری لے کر بذات خود پہنچی تھی اور اس نے چند ہی گھنٹوں میں سارا ملبہ ہٹا لیا تھا۔ ملبے کے نیچے سے انہیں چند لاشیں تو مل گئی تھیں لیکن وہ لاشیں انجلا، جیک اور اس کے ساتھیوں کی تھیں جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کوئی بھی لاش نہیں ملی تھی۔ تہہ خانے کی صفائی کے دوران انہیں ایک خفیہ سرنگ بھی ملی تھی جس میں کچھ لوگوں کے گرنے کے نشان موجود تھے۔

کرسٹائن اور اس کے ساتھیوں نے اس خفیہ سرنگ میں جا کر سرچنگ کی تھی جو کافی دور جا کر جنگل میں نکلی تھی اور وہاں جنگل میں بھی انہیں چھ افراد کے پیروں کے نشانات مل گئے تھے جن میں چار مردوں کے پیروں کے نشانات تھے جبکہ دو عورتوں کے۔ اس لئے کرسٹائن نے چیف کو کنفرم کر دیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر پر میزائل حملے

سے عمران اور اس کے ساتھی بچ کر نکل گئے ہیں۔ یہ سن کر چیف کو بے حد غصہ آیا تھا لیکن وہ بھلا کیا کر سکتا تھا اس لئے چیف نے جان کارلوس کو کال کر کے بلوٹم پہاڑی کی سیکورٹی مزید بڑھانے اور ہر وقت انہیں سرچ کرنے کے احکامات دے دیئے تھے اس لئے جان کارلوس بلیک اسکواڈ کے تمام مسلح افراد اور اپنے خاص افراد کے ساتھ وہاں پہنچا ہوا تھا۔

''آخر کہاں گم ہو گئے ہیں یہ نانسنس۔ چھ آدمی بھی ان سے پکڑے نہیں جا رہے''...... جان کارلوس نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اسے مزید ٹہلتے ہوئے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر جان کارلوس چونک پڑا۔ یہ اس کا ساتھی ہنری تھا۔

''کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا ان کا''...... جان کارلوس نے ہنری کو دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

''نو باس۔ ان کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ ہم نے ہر جگہ کی سرچنگ کی ہے لیکن ان کا نشان تک نہیں مل سکا ہے''...... ہنری نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... جان کارلوس نے جواب دیا۔

''یس باس''...... ہنری نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ کہاں نکل سکتے ہیں وہ''...... جان کارلوس نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہمیں کچھ ایسے شواہد ملے ہیں جنہیں دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ کچھ افراد ایک تنگ سے کریک سے نکل کر زیرو وے سے باہر چلے گئے ہیں وہاں ایک مسلح آدمی موجود ہے۔ اب فیڈرک اس سے رابطہ کر رہا ہے۔ میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں''...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کہاں ہے فیڈرک''...... جان کارلوس نے پوچھا۔

''وہ جنوبی حد والی پہاڑی کے اوپر بنی ہوئی چیک پوسٹ پر موجود ہے باس''...... ہنری نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... جان کارلوس نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر ہنری کی رہنمائی میں وہ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا چڑھائی چڑھ کر جنوبی حد والی پہاڑی کے اوپر موجود چیک پوسٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں فیڈرک موجود تھا اور مسلح افراد وہاں سرچ لائٹس لگانے میں مصروف تھے۔

''کیا پوزیشن ہے فیڈرک''...... جان کارلوس نے پوچھا۔

''وہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے باس لیکن پھر واپس باہر نکل گئے ہیں''...... فیڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا وہ ساتھی کیا کہتا ہے جو باہر موجود ہے''...... جان کارلوس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو کہہ رہا ہے کہ اس طرف کوئی نہیں آیا لیکن میں نے یہاں نیچے اندھیرے میں مشکوک نقل حرکت دیکھی ہے۔ اس لئے میں مزید سرچ لائٹس لگوا رہا ہوں ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا"...... فیڈرک نے کہا اور جان کارلوس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فیڈرک کے حکم پر سرچ لائٹس روشن کر دی گئیں اور وہ سب کنارے پر کھڑے ہو کر نیچے دیکھنے لگے لیکن تیز روشنی کے باوجود وہاں کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ فیڈرک کچھ لمحوں تک تو نیچے دیکھتا رہا پھر اس کی نظریں نیچے تیز روشنی میں نظر آنے والی چٹانوں پر جم گئیں لیکن جب کچھ دیر مزید گزر گئی اور کوئی آدمی روشنی کی رینج میں نہ آیا تو فیڈرک نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور دوسری طرف کال دینے لگا لیکن کوئی جواب نہ ملا تو وہ غصے میں آ گیا۔

"یہ کہاں مر گئے ہیں سب۔ کوئی جواب نہیں دے رہا"۔ فیڈرک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نیچے آدمیوں کو بھیجو اور انہیں کہہ دو کہ جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دیں"...... جان کارلوس نے تیز لہجے میں کہا اور فیڈرک کے حکم پر پانچ مسلح افراد سائیڈ سے نیچے اترتے چلے گئے اور پھر وہ چٹانوں کی اوٹ میں چلے گئے۔ چند لمحوں بعد فیڈرک کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو فیڈرک نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایرک کالنگ۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ مردانہ آواز

سنائی دی۔

"یس فیڈرک اٹنڈنگ یو۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... فیڈرک نے پوچھا۔

"یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ اوور"...... ایرک نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو پھر اس طرف چیک کرو جہاں مارٹن کی ڈیوٹی ہے۔ اوور"...... فیڈرک نے کہا۔

"یس سر۔ اوور اینڈ آل"...... ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور پھر چاروں نیچے اترنے والے پیچھے کی طرف جاتے دکھائی دینے لگے تو ان سب کی نظریں ان پر جم گئیں تھوڑی دیر بعد وہ روشنی کے دائرے سے نکل گئے لیکن ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ ایرک بول رہا ہوں۔ اوور"...... ایرک کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس فیڈرک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... فیڈرک نے کہا۔

"سر مارٹن کی لاش یہاں پڑی ہوئی ہے اس کی گردن کچل کر انتہائی اذیت سے اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور"...... ایرک کی آواز سنائی دی تو جان کارلوس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً عمران کی کارروائی ہو گی۔ اس نے مارٹن سے پوچھ گچھ کی ہو گی۔ انہیں کہو کہ ہر طرف انہیں تلاش کریں۔ اور جہاں وہ دکھائی دیں گولیاں مار کر انہیں ہلاک کر دیں۔ انہیں

یہاں سے بچ کر نہیں جانا چاہئے''...... جان کارلوس نے کہا تو فیڈرک نے ایرک کو احکامات دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک طرف بنی ہوئی چیک پوسٹ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔

''باس باس''...... اس آدمی نے دور سے ہی دوڑ کر اس طرف آتے ہوئے کہا تو جان کارلوس اور فیڈرک چونک پڑا۔

''کیا ہوا''......قریب آنے پر فیڈرک نے اس سے پوچھا۔

''ڈیڈ وے سے چھ افراد اندر داخل ہوئے ہیں''...... اس آدمی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کہاں کہاں۔ کون سا ڈیڈ وے۔ جلدی بتاؤ''۔ فیڈرک کے بولنے سے پہلے ہی جان کارلوس نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''انہیں کور کیا ہے یا نہیں''...... فیڈرک نے تیز لہجے میں کہا۔

''کور کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں''۔ اس آدمی نے کہا۔

''آئیں باس۔ میں آپ کو لے چلتا ہوں اس طرف۔ یہ لوگ اب بچ کر نہیں جا سکتے۔ آئیں''...... فیڈرک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر چیک پوسٹ کی طرف دوڑ پڑے۔ جان کارلوس اور ہنری بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے چیک پوسٹ میں داخل ہو گئے یہاں چار بڑی بڑی مشینیں موجود

تھیں جن میں سے ایک کے سامنے ایک آپریٹر موجود تھا اور اس مشین پر چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے۔

''میں نے انہیں کور کر لیا ہے جناب''...... اس آپریٹر نے فیڈرک سے کہا۔

''لیکن ڈیڈ وے کھول کر انہوں نے تلاش کیسے کیا''...... فیڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس بات کو چھوڑو فیڈرک۔ یہ لوگ چاہیں تو ٹھوس پہاڑ سے بھی راستہ پیدا کر لیں۔ کہاں ہیں یہ لوگ جلدی بتاؤ کہاں ہیں یہ''...... جان کارلوس نے چیختے ہوئے کہا۔

''ڈیڈ وے میں جناب۔ یہ ایک قدرتی کریک ہے جو انتہائی کم چوڑا اور طویل ہے اس کا دوسرا سرا بند ہے۔ احتیاطاً ہم نے اس کریک میں وائس سنسر لگائے ہوئے تھے تاکہ اگر کریک میں کوئی چوہا بھی داخل ہو تو ہمیں اس کا علم ہو جائے۔ ان سنسرز سے اس کریک سے دو انسانی آوازیں سنی گئی تھیں جو بے حد ہلکی تھیں وہ ایکریمین زبان نہیں تھی۔ اس لئے جیسے ہی میں نے آوازیں سنیں میں نے فوراً وہاں کیلسم ہنڈرڈ ریز فائر کر دی جس کے نتیجے میں وہ فوراً بے ہوش ہو گئے اور وہ ابھی تک بے ہوشی کی حالت میں وہیں پڑے ہوئے ہیں''...... اس آدمی نے جواب دیا

''تمہارا نام کیا ہے''...... جان کارلوس نے پوچھا۔

''راجر جناب۔ میرا نام راجر ہے''...... اس آدمی نے مؤدبانہ

لہجے میں جواب دیا۔

''اوکے کہاں ہے یہ ڈیڈ وے۔ جلدی بتاؤ''...... جان کارلوس نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ یہ اس پہاڑی میں موجود ایک پہاڑی کریک ہے۔ یہ ایک ایسا کریک ہے جس سے براہ راست ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچا جا سکتا تھا۔ ہم نے اسے بند کر دیا لیکن اس کے باوجود اس میں ایسا ریڈیائی سسٹم نصب کر دیا تاکہ اگر کوئی آدمی اس میں داخل ہو تو یہاں مشین سے اس کی اطلاع مل جاتی ہے اور پھر وہاں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی ریز سے اسے فوری طور پر بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ وہ وہیں پڑے ہیں۔ اب کیا حکم ہے انہیں گولی سے اڑا دیا جائے یا''...... فیڈرک نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ انہیں وہاں سے فوراً اٹھوا کر سٹون ہاؤس پہنچاؤ۔ میں پہلے چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں بھی اس کی کوئی چال ہو اور ہم یہ سمجھ کر مطمئن ہو جائیں کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور وہ کسی اور طرف جا کر کوئی نیا ہی گل کھلا دے۔ میں ان کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لوں گا''...... جان کارلوس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر میں ایرک کو کہہ دیتا ہوں''...... فیڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ فیڈرک کالنگ۔ اوور''...... فیڈرک نے تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ایرک اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایرک کی آواز سنائی دی۔

''ایرک اپنے آدمیوں کے ساتھ ڈیڈ وے میں جاؤ۔ وہاں چھ افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اٹھا کر سٹون ہاؤس پہنچا دو ہم وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور''...... فیڈرک نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایرک نے جواب دیا تو فیڈرک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''آئیں باس''...... فیڈرک نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا تو جان کارلوس اور ہنری بھی اس کے پیچھے مڑ گئے اور تیز تیز چلتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ جان کارلوس کے چہرے پر اب بھی تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ ڈیڈ وے میں موجود بے ہوش افراد عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں یا کوئی اور۔ اس بات کا پتہ اب ان کی زبان کھلوا کر ہی چل سکتا تھا اور جان کارلوس کو یقین تھا کہ وہ ان کی زبان آسانی سے کھلوا لے گا۔

کرسٹائن اس وقت اورتھیو کے ایک ہوٹل کے کمرے میں بیڈ پر سرہانے سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔ چیف بروس کی ہدایت پر اس نے انجلا اور جیک کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا ملبہ مکمل طور پر چیک کرا لیا تھا۔ اسے وہاں چند لاشیں ملی تھیں جو انجلا، جیک اور اس کے ساتھیوں کی تھی لیکن ان میں ایک بھی لاش ایسی نہ تھی جسے دیکھ کر کہا جا سکتا ہو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاش ہو سکتی ہے۔ مزید کھدائی کرانے پر اسے تہہ خانے میں ایک سرنگ کا دہانہ کھلا ہوا ملا تھا جہاں سے ہوتی ہوئی وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جورڈم جنگل میں جا نکلی تھی۔ وہاں اسے چار مردوں سمیت دو عورتوں کے پیروں کے نشان ملے تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ وہ اس راستے سے نکل کر جنگل میں آئے ہیں۔ اس نے جنگل میں ان پیروں کا تعاقب کیا لیکن آگے جا کر جنگل چونکہ جھاڑیوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے اسے وہاں مزید پیروں کے نشان نہ ملے تھے۔ اس

لئے اس نے چیف کو کال کر کے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔

چیف نے اسے واپس جانے کے احکامات دیئے تھے اور کہا تھا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی کا مکمل اختیار جان کارلوس کو دے دیا ہے اور وہ خود بھی ان پہاڑیوں تک پہنچ رہا ہے۔ چیف کی بات سن کر کرسٹائن کو بے حد غصہ آیا تھا۔ اس نے سوچا کہ کیا چیف نے اس کے گروپ کو صرف ملبہ ہٹانے اور کھدائی کے لئے ہی استعمال کیا تھا۔ کرسٹائن کا سیکشن الگ تھا اور اسکارم ایجنسی کے لئے اس کے سیکشن نے دوسرے تمام سیکشنوں سے بڑھ کر کام کیا تھا اور بعض اوقات تو ایسا ہوتا تھا کہ اسکارم ایجنسی کا کوئی سیکشن کسی مصیبت میں پڑ جاتا یا کسی ایسی جگہ پھنس جاتا جہاں سے اس کا واپس آنا مشکل ہو جاتا تھا تو کرسٹائن ہی وہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاتی تھی اور انہیں موت کے منہ سے بھی نکال کر لے آتی تھی۔

کرسٹائن کو جان کارلوس اور اس کے بلیک اسکواڈ سے خدا واسطے کا بیر تھا۔ چیف ایکشن کے لئے زیادہ تر اسی سیکشن کا استعمال کرتا تھا جبکہ ہر قسم کے ایکشن کے لئے کرسٹائن کا ٹاپ سیکرٹ سیکشن بھی کم نہ تھا اور کرسٹائن ہمیشہ سے یہی چاہتی تھی کہ اس کا سیکشن، بلیک اسکواڈ سے آگے رہے اور ایکشن کے لئے چیف بروس ہمیشہ اسی کو آگے رکھے۔ اس نے کئی بار چیف بروس کہا تھا کہ وہ بلیک اسکواڈ کو بھی اس کے سیکشن میں ضم کر دے لیکن چیف بروس اس بات کے

لئے کبھی رضا مند نہ ہوئے تھے اور اس کا سیکشن ہمیشہ سائیڈ پر ہی
رہتا تھا جبکہ بلیک اسکواڈ سیکشن کی کامیابی کی خبریں سن سن کر
کرسٹائن غصے سے تلملاتی رہتی تھی۔ اس کے خیال کے مطابق
اسکارم ایجنسی کے چیف نے بلیک اسکواڈ کو اس کے سیکشن سے زیادہ
ترجیح دے رکھی تھی اور وہ اسی سیکشن کو ہی ہمیشہ آگے رکھتا تھا۔

کرسٹائن کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کسی طرح اس جان کارلوس کو
ہی ہلاک کر دے جو بلیک اسکواڈ کا باس تھا اور اس کے حصے کی
کامیابیاں بھی سمیٹ رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اور بلیک اسکواڈ سیکشن
اسکارم ایجنسی کا ہی حصہ تھے اس لئے وہ بلیک اسکواڈ کی کامیابیوں
کا سن کر خون کے گھونٹ بھر کر رہ جاتی تھی البتہ اس نے تہیہ کیا ہوا
تھا کہ ایک بار بھی اسے موقع ملا تو وہ جان کارلوس اور اس کے بلیک
اسکواڈ کو نیچا ضرور دکھائے گی اور اس کے حصے کی کامیابی اس سے
ضرور چھین کر چیف بروس پر یہ ثابت کر دے گی کہ اس کا گروپ
بلیک اسکواڈ سے کہیں بڑھ کر اعلیٰ کارکردگی کا حامل ہے۔

اس بار چیف بروس نے اسے واپس جانے کا کہا تو کرسٹائن
نے ٹھان لی کہ اگر بلیک اسکواڈ اور جان کارلوس یہیں ہے تو وہ بھی
اس وقت تک یہیں رہے گی جب تک عمران اور اس کے ساتھی
پکڑے نہیں جاتے یا ہلاک نہیں ہو جاتے۔ اس نے بھی اپنے
ساتھیوں کو میک اپ میں ہر طرف پھیلا دیا تھا تاکہ وہ بلیک اسکواڈ
کی نظروں سے بچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتے

رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں چیف بروس نے
اسے بھی دوسرے سیکشنوں کی طرح پوری تفصیل بتا دی تھی۔ عمران
اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کرسٹائن پہلے سے ہی جانتی تھی
کہ وہ کون ہیں اور ان کے کام کرنے کا انداز کیا ہے اور اسے اس
بات کا بھی علم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر اس کے ہاتھوں
ارے جائیں تو نہ صرف اس کا اسکارم ایجنسی میں عزت اور وقار
بڑھ سکتا ہے بلکہ اس کا نام پوری دنیا میں شہرہ پا سکتا ہے اس لئے
اس بار اس کی شدت سے خواہش تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی
بلیک اسکواڈ کے ہاتھوں نہیں بلکہ اس کے ہاتھوں ہلاک ہوں۔ اسے
اس بات کی بھی خوشی تھی کہ بلیک اسکواڈ عمران اور اس کے ساتھیوں
کو انجلا اور جیک کے ہیڈ کوارٹر میں ہونے کے باوجود ہلاک نہ کر
سکے تھے۔ چونکہ اس علاقے میں کرسٹائن کا کوئی ہیڈ کوارٹر نہ تھا اس
لئے اس نے ایک مقامی ہوٹل میں رہائش حاصل کر لی تھی اور اب
ہ اسی ہوٹل کے کمرے میں موجود تھی۔

اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہلے وہ بھی ہر طرف عمران اور اس
کے ساتھیوں کی تلاش میں لگی رہی تھی۔ اس کی نمبر ٹو ایک لڑکی ہی
ی جس کا نام سسلی تھا۔ کرسٹائن نے ساری ذمہ داری سسلی پر ہی
ہوڑ رکھی تھی کہ وہ اپنے آدمیوں کے ہمراہ فلاڈیا کے ایک ایک شہر،
ب ایک قصبے اور ایک ایک گاؤں کی تلاشی لے اور ہر اس مقام پر
ران اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈے جہاں ان کے موجود ہونے

کے امکانات ہو سکتے تھے۔ سسلی اور اس کے ساتھی ہر قسم کے اسلحے اور سائنسی آلات سے لیس تھے جس سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو میک اپ میں ہونے کے باوجود تلاش کر سکتے تھے۔ اس لئے کرسٹائن پرامید تھی کہ سسلی یقیناً جان کارلوس اور اس کے بلیک اسکواڈ سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر لے گی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہی ہو گی اور جان کارلوس اور اس کا بلیک اسکواڈ دیکھتا ہی رہ جائے گا۔

کرسٹائن نے جان کارلوس کو ہر صورت شکست دینے اور اپنے ٹاپ سیکرٹ گروپ کو کریڈیٹ دلانے کا بندوبست یہاں آنے سے پہلے ہی کر لیا تھا۔ بلوٹم پہاڑیوں میں جان کارلوس کا نمبر ٹو فیڈرک اصل میں کرسٹائن کا ہی ساتھی تھا جو بظاہر جان کارلوس کے لئے کام کرتا تھا لیکن درپردہ اس کا تعلق ٹاپ سیکرٹ گروپ سے تھا اور وہ بلیک اسکواڈ میں اس لئے شامل ہوا تھا تاکہ وہ کرسٹائن کو جان کارلوس کے ہر اس کام کے بارے میں بتا سکے جو وہ سرانجام دیتا تھا۔ وہ ہر ماہ فیڈرک کو بھاری معاوضہ دیتی تھی اس لئے فیڈرک اس کے احکامات کی تعمیل کرتا تھا۔

اب بھی تھوڑی دیر پہلے فیڈرک نے ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر اسے اطلاع دی تھی کہ جان کارلوس نے بلوٹم پہاڑیوں کے زیرو وے کا انچارج اسے بنا دیا ہے۔ کرستان نے فیڈرک کو بریف کر دیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی پکڑے جائیں تو انہیں بے

ہوش کر دے اور اگر وہ مارے جائیں تو ان کی لاشیں اس انداز میں باہر نکال دے کہ جان کارلوس کو کسی طرح پتہ ہی نہ چل سکے اور فیڈرک نے حامی بھر لی تھی اور اسے معلوم تھا کہ فیڈرک ایسے معاملات میں بے حد عیار اور چالاک آدمی ہے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے خاص آدمی زیرو وے علاقے کے گرد اس انداز میں پھیلائے ہوئے تھے کہ فیڈرک کی طرف سے اطلاع ملتے ہی وہ آسانی سے حرکت میں آ سکتے تھے۔

گو اس وقت رات کافی گزر چکی تھی لیکن وہ جاگ رہی تھی کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آج رات ہی اسکارم ایجنسی ہیڈ کوارٹر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کریں گے اس کے ساتھ ساتھ اس کے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر ممکنہ جگہ پر بھی تلاش کر رہے تھے لیکن ان کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہ آئی تھی۔

ابھی کرسٹائن بیٹھی یہ ساری باتیں سوچ رہی تھی کہ سامنے پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور کرسٹائن بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ولیم کالنگ۔ اوور'' ...... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرسٹائن بے اختیار چونک پڑی کیونکہ ولیم اس گروپ کا انچارج تھا جو اس کی نمبر ٹو سسلی سے الگ ہو کر زیرو وے علاقے کی ایک سمت موجود تھا۔

''یس کرسٹائن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کرسٹائن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''مادام زیرو وے علاقے کے شمال مغرب کی طرف غیر معمولی سرگرمیاں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے ولیم نے کہا تو کرسٹائن بے اختیار چونک پڑی۔

''غیر معمولی سرگرمیاں۔ کیا مطلب۔ اوور''...... کرسٹائن نے چونک کر پوچھا۔

''مادام۔ پہاڑی علاقوں کے ہر اہم مقامات پر خصوصی سرچ لائٹس لگائی گئی ہیں اور ان سرچ لائٹس کی مدد سے نشیبی علاقوں کے ہر حصے کی چیکنگ کی جا رہی ہے اور یہاں بلیک اسکواڈ کے مسلح افراد بھی مجھے ہر طرف پھیل کر جاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اوور''...... ولیم نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ضرور وہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے۔ اوور''...... کرسٹائن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... ولیم نے کہا۔

''تو پھر تم اپنے ساتھیوں سمیت ہوشیار رہنا اور سنو۔ جب تک میں کال نہ کروں تم لوگوں نے نہ کسی قسم کی مداخلت کرنی ہے اور نہ ہی کسی کے سامنے آنا ہے۔ اوور''...... کرسٹائن نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''یس مادام میں نے تو اس لئے اطلاع دی ہے کہ یہ بات

آپ کے نوٹس میں آ جائے اور بس۔ اوور''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اچھا کیا ہے۔ گڈ شو۔ اوور اینڈ آل''...... کرسٹائن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ وہ خود فیڈرک کو کال کرے لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا کیونکہ اس کے اور فیڈرک کے درمیان یہی طے ہوا تھا کہ فیڈرک خود کال کرے گا۔ چنانچہ وہ خاموش رہی لیکن اب اس کی نیند اڑ چکی تھی کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ کامیابی کا مرحلہ قریب آ چکا ہے پھر تقریباً دو گھنٹے مزید گزر گئے لیکن فیڈرک کی کال نہ آئی تو کرسٹائن سے نہ رہا جا سکا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر فیڈرک کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ وائٹ لیڈی کالنگ۔ اوور''...... کرسٹائن نے لہجہ بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک چھوٹا سا بلب ٹرانسمیٹر پر جل اٹھا۔

''یس۔ بلیک مین اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... فیڈرک کی آواز سنائی دی۔ وائٹ لیڈی اور بلیک مین ان کا مخصوص کوڈ تھا۔

''بلیک مین مجھے کچھ دیر پہلے یہ رپورٹ ملی ہے کہ شمال مشرق کی جانب پہاڑی کے پاس غیر معمولی سرگرمیاں دیکھی گئی ہیں۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ مجھے تفصیل بتا سکتے ہو۔ اوور''...... کرسٹائن نے کہا۔

''یس مادام۔ یہاں ہم نے چھ افراد کو ٹریس کیا ہے جن میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہی موجود تھا۔ چونکہ باس کے سامنے آپ کو میں کال نہ کر سکتا تھا اس لئے میں انتظار کر رہا تھا اور اب آپ کو کال کرنے کے لئے خصوصی طور پر واش روم میں آیا تو آپ کی کال آ گئی۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ان سب باتوں کو چھوڑو۔ مجھے ان افراد کے بارے میں بتاؤ۔ کون ہیں وہ۔ کیا وہ وہی ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے۔ اوور''...... کرسٹائن نے چونک کر تیز لہجے میں پوچھا۔

''ابھی حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے مادام۔ باس ان کی خصوصی چیکنگ کر رہے لیکن ان کے میک اپ واش نہیں ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کچھ پتہ چلتا ہے میں آپ کو فوراً مطلع کر دوں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تو کیا مجھے ابھی مزید انتظار کرنا ہو گا۔ اوور''...... کرسٹائن نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ بہرحال کسی نہ کسی طرح آپ کا کام ہو جائے گا لیکن یہ بتا دوں کہ یہاں کی جو صورتحال ہے اس سے مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ تک لاشیں ہی پہنچ سکیں گی۔ اوور''...... فیڈرک نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ مجھے لاشیں بھی مل جائیں تو میں کام چلا لوں

گی۔ لیکن تم ان کی لاشیں وہاں سے غائب کیسے کراؤ گے۔ کیا باس اور اس کے خاص آدمیوں کی موجودگی میں تم ان کی لاشیں غائب کرا سکو گے۔ اوور''...... کرسٹائن نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں مادام۔ اس کے لئے میں نے پہلے سے ہی مکمل منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ میرا خاص گروپ یہاں موجود ہے۔ جیسے ہی مجھے موقع ملا میں یہاں سے ان کی اصل لاشیں غائب کر کے دوسری لاشیں رکھوا دوں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے فیڈرک نے جواب دیا۔

''اوہ اوہ۔ گڈ آئیڈیا۔ تم واقعی ذہین ہو لیکن بہرحال جان کارلوس انتہائی زیرک اور خطرناک حد تک ذہین ہے اس لئے ہر طرح سے محتاط رہنا۔ اوور''...... کرسٹائن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ سب کچھ کسی نہ کسی طرح سے کر لوں گا۔ اوور''...... فیڈرک نے جواب دیا۔

''ان کی لاشوں کی جگہ تم نے دوسری لاشیں رکھنے کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں۔ اوور''...... کرسٹائن نے ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

''میں نے سارا بندوبست کر لیا ہے مادام۔ آپ بے فکر رہیں بہرحال کام ہو جائے گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... کرسٹائن نے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اسے فیڈرک کی صلاحیتوں کا علم تھا اور اب اس کی پلاننگ بھی اسے معلوم ہو گئی تھی۔

وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جگہ اپنے ہی مسلح ساتھیوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں رکھ دے گا۔ گو ایسا سوچنا ہی حماقت تھی کہ کوئی اپنے ہی آدمیوں کو اس طرح ہلاک کرے لیکن وہ جانتی تھی کہ فیڈرک بے پناہ دولت کمانے کے لئے سوائے اپنی ذات کے باقی ہر شخص کو گولی سے اڑانے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں جھجکتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ بہرحال رزلٹ یہی نکلے گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کی تحویل میں آجائیں گی جبکہ جان کارلوس منہ دیکھتا رہ جائے گا اور یہی وہ چاہتی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ یا ان کی لاشیں وصول کر کے وہ چیف بروس پر بہرحال اپنی سبقت ظاہر کر سکتی تھی کہ وہ جان کارلوس اور اس کے بلیک اسکواڈ سے کہیں زیادہ ذہین اور اعلیٰ کارکردگی کی مالکہ ہے۔

جس طرح سے دور اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے ٹھیک اسی طرح عمران کے دماغ کے سیاہ پردے پر بھی روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور پھر تیزی سے تاریک پردے پر پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

ہوش میں آنے کے بعد چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہونا شروع ہو گیا اور شعور پوری طرح بیدار ہوتے ہی اس نے لاشعوری طور پر حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔ عمران نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے دونوں اطراف میں اس کے ساتھی بھی اسی طرح راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان کے جسموں میں ایسی حرکت نظر آرہی تھی کہ جیسے وہ ہوش میں آ رہے ہوں۔ سامنے دیوار کے ساتھ چار کرسیاں بھی موجود تھیں۔ عمران کو

اپنے چہرے پر جلن کا احساس ہو رہا تھا۔ چنانچہ وہ سمجھ گیا کہ ان کا میک اپ چیک کیا گیا ہے لیکن اس بار اس نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ایک اور سپیشل میک اپ کیا تھا جو صرف مرکری کے رگڑنے سے ہی صاف ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا اور چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے عمران اس دوران اپنے آپ کو آزاد کرنے کے لئے چیکنگ کرتا رہا اور پھر جیسے ہی اسے محسوس ہوا کہ ان کی کلائیوں کے گرد کڑے بٹن سے کھلنے اور بند ہونے والے ہیں تو وہ بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے ان بٹنوں کو پریس کرنے کی خصوصی مشق کی ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ وہ آسانی سے اپنے ہاتھ آزاد کر سکتا ہے پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کے بعد ان سے گفتگو کرتا اچانک سامنے کا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جان کارلوس اندر داخل ہوا۔

اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات موجود تھے۔ اس کے پیچھے گٹھے ہوئے جسموں کے مالک دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے چار مشین گنوں سے مسلح افراد تھے۔

''آخر کار ہم نے تمہیں پکڑ ہی لیا ہے عمران''...... جان کارلوس نے عمران کو دیکھتے ہوئے انتہائی فاتحانہ لہجے میں کہا۔

''عمران۔ کیا مطلب۔ کون عمران۔ یہ آپ لوگوں نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو

جان کارلوس بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

''تم ان باتوں سے دوسروں کو احمق بنا سکتے ہو عمران۔ مجھے نہیں۔ میرا نام جان کارلوس ہے اور تم مجھے جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ اس لئے مجھے چکر دینے میں تم اس بار کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ میں نے نجانے کب سے تہیہ کر رکھا تھا کہ تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا اور آج وہ وقت آ گیا ہے۔ اب میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنے سامنے مرتا ہوا دیکھوں گا اور مجھے اس وقت قرار آ جائے گا جب تم سب گولیوں سے چھلنی ہو چکے ہو گے اور تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر ان کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے گا''...... جان کارلوس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور بڑے مطمئن انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی دوسرے دونوں آدمی اس کے دائیں بائیں کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ مشین گنوں سے مسلح چاروں افراد دروازے کے ساتھ ہی دیوار سے لگ کر کھڑے تھے البتہ مشین گنیں اب ان کے ہاتھوں میں تھیں۔

''میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ مجھے بتائیں تو سہی کہ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس طرح مجرموں کے سے انداز میں کیوں باندھا گیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پھر وہی بات۔ تم اس بات کو قبول کر لو کہ تم ہی عمران ہو۔ اگر تم قبول نہیں کرو گے تو بھی تمہارا انجام موت ہے۔ میں تم پر

واضح کر چکا ہوں کہ تم مجھے احمق نہیں بنا سکو گے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ راڈز والی کرسیوں جن کے بازو پر ہی بٹن ہیں اور یہ راڈز بٹنوں سے ضرور کھلتے اور بند ہوتے تھے لیکن میں نے خصوصی طور پر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو جکڑنے کے بعد انہیں جام کرا دیا ہے اس لئے اب تم اپنی انگلیوں کی مدد سے انہیں نہ کھول سکو گے اور چونکہ تم انہیں نہیں کھول سکو گے اس لئے تم رہا بھی نہ ہو سکو گے اور تم سب اسی حالت میں ان کرسیوں پر ہی بیٹھے بیٹھے مارے جاؤ گے۔ اس بار میں کسی ایک کو نہیں تم سب کو ایک ساتھ گولیوں سے نشانہ بنواؤں گا اور تمہارے جسموں پر اس وقت تک گولیاں برستی رہیں گے جب تک تمہارے جسموں سے تمہاری روحیں نہیں نکل جاتیں''...... جان کارلوس نے فاتحانہ لہجے میں کہا تو عمران دل ہی دل میں بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ جان کارلوس نے یہ بات اسے بتا کر حقیقتاً حماقت کی تھی۔ اگر وہ یہ بات عمران کو نہ بتاتا تو پھر عمران واقعی انہیں نہیں کھول سکتا تھا لیکن اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں جام کر دیا گیا ہے اور اسے اس تکنیک کا بھی علم تھا کہ جام بٹنوں کو کیسے حرکت میں لایا جا سکتا ہے ایسا چونکہ عام انداز سے ہٹ کر خصوصی طور پر کیا جاتا تھا اس لئے جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ جام ہیں وہ انہیں نہ کھول سکتا تھا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں تم تو مجھ سے اس طرح بات کر رہے ہو جیسے تمہاری اور میری صدیوں سے دوستی ہو۔ حالانکہ سچ تو

یہی ہے کہ میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں اور تم مجھے نجانے کون سا عمران سمجھ کر بات کر رہے ہو۔ آخر یہ عمران ہے کون اور اس سے تمہاری کیا دشمنی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے موت کو سامنے دیکھ کر تمہاری یادداشت غائب ہو گئی ہے لیکن مجھے افسوس ہے عمران کہ تمہارا انجام بہرحال اب قریب آ چکا ہے گو ہم اور خاص طور پر ہمارا میک اپ ایکسپرٹ ہنری تمہارے چہرے پر موجود میک اپ صاف نہیں کر سکے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ کس طرح صاف ہو سکتا ہے''...... جان کارلوس نے کہا۔

''باس میں نے تو سپیشل میک اپ واشر کا بھی استعمال کیا ہے اور ہر قسم کے لوشن بھی لگائے ہیں۔ میں اب بھی یہی کہوں گا کہ یہ لوگ میک اپ میں نہیں ہیں''...... سادہ لباس والے نوجوان نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہی ہنری ہے۔

''باس اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر کا ایک راؤنڈ لگا کر آتا ہوں''...... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے جان کارلوس سے کہا اور عمران اس کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ فیڈرک ہے کیونکہ وہ اس سے مارٹن بن کر ٹرانسمیٹر پر گفتگو کر چکا تھا۔

''او کے''...... جان کارلوس نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا تو فیڈرک اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

''اب تم بتاؤ۔ تم کیا کہتے ہو''...... اس بار جان کارلوس نے

عمران کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"مان جاؤ کہ تم عمران ہو"...... جان کارلوس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میرے ماننے یا نا ماننے سے حقیقت نہیں بدلے گی۔ بہرحال اگر تم بضد ہو تو ٹھیک ہے میں تسلیم کر لیتا ہوں"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں مخصوص انداز میں مڑ کر کلائیوں میں موجود کرسی کے بازوؤں کے جام بٹنوں سے مخصوص انداز میں کھیلنے لگ گئیں۔ وہ جان کارلوس کو بخوبی جانتا تھا۔ جان کارلوس کا کوئی بھروسہ نہ تھا۔ وہ کسی وقت بھی غصے میں آ سکتا تھا اور جھلاہٹ میں اچانک ان پر فائر کھول سکتا تھا جس سے ظاہر ہے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی تھیں۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نہیں مانتے تو کوئی بات نہیں۔ تم جو کوئی بھی ہو بہرحال اب تم کسی صورت زندہ نہیں رہ سکتے بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... جان کارلوس نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی حرکت کرتا یا عمران اسے کوئی جواب دیتا اچانک دروازہ کھلا اور فیڈرک تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"چیف کی کال ہے جناب آپ کے لئے"...... فیڈرک نے

تیزی سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہاں لے آؤ ٹرانسمیٹر"...... جان کارلوس نے چونک کر کہا۔

"سر ماسٹر ٹرانسمیٹر پر کال ہے"...... فیڈرک نے کہا تو جان کارلوس ایک جھٹکے سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔ فیڈرک بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران نے تیزی سے کرسی کے بازو کے بٹن پریس کرنے کے لئے اپنی انگلیوں کو حرکت دینی شروع کر دی لیکن اس سے پہلے کہ وہ راڈز کھول پاتا یکلخت دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو دروازے پر ایک مسلح آدمی کی شکل نظر آئی۔

دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی چیز پوری قوت سے فرش پر دے ماری اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا۔ اس کے ذہن پر اس قدر تیزی سے تاریک چادر پھیلتی چلی گئی جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر تاریک بادلوں میں جس طرح بجلی کی لہریں کوندتی ہیں اسی طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لہریں کوندنے لگیں اور آہستہ آہستہ اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں اور اس کا شعور بیدار ہوا تو وہ بے اختیار حیرت سے اچھل پڑا لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اچھل تو نہ سکا اور اچھلنے کی کوشش کرنے تک ہی محدود رہ گیا لیکن اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات شدت سے ابھر آئے

کیونکہ وہ راڈز والی کرسیوں سے جکڑے ہونے کی بجائے ایک کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اس کے پیروں کو بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔

یہ وہ کمرہ بھی نہیں تھا بلکہ ایک تہہ خانہ دکھائی دیتا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے ہاتھ اور پیر بھی اسی طرح بندھے ہوئے تھے جیسے عمران کے بندھے ہوئے تھے۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور جب اس کے ناخنوں میں موجود مخصوص بلیڈ باہر آگئے تو اس نے کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کو کاٹنا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد جب رسی کسی حد تک کٹ گئی جس کا احساس اسے ہاتھوں کی بندش کے ذرا سا ڈھیلا ہونے سے ہوا تو اس نے ہاتھوں کو زور دار انداز میں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں جھٹکے دیئے اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اپنے ہاتھ آزاد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے پیروں پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھولی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کمرے میں جہاں ہنری ان کے ساتھی موجود تھا وہاں کسی مسلح آدمی نے انتہائی زود اثر بے ہوش کر

دینے والی گیس کا کیپسول فرش پر مارا تھا جس کی وجہ سے وہ فوری طور پر بے ہوش ہو گیا تھا لیکن اب اس گیس کا دباؤ اس کے ذہن پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہو گیا تھا اس لئے ذہنی ورزشوں کے نتیجے میں عمران بغیر انٹی گیس سونگھنے کے خودبخود ہوش میں آ گیا تھا۔ اس کی کلائی سے گھڑی بھی اتار لی گئی تھی اس لئے اسے یہ اندازہ نہ ہو سکتا تھا کہ وہ کتنی دیر بے ہوش رہا ہے لیکن کمرے میں جلنے والے بلب کی وجہ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ابھی رات ہی ہے اس نے اپنے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی اس کی تمام جیبیں انتہائی ماہرانہ انداز میں چیک کر کے خالی کر دی گئی تھیں حتیٰ کہ اس کی خفیہ جیب میں موجود باریک دھار کا خنجر بھی غائب تھا۔ بہرحال عمران تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا اس نے سب سے پہلے تو ایک ایک کر کے ان سب کے ہاتھوں اور پیروں کی رسیاں کھولیں اور پھر اس نے جولیا کو سیدھا کر کے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اسے معلوم تھا کہ اس کی طرح ان کے ذہنوں پر بھی بہرحال گیس کا دباؤ خاصا کم ہو گیا ہو گا لیکن مخصوص ذہنی مشقیں نہ کرنے کی وجہ سے ان کے ذہن بے ہوشی کے خلاف ردعمل کا اظہار نہیں کر سکے لیکن اب سانس بند ہونے کی وجہ سے ان کے جسموں میں موجود قوت مدافعت قدرتی طور پر حرکت میں آ جائے گی اور اس طرح یہ لوگ ہوش میں آ جائیں گے اور پھر وہی ہوا۔

چندلمحوں بعد جولیا کے جسم میں حرکت کے تاثرات آثار ہونے شروع ہو گئے اور پھر مزید چندلمحوں بعد عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور آگے بڑھ کر اس نے صفدر کے ساتھ بھی یہی کارروائی دوہرائی۔ اس دوران جولیا کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔

”جلدی ہوش میں آؤ جولیا۔ ہم شدید خطرے میں ہیں“۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ صفدر کے جسم میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تھے عمران نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹائے اور اس کے بعد فرش پر پڑے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔

”یہ۔ یہ کیا۔ عمران۔ ہم کہاں ہیں“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس بات کو چھوڑو۔ پہلے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے“...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا اور جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر وہ کیپٹن شکیل پر جھک گئی۔ اس دوران صفدر کی کراہ سنائی دی پھر صفدر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اس نے بھی وہی ردعمل ظاہر کیا جو جولیا نے ظاہر کیا تھا۔ عمران نے صالحہ کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا لئے۔ چندلمحوں کے بعد کیپٹن شکیل اور صفدر بھی ہوش میں آ گئے اور پھر صالحہ بھی ہوش میں آ گئی۔

عمران ان سے فارغ ہوتے ہی تیزی سے تہہ خانے کی

دیواروں کی طرف بڑھ گیا۔ دیواریں چاروں طرف سے سپاٹ تھیں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشندان۔ صرف چھت پر لٹکتا ہوا بلب جل رہا تھا اور پھر عمران نے دیواروں کو تھپتھپانا شروع کر دیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس کام میں اس کے ساتھ شریک ہو گئے لیکن چاروں دیواروں کو چیک کر لینے کے باوجود انہیں کسی دیوار میں کوئی خلا محسوس نہ ہوا۔ چاروں دیواریں ٹھوس تھیں۔

”نجانے یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں یہاں کون لایا ہے“۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ہی تھا کہ اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کمرے کے فرش کے نیچے سے سنائی دینے لگی۔ یہ آواز کمرے کے کونے کے فرش سے آ رہی تھی۔

”اوہ اوہ۔ وہ لوگ شاید آ رہے ہیں۔ جلدی کرو ،رسیاں اپنے پیروں اور ہاتھوں کے گرد لپیٹ کر پہلے کی طرح دوبارہ فرش پر لیٹ جاؤ اور بے ہوش بن جاؤ نجانے کتنے لوگ ہوں“...... عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے خود بھی اسی جگہ لیٹ گیا جہاں سے اب فرش کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھا رہا تھا۔ اسی لمحے ایک مسلح آدمی کا سر فرش سے نمودار ہوا اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ یہ فیڈرک تھا جو جان کارلوس کے ساتھ موجود تھا اور جو پہلے باہر کا ایک راؤنڈ لگانے گیا تھا اور پھر اس نے آ کر جان کارلوس کو چیف کی کال کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ اوپر آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے چھ مسلح افراد بھی باہر آ گئے۔

”یہ ابھی بے ہوش ہیں۔ انہیں اٹھا کر احتیاط سے اسی راستے سے لے چلو جو میں نے بتایا ہے“...... فیڈرک نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس سر“...... ایک مسلح شخص نے کہا اور آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب“...... فیڈرک نے چونک کر کہا۔

”اٹھو اور ان پر ٹوٹ پڑو اور ان سب کا خاتمہ کر دو“...... عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور فیڈرک اس کے ہاتھوں پر اٹھ کر ایک دھماکے سے واپس فرش پر گرا اور اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئے اور وہ مسلح افراد جو اس اچانک افتاد پر سنبھل ہی نہ سکے تھے ان کی جھپٹ میں آ گئے۔

عمران فیڈرک کو نیچے پھینکتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ایک مسلح شخص پر جھپٹ پڑا جو تیزی سے اپنے کاندھے سے مشین گن اتارنے لگا تھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اسی دوران کمرہ ہلکی ہلکی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد ہی کمرے میں چھ لاشیں پڑی تھیں جبکہ عمران نے فیڈرک کو نیچے پھینکتے ہوئے اس کے سر کو اس انداز میں گھمایا تھا کہ وہ فوری طور پر بے ہوش ہو جاتا لیکن اس کا سانس نہ

رکتا۔

”اس کا خیال رکھنا۔ مجھے یہ زندہ چاہئے۔ میں چیک کر کے آتا ہوں“...... عمران نے ایک مشین گن پکڑ کر تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں ہوا۔ وہاں اسلحے اور دوسرے بہت سے سامان کی پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں۔ دیکھنے میں یہ کوئی اسٹور معلوم ہو رہا تھا۔ اسٹور کے دو دروازے تھے ایک دائیں دیوار میں دوسرا بائیں دیوار کا میں۔ بائیں دیوار کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک کافی چوڑا اور پختہ راستہ نظر آ رہا تھا جو انسانی ہاتھوں سے بنائی سرنگ نما تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سامان اس سٹور تک لانے کے لئے خصوصی راستہ ہے جبکہ دوسرا دروازہ شاید اندرونی عمارت کی طرف کھلتا ہو گا۔ عمران کو اس بات کی وجہ تو سمجھ میں نہ آ سکی تھی کہ فیڈرک انہیں جان کارلوس کی قید سے بے ہوش کر کے یہاں کیوں لے آیا تھا اور اب وہ انہیں ان مسلح افراد کے ذریعے کہاں اور کس کے پاس بھجوانا چاہتا تھا لیکن اسے یہ اطمینان تھا کہ سچویشن ان کے کنٹرول میں ہے وہ اس دروازے کے طرف بڑھا جو دائیں دیوار میں تھا اور یہ دروازہ بند تھا۔

عمران نے قریب جا کر آہستہ سے دروازے کو دبایا لیکن وہ بند تھا عمران نے دروازے سے کان لگائے تو دوسری طرف خاموشی

تھی۔ عمران تیزی سے مڑا اور واپس سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر والے کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

''جلدی کرو۔ اسلحہ لے لو اور اس فیڈرک کو اٹھا کر لے آؤ۔ ان لاشوں کو یہیں پڑا رہنے دو''...... عمران نے کہا اور واپس نیچے اتر گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے تو عمران نے دیوار میں لگا ہوا ایک ہک کھینچا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سیڑھیوں میں تاریکی پھیلتی چلی گئی اس کا مطلب تھا اوپر فرش دوبارہ برابر ہوتا جا رہا ہے جب گڑگڑاہٹ ختم ہو گئی تو عمران سمجھ گیا کہ اب فرش برابر ہو چکا ہے۔ عمران صفدر کی طرف مڑا جو ابھی تک بے ہوش فیڈرک کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے تھا۔

''اسے فرش پر ڈال دو''...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے فیڈرک کو فرش پر ڈال دیا۔

''یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں یہاں کون لایا ہے اور کس لئے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بات کا جواب یہ فیڈرک دے گا کہ یہ ہمیں جان کارلوس کی قید سے کیسے اور کیوں نکال لایا تھا اور پھر ہمیں مسلح افراد کے ذریعے کہاں اور کس کے پاس بھجوانا چاہتا تھا اور دوسری بات یہ کہ ہم کہاں پر موجود ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے فیڈرک کی جیبوں کی

تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اس کی جیب سے مشین پسٹل ، ٹرانسمیٹر اور سرکاری شناختی کارڈ نکال لیا۔

اس نے کارڈ دیکھا اور پھر کارڈ، ٹرانسمیٹر اور مشین پسٹل صفدر کی طرف بڑھا دیا اور پھر خود دوبارہ اس فیڈرک پر جھک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے پیر اٹھا کر فیڈرک کی گردن کے ساتھ رکھ دیا تھا۔ فیڈرک کی آنکھیں کھلیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کے لئے اپنے جسم کو سمیٹا لیکن عمران نے اس کی گردن پر بوٹ کی ٹو رکھ کر آہستہ سے گھما دیا اور فیڈرک کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر عمران کی ٹانگ پکڑنی چاہی لیکن عمران نے پیر کو اور زیادہ موڑ دیا اور فیڈرک کے دونوں ہاتھ بے جان سے ہو کر نیچے گر گئے۔ فیڈرک کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئی تھیں اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑا تو فیڈرک کا بگڑتا ہوا چہرہ بھی ساتھ ہی قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کے منہ سے نکلنے والی خرخراہٹ بھی تیزی سے سانس لینے کی آوازوں میں بدل گئی۔

''تمہارا نام فیڈرک ہے اور تمہارا تعلق اسکارم ایجنسی کے بلیک

اسکواڈ گروپ سے ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ پیر ہٹا لو۔ مم۔ مم۔ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ خوفناک عذاب ہے"...... فیڈرک نے رک رک کر اور پھنسے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ہمیں جان کارلوس کی قید سے بے ہوش کر کے یہاں کیوں لائے ہو۔ سچ سچ بتا دو ورنہ تمہیں اس سے بھی زیادہ ہولناک عذاب سے گزرنا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے ٹاپ سیکرٹ گروپ کی کرسٹائن سے وعدہ کیا تھا"...... فیڈرک نے رک رک کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کرسٹائن۔ کیا مطلب"...... عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ کر واپس کرتے ہوئے کہا اس کا پیر مڑتے ہی فیڈرک کے جسم نے جھٹکا لیا تھا لیکن پیر واپس کرتے ہی اس کا جسم پھر سیدھا ہو گیا تھا۔

"اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے ایک کروڑ ڈالر دے گی اور مجھے دولت کی ضرورت تھی۔ میں دولت لے کر نوکری چھوڑ کر گریٹ لینڈ جا کر سیٹل ہونا چاہتا تھا"...... فیڈرک نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور الفاظ اس کے منہ سے خود بخود اچھل کر باہر آ رہے ہوں۔

"ہونہہ۔ اگر ہم ایک کی بجائے دو کروڑ ڈالر تمہیں دے دیں تو کیا تم کرسٹائن اور جان کارلوس کا ساتھ چھوڑ کر ہمارا ساتھ دو

گے"...... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم۔ تم تو غیر ملکی ہو۔ تم دو کروڑ ڈالر کیسے دے سکتے ہو"...... فیڈرک نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ہمارے پاس انٹرنیشنل بینک کا گارنٹڈ چیک ہے اور سنو۔ اس طرح تمہیں دولت بھی مل جائے اور اس دولت کو خرچ کرنے کے لئے زندگی بھی۔ ورنہ میں ذرا سا پیر موڑ دوں تو تمہارا خاتمہ ہو جائے گا اور پھر نہ دولت تمہارے کام آئے گی اور نہ تم عیش کر سکو گے۔ جواب دو۔ دو گے ہمارا ساتھ یا نہیں۔ بولو۔ جلدی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تت تت۔ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ کیا تم یہاں سے نکلنا چاہتے ہو"...... فیڈرک نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"ہاں۔ ہم یہاں سے ہر صورت میں نکلنا چاہتے ہیں۔ اس طرح کہ ہمارے ساتھ ایم ایچ میزائل فارمولا بھی ہو۔ بولو کیا تم مدد کر سکتے ہو یا نہیں۔ لیکن خیال رکھنا تمہارے بات کرتے ہی مجھے معلوم ہو جائے گا کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں۔ میرے اندر یہ خداداد صلاحیت موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایم ایچ میزائل فارمولا۔ کیا مطلب۔ یہ کون سا فارمولا ہے"...... فیڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاکیشیائی فارمولا ہے جسے اسکارم ایجنسی کے ایجنٹوں نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مگر وہ فارمولا کہاں ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے''...... فیڈرک نے جواب دیا۔

''میرے علم کے مطابق فارمولا اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں چیف بروس کے پاس ہے''...... عمران نے کہا۔

''چیف بروس۔ اور۔ مگر میں فارمولا اسکارم ہیڈ کوارٹر سے کیسے باہر لا سکتا ہوں''...... فیڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے اور میرے ساتھیوں کو تم اسکارم ہیڈ کوارٹر پہنچا دو۔ فارمولا وہاں سے ہم خود حاصل کر لیں گے۔ تمہارا کام ہمیں صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر کے اندر لے جانا ہے اور بس''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ایک خفیہ راستہ جانتا ہوں جو سیلڈ نہیں ہے۔ میں تمہیں وہاں تک پہنچا سکتا ہوں لیکن اس سے پہلے مجھے دو کروڑ ڈالر کا گارنٹڈ چیک دکھاؤ''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فیڈرک نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے سمجھ گیا کہ دو کروڑ ڈالر نے اس کا ذہن بدل دیا ہے۔ وہ واقعی حد درجہ لالچی طبیعت کا آدمی تھا۔ عمران نے پیر ہٹا لیا تو فیڈرک نے آہستہ آہستہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور گردن مسلنے لگا۔ پھر اس کا جسم بھی اسی طرح آہستہ آہستہ سمٹا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''مائی گاڈ۔ اس قدر ہولناک عذاب میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں بھگتا۔ نجانے تم کیا کرتے ہو''...... فیڈرک نے اٹھ کر

کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''اگر تم تعاون سے انکار کرتے تب تمہیں معلوم ہوتا کہ عذاب کسے کہتے ہیں۔ یہ تو اس کا صرف ایک چھوٹا سا ٹریلر تھا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دکھاؤ۔ کہاں ہے وہ گارنٹڈ چیک''...... فیڈرک نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

''تم ہمیں ہیڈ کوارٹر پہنچا دو۔ تمہیں چیک مل جائے گا۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو میں تمہیں فون پر کنفرم کرا سکتا ہوں۔ چیک ہر صورت میں تمہیں ملے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن اگر تم نے وہاں پہنچ کر انکار کر دیا تب میں کیا کروں گا''...... فیڈرک نے مشکوک لہجے میں کہا۔

''سنو۔ میں جو وعدہ کرتا ہوں اسے پورا بھی کرتا ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہیں آ رہا تو نہ سہی پھر تم قبر میں اتر جاؤ۔ ہم خود ہی باقی کام کر لیں گے''...... اس بار عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ۔ نہیں ٹھیک ہے۔ میرے پاس تمہاری بات مان لینے کے سوا دوسرا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ میں تمہارا ساتھ دوں گا اور یہ سن لو کہ اگر میں تمہارا ساتھ نہ دوں تو اسکارم ہیڈ کوارٹر سے فارمولے کو نکالنا تو ایک طرف تم اس ہیڈ کوارٹر کے اندر بھی نہ گھس سکو گے اور نہ ہی یہاں سے باہر جا سکو گے''...... فیڈرک نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم فارمولا اسکارم ہیڈ کوارٹر سے نکلوا کر ہمیں یہاں سے صحیح سلامت نکالنے کا وعدہ کرو تو تمہیں ہر صورت میں نہ صرف زندہ چھوڑ دیا جائے گا بلکہ دو کروڑ ڈالر کا چیک بھی دے دیا جائے گا پھر تم اسے لے کر دنیا کے کسی بھی حصے میں چلے جانا۔ ہمیں تم سے کوئی غرض نہ ہو گا"...... عمران نے کہا تو فیڈرک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارا کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ نجانے کیا بات ہے کہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم واقعی وعدہ پورا کرنے والے آدمی ہو"...... فیڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں۔

"اگر تم اپنا مشین پسٹل، ٹرانسمیٹر اور آئی ڈی کارڈ ڈھونڈ رہے ہو تو وہ میرے پاس ہے"...... عمران نے کہا تو فیڈرک بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ وہ مجھے ٹرانسمیٹر دے دو۔ مجھے بات کرنی ہے"۔ فیڈرک نے کہا تو عمران نے صفدر کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے کر اسے تھما دیا۔

"کس سے بات کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف بروس نے اگر فارمولا واقعی ہیڈ کوارٹر میں رکھا ہوا ہے تو اس نے اسے یقیناً ہارڈ روم میں رکھا ہو گا اور ہارڈ روم کا انچارج سٹوورٹ ہے جو میرا دوست ہے۔ اسے بھی دولت کی ضرورت

ہے۔ وہ ہیڈ کوارٹر اور ہارڈ روم سے فارمولا نکال سکتا ہے۔ مجھے اسے بھی لالچ دینا ہو گا۔ اگر وہ مان گیا تو سمجھ لو کہ تمہارا کام ہو جائے گا اور فارمولا تمہیں مل جائے گا"...... فیڈرک نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"اوکے۔ کرو اسے کال"...... عمران نے کہا تو فیڈرک نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے دوسری طرف کال دینا شروع ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بلیک مین کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... اس نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایس ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک مین بول رہا ہوں۔ اوور"...... فیڈرک نے ٹرانسمیٹر منہ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کیا ہے۔ جانتے نہیں میں ہیڈ کوارٹر کے اندر ہوں اور چیف بروس نے یہاں چیکنگ کے سخت ترین انتظامات کرا رکھے ہیں۔ اگر یہ سپیشل زیرو ون ٹرانسمیٹر نہ ہوتا تو میں تمہاری کال کبھی نہ سنتا۔ بولو۔ کیوں کیا ہے کال۔ جلدی بتاؤ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے تم سے اہم بات کرنی ہے ایس ایس۔ تم چاہو تو پچاس

لاکھ ڈالر کما سکتے ہو۔ اوور“...... فیڈرک نے کہا۔

”پچاس لاکھ ڈالر۔ کیا مطلب۔ تم ہوش میں تو ہو۔ تمہارے پاس پچاس لاکھ ڈالر کہاں سے، آ گئے مجھے دینے کے لئے۔ اوور“...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”آ نہیں گئے۔ آ سکتے ہیں۔ ایک سپیشل پارٹی سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ مجھ سے ایک کروڑ ڈالر کا سودا کر رہی ہے جو ہم دونوں مل کر آدھے آدھے بانٹ سکتے ہیں۔ پچاس لاکھ ڈالر تمہارے اور پچاس لاکھ ڈالر میرے۔ بولو۔ کیا کہتے ہو۔ اوور“۔ فیڈرک نے کہا تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے فیڈرک سے دو کروڑ ڈالر کی بات کی تھی اور فیڈرک اس آدمی سٹوورٹ کو ایک کروڑ ڈالر کا بتا رہا تھا۔

”اگر ایسی بات ہے تو میں کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پچاس لاکھ ڈالر مجھے مل جائیں تو میری زندگی میں آسانیاں ہی آسانیاں ہو جائیں۔ اوور“...... سٹوورٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو سمجھ لو کہ پچاس لاکھ ڈالر تمہاری جیب میں ہیں اور تمہارے ہیں۔ اوور“...... فیڈرک نے کہا۔

”لیکن کیسے۔ مجھے کرنا کیا ہے۔ اوور“...... سٹوورٹ نے کہا۔

”تم جانتے ہو کہ اسکارم ایجنسی کے خلاف پاکیشیائی ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ اوور“...... فیڈرک نے کہا۔

”ہاں۔ جانتا ہوں۔ اسی لئے چیف برڈس نے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور سیلڈ کر رکھا ہے اور ہم سب کو یہاں بلاوجہ قیدی بنا رکھا ہے اور تم جانتے ہو کہ میں قید کی زندگی سخت ناپسند کرتا ہوں۔ اوور“۔ سٹوورٹ نے کہا۔

”تو پھر تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اسکارم ہیڈ کوارٹر میں کس لئے گھسنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد کیا ہے۔ جانتے ہو نا۔ اوور“...... فیڈرک نے کہا۔

”ہاں۔ جانتا ہوں۔ وہ لوگ یہاں اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں جو چیف نے پاکیشیا سے چوری کرایا تھا۔ ایم ایچ میزائل فارمولا۔ اوور“...... سٹوورٹ نے کہا۔

”ہاں۔ اگر میں تم سے کہوں کہ میرا ان سے ہی سودا طے ہوا ہے تو۔ اوور“...... فیڈرک نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ اس کی باتوں سے مطمئن ہو جو وہ سٹوورٹ کو لالچ دینے کے لئے کر رہا تھا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا یہ سچ ہے۔ کیا تم نے واقعی پاکیشیائی ایجنٹوں سے مل گئے ہو۔ اوور“...... دوسری طرف سے سٹوورٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”مل گیا ہوں نہیں۔ میری ان سے ڈیل ہوئی ہے اور وہ مجھے منہ مانگا معاوضہ ایک کروڑ ڈالر دے رہے ہیں لیکن اس صورت میں کہ اگر انہیں فارمولا مل جائے اور تم ہارڈ روم کے انچارج ہو۔

تمہارے لئے وہاں سے فارمولا نکال کر لانا مشکل ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر تم یہ کر دو تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی اور ہم پچاس پچاس لاکھ ڈالر لے کر یہاں سے آسانی سے فرار ہو جائیں گے اور زندگی بھر عیش کریں گے۔ اب تم سوچ لو کیا کرنا ہے۔ اوور''...... فیڈرک نے کہا۔

''فارمولا نکالنا تو میرے لئے واقعی مشکل نہیں ہے لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ فارمولا لے کر تمہیں واقعی ایک کروڑ ڈالر دے دیں گے اور وہ ہمیں ڈاج نہیں دیں گے۔ تم جانتے ہو کہ یہ رسکی کام ہے۔ اگر چیف کو پتہ چل گیا تو وہ نہ مجھے زندہ چھوڑے گا اور نہ تمہیں۔ اوور''...... سٹوورٹ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں ہم سے وعدہ خلافی نہیں کریں گے اور تم فکر نہ کرو چیف کو علم ہونے تک ہم یہاں سے نکل چکے ہوں گے۔ تم وہاں سے فارمولا نکالنے کی تیاری کرو اور بس۔ اوور''...... فیڈرک نے کہا۔

''مجھے اب بھی یقین نہیں ہو رہا ہے کیونکہ یہ لوگ تو دشمن ہیں۔ یہ معاوضہ کیسے دیں گے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہونہہ۔ تم جانتے تو ہو۔ میں آسانی سے مطمئن نہیں ہو سکتا اور میں مطمئن ہو گیا ہوں بحث مت کرو ورنہ سب ختم ہو جائے گا۔ آنے والی زندگی کو دیکھو۔ یہاں کیا ملتا ہے۔ سمجھ لو ہمارے پاس

ایک بڑا چانس ہے۔ اوور''...... فیڈرک نے کہا۔

''اوہ۔ چلو میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اگر تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے ویسے بھی اس وقت رات ہے میں فارمولا خاموشی سے ہارڈ روم سے نکال کر تم تک پہنچا سکتا ہوں اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا۔ اوور''...... سٹوورٹ نے کہا۔

''اوکے پھر جلدی کرو جس قدر ممکن ہو سکے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... فیڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

''یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ سٹوورٹ نے کام کرنے کی حامی بھر لی ہے۔ ورنہ مسئلہ بن جاتا لیکن میرے ساتھی۔ میرے ساتھی کہاں ہیں''...... فیڈرک نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

''ان کی فکر چھوڑ دو کیونکہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں اوپر کمرے میں پڑی ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے''...... فیڈرک نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں فارمولے سمیت یہاں سے کسی طرح سے ناراک پہنچاؤ۔ کیا تم اس کا انتظام کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہیں ناراک لے جا سکتا ہوں''...... فیڈرک نے جواب دیا۔

"کیسے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے نکل کر میں آپ لوگوں کو ایک خاص مقام پر لے جاتا جہاں کرسٹائن کے آدمی موجود ہیں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا بلکہ ہم یہاں سے سیدھے لوگاس پہنچیں گے جس کا ایک راستہ یہاں سے ہی جاتا ہے اور وہ زیادہ دور بھی نہیں ہے۔ لوگاس سے ہم مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے سیدھے ناراک پہنچ جائیں گے"...... فیڈرک نے جواب دیا۔

"تم ہمارے ساتھ جاؤ گے تو یہاں پیچھے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ نہیں ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا ہے میں نے پہلے پلاننگ کر رکھی تھی۔ پہلے میرا خیال تھا کہ باس جان کارلوس فوراً ہی آپ لوگوں کو گولیوں سے اڑا دے گا لیکن وہ آپ لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ پھر کرسٹائن کی کال آ گئی تو میں باس جان کارلوس سے بہانہ کر کے اٹھ گیا۔ میں نے کرسٹائن کی کال وصول کی اور اسے یقین دلایا کہ اس کا کام ہو جائے گا۔ پھر اسی وقت چیف بروس کی کال آ گئی کیونکہ باس جان کارلوس نے آپ لوگوں کے پاس آنے سے پہلے چیف بروس کو کال کی تھی لیکن چیف بروس کسی ضروری میٹنگ میں مصروف تھے۔ اس لئے جان کارلوس نے باس کے لئے پیغام چھوڑ دیا تھا۔ جان کارلوس چیف کی کال سننے کے لئے گیا تو میں نے فوری طور پر منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دیا

اور پھر میرے خاص آدمی نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کا بم پھینکا اور وہاں موجود چار مسلح افراد سمیت باس جان کارلوس کے ساتھی ہنری کو ہلاک کر دیا گیا اور آپ لوگوں کو فوری طور پر راڈز والی کرسیوں سے سے آزاد کرا کر وہاں سے ایک خفیہ راستے سے نکال لیا گیا اور پھر یہاں اوپر والے محفوظ کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ میں وہیں رہا تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے۔ چیف نے باس جان کارلوس کو حکم دیا کہ وہ آپ کو فوری طور پر ہلاک کرا دے اور پھر سب لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دی جائیں۔ چنانچہ باس جان کارلوس مجھ سمیت واپس آیا تو یہاں نقشہ ہی بدلا ہوا تھا باس جان کارلوس تو غصے سے پاگل ہو گیا لیکن اسے کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ لوگ کہاں گئے اور یہاں کس نے واردات کی ہے۔ وہ سمجھا کہ آپ کا کوئی دوسرا گروپ اس چکر میں ملوث ہے جس نے یہاں خفیہ حملہ کیا اور آپ لوگوں کو چھڑا کر لے گیا۔ باس جان کارلوس نے بہت بھاگ دوڑ کی بہت شور مچایا لیکن اسے کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا۔ مجھ پر اسے شک اس لئے نہ پڑ سکا تھا کہ میں مسلسل اس کے ساتھ تھا۔ ویسے بھی میں نے ان کے ساتھ مل کر اردگرد کا سارا علاقہ چیک کرایا لیکن ظاہر ہے آپ لوگ کہاں مل سکتے تھے اور نہ ہی وہ خفیہ راستہ انہیں مل سکتا تھا۔ البتہ وہ ہنری بے حد ذہین آدمی تھا اسی لئے تو میں نے ہنری کا خاتمہ کرا دیا تھا پھر جب باس جان کارلوس نے چیف بروس کو دوبارہ کال کر کے آپ

لوگوں کے انتہائی پر اسرار انداز میں نکل جانے کی رپورٹ دی تو چیف بروس نے انہیں انتہائی چوکنا اور محتاط رہنے کے ساتھ ساتھ حکم دیا کہ اس بار آپ لوگوں کو وقت ضائع کئے بغیر ختم کر دیں۔ ادھر باس جان کارلوس کو نجانے یہ خیال کیسے آ گیا کہ آپ لوگوں کو یہاں سے نکالنے کا کام ٹاپ سیکرٹ گروپ کی کرسٹائن کے آدمیوں کا ہے۔ چنانچہ وہ آپ لوگوں کی چیکنگ کے لئے اس زیرو وے علاقے سے نکل کر کرسٹائن کے پاس چلے گئے۔ میں نے کرسٹائن کو ٹرانسمیٹر کال پر ساری صورتحال بتا دی تو کرسٹائن نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو اس وقت تک باہر نہ نکالوں جب تک باس جان کارلوس پوری طرح مطمئن ہو کر واپس نہ چلا جائے۔ چنانچہ آپ لوگ وہیں پڑے رہے پھر جب باس جان کارلوس واپس آیا تو کرسٹائن نے مجھے کال کر کے مزید ہدایات دیں تو میں آپ لوگوں کو یہاں سے نکالنے کے لئے آیا لیکن نجانے آپ لوگ کس طرح نہ صرف ہوش میں آ چکے تھے بلکہ آپ لوگ آزاد بھی ہو گئے تھے۔ حالانکہ جس گیس سے آپ لوگوں کو بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کا اینٹی سونگھے بغیر آپ کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتے تھے''۔ فیڈرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس بات کو چھوڑو اور ہاں ایک بات میری سن لو کہ تم رقم حاصل کر لینے کے بعد جلدی سروس نہ چھوڑنا اور اس سٹوورٹ کو بھی اس بات سے آگاہ کر دینا۔ جان کارلوس اور اسکارم ایجنسی کا چیف

بروس انتہائی خطرناک آدمی ہے اسے لامحالہ تم پر شک ہو گا۔ اس لئے وہ کافی عرصہ تک تمہاری چیکنگ کراتا رہے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر تم اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر پاکیشیا کے لئے کام کرو تو تمہیں ہر ماہ ایک لاکھ ڈالر معاوضہ مل سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے کیا کرنا ہو گا''۔ فیڈرک نے چونک کر پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں ہر ماہ ایک لاکھ ڈالر ملنے پر تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''زیادہ کچھ نہیں۔ صرف معلومات مہیا کرنا ہوں گی لیکن مصدقہ اور حتمی''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تب ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں''...... فیڈرک نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''یہ سٹوورٹ کب تک فارمولا لا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''فکر نہ کرو۔ وہ ہیڈ کوارٹر کے کئی خفیہ راستے جانتا ہے جہاں سے وہ نکل بھی سکتا ہے اور واپس بھی جا سکتا ہے۔ اسے بس موقع ملنے کی بات ہے۔ میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ وہ چار پانچ گھنٹوں تک خود ہی فارمولا لے کر یہاں آ جائے گا یا اپنے کسی خاص آدمی کے ہاتھ بھیج دے گا''...... فیڈرک نے کہا۔

''کیا اسے یا اس کے ساتھی کو اس جگہ کا پتہ معلوم ہے''۔ عمران

نے کہا۔

''ہاں''...... فیڈرک نے جواب دیا اور پھر چار گھنٹوں بعد اچانک دروازے پر مخصوص انداز میں دستک کی آواز سنائی دی تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ یہ اندرونی دروازہ تھا جس کی دوسری طرف سے دستک دی جا رہی تھی۔ فیڈرک تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوگئے ان کے ہاتھوں میں موجود فیڈرک کے ساتھیوں سے لی ہوئی مشین گنیں بھی موجود تھیں۔ عمران فیڈرک کے ساتھ تھا۔ پھر ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

''سٹوورٹ نے کہا ہے کہ آپ فوری طور پر یہاں سے روانہ ہو جائیں''...... اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر فیڈرک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس دروازے میں غائب ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہوگیا تو عمران تیزی سے فیڈرک کی طرف بڑھا۔ اس نے فیڈرک سے پیکٹ لیا اور اسے کھولنے لگا۔ پیکٹ میں ایک پن ڈرائیو موجود تھی جو کسی خاص میٹل سے بنی ہوئی تھی۔ اسے دراصل خطرہ تھا کہ کہیں اس ڈسک میں کوئی اور فارمولا نہ بھیجا گیا ہو یا یہ ڈرائیو بلینک نہ ہو۔

''مجھے اسے چیک کرنا ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی کمپیوٹر موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ساتھ والے کمرے میں ماسٹر کمپیوٹر ہے''...... فیڈرک نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم یہیں رکو۔ میں اسے چیک کر کے آتا ہوں''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ ایک گھنٹے بعد وہ کمرے سے نکلا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

''یہ اصل پن ڈرائیو ہے اور اس میں فارمولا بھی موجود ہے''۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''تو پھر ہمارا مشن مکمل ہو گیا''...... جولیا نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ ہمیں پہلے یہ کنفرم کرنا ہے کہ چیف بروس نے اس فارمولے کی کاپی نہ بنائی ہو اور پھر یہاں سے نکلنا ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔ ابھی ہمیں شاید کافی بھاگ دوڑ کرنی پڑے''......عمران نے کہا۔

''اب چلیں''...... فیڈرک نے کہا۔

''ہاں لیکن پہلے ہمیں بتاؤ کہ یہ خفیہ راستہ کہاں جا کر نکلے گا اور وہاں کس قسم کے حالات ہوں گے''......عمران نے کہا۔

''میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ راستہ اس زیرو وے علاقے سے باہر ایک جنگل میں جا کر نکلے گا وہاں سے ہم پیدل لوگاس پہنچیں گے اور پھر وہاں سے ناراک''...... فیڈرک نے کہا۔

”ٹھیک ہے اور تمہاری باس کرسٹائن کے آدمی کہاں موجود ہوں گے“...... عمران نے کہا تو فیڈرک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا مطلب۔ کرسٹائن کے آدمی کہاں سے آ گئے“...... فیڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جن کے حوالے تم ہمیں کرنا چاہتے تھے وہ بہرحال باہر موجود ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں وہ یہاں کیسے آ سکتے ہیں۔ باس جان کارلوس کو اگر ذرا بھی بھنک پڑ جائے تو وہ کرسٹائن کو بھی گولی سے اڑا دے گا۔ وہ تو میرے آدمی آپ کو یہاں سے نکال کر خاموشی سے اور تھیو میں ان کے ایک پوائنٹ پر پہنچا کر واپس آ جاتے اور پھر میں کرسٹائن کو اطلاع کر دیتا اور وہ آپ لوگوں کو اس پوائنٹ سے بے ہوشی کے عالم میں اٹھوا لیتیں“...... فیڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے چلو“...... عمران نے کہا اور فیڈرک تیزی سے اس سرنگ کے دہانے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ سب اس کے پیچھے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس سرنگ نما راستے کے دوسرے سرے کو کھول کر وہ باہر آ گئے۔ یہ راستہ فیڈرک نے مخصوص انداز میں کھولا تھا۔ باہر ابھی رات کا اندھیرا موجود تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ جگہ وہاں سے کافی دور تھی جہاں سے وہ ایک

کریک میں داخل ہوئے تھے اور پھر بے ہوش ہو کر پکڑے گئے تھے۔ فیڈرک اس طرف جانے کی بجائے اس کی مخالف سمت میں چل پڑا اور پھر وہ سب اس کی رہنمائی میں اونچی نیچی چٹانوں پر سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے تھوڑی دیر بعد وہ اس زیرو وے علاقے سے کافی دور پہنچ گئے لیکن اس دوران انہیں نہ کوئی مسلح آدمی نظر آیا اور نہ کوئی عام آدمی ملا تھا۔

”رک جاؤ۔ ہم مناسب فاصلے پر آ گئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ہم یہاں نہیں رک سکتے۔ ابھی خطرہ موجود ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک ویران کھنڈر ہے۔ ہم اس کھنڈر میں پہنچ کر رکیں گے“...... فیڈرک نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے بعد اس میدانی علاقے میں ایک کھنڈر دکھائی دینے لگا۔ فیڈرک کا رخ اس کھنڈر کی طرف تھا۔

”رک جاؤ۔ پہلے میرا آدمی جا کر اسے چیک کرے گا“۔ عمران نے فیڈرک سے کہا اور فیڈرک سر ہلاتا ہوا رک گیا عمران کے اشارے پر صفدر تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر وہ محتاط انداز میں اس کھنڈر میں داخل ہو گیا چند لمحوں بعد وہ باہر آیا اور اس نے ہاتھ ہلا کر انہیں اشارہ کیا تو عمران کے کہنے پر وہ سب تیزی سے اس کھنڈر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کھنڈر بہت بڑا نہیں تھا۔ یہ کسی

پرانی عمارت کا کھنڈر تھا جو مکمل طور پر تباہ شدہ دکھائی دے رہا تھا البتہ اس کے چند سائیڈ کے حصے اور ایک کمرہ سلامت دکھائی دے رہا تھا جو خالی تھا۔

''فیڈرک تم میرے ساتھ آؤ تاکہ ہم باقی راستے کے بارے میں ڈسکس کر لیں''...... عمران نے فیڈرک سے کہا اور پھر اسے ساتھ لے کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔

''کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ''...... فیڈرک نے پوچھا۔

''یہی کہ لوگاس یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''تقریبا آٹھ گھنٹوں کا سفر ہے''...... فیڈرک نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

''کیا ہم اتنا سفر پیدل طے کریں گے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں یہاں سے سات کلو میٹر دور فلوسٹ کے علاقے میں پہنچنا ہے۔ یہ چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں میرے آدمی موجود ہیں۔ وہاں سے ہم دو کاریں لیں گے اور آگے کا سفر کریں گے''...... اس نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب تک فیڈرک جس انداز میں اس سے باتیں کر رہا تھا اس کے لہجے اور انداز سے اسے ڈاج دینے والی کوئی بات دکھائی نہ دے رہی تھی وہ شاید واقعی دولت کا رسیا تھا اور دولت کے حصول کے لئے ایکریمیا میں بھی

تباہی لا سکتا تھا۔ اس لئے عمران اس سے مطمئن ہو گیا تھا کہ وہ واقعی اسے دھوکہ نہیں دے گا اور جو کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کرے گا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اب چلنا چاہئے میں چاہتا ہوں کہ دن کی روشنی پوری طرح نمودار ہونے سے پہلے ہم لوگاس پہنچ جائیں''...... فیڈرک نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے اس کھنڈر سے باہر آ گئے اور ایک بار پھر فیڈرک کی رہنمائی میں سفر طے ہونے لگا۔ تقریبا دو ڈھائی گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں صرف ایک تنگ سا درہ تھا اور سب نے اس تنگ سے درے سے گزر کر ہی آگے جانا تھا۔ عمران نے تنویر کو ایک بار پھر پہلے کی طرح چیکنگ کے لئے بھجوایا اور پھر کلیئرنس کے اشارے پر وہ سب آگے بڑھے اور اس تنگ سے درے کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچ گئے اور پھر واقعی ساڑھے تین گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ لوگاس کے نواح میں پہنچ گئے۔

''آپ یہاں رکیں۔ میں اپنے آدمیوں کے پاس جا کر انتظامات کر لوں ورنہ اتنے آدمیوں کا اکٹھے آبادی میں داخل ہونا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے''...... فیڈرک نے کہا۔

''تم فیڈرک کے ساتھ جاؤ گے''...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فیڈرک اور صفدر تیزی

سے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران باقی ساتھی وہیں رک گئے۔

''فیڈرک تو ہمارے ساتھ بے حد مخلصانہ انداز میں پیش آ رہا ہے۔ اس نے بڑی آسانی سے ہمیں اصل فارمولے کی پن ڈرائیو بھی لا کر دے دی ہے۔ کیا آپ کو یہ سب عجیب نہیں لگ رہا''...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ یہ سب دولت کے لئے کر رہا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے دو کروڑ ڈالر کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس نے پچاس لاکھ ڈالر ہی سٹوورٹ کو دینے ہیں باقی ڈیڑھ کروڑ کا وہ خود مالک ہو گا تو وہ ساری زندگی عیش و آرام سے کسی بھی ملک میں جا کر بسر کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ آدمی ہمیں کسی مرحلے پر دھوکہ نہیں دے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ابھی تک تو اس کی کسی بات نے مجھے مشکوک نہیں کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن میری چھٹی حس تو مسلسل خطرے کا الارم بجا رہی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ شخص ہمیں دھوکہ دے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کی بات سن کر باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''اوہ۔ تمہیں اس بات کا کیسے اندازہ ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس لئے کہ جس رازداری سے وہ کام لے رہا ہے وہ مشکوک ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ بھی اس معاملے میں خاصے محتاط ہیں لیکن اس کے باوجود کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اس کا اطمینان مجھے بھی حیرت میں ڈال رہا ہے اور اگر یہ آدمی دھوکہ دینے والا ہے تو پھر میں نے اس سے بڑا اداکار نہیں دیکھا''...... عمران نے کہا۔

''تم سے بھی بڑا اداکار ہے یہ''...... جولیا نے مسکرا کہا۔

''ہاں۔ کیونکہ ابھی تک میں اس سے واقعی پوری طرح سے مطمئن ہوں اور جس طرح سے اس نے فارمولا منگوایا ہے وہ بھی میرے لئے انتہائی تعجب انگیز بات ہے۔ اگر فارمولا ہمیں اس آسانی سے مل سکتا تھا تو پھر ہمیں اتنی بھاگ دوڑ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ہم آرام سے آ کر اس فیڈرک کو ہی ٹریس کرتے اور اس سے بارگیننگ کر کے اسکارم ہیڈ کوارٹر سے فارمولا نکلوا لیتے اور واپس چلے جاتے۔ جب تک ہم ناراک کی سرحد میں داخل نہ ہو جائیں تب تک بہرحال اس کا ساتھ ضروری ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''تو کیا تم ناراک پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دو گے جبکہ تم نے تو

اسے مستقل سیکرٹ سروس کے مخبر کے طور پر کام کرنے کی پیشکش بھی کی ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ تو میں نے اس لالچی آدمی کو ڈبل لالچ دینے کے لئے کہا تھا تاکہ اگر وہ کوئی گڑبڑ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ ایسا ارادہ ترک کر دے۔ جہاں تک اس کے خاتمے کا تعلق ہے تو اس کا دارومدار اس کی اپنی کارروائی پر ہو گا۔ اگر اس نے کہیں دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر اسے ختم بھی کیا جا سکتا ہے ورنہ اسے چیک بھی دیا جائے گا اور زندہ بھی رہنے دیا جائے گا کیونکہ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو ہمارے مشن کی تکمیل میں خاصا معاون ثابت ہوا ہے کیونکہ فارمولا اسکارم ہیڈ کوارٹر سے اس انداز میں باہر نکالنا ناممکن تھا''۔ عمران نے کہا۔

''میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے بلکہ سچ پوچھیں تو مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں اور فارمولا ہمارے پاس موجود ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بعض اوقات حالات و واقعات اس انداز میں پیش آتے ہیں کہ آدمی کو واقعی یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بھلا اب کون پہلے سوچ سکتا تھا کہ فیڈرک اپنے ہی ملک کے خلاف سازش کرتے ہوئے ہمارا آلہ کار بن جائے گا''...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''کیا ہم آسانی سے ناراک میں داخل ہو سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں یقیناً وہاں سخت چیکنگ کی جا رہی ہو گی۔ لیکن یہ بات تو طے ہے کہ ہم نے بہرحال ناراک ہی جانا ہے عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فیڈرک اور صفدر واپس آئے۔ فیڈرک نے لباس بدل رکھا تھا۔

''آئیں جناب تمام بندوبست ہو گیا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے تو لباس بھی تبدیل کر لیا ہے تاکہ چیف کو میری نقل و حرکت کی رپورٹ نہ پہنچ سکے''...... فیڈرک نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا اور پھر صفدر نے تفصیل بتائی کہ وہ فیڈرک کے ساتھ آبادی سے ہٹ کر ایک خالی مکان میں گئے جہاں کوئی موجود نہ تھا۔ فیڈرک نے اپنے کسی ساتھی جوہن سے فون پر بات کی اور پھر جوہن خود وہاں آ گیا۔

''فیڈرک نے اسے اپنے ناپ کا لباس، دو جیپیں اور ایسے ڈرائیور مہیا کرنے کا کہا جو ایسے راستوں سے واقف ہوں جہاں سے چیکنگ ہوئے بغیر فلاڈیا سے ناراک میں داخل ہوا جا سکتا ہو۔ چنانچہ جوہن نے وہیں سے فون کر کے سارا بندوبست کر لیا۔ میں نے ان ڈرائیوروں اور جوہن سے گفتگو کی ہے۔ وہ واقعی ایسے راستوں سے واقف ہیں اس کے بعد ہم واپس یہاں آئے ہیں''...... صفدر نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا

دیئے اور پھر وہ فیڈرک اور صفدر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ وہ مکان جو ان کی منزل تھا آبادی کے جنوبی حصے کی طرف بنا ہوا تھا اور آبادی سے کافی فاصلے پر تھا۔ وہاں واقعی دو جیپیں اور دو مقامی آدمی موجود تھے۔

''چلیں جناب۔ ہم نے فوری نکلنا ہے''...... فیڈرک نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب دونوں جیپوں میں سوار ہو گئے اور دونوں جیپیں آگے پیچھے چلتی ہوئی مکان سے نکلیں اور تیزی سے ایک تنگ اور دشوار راستے سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں۔ پھر کافی طویل فاصلے طے کرنے کے بعد وہ جیسے ہی ایک جنگل سے گزرے پہلی جیپ میں سوار فیڈرک نے مسرت بھرے انداز میں ناراک میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا اور جب جیپ کے ڈرائیور نے بھی اس کی بات کی تصدیق کر دی تو عمران سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''جناب آگے ایک چیک پوسٹ ہے۔ اس سے بچ کر نکلنا ہے یا وہاں چیکنگ کرائیں گے آپ''...... اچانک ڈرائیور نے کہا۔

''چیک پوسٹ۔ اوہ نہیں ہمارے پاس تو کاغذات نہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ کو کچھ فاصلہ پیدل طے کرنا پڑے گا۔ ہم تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم اس چیک پوسٹ کو کراس کر کے

آگے آپ سے ملیں گے لیکن آپ کو یہ فاصلہ پیدل ہی طے کرنا ہو گا''...... ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑے سے مزید سفر کے بعد دونوں جیپیں ایک سائیڈ پر رک گئیں۔

''کیا تمہیں پیدل چلنے کا راستہ معلوم ہے''...... عمران نے فیڈرک سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے سینکڑوں بار یہ راستہ استعمال کیا ہوا ہے''...... فیڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے بہرحال یہ اطمینان تھا کہ وہ اب فلاڈیا کی بجائے ناراک میں ہیں۔ پھر فیڈرک کی رہنمائی میں وہ سب پیدل چلنے لگے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی ایک موڑ مڑے اچانک اردگرد کی چٹانوں کے پیچھے سے بیس کے قریب افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے نمودار ہوئے اور انہوں نے یکلخت ان سب کو اپنے گھیرے میں لینا شروع کر دیا۔ اسی لمحے سائیڈوں سے دو جیپیں اچھل اچھل کر اس طرف آئیں اور پھر اس میں سے بے شمار مسلح افراد نکل کر باہر آ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی ایسی جگہ موجود تھے جہاں ان کے لئے چھپنے کی یا وہاں سے نکل بھاگنے کی کوئی جگہ موجود نہ تھی۔ مسلح افراد نے انہیں گھیرے میں لے لیا تھا اور وہ بری طرح سے پھنس چکے تھے۔

کرسٹائن اور سسلی دونوں اورتھیو کے ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھیں۔ کرسٹائن نے اسی ہوٹل کے کمرے کو عارضی ہیڈ کوارٹر بنا لیا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کال کر کے اپنی نمبر ٹو سسلی کو خصوصی طور پر اپنے پاس بلایا تھا اور اس وقت وہ دونوں کمرے میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین پڑی ہوئی تھی جس پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب لگے ہوئے تھے لیکن مشین بند تھی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے غائب ہو جانے کا سن کر جان کارلوس تو غصے سے پاگل ہو گیا تھا مادام۔ میں نے اس کی حالت دیکھی ہے وہ پاگلوں کی طرح اپنے بال نوچ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے کہ آخر اس قدر سیکورٹی کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... سسلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرسٹائن بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔ واقعی اس کی شکل اور حالت دونوں دیکھنے والی تھیں"...... کرسٹائن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے فیڈرک نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں سارا کام مکمل کیا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی کہ اس طرح جان کارلوس کے ساتھیوں کی ہلاکت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان غائب بھی ہو سکتے ہیں"...... سسلی نے کہا۔

"فیڈرک بے حد ذہین آدمی ہے سسلی اور اب میں سوچ رہی ہوں کہ اس مشن کے بعد چیف بروس سے کہہ کر باقاعدہ اسے اپنے گروپ میں شامل کرا لوں گی"...... کرسٹائن نے کہا اور سسلی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے مادام۔ لیکن مادام یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ آخر کس طرح انہیں یہاں لے آئے گا"...... سسلی نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اس نے تمام بندوبست کر رکھا ہے۔ تم دیکھنا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کس طرح بے ہوشی کے عالم میں ہمارے پاس پہنچائے گا"...... کرسٹائن نے کہا۔

"تو پھر مادام آپ جان کارلوس کی طرح انہیں ہوش میں لے آنے اور ان سے گفتگو کرنے کے چکر میں نہ پڑیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر انہیں ہوش آ گیا تو وہ پھر نکل جائیں گے۔ اس لئے جیسے ہی انہیں یہاں لایا جائے آپ انہیں بے ہوشی

کی حالت میں ہی ہلاک کر دیں''...... سسلی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں ان سے پوچھ گچھ کے چکروں میں نہیں پڑوں گی۔ پہلے میں ان سب کو ہلاک کراؤں گی اس کے بعد ان کی چیکنگ ہو گی کہ وہ کس قسم کے میک اپ میں ہیں''۔ کرسٹائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک سامنے پڑی ہوئی مشین میں جیسے زندگی کی لہر دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو کرسٹائن اور سسلی دونوں چونک پڑیں۔ کرسٹائن نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ریمنڈ کالنگ۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس کرسٹائن اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا فیڈرک کے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہنچا دیا ہے۔ اوور''۔ کرسٹائن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

''نہیں مادام۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ مقررہ وقت گزر چکا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ وقت گزر چکا ہے لیکن ابھی تک نہ ہی یہ لوگ پہنچے اور نہ ہی کسی قسم کا رابطہ ہوا ہے۔ میں نے کافی انتظار کے بعد آپ کو کال کیا ہے۔ اوور''...... ریمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ فکر کرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو گیا ہو گا بہرحال تم ہوشیار رہنا۔ اوور اینڈ آل''...... کرسٹائن نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین آف کر دی۔

''کیا مسئلہ ہو سکتا ہے یہ فیڈرک ابھی تک انہیں لے کر پہنچا کیوں نہیں۔ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی''...... سسلی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی۔ اگر کوئی گڑبڑ ہو بھی گئی تو فیڈرک سنبھال لے گا۔ میں اسے بخوبی جانتی ہوں۔ وہ انتہائی تیز اور ہوشیار آدمی ہے''...... کرسٹائن نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ مزید گزر گیا لیکن رابطہ نہ ہوا تو کرسٹائن کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''اب تو مجھے بے حد تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی ہے مادام۔ آپ فیڈرک سے رابطہ کریں''...... سسلی نے کہا۔

''نہیں۔ میں ابھی کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتی۔ نجانے وہ کس پوزیشن میں ہو اور کہاں ہو۔ میں اسے کال کروں اور کال چیک ہو گئی تو مسئلہ بن جائے گا''...... کرسٹائن نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اچانک ایک بار پھر مشین سے کال آنا شروع ہو گئی تو کرسٹائن نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مشین آن کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ ایڈگر بول رہا ہوں مادام۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور کرسٹائن بے اختیار اچھل پڑی۔

''تم ایڈگر۔ کیا بات ہے۔ اوور''...... کرسٹائن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام فیڈرک چار مردوں اور دو عورتوں کے ساتھ پہاڑی علاقے میں سفر کر رہا ہے۔ ان کا رخ لوگاس کی طرف ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ان آدمیوں کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ بندھے ہوئے ہیں۔ اوور"...... کرسٹائن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام وہ آزاد بھی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس طرف جا رہے ہیں۔ ان پر نظر رکھو اور مجھے بتاؤ۔ اوور"...... کرسٹائن نے کہا۔

"یس مادام۔ فیڈرک اور اس کے ساتھ چلنے والے پہاڑیوں میں موجود ایک کھنڈر میں چلے گئے ہیں۔ اوور"...... ایڈگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم نے یہ چیکنگ کرنی ہے کہ لوگاس میں جوہن کے اڈے پر پہنچنے تک جان کارلوس یا مسلح افراد تو انہیں چیک نہیں کر رہے۔ اوور"...... کرسٹائن نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرسٹائن نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین آف کر دی اور پھر تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرسٹائن کالنگ۔ اوور"...... کرسٹائن نے کال دیتے

ہوئے کہا۔

"یس جوہن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوہن، فیڈرک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے ساتھ تمہاری طرف آ رہا ہے پہلے تو تمہارے ساتھ یہی پروگرام طے ہوا تھا کہ فیڈرک کے آدمی انہیں بے ہوشی کے عالم میں تمہارے پاس لے آئیں گے لیکن شاید حالات بدل جانے کی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکا اور اب فیڈرک انہیں یہ کہہ کر تمہارے پاس لے کر آ رہا ہے کہ تمہاری مدد سے وہ ناراک میں انہیں پہنچا سکتا ہے۔ اوور"...... کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"پھر مادام میں نے کیا کرنا ہے۔ اوور"...... جوہن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم نے ان کے ساتھ اس انداز میں پیش آنا ہے کہ انہیں کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ یہ حد درجہ ہوشیار اور تیز لوگ ہیں اور اگر انہیں معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر فیڈرک بھی ہلاک ہو جائے گا اور تم بھی اور اس کے ساتھ ہی یہ لوگ پھر غائب ہو جائیں گے۔ اس لئے تم نے فیڈرک کے ساتھ اس انداز میں ڈیلنگ کرنی ہے جیسے تمہارا تعلق ٹاپ سیکرٹ گروپ کے ساتھ نہ ہو بلکہ تم فیڈرک کے آدمی ہو اور انہیں بے شک جیپوں میں سوار کر

کے ناراک لے جانا لیکن ڈرائیوروں کو بتا دینا کہ وہ انہیں کراسنگ وے پوائنٹ پر چیک پوسٹ کا کہہ کر پیدل چلنے پر مجبور کر دیں وہاں میرے آدمی موجود ہوں گے۔ وہ انہیں خود ہی کور کر لیں گے۔ اوور''...... کرسٹائن نے کہا۔

''اوہ۔ یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو گی۔ اوور''...... جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ خیال رکھنا جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہونا چاہئے۔ میرے آدمی کراسنگ وے پوائنٹ پر انہیں پکڑنے کے لئے موجود ہوں گے لیکن تم نے کسی قسم کی نہ کوئی مشکوک حرکت کرنی ہے اور نہ ہی مشکوک بات کرنی ہے تاکہ یہ لوگ مشکوک نہ ہوں اور سیدھے ہمارے جال میں آ پھنسیں۔ میں انہیں زندہ پکڑنا چاہتی ہوں۔ میں دیکھتی ہوں وہ کس طرح سے میرے ساتھیوں کے ہاتھوں سے نکل سکتے ہیں۔ اوور''...... کرسٹائن نے کہا۔

''یس مادام۔ ایسا ہی ہو گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرسٹائن نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین آف کر دی اور ایک بار پھر مشین پر موجود مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہیلو ہیلو۔ کرسٹائن کالنگ۔ اوور''...... کرسٹائن نے ایک بار پھر بٹن پریس کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

''یس۔ ریمنڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ریمنڈ کی آواز سنائی دی۔

''ریمنڈ تمام پلان بدل گیا ہے۔ فیڈرک اپنے پلان پر عمل نہیں کر سکا۔ اس لئے اب وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تمہارے حوالے کرنے کی بجائے لوگاس میں جوہن کے پاس لے جا رہا ہے۔ میں نے جوہن کو ہدایات دے دی ہیں۔ وہ ٹاپ سیکرٹ گروپ کی بجائے اپنے آپ کو فیڈرک کا آدمی ظاہر کرے گا اور بغیر کوئی مشکوک حرکت کئے وہ ان لوگوں کو جیپوں کے ذریعے فلاڈیا سے ناراک کی سرحد میں لے جائے گا تاکہ یہ لوگ ہر لحاظ سے مطمئن ہو جائیں لیکن پھر چیک پوسٹ کی بات کر کے انہیں پیدل کراسنگ وے پوائنٹ پر لے جایا جائے گا۔ تم اپنے آدمیوں سمیت فوری طور پر کراسنگ وے پوائنٹ پر پہنچ جاؤ۔ جانتے ہو نا کراسنگ وے پوائنٹ کو۔ اوور''...... کرسٹائن نے کہا۔

''یس مادام ۔ ڈبل ماؤنٹین کو کراسنگ وے پوائنٹ کہا جاتا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ تم نے وہاں چٹانوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھنا ہے۔ کسی صورت بھی ان لوگوں کو شک نہیں پڑنا چاہئے۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ جن کی تعداد فیڈرک سمیت سات ہے جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ سامنے آئیں انہیں ہر طرف سے گھیر لینا۔ اگر وہ کچھ کرنے کی کوشش کریں تو بے شک ان پر فائرنگ کھول دینا چاہے ان کے ساتھ فیڈرک بھی مارا جائے۔ مجھے اس کی ہلاکت پر کوئی افسوس نہ ہو گا۔ اگر وہ خود کو سرنڈر کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ

ان کی لاشیں گرا دینا اور مجھے اطلاع دے دینا۔ اوور‘‘...... کرسٹائن نے کہا۔

’’یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور‘‘...... ریمنڈ نے کہا اور کرسٹائن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

’’یہ کراسنگ دے پوائنٹ کیا ناراک میں ہے‘‘...... سسلی نے پوچھا۔

’’نہیں۔ فلاڈیا میں ہے دراصل سرحدی پٹی یہاں سے گھوم کر جاتی ہے اس لئے گو عمران اور اس کے ساتھی پہلے ناراک میں داخل ہو جائیں گے لیکن جب وہ گھوم کر ڈبل ماؤنٹین پر پہنچیں گے تب وہ فلاڈیا میں ہوں گے یہ ایسی جگہ ہے جہاں سے ان میں سے کوئی بچ کر نہیں جا سکتا اور وہاں کسی قسم کی کوئی مداخلت بھی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے اس پوائنٹ کا انتخاب کیا ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی پوری طرح مطمئن ہوں کہ وہ فلاڈیا کی بجائے ناراک کی سرحد میں ہیں اور یہاں ان پر کسی قسم کا حملہ نہیں ہو سکتا‘‘۔ کرسٹائن نے جواب دیا اور سسلی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’تو پھر آپ انہیں زندہ کیوں پکڑنا چاہتی ہیں۔ جوہن سے کہیں کہ وہ انہیں گھیر کر ان پر فائرنگ کر دے تاکہ ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچ سکے‘‘...... سسلی نے کہا۔

’’کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔ اگر وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ آسانی سے قابو میں آ

جائیں۔ خود کو گھیرے میں دیکھ کر وہ یقیناً بھاگ نکلنے کی حماقت کریں گے اور پھر ان پر ہر طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہو جائے گی ایسی صورت میں وہ زندہ نہیں بچ سکیں گے‘‘...... کرسٹائن نے جواب دیا۔

’’اگر انہوں نے خود کو سرنڈر کر دیا تو‘‘...... سسلی نے کہا۔

’’تو پھر وہ میرے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ جوہن انہیں بے ہوشی کی حالت میں سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دے گا اور پھر میں وہاں جا کر ان سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں گولیاں مار دوں گی۔ دونوں صورتوں میں ان کی موت ہی ہو گی۔ میں نے جوہن کو اسی لئے ایسے احکامات دیئے ہیں کہ وہ انہیں سرنڈر ہونے کا کہیں اور پھر مزاحمت کی صورت میں مارے جائیں۔ مزاحمت کی صورت میں یہ کنفرم ہو جائے گا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے‘‘۔ کرسٹائن نے مسکراتے ہوئے کہا تو سسلی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

اسے کرسٹائن کی منطق سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اگر انہیں سپیشل پوائنٹ پر بھی لا کر ہلاک ہی کرنا ہے تو پھر کیا ضرورت تھی کہ انہیں زندہ پکڑنے کی کوشش کی جائے لیکن وہ کرسٹائن کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کر سکتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ کرسٹائن ایک بدمزاج عورت ہے۔ اگر اس نے اس سے بحث کی تو وہ غصے میں اسے ہی گولی مار دے گی اس لئے اس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

”اب تم جاؤ اور جا کر جان کارلوس پر نظر رکھو۔ دیکھو وہ اس وقت کیا کر رہا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک ہونے سے پہلے اس تک ان کے بارے میں کوئی بھی خبر پہنچے“...... کرسٹائن نے کہا تو سسلی نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

جان کارلوس کے چہرے پر شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ سب ہیڈ کوارٹر کے کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ غصے اور پریشانی سے بگڑا ہوا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر ہوا کیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایسا کون سا جادو چلایا تھا کہ انہوں نے ہنری اور اس کے ساتھ موجود چار مسلح افراد کو ہلاک کر دیا تھا اور وہاں سے نکل جانے میں بھی کامیاب ہو گئے تھے جبکہ انہیں جن راڈز والی کرسیوں پر باندھا گیا تھا ان کے میکنزم سسٹم کو اس نے مکمل طور پر جام کر دیا تھا۔ اس کے باوجود جب وہ کمرے میں پہنچا تو راڈز والی کرسیوں کے راڈز کھلے ہوئے تھے۔ کمرے میں ہنری اور ان چاروں مشین گن برداروں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور عمران اوراس کے ساتھی تھے۔ جان کارلوس نے فوراً فیڈرک کو بلا کر مسلح افراد کے ساتھ پورے علاقے کا سروے کیا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی واقعی

یوں غائب ہو گئے تھے جیسے سرے سے ان کا وہاں کوئی نشان تک موجود نہ ہو۔ جان کارلوس نے انہیں تلاش کرنے کا کام ہنری کے نائب فیلر کے سپرد کر دیا تھا کہ وہ بلیک اسکواڈ کے ساتھ پورے علاقے کی سرچنگ کریں اور اس نے یہ احکامات بھی جاری کر دیئے تھے اس علاقے میں کوئی بھی غیر متعلق آدمی دکھائی دے تو اسے روکنے اور پوچھ گچھ کرنے کی بجائے فوراً گولی سے اُڑا دیا جائے لیکن کئی گھنٹے گزر چکے تھے نہ تو فیلر کی طرف سے اسے کوئی اطلاع ملی تھی اور نہ ہی کسی اور ذرائع سے اسے پتہ چلا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا ہے وہ انہیں ملے ہیں یا نہیں۔

عمران اور اس کے ساتھی غائب ہونے کے بعد کافی دیر تک انہیں خود بھی تلاش کرتے رہنے کے بعد وہ تھک کر اپنے آفس میں آ گیا تھا اور پچھلے دو گھنٹوں سے اسی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے چھوٹی میز پڑی تھی جس پر جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔

”نجانے سب کے سب کہاں مر گئے ہیں۔ کوئی کال ہی نہیں کر رہا اور یہ فیڈرک۔ اس نانسنس کو کیا ہو گیا ہے۔ اسے تو مجھ سے بات کرنی چاہئے تھی۔ کئی گھنٹے گزر چکے ہیں اور اس نے مجھے ایک بار بھی رپورٹ نہیں دی ہے“...... جان کارلوس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے کچھ سوچ کر ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ فیڈرک کو کال کر سکے کہ اسی لمحے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے

کھلا اور ایک نوجوان انتہائی جوشیلے انداز میں اندر داخل ہوا تو جان کارلوس بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس آدمی کے ہاتھ میں ایک چھوٹی مگر جدید ساخت کی مشین تھی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا طریقہ ہے۔ نانسنس۔ کیوں آئے ہو اس طرح“...... جان کارلوس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”سس سس۔ سوری باس۔ دراصل ایک ایسی کال ٹریس ہوئی ہے باس کہ اسے سن کر میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹریس ہو گئے ہیں“...... آنے والے نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ کہاں ہیں۔ کہاں ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ کہاں ہیں وہ“...... جان کارلوس نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”جو کال کیچ ہوئی ہے۔ میں نے اسے ٹیپ کر لیا ہے آپ سن لیں“...... آنے والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین کو میز پر رکھا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کرسٹائن کالنگ۔ اوور“...... ڈبے کا بٹن پریس ہوتے ہی کرسٹائن کی آواز کمرے میں گونج اٹھی اور جان کارلوس نے جو اب دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”یس ریمنڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں کے وقفے کے بعد

ڈبے میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’ریمنڈ تمام پلان بدل گیا ہے‘‘...... کرسٹائن نے کہنا شروع کیا اور پھر جیسے جیسے وہ ریمنڈ سے بات کرتی گئی جان کارلوس کے چہرے کا رنگ بدلتا چلا گیا اور پھر جب اوور اینڈ آل کے الفاظ کے بعد کال ختم ہوئی تو آنے والے نوجوان نے ڈبے کا بٹن آف کر دیا۔

’’اوہ۔ اوہ۔ تو یہ سلسلہ ہے۔ تو یہ فیڈرک اس کرسٹائن سے ملا ہوا تھا نانسنس۔ میں اس کا عبرتناک حشر کروں گا۔ اس کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ اسی لئے اس نے ابھی تک مجھے کوئی رپورٹ نہیں دی تھی اور یہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے نکال کر لے گیا تھا۔ لیکن تم نے کیسے کال کیچ کی۔ کیا اس سے پہلے ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ یہ کال تو بتا رہی ہے کہ پہلے بھی ان کے درمیان گفتگو ہوتی رہی ہے‘‘...... جان کارلوس نے کہا۔

’’یس باس لیکن اس سے پہلے ہم کوئی کال کیچ نہ کر سکے۔ میں نے وہاں کے ایک ملازم کو بھاری رقم دے کر اس سے معلومات کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ کرسٹائن نے خصوصی طور پر سپیشل ٹرپل رینج سسٹم ٹرانسمیٹر مشین منگوا کر اپنے پاس رکھی ہوئی ہے اور وہ اس پر گفتگو کرتی ہے۔ چنانچہ اس اطلاع کے بعد ہم نے اسے ٹریس کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ ہم اندازے سے مختلف فریکوئنسز ایڈجسٹ کرتے رہے پھر اچانک ایک

فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی یہ کال کیچ ہو گئی‘‘...... آنے والے نوجوان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب لوگاس چھاپہ مارنا ہو گا‘‘...... جان کارلوس نے کہا۔

’’باس میرا خیال ہے کہ لوگاس کی بجائے ہم بھی راسنگ وے پوائنٹ پر کارروائی کریں کیونکہ جب تک ہم لوگاس اپنے آدمی پہنچائیں گے وہ لوگ وہاں سے نکل جائیں گے‘‘...... آنے والے نے کہا۔

’’لیکن وہاں تو کرسٹائن کے آدمی ہوں گے‘‘...... جان کارلوس نے کہا۔

’’یس باس۔ لیکن ہم وہاں اس انداز میں کارروائی کریں گے کہ انہیں کسی طرح اس بات کا علم ہی نہیں ہو گا کہ ہمیں ان کے پلان کا علم ہے۔ ہم ان سے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے اور اس انداز میں چھپ جائیں گے کہ جیسے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد گھیرا ڈالیں گے ہمارے آدمی ان پر فائر کھول دیں۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ٹاپ سیکرٹ گروپ بھی مارا جائے گا اور اس طرح چیف بروس کو یقین ہو جائے گا کہ ان کی گمشدگی میں مادام کرسٹائن کا ہاتھ تھا۔ اس طرح کرسٹائن غدار قرار دے دی جائے گی اور پھر اس کا کورٹ مارشل ہو گا ورنہ کسی نے یقین نہیں کرنا‘‘...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

''ارے ہاں۔ ویل ڈن۔ ویری ویل ڈن۔ ویل ڈن۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ ویل ڈن فلپ''...... جان کارلوس نے فوراً کہا تو نوجوان کا چہرہ کھل اٹھا جس کا نام فلپ تھا۔

''میں تو آپ کا ادنیٰ سا خادم ہوں جناب۔ آپ کی قدر شناسی ہے کہ آپ میری تعریف کر رہے ہیں ورنہ اس تعریف کے قابل تو آپ ہیں جناب''...... فلپ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس فیڈرک نے میرے ساتھ غداری کی ہے جس کی میں اسے سخت سزا دوں گا اس لئے آج سے تم میرے نمبر ٹو ہو تم اس فیڈرک سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ ویری گڈ۔ تو پھر فوراً ایسا انتظام کرو کہ آخری لمحے تک کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور ہم ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں''...... جان کارلوس نے کہا تو فلپ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

''تھینک یو باس۔ یہ بھی آپ کی قدر شناسی ہے جناب۔ میں آپ کے اس اعتماد پر ہر صورت میں پورا اتروں گا''...... فلپ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو جاؤ اور جا کر انتظامات مکمل کرو اور سنو اگر تم نے کامیابی حاصل کر لی تو میں تمہیں ایک لاکھ ڈالر انعام دوں گا چاہے یہ انعام مجھے اپنی جیب سے دینا پڑے۔ جاؤ جب تمام انتظامات ہو جائیں تو مجھے اطلاع دو میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا''...... جان کارلوس نے کہا۔

''باس، کرسٹائن نے آپ کی نگرانی کا کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہو گا۔ اس لئے اگر آپ باہر گئے تو اسے اطلاع مل جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ وہ ایک بار پھر اپنا پلان بدل دے۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ میں بے داغ طریقے سے کام کروں گا''...... فلپ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ جاؤ اور جیسے ہی کام مکمل ہو جائے مجھے اطلاع دینا''...... جان کارلوس نے کہا اور فلپ سلام کر کے مڑا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

''کرسٹائن تم نے شیر کے منہ سے شکار چھیننے کی کوشش کی ہے۔ تم نے مجھ سے الجھ کر اپنے موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ میں تمہیں عبرت کی مثال بنا دوں گا''...... جان کارلوس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے باقی رات گزر گئی اور صبح ہونے کے قریب ہو گئی لیکن فلپ کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو جان کارلوس کو فلپ پر غصہ آنے لگا لیکن پھر اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور جان کارلوس نے جھپٹ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ فلپ کالنگ۔ اوور''...... فلپ کی آواز سنائی دی۔

''کہاں مر گئے تھے تم اتنی دیر سے کال کی ہے نانسنس۔ اوور''...... جان کارلوس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس میں انتظامات میں مصروف تھا اور میں چاہتا تھا کہ تمام انتظامات کر کے آپ کو اطلاع دوں۔ اوور"...... فلپ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہونہہ۔ انتظامات کرنے میں اتنا وقت۔ بہرحال کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ کیا انتظامات کئے ہیں تم نے۔ اوور"...... جان کارلوس نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"باس ہمارے مسلح آدمی ایسی جگہوں پر چھپے ہوئے ہیں کہ جہاں سے وہ آسانی سے ٹاپ سیکرٹ گروپ کے بیس آدمیوں کو کور کر سکتے ہیں میں ان کے ساتھ ہوں اور باس ٹاپ سیکرٹ گروپ کے مسلح افراد ہمارے سامنے چٹانوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے موجود ہیں اور باس عمران اور اس کے ساتھی بھی اب اس پوائنٹ پر پہنچنے والے ہیں۔ اوور"...... فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ خیال رکھنا فوری طور پر فائر کھول دینا انہیں معمولی سا بھی موقع نہ دینا ورنہ وہ نکل جائیں گے کسی کو بھی بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ اوور"...... جان کارلوس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"۔ فلپ نے کہا۔

"او کے۔ جیسے ہی آپریشن مکمل ہو مجھے فوراً اطلاع دینا۔ میں سپیشل ہیلی کاپٹر پر پہنچ جاؤں گا۔ اوور"...... جان کارلوس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... فلپ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... جان کارلوس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اسے یقین تھا کہ فلپ کامیاب رہے گا اور اس بار وہ نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو جائے گا بلکہ ساتھ ہی کرسٹائن پر بھی غداری کا الزام آ جائے گا اور اس طرح اس کا بھی ہمیشہ کے لئے کانٹا نکل جائے گا۔

"اوہ۔ ان کے ساتھ فیڈرک بھی ہو گا۔ مجھے فیڈرک کو زندہ پکڑنے کا کہنا چاہئے۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا تو میں اس کی بوٹیاں کیسے نوچوں گا۔ اس نے میرے ساتھ ہی نہیں اسکارم ایجنسی کے ساتھ بھی غداری کی ہے اور اس غدار کا انجام اتنا آسان نہیں ہو سکتا ہے۔ اسے عبرتناک موت مرنا پڑے گا۔ جب تک میں اس کی بوٹیاں اپنے ہاتھوں سے نہ نوچ لوں مجھے قرار نہیں آئے گا۔ کیا کروں۔ نجانے فلپ کن انتظامات میں لگا ہوا ہے۔ میں اسے اب کال بھی نہیں کر سکتا ورنہ اسے کم از کم فیڈرک کے زندہ پکڑنے کا حکم دے دیتا۔ ہونہہ۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اگر فیڈرک کے نصیب میں ایسے ہی مرنا لکھا ہے تو ٹھیک ہے۔ کم از کم ایک غدار تو ہلاک ہو ہی جائے گا اس کے بعد میں اس کرسٹائن سے خود جا کر بات کروں گا"...... جان کارلوس نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس قدر مسلح افراد کو دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت
فیڈرک کا رنگ بھی زرد پڑ گیا تھا۔ جن بیس مسلح افراد نے انہیں
پہلے گھیرا تھا وہ بھی جیپوں پر آنے والے مسلح افراد کو دیکھ کر چونک
پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے جیپوں سے اترنے
والے مسلح افراد نے یکلخت ان بیس افراد پر فائرنگ کرنا شروع کر
دی۔ مشین گنوں کی مخصوص ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ
ماحول انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ سب کے سب اچھل اچھل
کر گرتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس ایسی کوئی
جگہ نہ تھی کہ وہ ان مسلح افراد کے گھیرے سے نکل کر کسی طرف جا
سکتے۔ اس لئے وہ خاموش کھڑے رہے۔

پہلے آنے والے مسلح افراد کو گولیاں مارتے ہی باقی افراد نے
عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد گھیرا تنگ کر دیا۔ اسی لمحے ایک
آدمی کی مشین گن نے پھر گولیاں اگلیں اور اس بار فیڈرک کے حلق

سے تیز چیخ نکلی۔ اس کا جسم یکلخت گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور وہ
ان کے سامنے لاش بن کر گرتا چلا گیا۔ سب کی توجہ اس طرف ہوئی
تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور ساتھ ہی اس نے ایک
طرف کھڑی جیپ کے پاس موجود چار مسلح افراد پر فائرنگ کی اور
انہیں ڈھیر کرتا ہوا اچھل کر جیپ کی اوٹ میں آ گیا۔ اس کے
ساتھیوں نے بھی مشین گنیں سے جو پہلے سے ان کے ہاتھ میں
تھیں اپنے ارد گرد موجود افراد پر فائرنگ کی اور چھلانگیں لگاتے
ہوئے ان کی ہی جیپوں کی اوٹ میں ہوتے چلے گئے۔ انہیں یہ
موقع اچانک ہی مل گیا تھا اور یہ سب کچھ صرف چند سیکنڈ میں وقوع
پذیر ہو گیا تھا۔

حملہ آور چونکہ اس اطمینان سے کھڑے تھے کہ عمران اور اس
کے ساتھی ان کے گھیرے میں ہونے کی وجہ سے بے بس ہو چکے
ہیں۔ اس لئے وہ بالکل سامنے آگئے تھے اور نتیجہ یہ کہ پہلے ہی
راؤنڈ میں ان کے آٹھ آدمی گر گئے جبکہ چار نے چھلانگیں لگا کر
اوٹ لے لی لیکن وہ عمران اور تنویر کے نشانے پر تھے۔ ان دونوں
نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر ان دنوں حملہ آوروں کا بھی خاتمہ کر
دیا اور اس کے ساتھ ہی ان پر ہونے والی فائرنگ بھی بند ہو گئی۔
فائرنگ بند ہوتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف
چھلانگ لگائی لیکن جیسے ہی عمران نے چھلانگ لگائی یکلخت اوپر کی
چٹان سے فائر ہوا اور گولی عمران کی ٹانگ کے اس قدر قریب سے

گزری کہ عمران کو اپنی ٹانگ پر اس کی رگڑ کا باقاعدہ احساس ہوا لیکن دوسرے فائر سے پہلے ہی عمران ایک چٹان کی اوٹ لے چکا تھا۔

"ابھی دشمن موجود ہیں۔ کوئی سامنے نہ آئے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اس بار بھی اس پر فائر ہوا لیکن اس کے ساتھ ہی دائیں طرف سے فائر ہوا اور اوپر کی چٹان سے انسانی چیخ سنائی دی۔ یہ فائرنگ جولیا کی طرف سے ہوئی تھی اور اس چیخ کے بلند ہوتے ہی اوپر کی چٹان سے یکلخت ان پر فائرنگ شروع ہو گئی لیکن عمران دوسری چھلانگ کے ساتھ ہی ایک چٹان کے پیچھے پہنچ چکا تھا جہاں تنویر پہلے سے موجود تھا اور اس کے قریب صالحہ بھی تھی۔

"تم دونوں خیریت سے ہو"...... عمران نے قریب جا کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ ہم ٹھیک ہیں"...... تنویر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کے پیچھے دیکھتے ہوئے یکلخت فائرنگ کر دی۔ عمران کو عقب میں ایک آدمی کی چیخ سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو ایک آدمی الٹ کر گر رہا تھا وہ شاید عمران کے پیچھے آ گیا تھا اور تنویر کی اس پر نظر پڑ گئی تھی اور اس نے اسے فوراً نشانہ بنا کر گرا دیا تھا۔

"گڈ شو۔ ایک جگہ رکنے کی بجائے جگہ بدل بدل کر فائرنگ کرو اور جو نظر آئے اسے اُڑا دو"...... عمران نے کہا اور چھلانگ لگا کر

سامنے موجود ایک دوسری چٹان کی آڑ میں آ گیا۔ اس نے چٹان کے پیچھے سے سر نکالا تو اسے سامنے سے دو افراد فائرنگ کرتے ہوئے بھاگ کر اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے تو عمران نے ان کا نشانہ لے کر فائرنگ کی تو دونوں چیختے ہوئے اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور اب وہ اس چٹان کے پیچھے پہنچ گیا جہاں صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔

"تم ٹھیک ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم نے ان کا گھیرا توڑ دیا ہے اب یہ ہمیں کسی طرف سے بھی نہیں گھیر سکیں گے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں اطراف سے فائرنگ جاری تھی لیکن دونوں فریق ہی چٹانوں کی اوٹ میں تھے۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر تم دونوں ان کے عقب میں جاؤ۔ میں یہاں کا محاذ سنبھالتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے فائرنگ بند کی اور پھر تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔ عمران وقفے وقفے سے فائر کر رہا تھا کیونکہ ان کے پاس فالتو میگزین موجود نہ تھے۔ یہ گنیں چونکہ انہوں نے فیڈرک کے مسلح ساتھیوں سے حاصل کی تھی اس لئے ان میں جو میگزین موجود تھا وہی ان کے پاس تھا جبکہ ظاہر ہے حملہ آور ہر لحاظ

سے تیار ہو کر آئے ہوں گے۔ اس لئے وہ مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔ فیڈرک کو جس طرح سے ہلاک کیا گیا تھا اس سے پتہ چلتا تھا کہ یہ لوگ یا تو کرسٹائن کے ساتھی تھے یا پھر ان کا تعلق بلیک اسکواڈ سے تھا۔ پہلے جن بیس افراد نے انہیں گھیرا تھا وہ بھی سول لباس میں تھے اور جیپوں میں آنے والے مسلح افراد بھی مخصوص یونیفارم میں نہیں تھے۔ لیکن جس طرح سے آتے ہی انہوں نے پہلے آنے والے بیس افراد اور پھر فیڈرک کو گولی مار کر ہلاک کیا تھا اس سے عمران کو انداز ہو رہا تھا کہ جیپوں میں آئے مسلح افراد کا تعلق یقینی طور پر بلیک اسکواڈ سے ہی تھا۔

صفدر اور کیپٹن شکیل چٹانوں کے پیچھے غائب ہو چکے تھے۔ اب جولیا، صالحہ، عمران اور تنویر تینوں وقفے وقفے سے ان پر فائرنگ کر رہے تھے کہ اچانک بائیں طرف سے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران چونک پڑا لیکن چیخنے والوں کی آوازیں بہرحال صفدر اور کیپٹن شکیل کی نہیں تھیں اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ یقیناً صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں پہنچ رہے ہوں گے اور ان کا صفدر اور کیپٹن شکیل سے ٹکراؤ ہو گیا ہو گا۔ چیخوں کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی تھی اور اس طرف خاموشی طاری ہو گئی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد ہی فضا فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی یہ فائرنگ اب ان چٹانوں کے عقب میں ہو رہی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ہی فائرنگ ختم ہو

گئی۔

''عمران صاحب جلدی آئیں۔ کیپٹن شکیل زخمی ہو گیا ہے''۔ اچانک صفدر نے ایک چٹان پر چڑھتے ہوئے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو عمران چٹان کی اوٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا اس کی طرف کو بڑھنے لگا جہاں صفدر موجود تھا۔ جولیا، صالحہ اور تنویر بھی چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر دوڑ پڑے۔ کیپٹن شکیل زمین پر پشت کے بل لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سینے میں دو گولیاں لگی تھی اور وہ اس انداز میں سانس لے رہا تھا جیسے اس کی سانس اکھڑ رہی ہو۔

''تنویر گولیاں نکالو میں اس کا سانس ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کیپٹن شکیل پر جھک گیا۔ اس کے منہ سے منہ ملا کر مخصوص انداز میں اس کے منہ کے اندر سانس پھونکنا شروع کر دی جبکہ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے بیٹھ کر کیپٹن شکیل کی قمیض پھاڑی اور پھر جیب سے باریک دھار والا پتلا سا خنجر نکالا اور ساتھ ہی اس نے ایک لائٹر نکال لیا۔ اس نے لائٹر جلا کر خنجر کی نوک گرم کرنی شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں خنجر کا اگلا حصہ سرخ ہو گیا۔ تو تنویر نے کیپٹن شکیل کے زخم پر خنجر کی نوک رکھی اور اسے اندر گھساتا لے گیا۔ کیپٹن شکیل کی کھال جلنے لگی۔

اس نے خنجر کو مخصوص انداز میں حرکت دیتے ہوئے ایک کٹ سا لگایا اور پھر کچھ ہی دیر میں اس نے کیپٹن شکیل کے ایک زخم سے

گولی باہر نکال لی۔ پھر اس نے دوسرے زخم پر بھی اسی طرح کٹ لگایا اور خنجر کی نوک سے زخم مخصوص انداز میں کریدنے لگا اور پھر چند لمحوں کے بعد دوسری خون آلود گولی کا سرا باہر آ گیا۔ تنویر نے خنجر کو ہلکا سا جھٹکا مارا تو خون آلود گولی اچھل کر باہر آ گئی۔ تنویر نے ایک بار پھر خنجر کو لائٹر سے گرم کیا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کے زخموں کو جلانا شروع کر دیا اور پھر اس نے اپنی قمیض پھاڑی اور اس کی پٹیاں بنانا شروع کر دیں جبکہ عمران وقفے وقفے پر سے کیپٹن شکیل کے منہ سے منہ ملا کر اندر سانس پھونک رہا تھا۔ گولی نکال لینے کے بعد صفدر اور تنویر نے مل کر کیپٹن شکیل کے زخموں کی ڈریسنگ کر دی۔ کیپٹن شکیل اس دوران بے ہوش پڑا رہا۔

”جولیا، صالحہ ادھر قریب تلاش کرو اگر پانی مل جائے۔ جلدی کرو“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”جیپوں کو چیک کرو۔ یقیناً پانی کی کوئی بوتل مل جائے گی“...... صفدر نے کہا تو وہ دونوں تیزی سے جیپوں کی طرف بڑھ گئیں اور پھر کچھ ہی دیر میں جولیا پانی کی ایک بوتل لے آئی۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل کے جبڑے بھینچے تو جولیا نے پانی کی بوتل کھول کر اس کے منہ سے لگا دی۔ پانی کیپٹن شکیل کے حلق سے نیچے اترتے ہی کیپٹن شکیل کی تیزی سے ڈوبتی ہوئی نبض بحال ہونے لگ گئی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ بچ تو جائے گا“...... جولیا کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

”فکر نہ کرو۔ کچھ نہیں ہو گا اسے۔ اللہ اپنا فضل کرے گا۔ یہ ضرور بچ جائے گا“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کیپٹن شکیل کے جبڑے بھینچے اور بوتل کا پانی اس کے منہ میں ڈالنے لگا۔

”اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ اللہ کا فضل ہو گیا ہے البتہ اور چند لمحے اسے فرسٹ ایڈ نہ ملتی تو اس کا بچنا مشکل تھا“...... عمران نے جواب دیا تو تنویر کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”یا اللہ تیرا شکر ہے“...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اسی لمحے کیپٹن شکیل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور عمران کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کیپٹن شکیل کی حالت اب واقعی خطرے سے باہر ہو گئی تھی۔

”تم سب یہیں رکو۔ اس کا خیال رکھو۔ میں ذرا ماحول کو چیک کر لوں“...... عمران نے کہا اور اٹھ کر ایک طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک زائیں زائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ ان سے کچھ فاصلے پر چاروں طرف میزائل سے آ کر پھٹنا شروع ہو گئے۔ عمران فوراً نیچے جھک گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے جھک گئے۔ اسی لمحے ہر طرف تیز اور کثیف دھواں سا پھیلنا شروع ہو گیا۔

”اوہ۔ یہ بے ہوشی کی گیس ہے۔ سانس روکو فوراً“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے سانس روکنا چاہا لیکن دیر ہو چکی تھی

اور دوسرے لمحے اس کا ذہن ایک بار پھر اندھیرے کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ لیکن جلد ہی اسے ہوش آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ گردن تک سر کے علاوہ اس کا باقی سارا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا ہے۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ہونٹ یہ دیکھ کر بھنچ گئے کہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر موجود تھے لیکن سب کے سب بے ہوش تھے اور کیپٹن شکیل کے سینے پر تنویر کی قمیض کی پٹیاں بھی بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

یہ ایک تہہ خانہ تھا جس میں سوائے کرسیوں کے اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کی طرح گردش کرنا شروع ہو گئے۔ کیپٹن شکیل کے جسم سے گولیاں نکلوا کر اس نے اسے مصنوعی سانس دیا تھا جس سے اس کی طبیعت بحال ہو گئی تھی۔ وہ اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہہ کر ماحول کا جائزہ لینے کے لئے ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر گیا تھا کہ یکلخت ان کے اردگرد میزائل سے آ کر پھٹنا شروع ہو گئے۔ اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو سانس روکنے کا کہا تھا اور خود بھی سانس روکا تھا لیکن گیس تیزی سے پھیلی تھی جو ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں اس کے دماغ پر چھا گئی تھی اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس کے بعد

اب اس کی آنکھ کھلی تھی۔

ساتھیوں کے اس طرح بے ہوش پڑا ہونے اور کسی اور فرد کی عدم موجودگی سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی مخصوص ذہنی ورزشوں نے کام دکھایا ہے۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ جب وہ بے ہوش ہوا تھا تو اس وقت اس کا جسم بے حس و حرکت نہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بے ہوشی کے دوران ہی انہیں مفلوج کرنے کے لئے مخصوص انجکشن لگائے گئے ہیں اور چونکہ اس کا سر گردن تک حرکت کر رہا تھا اس لئے وہ ان انجکشنوں کی ماہیت کو بھی سمجھ گیا تھا اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ گیس سے بے ہوش ہونے کے بعد اسے اتنی جلدی خود بخود ہوش کیسے آ گیا تھا۔

عمران جانتا تھا کہ گیس سے بے ہوشی کے دوران ایسے انجکشن کی کارکردگی کا وقفہ مختصر ہو جاتا ہے اور بے ہوش کر دینے والی گیس اور انجکشن مل کر ذہن پر دباؤ ڈالتے ہیں جس سے اس کا ذہنی رد عمل تیز ہو گیا اور وہ نسبتاً جلد ہوش میں آ گیا تھا اسے معلوم تھا کہ اب جلد ہی مفلوج کر دینے والے انجکشن کے اثرات بھی گیس کے اثرات کی وجہ سے ختم ہو جائیں گے اور وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ گو اسے یہ معلوم نہ تھا کہ انہیں انجکشن لگائے کتنی دیر ہو چکی ہے اس لئے وہ حتمی طور پر اندازہ نہ لگا سکتا تھا کہ اس کا جسم حرکت کے قابل کب ہو گا لیکن اس بات کا اسے ضرور یقین تھا کہ بہرحال جلد

ہی اس کے جسم میں توانائی آ جائے گی اور وہ پھر سے حرکت کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ عمران کے ذہن میں یہی بات آ رہی تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی یا تو بلیک اسکواڈ کے قبضے میں ہیں یا پھر کرسٹائن کے ٹاپ سیکرٹ گروپ کے۔ شاید ان کا کوئی آدمی ہلاک ہونے سے بچ گیا تھا اور اسے نے وہاں گیس کے بم پھینک دیئے تھے تاکہ وہ سب بے ہوش ہو جائیں۔

وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اسے اپنے جسم میں ہلکی سی حرکت کا احساس ہونا شروع ہو گیا تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے شعوری طور پر جسم کو حرکت دینے کی کوشش شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا جسم پوری طرح حرکت میں آ گیا۔ چونکہ بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے انہیں نہ راڈز میں جکڑا گیا تھا اور نہ ہی باندھا گیا تھا اس لئے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں ورزش کرنا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ پوری طرح چاق و چوبند ہو چکا تھا۔

اس نے سب سے پہلے اپنی جیبوں کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں حتیٰ کہ اس کی خصوصی جیب سے فارمولے والی پن ڈرائیو بھی نکال لی گئی تھی یہ جان کر عمران خاصا ڈس ہارٹ ہوا تھا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا لیکن ان سب کی جیبیں بھی خالی تھیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کمرے کے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بدستور بے ہوش پڑے

ہوئے تھے اور انہیں ہوش میں لے آنا ضروری تھا تاکہ وہ جلد از جلد فٹ ہو سکیں کیونکہ جب تک انہیں ہوش نہ آتا ان کی بے حسی دور نہ ہو سکتی تھی۔

اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ صفدر کی طرف بڑھ گئے۔ اس نے اس کی گردن کی عقب میں ایک رگ کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں مسلنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی صفدر کا سر معمولی سی حرکت میں آیا تو وہ اسے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اور پھر جب وہ سب سے آخر میں موجود تنویر کے ساتھ اس کارروائی سے فارغ ہوا تو صفدر ہوش میں آ چکا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ میرا جسم۔ یہ ہم کہاں ہیں“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی پن ڈرائیو کے غائب ہونے کا بھی بتا دیا جس پر صفدر نے بھی کافی مایوسی کا اظہار کیا تھا اور پھر خود وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لاک ہٹایا اور پھر دروازے کو آہستہ سے کھینچا تو اسے معلوم ہو گیا کہ دروازہ باہر سے لاک نہیں ہے اس نے اسے تھوڑا سا کھولا اور پھر باہر جھانکا۔ دوسری طرف ایک اور کمرہ تھا جس میں کرسی پر ایک آدمی بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ ایک مشین گن اس کے سامنے میز پر پڑی ہوئی تھی اور دروازے کی طرف اس کی پشت تھی۔

ظاہر ہے اسے سو فیصد یقین تھا کہ اندر موجود بے ہوش اور بے

حس و حرکت افراد کی طرف سے اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے وہ اس انداز میں اور اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے بے آواز انداز میں دروازہ کھولا اور پھر بلی کی طرح دبے پاؤں آگے بڑھنے لگا۔ اس نے حتیٰ الوسع کوشش کی کہ کسی صورت بھی کوئی آواز پیدا نہ ہو سکے اور وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب بھی ہو گیا۔ وہ آدمی اسی طرح مطمئن انداز میں بیٹھا شراب پی رہا تھا کہ عمران اس کے عقب میں پہنچ گیا اور پھر اس کا ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا گردن پر پڑا اور پھر ہلکی سی اوغ کی آواز ہی اس آدمی کے منہ سے نکل سکی جبکہ اس کا جسم ایک لمحے میں ڈھیلا پڑ گیا۔

عمران نے ہاتھ ہٹائے اور میز پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تیزی سے اس دوسرے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے کھولا تو دوسری طرف راہداری تھی۔ اس نے راہداری میں جھانکا تو راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ سے راہداری میں نکل آیا۔ راہداری کی ایک سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر برآمدہ اور اس کے بعد صحن اور سامنے بڑا سا پھاٹک نظر آ رہا تھا جبکہ راہداری میں موجود دوسرے دروازے بند تھے اور ان کے نیچے سے روشنی بھی نظر آ رہی تھی۔ عمران مشین گن ہاتھوں میں پکڑے دبے پاؤں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کھلے دروازے کے ساتھ رک کر آہستہ سے سر

باہر نکالا تو برآمدہ اور صحن خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ پھاٹک کے ساتھ ایک گارڈ روم موجود تھا جس میں روشنی ہو رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اس گارڈ روم میں لازماً کوئی موجود ہو گا۔ وہ آہستہ سے برآمدے میں آیا اور پھر سیڑھیاں اتر کر سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگ کر گارڈ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ گارڈ روم کی دیوار تک پہنچا ہی تھا کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی آدمی گارڈ روم سے باہر آ رہا ہے۔

وہ تیزی سے آگے بڑھا اور کونے میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ گارڈ روم سے نکلنے والا آدمی برآمدے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عمران نے جلدی سے مشین گن نیچے رکھ دی۔ اسی لمحے وہ آدمی کونے سے نمودار ہوا لیکن اس کا رخ برآمدے کی طرف ہی تھا اور اس کے انداز میں اطمینان تھا۔ یکلخت عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور پھر چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد وہ آدمی بھی اس کے بازوؤں میں لٹک چکا تھا۔

اس نے اسے وہیں لٹایا اور پھر دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ پہلے گارڈ روم میں گیا۔ وہاں فون موجود تھا لیکن رسیور کریڈل پر رکھا ہوا تھا۔ وہ واپس مڑا اور مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی اور پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو سیدھا کیا اور اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اسے احساس

ہو گیا تھا کہ یہ آدمی کسی فوری ضرورت کے تحت اندر جا رہا تھا اس لئے اس نے اس سے یہیں پوچھ گچھ کر لینا مناسب سمجھا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کو ہوش آیا تو عمران سیدھا ہوا اور پھر اس نے اپنا ایک پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے پیر کو دبا کر موڑا تو اس آدمی کے جسم نے نہ صرف جھٹکے کھانے شروع کر دیئے بلکہ اس کا چہرہ بھی یکلخت بری طرح مسخ ہوتا چلا گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ لیا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ بولو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ فف۔فورک۔ فورک''...... اس آدمی کے حلق سے رک رک کر الفاظ نکلے۔

''کس لئے اندر جا رہے تھے۔ بولو''...... عمران نے پیر کا دباؤ مخصوص انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اندر اسکارٹ کو بتانے جا رہا تھا کہ باس آ رہا ہے''...... فورک نے جواب دیا۔

''کون باس۔ جلدی بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''جان کارلوس۔ بلیک اسکواڈ کا چیف''...... فورک نے جواب دیا۔

''وہ کتنی دیر میں یہاں پہنچ جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''تھوڑی دیر میں''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے سائیڈ پر موڑ دیا۔ فورک کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر فورک کو اٹھایا اور گارڈ روم کے اندر لے جا کر اس نے اسے ایک سائیڈ پر لٹا دیا اور پھر وہ تیزی سے باہر آیا۔ زمین پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا واپس اندر کی طرف بڑھا۔ اس کمرے میں پہنچ کر جہاں پہلا آدمی بے ہوش پڑا تھا جسے فورک نے اسکارٹ کہا تھا عمران دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''صفدر میں عمران ہوں''...... عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے دوسرے کمرے میں داخل ہوا تو اس کے سارے ساتھی وہاں ٹھیک حالت میں موجود تھے۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ جان کارلوس یہاں آ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے ہم ایک بار پھر اس کے قبضے میں ہیں۔ اب ہمیں اسے موقع نہیں دینا چاہئے اور اسے یہاں آتے ہی کور کرنا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں باقاعدہ پوزیشنیں سنبھالنی ہوں گی کیونکہ ضروری نہیں کہ جان کارلوس اکیلا آ رہا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ

اس کے ساتھ زیادہ آدمی ہوں''...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پوزیشنیں سنبھال چکے تھے جبکہ تنویر کو عمران نے گارڈ روم کی سائیڈ میں رکنے کا کہا تھا تا کہ جان کارلوس کی آمد پر وہ پھاٹک کھول سکے جبکہ عمران خود برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے موجود تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا گیا تو تنویر نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھولا اور خود وہ پھاٹک کے ایک پٹ کے پیچھے ہو گیا۔

دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی برآمدے کے قریب وسیع لان میں آ کر رک گئی۔ عمران دیکھ چکا تھا کہ کار میں دو افراد تھے۔ ایک ڈرائیور تھا۔ اس کے ساتھ جان کارلوس بیٹھا ہوا تھا۔ کار رکتے ہی جان کارلوس تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھا برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر دوسری طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔

دوسرے لمحے برآمدے میں ہلکی سی چیخ ابھری اور جان کارلوس ایک دھماکے سے قلابازی کھا کر برآمدے کے فرش پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اس کے اٹھنے کے لئے سمٹتے

ہوئے جسم کو ایک بار پھر سیدھا کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو جان کارلوس کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

عمران سیدھا ہو کر مڑا تو اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا کیونکہ ڈرائیور کو تنویر اور صفدر مل کر گرا چکے تھے۔ وہ شاید ختم ہو گیا تھا۔ عمران اس طرف سے مطمئن ہو کر جھکا اور اس نے جان کارلوس کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی کمرے میں جا کر جہاں اسے اور اس کے ساتھیوں کو رکھا گیا تھا۔ عمران نے جان کارلوس کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

''رسی تلاش کر کے لے آؤ''...... عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں سے کہا۔

''صفدر گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

''رسی تو موجود نہیں تھی البتہ ایک پردے کی ڈوری کھول لایا ہوں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اس سے بھی کام چل جائے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے صفدر کے ساتھ مل کر جان کارلوس کو کرسی سے باندھ

دیا۔

"کیا پوچھو گے تم اس سے۔ ظاہر ہے فارمولے والی پن ڈرائیو تو اس کے پاس اب نہ ہو گی"...... اچانک جولیا نے کہا کیونکہ صفدر نے سب کو فارمولے کے غائب ہونے کا بتا دیا تھا۔

"اس سے یہ تو معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اب فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے اس سے پوچھ گچھ میں سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کیا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ اسے گولی مار دی جائے اور ہم یہاں سے فوری طور پر شفٹ ہو جائیں۔ اس کے بعد رات کو یہ سارے علاقے سیلڈ ہو جائیں گے اس طرح ہمارے لئے خطرات بڑھ جائیں گے"...... جولیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اسے ابھی ہلاک کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس نے ہمارے بارے میں نجانے کہاں کہاں اطلاعات دے رکھی ہوں جبکہ صفدر کا قدوقامت اس جیسی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر کے صفدر کا میک اپ کر دیا جائے اور صفدر بلیک اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لے۔ اس کے بعد ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی فول پروف پلاننگ زیادہ آسانی سے ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھی اس کے پیچھے یہاں آ رہے

ہوں اور یقیناً پوچھ گچھ میں زیادہ وقت لگے گا۔ اس لئے ہمیں فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہو جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں تمہاری یہ بات درست ہے لیکن اتنے سارے ساتھی ایک کار میں تو نہیں جا سکتے۔ صفدر تم ایسا کرو کہ باہر جا کر چیک کرو اگر یہاں سے قریب ہی کوئی عمارت کسی بھی انداز میں خالی ہو تو وہاں آسانی سے فوری طور پر شفٹ ہوا جا سکتا ہے"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"اوکے۔ میں جا کر چیک کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"جولیا اور صالحہ یہیں رکیں۔ باقی باہر جا کر نگرانی کریں"۔ عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھی ایک ایک کر کے باہر چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ جب تک ہم کسی اور سپاٹ پر شفٹ نہ ہو جائیں اسے ہوش میں نہ لایا جائے"...... صالحہ نے عمران کو جان کارلوس کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا تو عمران رک گیا۔

"تم فکر مت کرو اسے دوبارہ بھی آسانی سے بے ہوش کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے جان کارلوس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جان کارلوس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد جان کارلوس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی

اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

''ہیلو مسٹر جان کارلوس۔ مجھے تم سے اس قدر حماقت کی توقع نہیں تھی''...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں جان کارلوس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم عمران۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم تو بے ہوش بھی تھے اور تمہیں میرے سامنے بے حس و حرکت کرنے کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے۔ پھر۔ پھر تم کیسے ٹھیک ہو گئے''۔ جان کارلوس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اسکارم ایجنسی کے فعال اور تربیت یافتہ بلیک اسکواڈ کے چیف سے اس قدر حماقت کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ بے ہوشی کے دوران اگر مفلوج کرنے والے انجکشن لگائے جائیں تو انجکشن کے اثرات محدود ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آدمی ہوش میں بھی جلد آ جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ مجھے اس بات کا تصور بھی نہ تھا''...... جان کارلوس نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تم یہ بتا دو کہ تم نے ہمارے دوبارہ پکڑے جانے پر اور فارمولا واپس مل جانے کے باوجود فوری طور پر ہمارا خاتمہ کرنے کی بجائے اس قدر طویل کارروائی کیوں کی کہ بے ہوش اور بے حس و

حرکت کر کے ہمیں یہاں اس پوائنٹ پر شفٹ کیا گیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی''...... عمران نے کہا تو جان کارلوس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اسے میری حماقت کہو یا کچھ اور۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے میرے اور کرسٹائن گروپ کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اتفاق سے وہاں ایک آدمی زندہ بچ گیا تھا۔ وہ درختوں کے جھنڈ میں چھپا ہوا تھا جو مجھ سے ٹرانسمیٹر پر رابطے میں تھا۔ اس نے جب تم سب کو زندہ سلامت دیکھا تو اس نے میزائل گن سے تمہاری طرف میزائل فائر کر دیئے۔ یہ میزائل ڈبل ایٹ میزائل تھے جن میں دھماکہ خیز مواد نہ تھا ان سے بڑے علاقے میں بے ہوشی کی گیس پھیلائی جاتی تھی جس سے زمین پر رینگنے والی ایک معمولی چیونٹی بھی بے ہوش ہو سکے۔ اس نے تم سب کو بے ہوش کیا اور پھر مجھے بتایا تو میرے آدمی تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آئے۔ میں چاہتا تو واقعی تم سب کو اسی جگہ ہلاک کرا سکتا تھا لیکن بہرحال میرے ذہن میں تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے مذاکرات کروں اور اگر تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس جانے پر رضامند ہو جاؤ تو میں خفیہ طور پر تمہیں ایکریمیا سے باہر پہنچا دوں''...... جان کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس قدر مہربانی کی کوئی خاص وجہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب میں کیا جواب دوں۔ تم اسے میرا نفسیاتی خوف بھی کہہ سکتے ہو۔ مجھے بلیک اسکواڈ کا سربراہ بنایا گیا ہے اور میں چاہتا تھا کہ میں ہمیشہ اس عہدے پر برقرار ہوں۔ تم اور تمہارے ساتھی مرنے کے بعد بھی حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہیں اس لئے تمہاری یہاں موجودگی میرے لئے کسی بھی وقت خطرہ پیدا کر سکتی تھی۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے سے بہتر یہی تھا کہ تمہیں سمجھایا جائے اور یہاں سے واپس بھیج دیا جائے اور فارمولا واقعی مجھے تمہاری تلاشی سے مل گیا تھا جو میں نے چیف کو واپس بھیج دیا ہے''...... جان کارلوس نے کہا۔

''حالانکہ تم آسانی سے ہمیں ہلاک کر کے اسکارم ایجنسی میں اس سے بھی بڑا عہدہ حاصل کر سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں لیکن میں بہرحال تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے تمہارے ساتھ مذاکرات کرنا چاہتا تھا''...... جان کارلوس نے جواب دیا۔

''ایسا ہمارے ساتھ پہلی بار نہیں ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی ہمارے ساتھ ایسے حالات ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار پیش آ چکے ہیں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ ساری کارروائی اس لئے کی ہے کہ تم ہمیں زندہ پکڑ کر اسکارم ایجنسی کے چیف بروس کے سامنے پیش کر سکو۔ لیکن اب تمہاری اس طرح آمد بتا رہی ہے کہ تم ہمیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنے آئے تھے یقیناً تم نے چیف بروس کو رپورٹ دی ہو گی اور اس نے تمہیں سختی سے حکم دیا ہو گا کہ

ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہمیں ہلاک کر دیا جائے۔ کیوں یہی سچ ہے نا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم غلط سمجھ رہے ہو اور میری بات کا یقین کرو کہ میں نے ابھی تک تمہارے بارے میں اوپر کوئی رپورٹ نہیں دی۔ میں پہلے تم سے مذاکرات کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے تمہیں یہاں اس پوائنٹ پر شفٹ کر دیا تھا ورنہ تمہیں ہیڈ کوارٹر بھی شفٹ کرا سکتا تھا جہاں شاید تم اس انداز میں کارروائی بھی نہ کر سکتے''...... جان کارلوس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا صفدر اندر داخل ہوا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ کالونی ہے اور یہاں سے قریب ایک کوٹھی خالی ہے۔ اس پر برائے فروخت کی پلیٹ نصب ہے۔ میں نے اس کے اندر داخل ہو کر اس کا عقبی دروازہ کھول دیا ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ جان کارلوس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور گردن ڈھلک گئی لیکن عمران نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ وہ پوری طرح تسلی کر لینا چاہتا تھا کہ جان کارلوس واقعی بے ہوش ہو گیا ہے یا نہیں اور اگر بے ہوش ہوا ہے تو اس کی پوزیشن کیا ہے۔

"اسے کھول کر اور اٹھا کر کار میں ڈال دو۔ اسے ہم ساتھ لے جائیں گے"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر آگے بڑھے اور انہوں نے رسی کھولی اور پھر تنویر نے جان کارلوس کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"صفدر تم اسے کار میں ڈال کر سب ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں پہنچو۔ پھر تنویر کار لے کر واپس آجائے گا۔ کار ہم یہیں چھوڑ دیں گے اور پھر میں، تنویر کے ساتھ پیدل اس کوٹھی میں پہنچ جاؤں گا"۔ عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور بے ہوش جان کارلوس کو اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"اب اس مشن کو ختم ہو جانا چاہئے عمران"...... جولیا نے کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ کیا پاکیشیا یاد آنے لگ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ بلکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جتنا وقت گزرے گا ہم مزید الجھنوں میں پھنستے چلے جائیں گے اور ٹارگٹ اتنا ہی دور ہوتا چلا جائے گا۔ پہلے ہی اس قدر طویل وقت لگ گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن ابھی ہماری پوزیشن ایسی نہیں ہے کہ ہم فوری طور پر مشن مکمل کر سکیں۔ ہمیں خصوصی اسلحہ اور حفاظتی انتظامات آف کرنے کے لئے خصوصی مشینری کی ضرورت ہے۔ پھر رہائش گاہ کاریں وغیرہ بھی چاہئیں اس لئے فی الحال میرا

ارادہ ہے کہ جان کارلوس کی جگہ صفدر کو دے کر بلیک اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا جائے۔ پھر صفدر جان کارلوس کے روپ میں اسکارم ہیڈ کوارٹر کا دورہ کرے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے جو صفدر نے تلاش کی تھی۔ وہاں جان کارلوس کو ایک بار پھر کرسی پر رسی سے باندھ دیا گیا تھا جبکہ عمران، جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ صرف صفدر ان کے ساتھ اندر رہا تھا۔ باقی سب باہر نگرانی کر رہے تھے۔ عمران نے صفدر کو اس لئے روک لیا تھا کہ صفدر جان کارلوس کا لہجہ اور اس کا انداز بخوبی سمجھ لے لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران جان کارلوس کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا اچانک باہر سے تنویر تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات تھے۔

"کوٹھی کو چاروں طرف سے بے شمار مسلح افراد نے گھیر لیا ہے اور وہ کسی بھی وقت کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا سکتے ہیں۔ وہ جیپوں پر آئے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ سائیڈ کی کوٹھی میں چلو۔ جلدی کرو"...... عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بے ہوش جان کارلوس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ اس کے سر اور کاندھے پر نظر آئے۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی

کٹاک کی آواز سنائی دی اور جان کارلوس کے جسم نے بے ہوشی کے دوران ہی ایک جھٹکا کھایا اور پھر وہ ختم ہو گیا۔

''آؤ''...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سائیڈ کوٹھی کی چھوٹی دیوار پر اس انداز میں چڑھ کر دوسری طرف کود گئے کہ باہر سے کسی کو نظر نہ آئے۔ اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی یا حسن اتفاق کہ سائیڈ کی کوٹھی میں صرف ایک چوکیدار موجود تھا جو گیٹ کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا شراب نوشی میں مصروف تھا اور جس وقت عمران اور اس کے ساتھی اندر کودے اور اس کمرے میں پہنچے تو گارڈ سامنے رکھی میز پر سر اوندھے بیٹھا ہوا تھا۔ چوکیدار کے ہاتھ میں انتہائی سستی سی شراب کی بوتل تھی جو تقریباً خالی ہو چکی تھی۔ کمرے میں ان کے داخل ہونے کی آہٹ سن کر اس نے آہستہ سے سر اٹھایا لیکن اس کے ہوش و حواس پوری طرح بحال نہ تھے اس لئے صفدر نے چند لمحوں میں وہی کارروائی چوکیدار کے ساتھ کر دی جو عمران نے جان کارلوس سے کی تھی اور پھر وہ اس کوٹھی کی دوسری سائیڈ پر موجود سڑک کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''اوہ۔ ادھر بھی ہر طرف مسلح افراد دونوں سائیڈوں میں جیپوں میں موجود ہیں''...... تنویر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اب وہ واقعی پھنس گئے تھے۔ ان کے پاس صرف دو مشین گنیں تھیں جو انہوں نے اس پوائنٹ سے حاصل

کی تھیں جہاں انہیں رکھا گیا تھا۔

''جیپیں کتنی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''دو جیپیں ہیں۔ ایک سڑک کی سائیڈ پر اور دوسری مخالف سائیڈ پر۔ میں نے دروازے سے باہر جھانک کر دیکھا ہے''۔ تنویر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب ہم نے یہ جیپیں حاصل کرنی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے اور یہ کام جولیا اور صالحہ نے کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں مقامی میک اپ میں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ان جیپوں میں تو بہت سے آدمی ہوں گے۔ کیا ہم فائر کھول دیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے لیکن یہ ساری کارروائی اس قدر تیز رفتاری سے کرنی ہے کہ جب تک دوسری سائیڈ اور سامنے سی جیپیں پہنچیں ہم لوگوں نے یہاں سے نکلنا ہے اور اگر دوسری جیپیں ہمارا پیچھا کریں تو ہم نے گنوں کی مدد سے ان سے بھی پیچھا چھڑانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں جولیا کے ساتھ جا رہا ہوں۔ جیپ میں ڈرائیو کروں گا''...... تنویر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان کی اس کوٹھی پر میزائل فائر ہونا شروع ہو گئے جہاں وہ پہلے موجود تھے اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔

"جلدی نکل چلو یہاں سے۔ یہ یہاں سے نکلنے کا بہترین موقع ہے۔ یہاں سے نکل کر علیحدہ علیحدہ ماؤنٹ کراس گارڈن پہنچو۔ نکلو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف سڑک پر آ گیا۔

میزائل ابھی تک فائر کئے جا رہے تھے اور انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا علاقہ مسلسل گونج رہا تھا اور ہر طرف مٹی اور دھواں پھیل گیا تھا۔ عمران باہر نکلتے ہی تیزی سے سڑک کراس کر کے دوسری طرف دیوار کے ساتھ لگ کر سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس سڑک پر کوئی جیپ وغیرہ موجود نہ تھی۔ وہ بھی شاید فائرنگ کے لئے عقبی اور فرنٹ سائیڈ پر چلی گئی تھیں۔ دھواں اب اس قدر گاڑھا ہو گیا تھا کہ دو فٹ سے بھی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران کے لئے یہ بہترین موقع تھا اس لئے وہ سڑک پر پہنچ کر بجائے اس طرف جدھر فائرنگ کی جا رہی تھی مخالف سمت میں دیوار کے ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ درمیانی سڑکوں سے ہوتا ہوا کافی فاصلے پر پہنچ گیا۔ یہ دیکھ کر عمران حیران رہ گیا کہ وہاں موجود مسلح افراد پولیس والے تھے۔ شاید اسکارم ایجنسی کے چیف نے اس بار علاقہ پولیس کا سہارا لیا تھا یا پھر یہ کام کرسٹائن بھی کر سکتی تھی۔ اس نے اپنے گروپ کو آگے بڑھانے کی بجائے پولیس کو یہاں بھیج دیا تھا جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس تھے اور ان کا مقصد ظاہر ہے اس عمارت کو تباہ کرنا تھا جس

میں وہ سب موجود تھے۔

وہاں ہر طرف پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دے رہے تھے اور پولیس کی گاڑیاں ہر جانب دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ لوگ کوٹھیوں سے نکل کر اس انداز میں ادھر ادھر بھاگ رہے تھے جیسے کسی دشمن نے ملک پر حملہ کر دیا ہو۔ عجیب سی افراتفری کا عالم تھا گو میزائل، فائرنگ اور دھماکے اب رک گئے تھے لیکن دھواں اور افراتفری اسی طرح نظر آ رہی تھی۔ عمران کو کافی فاصلے پر پہنچ جانے کے بعد ایک بس مل گئی اور وہ بس میں سوار ہو کر مین مارکیٹ سٹاپ پر اتر گیا۔ مین مارکیٹ سے وہ اب اطمینان سے کہیں بھی جا سکتا تھا لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرے گا کیونکہ جس انداز میں ان کی اس کوٹھی کو گھیرا گیا تھا اور جان کارلوس کی وہاں موجودگی کے باوجود اس پر میزائل فائرنگ کی گئی تھی۔

اس سے عمران نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اب آنے والا ہر لمحہ ان کے لئے مشکل سے مشکل تر ہوتا چلا جا رہا ہے اس لئے وہ ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ وہ مشن کے دوران کوئی سیل فون یا ٹرانسمیٹر استعمال نہ کرے کیونکہ سیل فون اور ٹرانسمیٹر کال کبھی بھی ٹریس کی جا سکتی تھی۔ اس لئے وہ ان حالات کے لئے ہر وقت لباس کی خفیہ چھوٹی جیب میں فون بوتھ میں استعمال ہونے والے کارڈز رکھتا تھا۔ اسے اس بات کا اطمینان

تھا کہ ان کی تلاشی کے دوران صرف اسلحہ وغیرہ اور کاغذات نکال لئے گئے تھے۔ جیب میں کارڈ کی موجودگی اس بات کا ثبوت تھا کہ اس کی خفیہ جیب کی تلاشی نہ لی گئی تھی۔ اس نے کارڈ فون بوتھ کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''شارٹن کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''شارٹن کلب میں موجود ہے یا نہیں''...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ وہ اپنے آفس میں موجود ہیں۔ آپ کا نام''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میرا نام مائیکل ہے۔ میں ناراک سے یہاں آیا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''تو کیا میں بات کراؤں آپ کی باس سے''...... لڑکی نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ملاقات کے لئے آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر پیدل ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ شارٹن کلب چونکہ مین مارکیٹ سے بہرحال اتنے فاصلے پر تھا کہ وہ پیدل وہاں پہنچ سکتا تھا اس لئے وہ خاموشی سے پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ شارٹن کے کلب کے

عظیم الشان فرنٹ گیٹ کے سامنے موجود تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں خاصا رش تھا لیکن وہاں کا ماحول بہرحال انتہائی پرسکون تھا۔

اس پرسکون ماحول سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ شارٹن کلب اعلیٰ طبقے کے لئے مخصوص ہے۔ دائیں طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔ عمران کاؤنٹر کی طرف جانے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکا تھا اور اسے معلوم تھا کہ کلب کے مالک اور جنرل مینجر شارٹن کا آفس دوسری منزل پر ہے۔ لفٹ کے ذریعے اوپر پہنچ کر وہ آفس میں داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ میں شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر باقاعدہ کاؤنٹر تھا جس میں ایک لڑکی سامنے فون رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں صوفوں پر دو مرد اور تین عورتیں بھی موجود تھیں۔ عمران اس لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

''یس سر''...... لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا عمران ایکریمین میک اپ میں تھا۔

''میرا نام مائیکل ہے اور میں ناراک سے آیا ہوں۔ میرا تعلق بھی کلب بزنس سے ہے۔ شارٹن سے ایک ضروری کاروباری ملاقات کرنی ہے۔ میرے پاس ناراک میں ان کے ایک دوست کی ٹپ موجود ہے''...... عمران نے لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ تشریف رکھیں۔ باری آنے پر میں آپ کو کال کر لوں گی"...... لڑکی نے مؤدبانہ اور خالص کاروباری انداز میں کہا اور سامنے رکھے ہوئے رجسٹر پر اس نے مائیکل کا نام اور باقی تفصیلات لکھ لیں۔ عمران واپس مڑا اور ایک سائیڈ پر صوفے پر بیٹھ گیا۔ شارٹن سے اس کے اس وقت کے تعلقات تھے جب شارٹن ناراک میں کلب کا بزنس کرتا تھا اور پھر وہ ایک خوفناک سنڈیکیٹ کے چکر میں پھنس گیا تھا اور عمران نے وہاں ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ شارٹن اس سنڈیکیٹ کے خوفناک ٹکراؤ سے بچ گیا تھا۔ اس کے بعد شارٹن ناراک یہاں آ گیا تھا۔

عمران اس سے پہلے بھی مدد لے سکتا تھا لیکن اس نے ایسے بہت سے افراد کو ریزرو رکھا ہوا تھا تاکہ ضرورت پڑنے پر ان سے کام لے سکے اور جیسا ماحول اور ضرورت ہوتی تھی وہ اسی کے مطابق ذرائع استعمال کرتا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ شارٹن کے تعلقات ایک انتہائی خفیہ اور انتہائی فعال ایکریمی مخالف تنظیم ٹرونگم کے چیف لوگوسا سے ہیں جسے تنظیم میں بلیک مین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ لوگ ایکریمین ہی تھے لیکن ان کا تعلق سیاہ فام افراد سے تھا جو سیاہ فام ایکریمیوں کے تحفظ اور ان کے فلاح کے لئے کام کرتے تھے اور انہیں سفید فام حکمرانوں کی طرف سے دی جانے والی تکلیفوں اور پریشانی سے محفوظ رکھنے کی کوششوں میں لگے رہتے تھے۔ سفید فام ایکریمین جن کی بڑی تعداد اعلیٰ حکام میں تھی

ایسی تنظیموں کو کچلنے کے لئے بھرپور طاقت کا استعمال کرتے تھے جس کی وجہ سے اکثر ان کی اور سیاہ فام تنظیموں کی جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں۔

ان میں سفید فاموں کا بھی نقصان ہوتا تھا اور سیاہ فاموں کا بھی لیکن دونوں اپنے اپنے کاز پر ہمیشہ ڈٹے رہتے تھے۔ چونکہ ان علاقوں میں سفید فاموں کی حکمرانی تھی اس لئے سیاہ فاموں کی نہ چل سکتی تھی۔ اس بات کو لے کر ان سیاہ فاموں نے تنظیمیں بنا لی تھیں اور یہ ہمیشہ سفید فاموں سے برسر پیکار رہتے تھے۔ خاص طور پر فلاڈیا کا ماحول ایسا ہی تھا اور عمران نے شہر میں داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک بار پھر فلاڈیا میں ہی موجود تھا۔

عمران بلیک مین سے کئی بار پہلے بھی مل چکا تھا لیکن یہ ملاقاتیں ناراک میں ہوئی تھیں جہاں بلیک مین اکثر خصوصی اسلحہ کے حصول اور اسے تنظیم تک پہنچانے کے لئے آتا جاتا رہتا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اگر آفس میں بیٹھے شارٹن کو معلوم ہو جائے کہ عمران آیا ہے تو وہ یقیناً خود اس کے استقبال کے لئے باہر آ جائے گا لیکن موجودہ حالات میں عمران اپنے آپ کو اس طرح ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا اپنی باری کا انتظار کرتا رہا۔

عمران نے اب مشن مکمل کرنے کے لئے ٹرونگم سے مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اسکارم ایجنسی کے بے شمار گروپ اس

کے اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آ گئے تھے۔ جو انہیں ہر صورت میں ہلاک کرنے کے لئے خوفناک کارروائیاں کرنا شروع ہو گئے تھے۔ اس لئے عمران نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب بلیک مین سے ہی کام لے گا۔ بلیک مین کی تنظیم ٹرونگم سے اس نے آج تک کوئی کام نہ لیا تھا۔ گو بلیک مین نے کئی بار اسے آفر کی تھی لیکن عمران کو اس کی ضرورت ہی نہ پڑی تھی۔

"تشریف لائیں جناب۔ باس آپ کے منتظر ہیں"...... اچانک کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی کی آواز سنائی دی تو عمران اپنی سوچوں کے دائرے سے نکلا اور اٹھ کر شیشے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ چھوٹی سی راہداری سے گزر کر وہ ایک خاصے بڑے اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہوا تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ادھیڑ عمر شارٹن نے غور سے عمران کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام شارٹن ہے۔ تشریف رکھیں"...... شارٹن نے کاروباری انداز میں کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کر کے میز کی دوسری سائیڈ پر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی ہاں۔ مجھے میری سیکرٹری نے بتایا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ آپ ناراک سے میرے کسی خاص دوست کے حوالے

سے تشریف لائے ہیں۔ بہرحال فرمائیں۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... شارٹن نے مخصوص کاروباری لہجے میں کہا۔

"آفس سے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا بزنس یہاں فلاڈیا میں خاصا اچھا جا رہا ہے حالانکہ مجھے پرنس آف ڈھمپ نے بتایا تھا کہ فلاڈیا جیسے چھوٹے علاقے میں آپ کے کلب کا بزنس خاصا کمزور چل رہا ہے"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن ادھیڑ عمر شارٹن عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ نے کیا نام لیا ہے۔ پرنس۔ پرنس آف ڈھمپ"...... شارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے یہی نام لیا ہے۔ لیکن کیا یہ پرنس آف ڈھمپ کوئی خطرناک مجرم ہے جو آپ اس طرح چونک پڑے ہیں حالانکہ وہ بے چارہ تو بڑا معصوم، سیدھا سادا سا اور انتہائی بے ضرر قسم کا آدمی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ کو یہاں پرنس نے بھیجا ہے۔ فرمائیں۔ فرمائیں بلکہ حکم دیں۔ پرنس آف ڈھمپ کی خاطر تو میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں پرنس آف ڈھمپ کی ہی وجہ سے ہی ہوں"...... شارٹن نے کہا۔

"بہت خوب۔ آپ جیسے اعلیٰ ظرف آدمی اس دنیا میں بھی موجود ہیں۔ حیرت ہے بہرحال پرنس آف ڈھمپ کو کم از کم یہ امید نہ تھی کہ آپ جیسے مہربان آدمی اس طرح کی بات اس کے

لئے کریں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں آپ۔ مجھے بتائیں پلیز۔ جلدی بتائیں۔ اوہ، اوہ۔ کہیں آپ تو پرنس نہیں ہیں''...... شارٹن نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کبھی ہوا کرتا تھا میں بھی پرنس لیکن اب تو میں ایک عام سا آدمی ہوں اور اس عام آدمی کو مائیکل کہتے ہیں''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھی اس کی واپسی کے شدت سے منتظر ہوں گے اس لئے زیادہ وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی بات سنتے ہی شارٹن اچھل پڑا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم۔ تم پرنس ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ پرنس۔ تم۔ تم اور اس انداز میں۔ اوہ''...... شارٹن نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے میز کے پیچھے سے نکلا۔

''ارے ارے۔ مم۔ مم۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں میں پرنس نہیں مائیکل ہوں''...... عمران نے اٹھ کر اس طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے شارٹن اسے مارنے کے لئے آ رہا ہو لیکن شارٹن اس سے اس طرح لپٹ گیا جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے دوست ملتے ہیں۔

''ارے ارے۔ میری پسلیاں ارے واقعی تمہارا بزنس اچھا جا رہا ہے۔ مگر۔ مگر اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے''...... عمران نے

بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو شارٹن بے اختیار کھلکھلا کر ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔

''ایک منٹ۔ مجھے ایک منٹ دو پرنس۔ میں اپنی باقی ساری ملاقاتیں کینسل کر دوں''...... شارٹن نے واپس میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے ایسا نہ کرنا۔ مجھے جلدی ہے۔ پھر اطمینان سے بات ہو گی۔ مجھے واقعی انتہائی جلدی ہے اور حالات بھی خاصے سنگین ہیں''...... عمران نے کہا تو شارٹن کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ مجھے بتاؤ۔ کیا مسئلہ ہے پرنس''...... شارٹن نے وہیں ساتھ ہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے بلیک مین سے بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا تو شارٹن اچھل پڑا۔

''بلیک مین۔ اوہ لیکن......'' شارٹن نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس کا نمبر اور کوڈ دے دو میں پبلک فون بوتھ سے کر لوں گا لیکن مسئلہ سیرئیس ہے اس لئے میرا اس سے فوری بات کرنا ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ پرنس آپ جانتے تو ہیں یہاں کے حالات۔ یہاں پر ہمارے سارے فون باقاعدہ چیک ہوتے ہیں۔

مجھے بس اسی بات سے گھبراہٹ ہوئی تھی''...... شارٹن نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ تم مجھے اس کا سپیشل نمبر بتا دو بس''...... عمران نے کہا تو شارٹن نے جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔

''اس سے بات کرنے کا کوڈ''...... عمران نے کہا تو بلیک مین سے بات کرنے کے لئے خصوصی کوڈ بتا دیا۔

''اب ایک اور کام کرو۔ مجھے کچھ رقم بھی چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شارٹن نے کوٹ کی جیب سے بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

''مزید چاہئیں تو میں سیف سے نکال لاتا ہوں''...... شارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں یہی بہت ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''پہلے جلد ہی دوبارہ ملنے کا وعدہ کریں''...... شارٹن نے کہا۔

''بس دعا کرو۔ زندگی رہی تو انشاء اللہ ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ بار سے نکل کر پیدل چلتا ہوا ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس میں ڈالا اور

پھر رسیور اٹھا کر اس نے شارٹن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس ڈیلائٹ سنٹر''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کولڈ مین سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''مسٹر کولڈ مین۔ اوہ۔ نہیں جناب یہاں اس نام کے کوئی صاحب نہیں ہیں''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''حالانکہ مجھے مسٹر کرانس نے بتایا تھا کہ وہ یہاں ہی ملتے ہیں''...... عمران نے کوڈ کے مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ نہیں جناب۔ ریئلی ویری سوری۔ آپ کو غلط انفارمیشن ملی ہے۔ وہ یہاں نہیں ہوتے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اچھا تو پھر مسٹر کرانزے ہوں گے۔ ان سے بات کرا دیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ بھی یہاں سے چلے گئے ہیں۔ آپ ان کی رہائش گاہ پر بات کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ ان کا نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل پریس کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوسری طرف سے بتائے ہوئے نمبرز الٹ کر پریس کرنے شروع کر دیئے کیونکہ کوڈ یہی تھا

کہ جو نمبر بتایا جائے اسے الٹ دیا جائے۔

"براسٹ ڈیری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر زارگ ٹیلر سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ زارگ ٹیلر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"الیگزینڈر کالونی کا رچرڈ بول رہا ہوں مسٹر زارگ ٹیلر عرف ریڈ لائن"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو مسٹر رچرڈ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد بدلی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"نہ صرف لائن پر ہوں بلکہ سر کے بل کھڑا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"فون سے لیکن بالمشافہ ملاقات کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ کوئی ایسا نمبر بتا دو جہاں سے الیگزینڈر کالونی کے لئے ضروری خریداری کی جا سکے اور اسے بتا بھی دو تاکہ میں ہیلو ہیلو ہی نہ کرتا رہ جاؤں پھر تفصیل سے ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ نمبر نوٹ کریں اور دس منٹ بعد وہاں فون کریں۔ الیگزینڈر کالونی کا حوالہ ضرور دے دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں رکھا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ سے بھی زیادہ وقت تک چلنے کے بعد وہ ایک اور فون بوتھ پر رکا اور اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس کے مخصوص خانے میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"بلیک سی شپنگ کمپنی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"الیگزینڈر کالونی کا رچرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مجھے آپ سے شرف ملاقات کا موقع مل سکتا ہے لیکن جلدی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''مین مارکیٹ کی تھرڈ روڈ سے۔ یونیورسل مال پلازا کے سامنے سے''...... عمران نے سامنے موجود ایک بورڈ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیں سر۔ آپ وہیں فون بوتھ کے قریب ٹھہریں میں پہنچ رہا ہوں۔ اور ہاں اپنی کوئی خاص نشانی بتا دیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے اپنے لباس کے بارے میں بتا دیا۔

''اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کارڈ نکال کر واپس جیب میں ڈال کر وہ ایک طرف ہٹ کر اس انداز میں کھڑا ہو گیا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک سیاہ رنگ کی کار اس کے سامنے آ کر رکی اور کھڑکی سے ایک نوجوان نے سر باہر نکالا۔

''بلیک سی''...... اس نوجوان نے کہا۔

''الیگزینڈر کالونی سے رچرڈ''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''تشریف لائیں''...... نوجوان نے کہا تو عمران نے کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

''فرمایئے۔ کیا حکم ہے''...... اس نوجوان نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ایک ایسی رہائش گاہ چاہیے جہاں دو کاریں موجود ہوں۔

میک اپ کا سامان اور لباس وغیرہ بھی مل سکیں اور اسلحہ بھی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیں سر مجھے ایک کال کرنی ہو گی''...... نوجوان نے کہا اور اس نے کچھ آگے جا کر کار سائیڈ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر ایک طرف موجود ایک پبلک فون کال پوائنٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران خاموش بیٹھا رہا چند لمحوں بعد نوجوان واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا اور اس نے بغیر کچھ کہے کار آگے بڑھا دی۔

''جاز کالونی کی کوٹھی نمبر ون ٹو ون۔ ہم وہیں جا رہے ہیں''۔ نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد کار ایک جدید تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک درمیانے سائز کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی اور نوجوان نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

''پھاٹک کھولو جیری''...... نوجوان نے کہا اور نوجوان واپس مڑا اور پھر چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو نوجوان کار اندر لے گیا اور پھر اس نے پورچ میں کار روکی۔

''آئیں جناب۔ جیری ہمارا خاص آدمی ہے اور یہ رہائش گاہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ یہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز موجود ہے اور جو نہ ہو وہ جیری مہیا کر سکتا ہے''...... نوجوان نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران بھی نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے جیری بھی پھاٹک بند

کر کے وہاں پہنچ گیا تھا۔

"جیری۔ ان صاحب کا نام رچرڈ ہے اور یہ بگ چیف کے خصوصی مہمان ہیں۔ ان کے احکامات کی تعمیل تم نے اس انداز میں کرنی ہے کہ انہیں معمولی سی شکایت بھی نہ ہو۔ سمجھ گئے ہو تم"۔ نوجوان نے جیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ میں ان کا پورا خیال رکھوں گا"...... جیری نے جواب دیا۔

"بگ چیف کا کوئی خصوصی نمبر بھی بتا دو تا کہ اس سے براہ راست بات ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں بگ چیف کو جب مکمل رپورٹ دوں گا تو وہ خود ہی یہاں فون کر کے آپ سے بات کر لیں گے اور وہی آپ کو یہ سب کچھ بتا سکتے ہیں"...... نوجوان نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا تو نوجوان واپس کار میں بیٹھا اور اس نے کار بیک کر کے اسے موڑا اور پھر اس کا رخ پھاٹک کی طرف کر دیا۔ جیری پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران وہیں کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد جیری پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

"کاریں کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بیک سائیڈ کے گیراج میں ہیں جناب چار کاریں ہیں بالکل نیو اور جدید ماڈل کی"...... جیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ڈرائیونگ جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... جیری نے جواب دیا۔

"اوکے پہلے ایک کار لے آؤ اور پھر دوسری اور پھر ایک کار میں میرے ساتھ ماؤنٹ کراس گارڈن چلو۔ وہاں سے میں نے اپنے ساتھیوں کو یہاں لے آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... جیری نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران چند لمحے وہاں کھڑا رہا پھر وہ باہر آ کر کوٹھی کا جائزہ لینے لگا۔ کوٹھی واقعی بالکل نئی اور جدید طرز کی تھی اور وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے استعمال کی ہر چیز موجود تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے جیری کو کار لے کر آتے دیکھا تو وہ اس کی طرف بڑھ گیا۔

ٹاپ سیکرٹ گروپ کی انچارج کرسٹائن ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھی کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''کرسٹائن بول رہی ہوں''...... کرسٹائن نے کہا۔

''سسلی بول رہی ہوں مادام۔ غضب ہو گیا ہے''...... دوسری طرف سے اس کی نمبر ٹو سسلی کی آواز سنائی دی تو کرسٹائن چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے''...... کرسٹائن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں نے پتہ چلا لیا تھا مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جان کارلوس کے آدمیوں نے غائب کیا تھا۔ میں نے بلیک اسکواڈ کے ایک آدمی کو خرید کر ساری معلومات لیں اور پھر اس پوائنٹ کا بھی پتہ چلایا جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں رکھا گیا تھا۔ جان کارلوس کے حکم پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دوبارہ فلاڈیا لایا گیا تھا اور انہیں شہر سے دور ایک خفیہ

پوائنٹ پر لے جایا گیا تھا۔ جان کارلوس نے انہیں ڈائریکٹ گولیاں مارنے کی بجائے ان سے معلومات حاصل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس لئے اس کے حکم پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں ایکس وی انجکشن لگا دیئے گئے تھے تاکہ وہ بے حس و حرکت ہو جائیں۔ جب مجھے اس پوائنٹ کے بارے میں پتہ چلا تو میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گئی لیکن مادام پوائنٹ خالی پڑا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ پھر غائب ہو چکے ہیں۔ جان کارلوس بھی ان کے ساتھ ہی غائب ہے۔ البتہ اس کی کار پورچ میں موجود ہے۔ اس کے ڈرائیور کی گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے اور گارڈ روم کے ساتھ گارڈ کی بھی لاش پڑی ہوئی ملی ہے۔ اس کی بھی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پوائنٹ کا چوکیدار بھی اندرونی کمرے میں مردہ پایا گیا ہے۔ اس کی بھی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا جا چکا ہے''...... دوسری طرف سے سسلی نے تیز تیز آواز میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف بے ہوش تھے بلکہ انہیں بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن بھی لگائے گئے تھے تو پھر یہ سب کیسے ہو گیا''۔ کرسٹائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کیا کہہ سکتی ہوں مادام البتہ یہاں ایک آدمی نے جو سامنے والی عمارت کا چوکیدار ہے بتایا ہے کہ اس نے ایک کار کو

اس کوٹھی کے دو چکر لگاتے دیکھا ہے اور ہر بار اس میں ایکریمین لوگ سوار تھے اور مادام اس نے قریب ہی ایک برائے فروخت خالی کوٹھی کے عقب میں بھی اس کار کو جاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے بھی کار میں موجود مانیٹرنگ سیٹ کو چیک کیا ہے۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تھوڑے فاصلے کے لئے کار نے دو چکر لگائے ہیں۔ اس سے لگتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی طرح ہوش میں آ گئے اور پراسرار طور پر ٹھیک بھی ہو گئے۔ انہوں نے وہاں موجود آدمیوں کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا۔ اس دوران جان کارلوس ڈرائیور کے ساتھ وہاں پہنچا تو ڈرائیور کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور چونکہ یہ بلیک اسکواڈ کا پوائنٹ تھا اس لئے یہاں وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ کر اس خالی کوٹھی میں شفٹ ہو گئے اور جان کارلوس کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کوٹھی کو چیک کروں''...... سسلی نے کہا۔

''کیسے چیکنگ کرو گی''...... کرسٹائن نے غصے اور پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میری کار میں سپیشل وی ایس موجود ہے مادام''...... سسلی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ جلدی چیک کر کے جتنی جلد ممکن ہو سکے مجھے رپورٹ دو''...... کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ

ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرسٹائن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب بے حد اضطراب اور بے چینی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے پھر ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار چونک پڑی۔

''اگر جان کارلوس کو یہ ایجنٹ ختم کر دیتے ہیں تو پھر بلیک اسکواڈ کو بھی میرے سیکشن میں شامل کر دیا جائے گا''...... اس نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں فون پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ کرسٹائن بول رہی ہوں''...... کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

''سسلی بول رہی ہوں مادام''...... دوسری طرف سے سسلی کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... کرسٹائن نے کہا۔

''مادام۔ یہ لوگ اس کوٹھی میں موجود ہیں۔ جان کارلوس بھی وہاں موجود ہے۔ وہ یا تو بے ہوش ہے یا پھر مر چکا ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے''...... سسلی نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن کو فوری طور پر کال کر کے اس کوٹھی کو گھیر لو۔ ان سے کہنا کہ وہ پولیس کی وردیاں اور گاڑیاں استعمال کریں تاکہ ہمیں کارروائی کے دوران مقامی

پولیس والوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہم کارروائی کر کے پولیس کی گاڑیوں میں آسانی سے وہاں سے نکل سکتے ہیں اور میزائل گنیں سب کے پاس ہونی چاہئیں میں وہاں پہنچ رہی ہوں۔ پھر حالات دیکھ کر فیصلہ کروں گی لیکن میرے آنے تک کسی کو باہر نہ نکلنے دینا اگر کوئی نکلے تو اسے گولی سے اڑا دینا''...... کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے سسلی نے جواب دیا تو کرسٹائن نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار خاصی تیز رفتاری سے اس مخصوص پوائنٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں جان کارلوس کے حکم پر اس کے سیکشن نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پہنچایا تھا۔ چونکہ یہ پوائنٹ ہیڈ کوارٹر سے زیادہ فاصلے پر نہ تھا اس لئے وہ دس بارہ منٹوں میں ہی وہاں پہنچ گیا۔ وہاں ہر طرف پولیس کی کاریں دکھائی دے رہی تھیں۔ پولیس کے لباسوں میں ملبوس اس کے سیکشن کے آدمی تھے۔

''کہاں ہیں وہ کوٹھی۔ جہاں ایجنٹ موجود ہیں۔ میرے ساتھ چلو''...... کرسٹائن نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ آدمی اس نے کئی بار سسلی کے ساتھ بھی دیکھا تھا اس لئے وہ سمجھ گئی تھی کہ یہاں اسی کے گروپ کے آدمی موجود ہیں۔ وہ آدمی اس کے ساتھ ہی کار میں بیٹھ گیا اور پھر اس کے بتانے پر تھوڑے فاصلے پر ایک نو

تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئے اور پھر اسے دور سے ایک کوٹھی کے گرد اس کے گروپ کے افراد باقاعدہ ہاتھوں میں میزائل گنیں اٹھائے کھڑے نظر آئے تو اس نے کار وہاں لے جا کر روکی اور نیچے اتر آئی۔ اسی لمحے سسلی بھی ایک طرف سے نکل کر اس کی طرف بڑھی۔

''سب اندر ہیں باہر تو کوئی نہیں آیا''...... کرسٹائن نے پوچھا۔

''یس مادام۔ سب اندر ہی ہیں''...... سسلی نے جواب دیا۔

''او کے۔ تو اب دیر نہ کرو اور کوٹھی پر میزائل فائر کرو۔ اسے مکمل طور پر تباہ کر دو''...... کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیکن بلیک اسکواڈ کا انچارج جان کارلوس بھی تو اندر موجود ہے''...... سسلی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے اب تک پوچھ گچھ کے بعد ہلاک کر دیا گیا ہوگا۔ اب یہ ایجنٹ کسی صورت بھی بچ کر نہیں جانے چاہئیں۔ فائر کرو۔ اٹ از مائی آرڈر''...... کرسٹائن نے غصیلے لہجے میں کہا تو سسلی سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی جبکہ کرسٹائن اپنی کار کے ساتھ ہونٹ بھینچ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے جان بوجھ کر فائرنگ کا حکم دیا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ جان کارلوس بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا لیکن وہ جانتی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے پر چیف بروس اس قدر خوش ہوگا کہ جان کارلوس کی ہلاکت کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے گی

اور پھر یقیناً جان کارلوس کے بلیک اسکواڈ کو بھی اس کے گروپ میں ضم کر دیا جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد تین اطراف سے کوٹھی پر میزائل فائر ہونے شروع ہو گئے کیونکہ چوتھی سائیڈ پر ایک اور کوٹھی میں کوٹھی کے ساتھ جڑی ہوئی تھی۔ یہاں دو دو کوٹھیوں کو ملا کر ایک ہی بلاک بنایا گیا تھا۔ اس ملحقہ کوٹھی کے بعد بھی سڑک تھی۔

پوری کالونی میں ان دھماکوں کی وجہ سے افراتفری کا سا عالم پھیل گیا۔ لوگ کوٹھیوں سے نکل کر ادھر ادھر اس انداز میں بھاگتے نظر آ رہے تھے جیسے کسی دشمن فوج نے کالونی پر حملہ کر دیا ہو لیکن کرسٹائن کی نظریں اس تباہ ہونے والی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ میزائل خصوصی ساخت کے تھے اور ان کی رینج بھی بے حد محدود تھی۔ کافی تعداد میں میزائل فائر ہونے کے باوجود صرف وہی کوٹھی تباہ ہوئی تھی جس پر فائرنگ کی گئی تھی۔ ساتھ والی کوٹھی اسی طرح محفوظ تھی البتہ اس کوٹھی کا پھاٹک بند تھا اور اس میں سے کوئی باہر نہ آیا تھا لیکن کرسٹائن کی توجہ اس طرف نہ تھی۔

مخصوص ساخت کے ان میزائلوں کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ ان سے صرف بلڈنگ تباہ ہوتی تھی۔ اسے آگ نہ لگتی تھی البتہ ان میزائلوں کی فائرنگ سے دھواں ضرور پھیلتا تھا اور اس وقت اس کوٹھی تو کیا اردگرد کے سارے علاقے پر دھوئیں اور گرد کی دبیز چادر سی چھائی ہوئی نظر آ رہی تھی لیکن کرسٹائن جانتی تھی کہ کچھ ہی دیر میں دھواں چھٹ جائے گا اور گرد بیٹھ جائے گی۔ اسی لمحے فائر

بریگیڈ کی دو گاڑیاں مخصوص سائرن بجاتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں۔

''اسکارم ایجنسی''...... کرسٹائن نے اس آفیسر کو اپنا خصوصی کارڈ دکھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس مادام۔ یہاں کیا ہوا ہے مادام''...... آفیسر نے اسے سلیوٹ مارتے ہوئے کہا۔

''اس کوٹھی میں غیر ملکی دشمن ایجنٹ موجود تھے جن کے خاتمے کے لئے میزائل فائر کر کے اس کوٹھی کو تباہ کیا گیا ہے۔ اب آپ نے اس کا ملبہ ہٹا کر اندر موجود ایجنٹوں کی لاشیں نکالنی ہیں تاکہ انہیں پریذیڈنٹ صاحب کے سامنے پیش کیا جا سکے''...... کرسٹائن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... اس آفیسر نے جواب دیا اور واپس اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔ اب دھواں اور گرد بیٹھ چکی تھی البتہ اب لوگ دور دور کھڑے اس کوٹھی کی طرف دیکھ رہے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ پھر فائر بریگیڈ کے عملے نے انتہائی تیزی سے اپنے مخصوص انداز میں کام شروع کر دیا اور ملبہ ہٹایا جانے لگا۔

''سسلی تم جا کر چیک کرو اور جیسے جیسے لاشیں ملتی جائیں انہیں علیحدہ علیحدہ رکھواتی جاؤ۔ تعداد کا تو تمہیں علم ہے۔ جب ان کی تعداد پوری ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا۔ میں یہیں موجود ہوں''...... کرسٹائن نے سسلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... سسلی نے جو اس کے قریب موجود تھی جواب

دیا۔

''اوہ سنو۔ اپنے گروپ کو واپس بھجوا دو۔ اب ان کی یہاں موجودگی کی ضرورت نہیں''...... کرسٹائن نے کہا اور سسلی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کے گروپ کے لوگ کاروں میں بیٹھ کر واپس چلے گئے۔ وہاں ملبہ ہٹانے کا کام مخصوص انداز میں اور تیزی سے کیا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سسلی دوڑتی ہوئی واپس آئی اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''مادام۔ مادام۔ غضب ہو گیا''...... سسلی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''کیا ہوا۔ کیا لاشیں ناقابل شناخت ہو چکی ہیں''...... کرسٹائن نے چونک کر کہا۔

''نن نن۔ نو مادام۔ وہاں سے صرف جان کارلوس کی لاش ملی ہے مادام اور کوئی لاش موجود نہیں ہے''...... سسلی نے کہا تو کرسٹائن بے اختیار اچھل پڑی۔ اسے اپنے ذہن میں آندھیاں سی چلتی محسوس ہونے لگیں۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جب وہ اندر موجود تھے اور باہر نہیں آئے تو وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ دیکھو۔ وہاں شاید کوئی تہہ خانہ ہو''...... کرسٹائن نے کہا۔

''نو مادام۔ چیکنگ کر لی گئی ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن

یہ غلط ثابت ہوا ہے۔ جان کارلوس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے''...... سسلی نے کہا تو کرسٹائن نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے ہی جان کارلوس کو ہلاک کر چکے تھے اور پھر کسی طرح نکل گئے۔ آؤ۔ اس ساتھ والی کوٹھی کو دیکھتے ہیں۔ شاید وہ یہاں چھپے ہوئے ہوں''...... کرسٹائن نے کہا۔

''آپ یہاں رکیں مادام۔ میں خود چیک کر کے آتی ہوں''۔ سسلی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ ملحقہ کوٹھی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے پہلے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گئی۔

کرسٹائن کو بہرحال اطمینان ہو گیا تھا کہ جان کارلوس پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا اس لئے اب جان کارلوس کی ہلاکت کا الزام اس پر نہیں آئے گا۔ البتہ وہ یہ سوچ سوچ کر حیران ہو رہی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ آخر اچانک کہاں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی کہ سسلی کوٹھی سے واپس آنے کی بجائے سائیڈ سے نکل کر اس طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔

''مادام۔ ملحقہ کوٹھی خالی تھی۔ اس کے چوکیدار کی گردن بھی توڑ دی گئی ہے اور سائیڈ روڈ پر دروازہ ہے جو کھلا ہوا ملا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ خطرہ بھانپتے ہی سائیڈ کوٹھی میں گئے اور پھر دھوئیں اور گرد کی آڑ میں نکل گئے''...... سسلی نے کہا۔

"کیا تم نے سائیڈ روڈ پر پکٹنگ کر رکھی تھی"...... کرسٹائن نے چونک کر کہا۔

"پہلے کرائی تھی لیکن جب آپ آئیں اور فائرنگ شروع ہو گئی تو وہ لوگ بھی ادھر آ گئے۔ ہمارے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے"...... سسلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن ناکام رہا۔ اب انہیں پھر تلاش کرنا ہو گا اور مجھے فوری طور پر چیف کو رپورٹ دینا ہو گی۔ تم جان کارلوس کی لاش ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ میں وہیں جا رہی ہوں"...... کرسٹائن نے کہا اور مڑ کر کار میں بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ سیدھا اپنے آفس میں گئی اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ اے اے ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ اے اے سے مراد اسکارم ایجنسی تھا۔

"کرسٹائن بول رہی ہوں۔ چیف کو فوری طور پر انتہائی اہم رپورٹ دینی ہے۔ اٹ از ایمرجنسی"...... کرسٹائن نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... کرسٹائن نے جواب دیا۔

"بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف کرسٹائن بول رہی"...... کرسٹائن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں تم نے کال کی ہے۔ جان کارلوس کہاں ہیں"...... چیف کے لہجے میں ناگواری کا عنصر موجود تھا۔

"جان کارلوس کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف"...... کرسٹائن نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ جان کارلوس نے اپنے آدمیوں کی مدد سے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا تھا پھر اس کے حکم پر انہیں ان کی رہائش گاہ میں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد جان کارلوس ان ایجنٹوں سے پوچھ گچھ کرنے وہاں خود پہنچ گیا۔ میں نے ایک ضروری کام کے سلسلے میں وہاں اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر میں نے اپنی نمبر ٹو سسلی کو وہاں پوزیشن معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو پتہ چلا کہ وہاں رہنے والے چوکیدار ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور جان کارلوس اور پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں جس پر میں اور میرا گروپ حرکت میں آ گیا اور ہم نے اس پوائنٹ سے قریب ہی ایک دوسری کوٹھی میں ان کی موجودگی کا

سراغ لگایا اور خصوصی مشینری سے چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ انہوں نے جان کارلوس کو بھی گردن توڑ کر ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ وہاں سے فرار ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں تو میں نے اس کوٹھی کو گھیرے میں لے کر کوٹھی پر میزائل فائر کرا دیئے تا کہ انہیں ختم کیا جا سکے لیکن جناب جب دھواں اور گرد بیٹھی اور فائر بریگیڈ کے عملے نے ملبہ ہٹایا تو پتہ چلا کہ وہاں صرف جان کارلوس کی لاش موجود ہے۔ ایجنٹ غائب ہیں۔ انکوائری کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شاید خطرے کو بھانپتے ہوئے ملحقہ کوٹھی میں گئے اور وہاں کے چوکیدار کو بھی انہوں نے گردن توڑ کر ہلاک کیا اور پھر سائیڈ روڈ پر کھلنے والے دروازے سے دھوئیں اور گرد کا فائدہ اٹھا کر وہ نکل گئے۔ ہمارے چونکہ تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں اس لئے ہم انہیں چیک ہی نہ کر سکے“...... کرسٹائن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہمارا کوئی سیکشن بھی ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو رہا۔ سب کا خاتمہ وہ آسانی سے کر دیتے ہیں۔ ویری بیڈ“...... چیف بروس نے کہا۔

”سر۔ میرا گروپ اب انہیں تلاش کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے جناب کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیں گے“...... کرسٹائن نے کہا۔

”تم کہاں سے کال کر رہی ہو“...... چیف بروس نے پوچھا۔

”اپنے ہیڈ کوارٹر سے“...... کرسٹائن نے جواب دیا۔

”اوکے۔ مجھے کچھ سوچنے دو پھر میں تمہیں فون کر کے مزید احکامات دوں گا۔ میرے احکامات کا انتظار کرو“...... چیف بروس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرسٹائن نے رسیور رکھا اور اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے ذہن سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد سسلی کمرے میں داخل ہوئی۔

”کیا ہوا۔ لے آئی ہو جان کارلوس کی لاش“...... کرسٹائن نے چونک کر پوچھا۔

”یس مادام“...... سسلی نے جواب دیا۔

”بیٹھو۔ اب ہم نے ان ایجنٹوں کو ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے کیونکہ اب یہ ذمہ داری ہماری ہی ہو گی“...... کرسٹائن نے کہا۔

”یس مادام“...... سسلی نے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرسٹائن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... کرسٹائن نے کہا۔

”چیف بروس صاحب سے بات کریں“...... دوسری طرف سے کہا۔

”ہیلو چیف۔ میں کرسٹائن بول رہی ہوں“...... کرسٹائن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کرسٹائن مجھے بتاؤ کہ تمہارے سیکشن گروپ میں کتنے آدمی شامل ہیں''...... چیف بروس نے پوچھا۔

''مجھ سمیت بیس ہیں چیف''...... کرسٹائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب جبکہ جان کارلوس ہلاک ہو گیا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس کا بلیک اسکواڈ سیکشن بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ بلیک اسکواڈ میں جان کارلوس کے ساتھ پچاس افراد کام کرتے تھے۔ میں نے بلیک اسکواڈ ہیڈکوارٹر ختم کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں اور یہ سیکشن بھی ختم کیا جا رہا ہے۔ جان کارلوس کے آدمیوں کو میں نے احکامات دے دیئے ہیں۔ ان کی تعداد اب تیس ہے۔ باقی سب مارے جا چکے ہیں۔ وہ جلد ہی تمہیں رپورٹ کریں گے اور تمہارے گروپ میں شامل ہو جائیں گے''...... چیف بروس نے کہا تو کرسٹائن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ وہ یہی تو چاہتی تھی کہ بلیک اسکواڈ کے تمام افراد اس کے گروپ میں شامل کر دیئے جائیں اور اس کا گروپ اور مضبوط ہو جائے۔

''یس چیف۔ تھینک یو چیف''...... کرسٹائن نے کہا۔

''میں نے ہیڈکوارٹر کی حفاظت کے لئے اب اورتھیو کی بلوٹم پہاڑیوں میں اسکارم ایجنسی کے سب سے بڑے اور طاقتور فاسٹ ایکشن سیکشن کو تعینات کر دیا ہے جس کا کوڈ ایف اے سیکشن ہے۔ ایف اے سیکشن کا انچارج ڈارسن ہے۔ تم اپنے گروپ سمیت فوری

طور پر بلوٹم پہاڑیاں کے قریب ڈیڈ پوائنٹ پر ڈارسن کو رپورٹ کر دو۔ تم نے اور تمہارے گروپ نے اب وہاں ڈارسن کے تحت ڈیوٹی دینی ہے کیونکہ اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنے میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہرحال مشن مکمل کرنے کے لئے دوبارہ بلوٹم پہاڑی تک پہنچیں گے اور وہاں تم لوگ ان سے آسانی سے نمٹ سکتے ہو۔ ڈارسن کو خصوصی احکامات دے دیئے گئے ہیں''...... چیف بروس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرسٹائن نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے چیف بروس کے احکامات سے سسلی کو بھی آگاہ کر دیا۔

''اب تم گروپ کو اکٹھا کرو تاکہ ہم فوراً یہاں سے روانہ ہو کر ڈارسن کو رپورٹ کریں اور ان کے تحت کام کریں ویسے یہ اچھا فیصلہ ہے مجھے پسند آیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنا اب وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ وہ بہرحال وہاں پہنچیں گے اور وہاں ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے''...... کرسٹائن نے کہا۔

''یس مادام''...... سسلی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''جب سب لوگ تیار ہو جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا''۔ کرسٹائن نے کہا اور سسلی سر ہلاتی ہوئی واپس مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ کرسٹائن نے طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں موجود تھا جو اس نے بلیک مین کی مدد سے حاصل کی تھی۔ عمران یہاں موجود جیری کے ساتھ دو کاروں میں ماؤنٹ کراس گارڈن گیا تھا اور پھر وہاں سے وہ سب واپس اس کوٹھی میں آ گئے تھے۔ جیری اس وقت کچن میں ان کے لئے کھانے کا بندوبست کرنے میں مصروف تھا جبکہ وہ سب بڑے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”عمران صاحب اس بار معاملات کنٹرول میں نہیں آ رہے اور ہم مسلسل غیر ضروری معاملات میں الجھتے چلے جا رہے ہیں۔ اگرچہ فارمولا ہمارے ہاتھ آ گیا تھا لیکن وہ ایک بار پھر ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ اس بار اسکارم ہیڈ کوارٹر کا محل و وقوع مکمل طور پر راز میں رکھ کر ہمیں پریشان کیا گیا تھا لیکن اب جبکہ اس کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے اب ہم نے تمام تر توجہ اس ٹارگٹ کو ہٹ کرنے

پر لگانی ہے۔ فارمولا یقیناً واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ چکا ہو گا۔ ہمیں وہاں سے فارمولا بھی حاصل کرنا ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کرنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ جان کارلوس کی ہلاکت کے بعد شاید چیف بروس شاید اس سیکشن کو ختم کر دے اور ہمارے مقابلے پر نئے سیکشنوں کو سامنے لایا جائے گا۔ ہمیں اس پہلو پر بھی سوچنا چاہئے“...... صفدر نے کہا۔

”تم سب بس سوچتے ہی رہو گے۔ یہ سوچنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم یہاں احمقوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اب جبکہ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے تو اب سوچنے کی کون سی بات رہ گئی ہے۔ کوئی بھی سیکشن سامنے آئے ہمیں اس سے کیا غرض ہے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ویسے عمران صاحب تنویر کی رائے ان حالات میں سب سے بہتر ہے“...... صالحہ نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ہم نے پہلے بھی تنویر ایکشن سے کام لیا تھا۔ نتیجہ تم سب کے سامنے ہے اور اس بار کا اندھا حملہ الٹا ہمارے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو گا۔ ہم رات کے وقت وہاں جا کر دو گروپ کی شکل میں پہاڑیوں کا ایک بار پھر جائزہ لیں اور پھر وہاں موجود مسلح افراد پر حملہ کر کے کسی بھی طرح اس ڈیڈ پوائنٹ پر پہنچ جائیں پھر وہاں سے ہیڈ کوارٹر کا خفیہ راستہ تلاش کرنا ہمارے لئے

مشکل نہ ہوگا۔ خصوصی سائنسی آلات کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کی اصل لوکیشن اور اس کے اندرونی حفاظتی انتظامات معلوم کر کے خصوصی اسلحہ سمیت اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا جائے اور جہاں تک میرا خیال ہے ہیڈ کوارٹر پہاڑی کھائی کے قریب ڈیڈ پوائنٹ کے نیچے ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اب تو ان پہاڑیوں میں مسلح افراد کی تعداد بڑھا دی گئی ہوگی۔ وہاں جانے پر لامحالہ فائرنگ ہوگی۔ اس طرح معاملات تو بہرحال کھل جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ضروری نہیں کہ ہم وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کریں۔ فائرنگ کے نتیجے میں ہمارا بھی تو نقصان ہوگا۔ اس لئے بہتر ہے کہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ اس کے لئے وہاں یقیناً خصوصی انتظامات ہوں گے۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے گیس سے بچنے کے لئے گولیاں کھا رکھی ہوں یا گیس ماسک لگا رکھے ہوں اور ویسے بھی گیس کے اثرات کھلی فضاء میں زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہوتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر وہاں خاموشی سے پہنچنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''بڑی آسان ترکیب ہے کہ وہاں سائیلنسر لگا اسلحہ استعمال کیا جائے اور میک اپ باکس ساتھ لے جایا جائے اور وہاں موجود اپنے

قدوقامت کے آدمیوں کا میک اپ کر لیں۔ پھر ان کے مین آدمی سے معلومات حاصل کی جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کی پہلی بات تو درست ہے۔ ایسا ہوسکتا ہے لیکن دوسری بات درست نہیں ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ جو گروپ وہاں جائے ان کے قدوقامت کے آدمی بھی وہاں موجود ہوں اور جہاں تک ان سے معلومات حاصل کرنے کی بات ہے تو ضروری نہیں کہ اسکارم ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات کا انہیں علم ہو۔ میرا خیال ہے کہ اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہوگا''...... صفدر نے کہا۔

''تم سب اس سوچ بچار کو چھوڑو۔ مجھے اسلحہ دو اور دو تین ساتھی۔ پھر دیکھو میں کس طرح اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیتا ہوں۔ تم یہاں بیٹھے سوچ بچار کرتے رہو''...... تنویر سے رہا نہ گیا تو وہ ایک بار پھر بول پڑا۔

''عمران صاحب۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ اب واقعی سوچ بچار کا وقت نہیں رہا۔ جس قدر ہم تحفظات کا شکار ہوں گے اتنے ہی معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکلتے جائیں گے اس لئے ہم سب وہاں جاتے ہیں اور پھر بسم اللہ کر کے حملے کا آغاز کر دیا جائے البتہ ہم وہاں سائیلنسر لگے ہتھیار استعمال کریں گے''...... صفدر نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے کسی نہ کسی انداز میں تنویر کی بات کی تائید کر دی اور سب سے آخر میں جولیا نے تائید کی تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم سب اس تجویز پر رضا مند ہو تو تم گروپ بھی خود ہی منتخب کر لو۔ اسلحہ یہاں موجود ہو گا اور کاریں بھی ہیں اور جاؤ اور جا کر مشن مکمل کرو''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ کیا تم یہ مشن مکمل نہیں کرو گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو وہ حیران رہ گئے۔

''لیکن کیوں''...... جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''کیونکہ میں خودکشی کو حرام سمجھتا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''تم صرف اس لئے اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہو کہ یہ تجویز تنویر کی ہے۔ کیوں''...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے اب رقیب روسیاہ۔ سوری رقیب روسفید کی تجاویز قبول ہونا شروع ہو گئیں تو مجھے باقی ساری عمر ہجر و فراق پر مبنی غزلیں ہی سننی پڑیں گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

''بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ حالات میں یہ بہترین تجویز ہے اس لئے ایسا ہی ہو گا''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے منع تو نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم وہاں اکیلے نہیں جائیں گے۔ تم بھی ساتھ جاؤ گے

اور بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے''...... جولیا نے اسی لہجے میں کہا۔

''مجھے ساتھ لے جانے کے لئے تنویر سے پوچھ لو پہلے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھ جانے کی بات سن کر وہ اپنی تجویز ہی واپس لے لے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا کے مفاد میں تم کیا میں کسی کے تحت بھی کام کر سکتا ہوں''...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اب بولو۔ شرم تو نہیں آئی ہو گی تمہیں تنویر کی یہ بات سن کر''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہاں۔ واقعی یہ تو شرم والی بات ہے۔ کیوں صفدر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی بات سن کر پتہ چلتا ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی متبادل پلان موجود ہے۔ آپ وہ بتا دیں تاکہ اگر کوئی سیف پلان ہو تو اسی پر عمل کر لیا جائے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''متبادل پلان تو یہی ہو سکتا ہے کہ اب تمہاری بجائے میں خطبہ نکاح یاد کرنے کی کوشش کرو تا کہ چلو تمہاری اور صالحہ کی زندگیوں میں تو بہار لائی جا سکے مسکراتی ہوئی اور کھلکھلاتی ہوئی بہار۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے جواب دیا۔

''یہ احمق آدمی ہے اور احمق آدمی سے اس کے علاوہ اور کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ نانسنس۔ اس قدر اہم مسئلے میں بھی بکواس

شروع کر دی ہے۔ نانسنس“...... جولیا نے حقیقتاً انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”مس جولیا۔ آپ خود کو کنٹرول میں رکھیں پلیز۔ عمران صاحب جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں تاکہ اصل موضوع گول ہو جائے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا احمق پن تو ختم نہیں ہونا۔ جولیا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ باقی جو ساتھی ساتھ جانا چاہیں وہ بھی تیار ہو جائیں۔ ہم یہ مشن مکمل کر کے ابھی واپس آ جائیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”رکو تنویر۔ میری بات سنو۔ زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب کو چیف ویسے ہی ٹیم کا لیڈر نہیں بنا دیتا۔ اسے معلوم ہے کہ عمران میں کیا صلاحیتیں ہیں“...... کیپٹن شکیل نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”شکریہ۔ شکریہ۔ اس تعریف کے لئے بے حد شکریہ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”او کے پھر یہاں بیٹھنا ہی فضول ہے۔ جب تم کوئی پلان بنا لو تو مجھے اطلاع دے دینا۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں“۔ جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

”میں بھی اپنے کمرے میں جا رہا ہوں“...... تنویر نے کہا۔

”بیٹھ جاؤ تم دونوں اور میری بات غور سے سنو“...... اچانک

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار جس انداز میں اٹھے تھے اسی انداز میں بیٹھ گئے۔

”ہم اس وقت ایکریمیا میں ہیں۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہمارے خلاف اسکارم ایجنسی کا صرف ایک سیکشن کام کر رہا ہے تو تم یہ سوچ ذہن سے نکال دو۔ بلیک اسکواڈ تو صرف سامنے ہے ورنہ ہماری تلاش میں یقیناً اسکارم ایجنسی کے تمام سیکشن حرکت میں آ گئے ہوں گے اور چونکہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے اس لئے اب لامحالہ انہوں نے اس ہیڈ کوارٹر کے گرد نجانے کتنے حصار قائم کر دیئے ہوں گے انہیں علم ہے کہ اب ہم نے براہ راست ٹارگٹ پر کام کرنا ہے اس لئے جذباتی ہو کر سوچنا صرف اور صرف خودکشی کے مترادف ہے۔ ہمیں تمام حالات کو مدنظر رکھ مشن کو مکمل کرنا ہے اور پھر ہم نے زندہ سلامت واپس بھی آنا ہے اور ایکریمیا سے بھی نکلنا ہے“۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اور تنویر دونوں کے چہروں پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

”ہونہہ۔ یہ باتیں اسی طرح سنجیدگی سے تم پہلے نہیں کر سکتے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور اس کی ڈپٹی چیف کو میں خود سے زیادہ عقلمند سمجھتا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم سب موجودہ حالات کا پوری طرح ادراک رکھتے ہو لیکن تم دماغ سے

سوچنے کی بجائے دل کی بات مان لیتے ہو''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اور چونکہ تمہارے پاس دل ہی نہیں ہے اس لئے تم صرف عقل تک ہی محدود رہتے ہو۔ ٹھیک ہے آئی ایم سوری''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ویسے مجھے تنویر کی تجویز سے اتفاق ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر ایک بار پھر اچھل پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ ابھی اس تجویز کے خلاف اتنی لمبی چوڑی تقریر کی ہے تم نے اور اب کہہ رہے ہو کہ تمہیں اس سے اتفاق ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تنویر کے چہرے پر بھی حیرت تھی جبکہ باقی ساتھی صرف مسکرا رہے تھے۔

''تنویر کی تجویز یہی ہے نا کہ ٹارگٹ پر ریڈ کیا جائے اور مجھے اس سے اتفاق ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم سے خدا سمجھے۔ تم سے تو بات کرنا اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنے کے مترادف ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر انہوں نے حصار قائم کر رکھے ہوں گے تو کیا ہمیں پہلے ان حصاروں کو توڑنا ہو گا پھر تو ہم خواہ مخواہ کے چکر میں پھنس جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ اسی لئے تو میں چاہتا ہوں کہ یہ حصار ویسے ہی کام کرتے رہیں اور ہم اپنا مشن مکمل کر لیں''...... عمران نے کہا اور اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گھنٹی کی آواز سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

''بلیک مین بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ یس۔ کیا معلوم ہو گیا ہے کہ ایکریمیا میں کیا بھاؤ چل رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بھاؤ میں خاصی تیزی آ چکی ہے اس لئے آپ کو اس خریداری کا ارادہ ملتوی کرنا ہو گا''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''کتنے عرصے تک''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کم از کم دس سے پندرہ دن تک بھاؤ تیز رہے گا اس کے بعد اس میں کمی آ جائے گی''...... بلیک مین نے جواب دیا۔

''یہ خیال کس نے ظاہر کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ٹاپ سیکرٹ ذرائع سے معلوم ہوا ہے اور ان کی بات مصدقہ ہوتی ہے''...... بلیک مین نے جواب دیا۔

''اوکے پھر مجبوری ہے شکریہ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہمیں دس پندرہ روز مزید انتظار کرنا ہو

گا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں یہ کوڈ گفتگو تھی تاکہ اگر فون کال چیک ہو رہی ہو تو اس کال کو بھی کاروباری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔ بلیک مین کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق اسکارم ایجنسی کی تمام تر توجہ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت پر مبذول ہے دس پندرہ دنوں سے اس کی مراد ہے کہ ہمیں ٹین روڈ پر جانا ہو گا جہاں پر فرانسٹ نامی ہوٹل ہے۔ اس کے مینجر کرمپ سے ملنا ہو گا جو ہمیں مزید تفصیل بتائے گا تاکہ ہم تفصیلی پلاننگ بنا سکیں''۔ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''عمران صاحب یہ نیا کوڈ کیا کیا بلیک مین کو بھی اس کا علم تھا اور آپ کو بھی۔ کیا آپ نے پہلے اس سے یہ کوڈ طے کیا تھا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں اور یہ ضروری تھا۔ بہرحال اب مجھے وہاں جانا ہو گا تاکہ مزید تفصیلات حاصل کر کے آج رات کو وہاں ریڈ کر دیا جائے اور واپسی کی بھی کوئی فول پروف پلاننگ بنائی جا سکے''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر ہمیں اپنے کمروں میں جا کر کچھ دیر ریسٹ کر لینا چاہئے کیونکہ آنے والی رات شاید ہمارے لئے مشکل ثابت ہو سکتی ہے اور پھر شاید ہمیں آرام کرنے کا موقع نہ ملے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ابھی جا کر ریسٹ کر لو۔ جب میں کہوں تو تیار ہو جانا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسکارم ایجنسی کا چیف بروس اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... چیف بروس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''کرسٹائن کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... چیف بروس نے چونک کر کہا۔

''کرسٹائن بول رہی ہوں چیف''...... چند لمحوں بعد کرسٹائن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیسے کال کی ہے''...... چیف بروس نے کہا۔

''چیف۔ میرے ذہن میں ہیڈ کوارٹر کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے بچانے کے لئے ایک خاص پلان ہے۔ میں نے اسی پلان پر ڈسکس کرنے کے لئے آپ کو کال کی ہے''...... دوسری طرف سے کرسٹائن نے کہا تو چیف بروس چونک پڑا۔

"کیا پلان ہے۔ بتاؤ"...... چیف بروس نے کہا۔

"پلان یہ ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے باہر جو سیٹ اپ ہے وہ ویسے ہی رہے لیکن ہم میں سے کسی کو ہیڈ کوارٹر کے اندر بھی موجود ہونا چاہئے کیونکہ یہ بات تو لازمی ہو گی کہ راستہ اندر سے کھلتا ہو گا لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مافوق الفطرت خصوصیات کا مالک ایجنٹ عمران موجود ہے اس جیسے شخص کے لئے باہر سے راستہ کھول لینا کوئی مشکل نہیں ہو گا اور اگر وہ کسی طرح اندر پہنچ گیا تو پھر اسے کون روک سکے گا"...... کرسٹائن نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تمہارے خیال میں عمران اور اس کے ساتھی اس قدر فورس ہونے کے باوجود ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں"۔ چیف بروس نے چونک کر کہا۔

"نو چیف۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے ڈارسن کے ساتھ مل کر ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے خصوصی سائنسی انتظامات مکمل کئے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کے اندر غیر متعلق آدمی کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ ہم نے ہیڈ کوارٹر میں ایک سپیشل سرچنگ کمپیوٹرائزڈ مشین نصب کی ہے جس کا لنک سپر ماسٹر کمپیوٹر سے کر دیا گیا ہے اور ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے افراد کے مکمل کوائف اور ان کے جسمانی نشانات تک سپر کمپیوٹر میں محفوظ کر دیئے گئے ہیں اور سپر کمپیوٹر ان کی چوبیس گھنٹے خفیہ نگرانی کرتا رہتا ہے۔ سپر کمپیوٹر کی اجازت کے بغیر وہ ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں جا سکتے اور نہ ہی اندر جا

سکتے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں پہنچنے کے بعد ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور جب تک یہ لوگ ختم نہیں ہو جاتے اس وقت تک ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر سیلڈ رہے گی۔ اس کا راستہ بھی کسی صورت نہیں کھل سکتا کیونکہ وہ بھی سپر کمپیوٹر کے تحت ہے اور وہاں سے رابطہ بھی صرف ذاتی طور پر میرا ہے۔ ڈارسن کا بھی نہیں ہے اور میری آواز باقاعدہ وہاں سپر کمپیوٹر میں فیڈ شدہ ہے اس لئے عمران میری آواز کی نقل کر کے بھی وہاں کچھ نہیں کر سکتا اور ویسے بھی اسے وہاں کی فریکوئنسی کا علم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا علم بھی صرف مجھے ہے۔ میرا سارا گروپ بھی اس سے لاعلم ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تو مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ ہم نے ہر لحاظ سے اسے ناقابل تسخیر بنایا ہے۔ اس لئے جب بھی عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں کا رخ کیا وہ لازماً ہلاک کر دیئے جائیں گے"...... کرسٹائن نے پورے اعتماد اور تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ پھر تمہارے ہیڈ کوارٹر میں رہنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے"...... چیف بروس نے جواب دیا۔

"احتیاط کے طور پر چیف۔ ہمیں اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہئے"...... کرسٹائن نے کہا۔

"مجھے اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ میں نے تمہارے گروپ میں بلیک اسکواڈ کے آدمی بھی شامل کر دیئے ہیں۔ تم ان

سب کے ساتھ ڈارسن سمیت ہیڈ کوارٹر کا محاصرہ کر لو اور اب کسی صورت میں انہیں ٹریس کرنے کے بعد بے ہوش کرنے یا قید کرنے والی کارروائیاں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ اگر کوئی مشکوک آدمی بھی سامنے آنے تب بھی اس کا فوری خاتمہ کر دیا جائے۔ چیکنگ بعد میں کی جا سکتی ہے“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ اب ایسا ہی ہو گا“...... کرسٹائن نے کہا تو چیف بروس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

”راجر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”چیف بول رہا ہوں“...... چیف بروس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف حکم“...... چیف بروس کی آواز سن کر دوسری طرف سے راجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ راجر اسکارم ایجنسی کے تحت پورے ایکریمیا میں پھیلے ہوئے مخبروں کے نیٹ ورک کا انچارج تھا۔ اس کے سیکشن کو ٹریسنگ سیکشن کا نام دیا گیا تھا اور چونکہ راجر نے چونکہ ایکریمیا سے اس کی خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے اسے اس سیکشن کا انچارج بنایا گیا تھا اور گزشتہ ایک سال سے وہ اس سیکشن میں کام کر رہا تھا اور اس کے سیکشن کی

کارکردگی بے حد اچھی تھی اور ایکریمیا میں ہونے والے جرائم اور خاص طور پر دہشت گردی کی کارروائیوں کے سلسلے میں ٹریسنگ سیکشن بڑی کامیابی سے سراغ لگا رہا تھا اور چیف بروس کو اچانک خیال آیا تھا کہ اگر ٹریسنگ سیکشن کو استعمال کیا جائے تو وہ جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا سکتا ہے۔

”کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو“...... چیف بروس نے پوچھا۔

”یس سر اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ یہ سروس ان دنوں فلاڈیا میں موجود ہے اور ان کا ٹارگٹ اسکارم ہیڈ کوارٹر ہے اور ایسی ہی دوسری معلومات بھی میرے پاس موجود ہیں“...... راجر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

”تو کیا تم نے ان کے خلاف کام کیا ہے“...... چیف بروس نے چونک کر پوچھا۔

”نو چیف کیونکہ اس بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا“...... راجر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے لیکن اب میں نے فیصلہ کیا ہے انہیں ٹریس کر کے فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے“۔ چیف بروس نے کہا۔

”یس چیف۔ اب ہم اس ٹاسک پر کام شروع کر دیتے ہیں“...... راجر نے کہا۔

''کیسے کام شروع کرو گے''...... چیف بروس نے کہا۔

''چیف۔ میں اپنے گروپ کو احکامات دوں گا اور پھر کہیں نہ کہیں سے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے گی کیونکہ بہرحال وہ یہاں کسی نہ کسی ایکریمیا مخالف گروپ سے مدد حاصل کر رہے ہوں گے اور تقریباً ہر گروپ میں ہمارے مخبر موجود ہیں۔ وہ جس گروپ سے بھی مدد حاصل کریں گے مجھے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے گی''...... راجر نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی حتمی اطلاع ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا''...... چیف بروس نے کہا۔

''یس چیف''...... راجر نے کہا اور چیف بروس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے یقین تھا کہ راجر اور اس کا ٹریسنگ گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جلد ہی کوئی نہ کوئی سراغ لگا لے گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک ہونے سے کوئی نہ بچا سکے گا۔

فرانسٹ ہوٹل کے ایک سیکرٹ روم میں عمران اور صفدر موجود تھے۔ ان دونوں کے یہاں پہنچنے پر جب عمران نے خصوصی کوڈز بتانے کے بعد ہوٹل کے منیجر کرمپ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو انہیں اس کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ انہیں یہاں بیٹھے ہوئے تقریباً دس منٹ ہو گئے تھے لیکن کرمپ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

''کافی دیر ہو گئی ہے یہ کرمپ ابھی تک آیا کیوں نہیں۔ کیا وہ ہماری چیکنگ کر رہا ہے''......صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ یہ بھروسے کا آدمی ہے۔ وہ یقیناً ہمارے لئے کام کر رہا ہو گا۔ بلیک مین نے اس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی ہے تو اسے ہر صورت میں ہمیں معلومات مہیا کرنی ہوں گی''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں دیر سے آنے کی معافی چاہتا ہوں لیکن میری خواہش تھی کہ میں آپ کا کام مکمل کر کے آپ سے ملاقات کروں"...... کرمپ نے کہا اور پھر مصافحہ کر کے وہ بھی ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کو کیا ہدایت کی گئی تھی اور آپ نے اب تک کیا کیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا میں کھل کر بات کر سکتا ہوں"...... کرمپ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اسی لئے تو ہم آپ کے پاس آئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے ہدایات ملی تھیں کہ بلوٹم پہاڑیوں کے ڈیڈ پوائنٹ جو ایک کھائی ہے کے بارے میں تفصیلات حاصل کروں۔ وہاں ایکریمیا کی ایجنسی اسکارم کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے اور میں اس کے کسی خفیہ راستے اور ہیڈ کوارٹر کے اندر کئے گئے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ اس کے لئے میں نے ان افراد کے بارے میں معلومات حاصل کیں جنہوں نے ہیڈ کوارٹر میں حفاظتی سائنسی انتظامات کرنے کے لئے سائنسی آلات مہیا کئے تھے۔ میں آپ کو ان کے نام تو نہیں بتا سکتا لیکن یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ مجھے ایک آدمی مل گیا تھا جس نے اپنی نگرانی میں ہیڈ کوارٹر کے اندر اور باہر سائنسی آلات کی تنصیب کی تھی جس میں ایک سپر ماسٹر

کمپیوٹر بھی شامل ہے۔ بہرحال یہ ہیڈ کوارٹر واقعی ڈیڈ پوائنٹ کے نیچے ہے جسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اب تاحکم ثانی نہ اندر سے کوئی باہر آ سکتا ہے اور نہ باہر سے کوئی اندر جا سکتا ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کا راستہ بھی اندر سے بند ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کا کنٹرول سپر کمپیوٹر کے تحت ہے۔ اندر کام کرنے والے ہر آدمی کے کوائف حتیٰ کہ ان کے جسمانی نشانات کی تفصیل بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہیں اور سپر کمپیوٹر چوبیس گھنٹے ہر آدمی کی نگرانی کرتا رہتا ہے اور یہ راستہ بھی سپر کمپیوٹر کے حکم پر ہی کھل سکتا ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر کا رابطہ اب صرف اسکارم ایجنسی کے چیف بروس سے ہے اور چیف بروس کی آواز بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہے تاکہ کوئی اس کی نقل بھی نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ اس ہیڈ کوارٹر کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتے۔ وہاں دو ڈیڈ پوائنٹ ہیں اور دونوں کھائیاں ہی ہیں جنہیں ڈیڈ پوائنٹ ون اور ڈیڈ پوائنٹ ٹو کہا جاتا ہے۔ ڈیڈ پوائنٹ ون جو بڑی کھائی ہے پر ڈارسن چیف سیکورٹی آفیسر ہے اور اس کے دس ساتھی ہیں جو سیکورٹی پر مامور ہیں۔ سیکنڈ پوائنٹ پر کوئی کرسٹائن انچارج ہے اور اس کے تیس ساتھی وہاں موجود ہیں"...... کرمپ نے کہا۔

"تو کیا آپ کا کوئی آدمی بھی وہاں موجود ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اتفاق سے ڈارسن اور کرسٹائن گروپ میں میرا ایک

ایک آدمی موجود ہے''...... کرمپ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''لیکن آپ کے آدمی نے آپ کو اس قدر تفصیلی معلومات کیسے مہیا کر دی ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹیلی فون کرنے اور رابطہ کرنے کی اجازت ہے البتہ اسے باقاعدہ ٹیپ کیا جاتا ہے۔ میرے آدمی اور میرے درمیان انتہائی خصوصی کوڈ طے ہے جو بظاہر سادہ سی گھریلو بات چیت ہوتی ہے۔ اس آدمی کو میں جس نام سے کال کرتا ہوں وہ اس کے بھائی کا نام ہے جو میرے ہوٹل میں ہی سپروائزر ہے۔ اس کی آواز بھی میری جیسی ہے۔ صرف اس کا مخصوص انداز مجھے اپنانا پڑتا ہے''۔ کرمپ نے جواب دیا۔

''گڈ لیکن آپ کا آدمی وہاں کیا کام کرتا ہے کہ اسے ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں اس قدر تفصیلی معلومات حاصل ہیں''...... عمران نے کہا تو کرمپ بے اختیار مسکرا دیا۔

''میرا آدمی جس کا نام بروچ ہے وہاں چیف ڈیزائنر ہے اور ہیڈ کوارٹر کا چیف بروس اس کی مہارت اور قابلیت سے بے حد متاثر ہے۔ اکثر اسے ہیڈ کوارٹر میں بلایا جاتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے اور چیف بروس نے ہی اسے یہ ساری تفصیل بتائی ہوئی ہے۔ ویسے اس کے کوائف بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہیں۔ لیکن اب اس کے داخلے کے احکامات منسوخ کر دیئے گئے ہیں اس لئے اب وہ چاہے تو بھی ہیڈ کوارٹر کے اندر داخل نہیں ہو سکتا''...... کرمپ نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے آپ کا شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور کرمپ بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''یعنی ہمارے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا''...... کار میں بیٹھتے ہی صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں بظاہر تو کوئی فائدہ نہیں ہوا لیکن دراصل بے حد فائدہ ہوا ہے۔ یہ بات بھی کنفرم ہو گئی ہے کہ ہیڈ کوارٹر بلوٹم پہاڑی کے نیچے نہیں ہے بلکہ اس بڑی کھائی ڈیڈ پوائنٹ کے نیچے ہے اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی انتہائی قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ایسی معلومات جن کی ہمیں ضرورت تھی''...... عمران نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''لیکن ان معلومات کا تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتے اور نہ باہر سے اندر کسی سے رابطہ ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم وہاں جا کر ریڈ کریں اور کھائی پر قبضہ کر لیں۔ اس کے بعد اس راستے کو کھول کر اندر کام کرنا ہو گا۔ اس کے سوا واقعی اور کوئی راستہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن راستہ تو اندر سے کھولا جاتا ہے اور سپر کمپیوٹر سے آپ کا کسی صورت رابطہ نہیں ہو سکتا''...... صفدر نے کہا تو عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

''یہی تو اصل نکتہ ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسانی دماغ کی بجائے مشینوں پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے اور یہ سب سے بڑی خامی ہے۔ انسانی ذہن ایک ایسا کمپیوٹر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس لئے وہ بہرحال انسانوں کی اپنی بنائی ہوئی مشینوں سے زیادہ افضل ہے اس لئے تم فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیں گے اور ہم اپنا مشن ضرور مکمل کر لیں گے''...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار تیز رفتاری سے بلیک مین کی دی ہوئی رہائش گاہ کی طرف اُڑی جا رہی تھی۔ اچانک قریب سے تین کاریں انتہائی تیز رفتاری سے گزریں تو عمران انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔

''اوہ۔ یہ اسکارم ایجنسی کا ڈیتھ سیکشن کہاں جا رہا ہے''۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''ڈیتھ سیکشن۔ کیا مطلب۔ آپ کیسے جانتے ہیں''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''بلیک مین سے بات کی تھی تو اس نے اس سیکشن اور اس کے مخصوص نشان کے بارے میں بتایا تھا۔ دیکھو ان کاروں پر چھوٹی چھوٹی سیاہ کھوپڑیوں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔ اس نشان کے نیچے اے اے بھی لکھا ہوا ہے مطلب اسکارم ایجنسی''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو پھر یہ سیکشن کسی ایکشن پر جا رہا ہو گا''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ان کا ایکشن کس کے خلاف ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کار کی رفتار قدرے تیز کر دی لیکن اگلے چوک پر جب جاز کالونی کی طرف جانے والے راستے کی طرف جانے والی سڑک کی بجائے ڈیتھ سیکشن کی کاریں دوسری طرف مڑ گئیں تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔ اس کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

''آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ جیسے آپ کو شک تھا کہ یہ ہماری رہائش گاہ کی طرف جا رہے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں کیونکہ کسی بھی وقت ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ایسا نہیں ہوا''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے ایک طرف کر کے روک دیا۔ اس کے بعد اس نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں نصب ٹرانسمیٹر پر اس نے فری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''کس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی ہے آپ نے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری چھٹی حس مسلسل خطرے کا سائرن بجا رہی ہے اس لئے

میں پوری طرح چیک کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے فری فریکوئنسی ایڈجسٹ کی ہے۔ اگر آس پاس کاروں میں ٹرانسمیٹر ہوئے ان ٹرانسمیٹر ز پر ہونے والی کالز کو ہم بھی سن سکیں گے۔ یہ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے جو ہر قسم کی ٹرانسمیٹر کالز کیچ کر سکتا ہے۔ اب یہ لوگ جب کسی کو بھی کال کریں تو یہ کال ہم بھی سن لیں۔ اس طرح معاملات کنفرم ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کال سننے تک یہیں ٹھہریں گے۔ کوٹھی جا کر بھی ہم کالز سن سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی پر پہنچ گئے۔ عمران نے کار میں موجود ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر کار سے اتر کر وہ کوٹھی کی اندرونی سمت بڑھ گیا۔

''ٹرانسمیٹر کہاں ہے۔ وہ لے آؤ''...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں باقی ساتھی موجود تھے۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا لیکن کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اور یہ سب کچھ ہونے کے انتظار میں عمر گزرتی چلی جا رہی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ صفدر اٹھ کر ٹرانسمیٹر لینے چلا گیا۔

''اور اسی انتظار میں تم اپنی قبر تک پہنچ جاؤ گے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ بغیر سوچے سمجھے جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہو''...... جولیا نے یکلخت تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ارے ارے۔ واہ۔ ابھی سے کچھ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ویری گڈ''...... عمران نے کہا۔

''تم بھی فضول بکواس مت کیا کرو سمجھے تم''...... جولیا نے اس بار آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا اس قدر تیز اثر بھی ہو سکتا ہے''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کس بات کا اثر''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ وہ شاید عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکی تھی۔

''اس کچھ ہونے کا سن کر جب کوئی خاتون کسی پر غصہ ظاہر کرے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ بزرگ کہتے ہیں کہ خاتون کی ہر بات کا الٹا مطلب لینا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''خدا تم سے سمجھے۔ تم ہر بات مذاق میں اڑا دیتے ہو''۔ جولیا نے زچ ہونے والے انداز میں کہا۔

''تم اس سے بات ہی کیوں کرتی ہو۔ کیا ضرورت ہے اس سے بات کرنے کی''...... تنویر نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے صفدر نے ٹرانسمیٹر لا کر عمران کی طرف بڑھا دیا تو

عمران نے ٹرانسمیٹر پر فری رسیونگ فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے اسے میز پر رکھا ہی تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہوگئی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

''ہیلو ہیلو۔ چیف بروس کالنگ۔ اوور''...... چیف بروس کی تیز آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ سالڈن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

''تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور''...... چیف بروس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''میں پہلے چوک کے قریب ہوں چیف۔ اوور''...... سالڈن نے جواب دیا۔

''کیا تمہارے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے پہلے اس کوٹھی کے اندر موجود افراد کو چیک کیا جا سکے۔ اوور''...... چیف بروس کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ ایسی مشین ہمارے پاس موجود ہوتی ہے۔ کیا پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کرنا ہے۔ اوور''...... سالڈن نے کہا اور عمران سمیت سب پاکیشیائی ایجنٹوں کے الفاظ سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

''ہاں۔ لیکن وہاں جا کر گھیرا مت ڈالنا۔ پہلے ایک آدمی کو بھجوا کر چیکنگ کراؤ اور اگر وہ لوگ اندر موجود ہوں تو پھر کوٹھی کو اڑا

دو۔ سمجھے۔ اوور''...... چیف بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... سالڈن نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ ٹرانسمیٹر پر مجھے کال کر کے رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل''...... چیف بروس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔

''کیا مطلب۔ کیا ہمیں چیک کر لیا گیا ہے لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا''...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''میری چھٹی حس ابھی تک واقعی درست کام کر رہی ہے ورنہ ہم واقعی اس بار مارے جاتے۔ چیف بروس نے جس انداز میں احکامات دیئے ہیں اس سے واقعی ہمیں چیکنگ کا علم ہی نہ ہوتا اور وہ کوٹھی میزائلوں سے اڑا دیتے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تمہیں معلوم کیسے ہوا کہ وہ ایسا کر رہے ہیں''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اسے بتا دیا کہ ڈیتھ سیکشن کی کاریں ان کی کار کے قریب سے گزری تھیں اس پر عمران چونک پڑا تھا۔

''پھر اب نکلیں یہاں سے''...... جولیا نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ انہیں چیکنگ کر لینے دو۔ پھر نکلیں گے ورنہ اگر واقعی انہیں کوٹھی خالی ملی تو وہ یہاں ہمارے انتظار میں موجود رہیں گے اور ہوسکتا ہے کہ ان کے پاس ہمارے بارے میں کوئی اطلاع بھی ہو''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ انہوں نے چیکنگ کر لی ہے اور

پھر چیف بروس نے رپورٹ دینے کی بات نہیں کی عمران صاحب۔ اس نے چیکنگ کے بعد فوری طور پر کوٹھی تباہ کرنے کا حکم دیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ ایسی مشینری سے کیسے چیک کیا جاتا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ جب چیکنگ ریز کوٹھی میں فائر ہوں گی تو ٹرانسمیٹر جو آن ہے اس میں ہلکی ہلکی گڑگڑاہٹ سنائی دے گی''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''وہ جیری کہاں ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''وہ رات کے کھانے کا سامان لینے مارکیٹ گیا ہوا ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب خفیہ راستہ تو کوٹھی میں موجود ہے۔ وہاں سے نکلنا ہو گا ہمیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اس لئے تو میں اطمینان سے بیٹھا ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی اور چند لمحوں تک سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی۔

''چلو اٹھو۔ اسلحہ اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے۔ چلو جلدی کرو''۔ عمران نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اسلحے کا مخصوص بیگ اٹھائے اس خفیہ راستے سے دو کوٹھیوں کے عقب میں واقع سڑک پر پہنچ چکے تھے۔

''اب کہاں جانا ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے علیحدہ علیحدہ ہو کر بلوٹم پہاڑیاں کی دوسری طرف موجود پارک میں پہنچ جاؤ۔ وہاں سے آگے بڑھیں گے۔ ہمیں اب بہرحال یہ مشن مکمل کرنا ہے''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب علیحدہ علیحدہ ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد مختلف سڑکوں پر مڑ گئے۔ عمران بھی پیدل چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کے ذہن میں یہ بات مسلسل کھٹک رہی تھی کہ چیف بروس کو ان کی اس کوٹھی میں موجودگی کی اطلاع کیسے مل گئی لیکن ظاہر ہے اس کا جواب اس کے پاس نہ تھا اور پھر ایک خالی ٹیکسی کو دیکھ کر اس نے اسے روکا اور اس میں بیٹھ کر اس نے اسے بلوٹم پہاڑیاں کے ساتھ والے پارک میں چلنے کا کہہ دیا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

چیف بروس اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور چیف بروس جو ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا، نے چونک کر سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... چیف بروس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''راجر بول رہا ہوں چیف۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ہے''...... دوسری طرف سے ریڈ سیکشن کی انچارج راجر کی آواز سنائی دی تو چیف بروس محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ ایک روز قبل اس نے راجر کے ذمے یہ ٹاسک لگایا تھا۔

''اوہ اوہ۔ ویری گڈ۔ کہاں ہیں وہ۔ کیسے معلوم ہوا''...... چیف بروس نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں''...... راجر نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ جلدی''...... چیف بروس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اسے ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں اٹھا کر پھینک دیا۔ راجر کی بات سن کر اس کے چہرے پر یکلخت ہیجان کے سے تاثرات نمودار ہو گئے تھے اور اس کی نظریں اب کمرے کے دروازے پر اس طرح چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور راجر اندر داخل ہوا۔

''جلدی آؤ۔ نانسنس۔ ایک تو تم انتہائی سست آدمی ہو۔ گھنٹہ لگا دیا ہے یہاں آتے آتے''...... چیف بروس نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ فاصلہ زیادہ تھا اس لئے دیر ہو گئی۔ رئیلی سوری چیف''...... راجر نے کچھ کہنا چاہا۔

''اوہ۔ نانسنس۔ ختم کرو وضاحتیں۔ بتاؤ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ جلدی بتاؤ''...... چیف بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''چیف۔ وہ جاز کالونی کی ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں اور اس وقت بھی وہ وہاں موجود ہیں''...... راجر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ جلدی بتاؤ۔ جلدی''...... چیف بروس نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق''...... راجر نے پھر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لعنت بھیجو میرے حکم پر۔ معلوم کیسے ہوا۔ جلدی بتاؤ مجھے

ساری تفصیل بتاؤ۔ جلدی''...... چیف بروس نے ایک بار پھر اس کی
بات کاٹتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔
''میرے مخبر نے بتایا ہے''...... راجر نے جواب دیا۔
''مخبر نے بتایا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے مخبر کو الہام ہوتا
ہے۔ بولو۔ کیا وہ نجومی ہے۔ کیا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو
جانتا ہے نانسنس۔ میرے مخبر نے بتایا ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ کیسے اسے
معلوم ہوا۔ جلدی۔ نانسنس''...... چیف بروس نے کہا تو راجر کے
چہرے پر یکلخت انتہائی بے بسی کے تاثرات ابھر آئے۔
''اسی لئے تو جناب میں پہلے تفصیل بتا رہا تھا''...... راجر نے
بے بسی کے عالم میں کہا۔
''تو بتاؤ۔ وقت کیوں ضائع کر رہے ہو نانسنس۔ تم میں یہی
بڑی خامی ہے کہ وقت ضائع کرتے ہو۔ جلدی بتاؤ''...... چیف
بروس نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔
''پاکیشائی ایجنٹوں نے اس بار ایک انتہائی خفیہ تنظیم سے رابطہ
کیا ہے۔ اس کو ٹرونگم کہا جاتا ہے۔ اس کے صرف ایک سیکشن کے
بارے میں ہمیں علم ہو سکا ہے اور وہاں ہمارا آدمی موجود ہے۔ میں
نے تمام مخبروں کو مشکوک افراد کو چیک کرنے حکم دیا تو ابھی اس
آدمی کا فون آیا ہے کہ اس تنظیم کے تحت جاز کالونی میں بھی خفیہ
اڈا ہے۔ وہاں دو روز سے دو عورتیں اور چار مرد جو ایکریمی ہیں
ٹھہرے ہوئے ہیں اور انہیں براہ راست ٹرونگم کے چیف بلیک مین

نے وہاں ٹھہرایا ہے''...... راجر نے کہا۔
''اوہ۔ اوہ۔ کیسے پتہ چلا کہ اس کوٹھی میں رہائش پذیر افراد
پاکیشائی ایجنٹ ہیں۔ وہ کوئی اور بھی تو ہو سکتے ہیں''...... چیف
بروس نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھر
آنے والا جوش تقریباً ختم ہو چکا تھا۔
''اس کوٹھی میں مستقل طور پر رہنے والا آدمی جیری میرے مخبر کا
بڑا گہرا دوست ہے۔ وہ خصوصی اسلحہ خرید کرنے مارکیٹ آیا جہاں
وہ سیکشن ہے جس میں میرا آدمی کام کرتا ہے تو اس کی ملاقات
میرے مخبر سے ہوئی تو وہ دونوں شراب پینے ساتھ والے بار میں جا
بیٹھے جہاں باتوں باتوں میں جیری نے بتایا کہ بلیک مین کا خاص
آدمی چھ افراد کو اس کی کوٹھی میں چھوڑ گیا ہے تو میرا مخبر تعداد سن کر
چونک پڑا اور پھر ویسے ہی اس نے سرسری سے انداز میں باتیں کر
کے اس سے ساری معلومات حاصل کر لیں لیکن اس جیری کو یہ علم
نہ ہو سکا کہ میرے آدمی نے جان بوجھ کر اس سے یہ معلومات
حاصل کی ہیں اور شاید اس نے اس لئے یہ ساری باتیں اسے بتا
دیں کہ وہ ان کے سیکشن کا خاص آدمی ہے۔ جیری کے جانے کے
بعد میرے مخبر نے فون کر کے مجھے ساری تفصیل بتا دی تو میں نے
اپنے دو اور آدمیوں کو تصدیق کے لئے وہاں بھجوایا۔ ان کے پاس
جدید ترین سرچنگ مشین ہے۔ اس مشین کے ذریعے انہوں نے
چیک کر لیا ہے کہ یہ پاکیشائی ایجنٹ ہیں اس لئے میں نے آپ کو

کال کیا تھا''...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی تمہاری بات درست ہوسکتی ہے۔ کیا نمبر ہے اس کوٹھی کا اور جاز کالونی، یہی نام بتایا ہے نا تم نے''۔ چیف بروس نے ایک بار پھر پرجوش لہجے میں کہا اور راجر نے اثبات میں سر ہلا کر کوٹھی کا نمبر بتا دیا۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ۔ اب باقی انتظامات میں خود کرا لوں گا''۔ چیف بروس نے کہا اور راجر سلام کر کے واپس چلا گیا تو چیف بروس نے ڈائریکٹ فون کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ڈیتھ سیکشن''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف بروس بول رہا ہوں۔ سالڈن سے بات کراؤ''۔ چیف بروس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سالڈن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ اس بار بھی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''سالڈن اپنے ساتھ دس افراد لے کر جاز کالونی کے عقبی چوک پر پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ وہاں ایک کوٹھی میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تمہارے آدمی ہر

قسم کے اسلحے سے لیس ہونے چاہئیں''...... چیف بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''چیف آپ کوٹھی نمبر بتا دیں تو ہم اسے گھیر لیں گے تاکہ آپ کے آنے سے پہلے یہ لوگ وہاں سے فرار نہ ہو جائیں''...... سالڈن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں بلکہ تمہارے گھیرنے سے وہ نکل جائیں گے۔ تم عقبی چوک پر پہنچو۔ اس بار میں خود اس آپریشن کی نگرانی کروں گا۔ میں خود سمجھے تم''...... چیف بروس نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی مخصوص کار خاصی تیز رفتاری سے جاز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چیف بروس عقبی سیٹ پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا جبکہ کار ڈرائیور چلا رہا تھا۔

''تیز چلاؤ نانسنس۔ کیا بیل گاڑی کی طرح کار چلا رہے ہو۔ نانسنس''...... چیف بروس نے سخت اور بے چین سے لہجے میں کہا تو ڈرائیور نے کار کی رفتار اور بڑھا دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد کار جاز کالونی کے عقبی چوک پر پہنچ گئی تو ڈرائیور نے کار ایک طرف کر کے روک دی اور چیف بروس نیچے اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔ یہ ڈیتھ سیکشن کا انچارج سالڈن تھا۔ اس نے قریب آ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"سنو۔ کوٹھی نمبر ون ٹو ون کو گھیر کر اس پر میزائلوں کی بارش کر دو۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر۔ جاؤ اور جلدی کرو۔ میں اس وقت آؤں گا جب تم کام ختم کر چکو گے۔ وقت برباد نہ کرو نانسنس۔ جاؤ جلدی۔ نانسنس"...... چیف بروس نے کہا۔

"یس چیف"...... سالڈن نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

چیف بروس واپس کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا لیکن اس نے کار کے شیشے گرا دیئے تھے۔ اس کی عادت تھی کہ وہ ایکشن کے وقت موقع پر خود موجود نہیں رہتا تھا کیونکہ اس کے نکتہ نظر سے یہ اس کی شان کے خلاف تھا اور پھر اس طرح وہ بہت سی قباحتوں سے بھی محفوظ رہتا تھا اس لئے وہ یہیں کار میں ہی بیٹھا رہا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ کوٹھی نمبر ون ٹو ون پہنچنے کے لئے سالڈن اور اس کے ساتھیوں کو لمبا چکر کاٹ کر کالونی کے پہلے چوک سے اندر جانا ہو گا اور اس میں تقریباً بیس پچیس منٹ بہرحال لگ جائیں گے کیونکہ وہ نو تعمیر شدہ کالونی تھی اور اس کے گرد باقاعدہ چار دیواری بنائی گئی تھی اور اندر داخل ہونے کا ایک ہی گیٹ تھا جو سامنے والے چوک پر تھا۔ چیف بروس نے اس لئے عقبی چوک کا انتخاب کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی طرح کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سامنے والے چوک پر وہ سالڈن اور اس کے آدمیوں کو چیک کر لیں کیونکہ ان کاروں پر اسکارم ایجنسی کا نام اور نشان کے ساتھ ساتھ ڈیتھ سیکشن کے الفاظ بھی واضح طور پر

موجود تھے جبکہ اب اسے یقین تھا کہ ان کے سنبھلنے سے پہلے سالڈن اور اس کے آدمی کوٹھی کو تباہ کر دیں گے لیکن اچانک اسے خیال آیا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ریڈ کے وقت کوٹھی میں موجود نہ ہوئے تو پھر نئے سرے سے ان کا سراغ لگانا پڑے گا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر جلدی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف بروس کالنگ۔ اوور"...... چیف بروس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ سالڈن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد سالڈن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور"...... چیف بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں پہلے چوک کے قریب ہوں چیف۔ اوور"...... سالڈن نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے پہلے اس کوٹھی کے اندر موجود افراد کو چیک کیا جا سکے۔ اوور"...... چیف بروس نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ ایسی مشین ہمارے پاس موجود ہوتی ہے۔ کیا پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کرنا ہے۔ اوور"...... سالڈن نے کہا۔

"ہاں لیکن وہاں جا کر گھیرا مت ڈالنا۔ پہلے ایک آدمی بھیج کر

چیکنگ کراؤ اور اگر وہ لوگ اندر موجود ہوں تو پھر کوٹھی کو اڑا دو۔ سمجھے۔ اوور''...... چیف بروس نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... سالڈن نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے مجھے رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل''...... چیف بروس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے طویل انتظار کے بعد اچانک دور سے میزائلوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو چیف بروس بے اختیار کار سے نیچے اتر آیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اندر موجود تھے۔ مگر......'' چیف بروس نے کہا اور پھر جب دھماکوں کی آوازیں آنی بند ہو گئیں تو چند لمحوں بعد اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ سالڈن کالنگ۔ اوور''...... سالڈن کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چیف بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ہم نے چیکنگ کر لی تھی۔ اندر دو عورتیں اور چار مرد موجود تھے۔ ہم نے آپ کے حکم کے مطابق میزائل فائر کر کے کوٹھی

کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اب کیا حکم ہے۔ اوور''...... سالڈن نے کہا۔

''گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ تم خود وہیں رکو۔ باقی آدمیوں کو واپس بھیج دو۔ میں اب وہاں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... چیف بروس نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے کار میں بیٹھ گیا۔

''چلو ڈرائیور۔ جاز کالونی کے اندر۔ کوٹھی نمبر ون ٹو ون پر جانا ہے''...... چیف بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... ڈرائیور نے کہا اور کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ سامنے والے چوک سے کالونی کے اندر داخل ہو گئے اور پھر جب وہ تباہ شدہ کوٹھی کے قریب پہنچے تو وہاں بے شمار افراد موجود تھے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی موجود تھی۔ ڈرائیور نے کار روکی تو چیف بروس نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کیا ہوا سالڈن۔ لاشیں ملی ہیں''...... چیف بروس نے اپنی طرف آتے ہوئے سالڈن کو دیکھ کر رکتے ہوئے کہا۔

''ملبہ ہٹایا جا رہا ہے سر۔ لاشیں ابھی مل جائیں گیں''۔ سالڈن نے کہا اور چیف بروس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ پولیس آفیسر کی طرف مڑ گیا۔

''لوگوں کو یہاں سے واپس بھیجو۔ یہاں کوئی تماشہ نہیں ہو رہا۔ سرکاری کام ہو رہا ہے۔ تمہیں یہ تو علم ہو گا کہ یہ کارروائی اسکارم

ایجنسی کی طرف سے کی جا رہی ہے''...... چیف بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں کو احکامات دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس والوں نے وہاں موجود لوگوں کو واپس بھجوا دیا البتہ دور اکا دکا لوگ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ سالڈن ملبے کی طرف چلا گیا تھا تاکہ لاشیں ملتے ہی وہ واپس آ کر چیف بروس کو رپورٹ دے سکتے۔ چیف بروس خاموش کھڑا تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہوں تاکہ یہ کریڈٹ اس کے حصے میں آ سکے۔ تھوڑی دیر بعد سالڈن واپس آیا تو اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

''کیا ہوا''...... چیف بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ وہ لوگ ایک خفیہ راستے سے نکل گئے ہیں۔ ملبے سے کوئی لاش نہیں ملی البتہ وہ خفیہ راستہ دریافت ہوا ہے۔ وہ دو کوٹھیوں کے نیچے سے باہر جا نکلتا ہے اور خصوصی طور پر بنایا گیا ہے''...... سالڈن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس خفیہ راستے کو بنانے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو باہر بھجوانے کا وہ خود مجرم ہو۔ اس کی بات سن کر چیف بروس اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید مایوسی کے تاثرات پھیل گئے۔

''اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوٹھی

کو میزائلوں سے اڑایا جا رہا ہے۔ اس لئے تو میں نے تمہیں عقبی چوک پر کال کیا تھا۔ کیا تم نے یہاں آنے اور چیکنگ کرنے میں وقت تو ضائع نہیں کیا تھا''...... چیف بروس نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

''نہیں باس۔ میں نے یہاں پہنچتے ہی ایک لمحہ ضائع کئے بغیر میزائل فائر کر دیئے تھے''...... سالڈن نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے جب چیکنگ کی تو انہیں معلوم ہو گیا اور وہ نکل گئے۔ ویری بیڈ۔ اب انہیں پھر تلاش کرنا ہو گا۔ چلو واپس''...... چیف بروس نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے عمران اور اس کے ساتھی اس بار اس کے ہاتھوں بال بال بچے تھے۔ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ نکلنے کا شدید افسوس ہو رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی زندہ نہیں بچیں گے لیکن ان کی قسمت واقعی اچھی تھی کہ اس قدر خفیہ انتظامات کے باوجود انہیں کسی طرح سے حملے کی خبر مل گئی تھی اور وہ بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بلوٹم پہاڑیوں کے قریب حالات کا جائزہ لے کر بلیک مین سے حاصل کی ہوئی دوسری رہائش گاہ پر پہنچ چکا تھا۔ سالٹن پہاڑیاں اور اس کے اردگرد کا تقریباً دو کلو میٹر کا علاقہ فوج کی تحویل میں دے دیا گیا تھا اور وہاں ہر طرف مسلح فوجی اس طرح پھیلے ہوئے تھے جیسے پہاڑیوں کے ایک ایک پتھر پر ایک ایک فوجی کھڑا کر دیا گیا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ چار گن شپ ہیلی کاپٹر بھی فضا میں مسلسل پرواز کرتے ہوئے نگرانی کر رہے تھے اور ظاہر ہے ان حالات میں آپریشن کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا چنانچہ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گئے۔

”اب کیا پروگرام ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمیں اس طرح واپس نہیں آنا چاہئے تھا۔ کوئی نہ کوئی راستہ بہرحال نکل ہی آتا“...... تنویر نے کہا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں قبرستان کا راستہ ضرور مل جانا تھا۔ ہم یہاں خودکشی کرنے نہیں آئے۔ مشن مکمل کرنے آئے ہیں“...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں جواب دیا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ شاید اسے عمران کی بات سمجھ آ گئی تھی۔

”اب یہی ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ ہم اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پر پوری قوت سے حملہ کر دیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا“...... صفدر نے کہا۔

”یہی بات میں نے پہلے کہی ہوتی تو تم سب نے میرے خلاف محاذ بنا لیا تھا“...... عمران نے کہا۔

”ہمیں یہ تو معلوم نہ تھا کہ وہاں اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے گئے ہوں گے“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ظاہر سی بات ہے۔ ہمارے ایک بار یہاں آنے کے بعد ان کے لئے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا ایسا انتظام ناگزیر تھا۔ انہیں ہمارے بچ نکلنے کا بھی پتہ چل گیا ہو گا اور چیف بروس یقیناً اس بات پر متفکر ہو گا کہ ہم ایک بار پھر اس علاقے میں آئیں گے اور ہر صورت ہیڈ کوارٹر میں گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اس نے ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی مزید سخت کر دی اور ہر طرف مسلح افراد کا جال پھیلا دیا ہے تاکہ ہم ان کی نظروں سے بچ کر پہاڑیوں تک نہ جا سکیں اور سیکورٹی بھی مسلح افواج کو دی گئی ہے جس کا مطلب ہے کہ چیف بروس کو اپنے کسی سیکشن پر بھروسہ نہیں رہا ہے اور اس نے

چیف سیکرٹری یا پھر ڈیفنس سیکرٹری سے کہہ کر پہاڑیوں پر مسلح فوج بلوا لی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب ہمیں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور کسی نہ کسی انداز میں آگے بڑھنا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم وہاں ریڈ کر دیتے ہیں۔ بہرحال ڈیتھ سیکشن کے لوگ تو وہیں موجود ہوں گے۔ ہم ان کا خاتمہ کر کے آگے بڑھیں گے اور ہیڈ کوارٹر کو مشینی سسٹم سے ٹریس کر کے اس کا کوئی بھی خفیہ راستہ کھول کر اندر گھس جائیں گے اور اپنا مشن مکمل کر لیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں پہلے یہ معلوم کرنا ہے کہ فارمولا ہے کہاں۔ ایسا نہ ہو کہ چیف بروس نے ہمارے ڈر سے اس بار فارمولا ہیڈ کوارٹر میں رکھا ہی نہ ہو اور کسی اور جگہ شفٹ کر دیا ہو''...... عمران نے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اسے ایک خیال آیا تو اس نے فوراً جیب سے سپیشل سیٹلائٹ فون نکالا جو اسے بلیک مین نے مہیا کیا تھا۔ عمران نے فون آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پی اے کا نمبر دیں''...... عمران

نے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

''پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف آف اسکارم ایجنسی بروس بول رہا ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں''...... عمران نے اس بار بروس کے لہجے اور آواز میں بولتے ہوئے کہا۔ اس نے چونکہ ٹرانسمیٹر پر بروس کی آواز سن لی تھی اس لئے اسے اس کی آواز کی نقل کرنے میں مسئلہ نہ ہوا تھا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''بروس بول رہا ہوں سر۔ چیف آف اسکارم ایجنسی''...... عمران نے لہجے کو مؤدبانہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کیا ہے''...... دوسری طرف سے قدرے سرد لہجے میں کہا گیا۔

''بلوٹم پہاڑیوں پر واقع ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں بات کرنی تھی سر''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے پلاسم فائن لیبارٹری کے بارے میں۔ کیا

بات کرنی ہے''...... ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

''جناب۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات فوج کے حوالے کر دیئے گئے ہیں جبکہ میرا خیال تھا کہ یہ کام اسکارم ایجنسی زیادہ بہتر انداز میں کر سکتی تھی''...... عمران نے کہا۔

''یہ انتظامات چیف سیکرٹری صاحب کے حکم پر کئے گئے ہیں۔ آپ ان سے بات کریں۔ ویسے بھی آپ کی ایجنسی چیف سیکرٹری صاحب کے براہ راست ماتحت ہے اس لئے اس معاملے میں وہی فیصلہ کر سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ سر''...... عمران نے کہا اور اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے عمران کی یہ سب کارروائی دیکھ رہے تھے۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران آئزک کی آواز پہچان گیا کیونکہ پہلے بھی اس سے بات ہو چکی تھی۔

''پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں''...... عمران نے اس بار ڈیفنس سیکرٹری کے پی اے کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں آئزک بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر انچارج''۔ اس آئزک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈیفنس سیکرٹری صاحب اسکارم ایجنسی کے چیف بروس سے بات کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ میں بروس بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے بروس کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر بروس۔ ان دشمن ایجنٹوں کا کیا ہوا جنہوں نے بلوٹم پہاڑیوں پر آپ کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا تھا''...... عمران نے ڈیفنس سیکرٹری کے لہجے اور آواز میں کہا۔

''ان کی تلاش جاری ہے جناب۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات انتہائی فول پروف بنا دیئے گئے ہیں۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ اس طرف آئے تو ان کا وہاں سے زندہ بچ کر جانا ناممکن ہو گا''...... چیف بروس نے کہا۔

''وہ لوگ اسی فارمولے کے حصول کے لئے ہی یہاں آئے ہوئے ہیں نا جو آپ نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''یس سر''...... چیف بروس نے جواب دیا۔

''تو کہاں ہے وہ فارمولا۔ مجھے اپنے ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ فارمولا آپ کے ہیڈ کوارٹر میں تھا اور پھر آپ کے ہی ہیڈ کوارٹر کے کسی آدمی نے فارمولا وہاں سے نکال کر ان ایجنٹوں کے حوالے

کر دیا تھا۔ کیا یہ سچ ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے سیکشن متحرک تھے۔ انہوں نے ایک مقام پر پاکیشائی ایجنٹوں کو گھیر لیا تھا اور ان سے فارمولا واپس حاصل کر لیا تھا جو اب پلاسم فائن لیبارٹری میں بحفاظت موجود ہے''...... چیف بروس نے جواب دیا۔

''اوکے۔ آپ سے پھر بات ہو گی''...... عمران نے کہا اور اس نے فون بند کر دیا۔

''چلو۔ یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ فارمولا اسی ہیڈ کوارٹر کے نیچے موجود لیبارٹری میں موجود ہے''...... جولیا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن فوج کی وہاں موجودگی ہمارے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کچھ بھی ہو۔ ہم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ چاہے ایکریمیا کی پوری فوج بھی ہمارے مقابل آ جائے تو ہم ان سے بھی ٹکرا سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ ہمیں ایک بار پھر پہاڑیوں کی طرف جانا چاہئے۔ وہاں موجودہ حالات دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا کہ ہمیں کیا کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو چلیں''...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں چلو''...... عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ تیار ہو کر دو کاروں میں سوار ایک بار پھر بلوٹم پہاڑیوں کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر جولیا تھی جبکہ عقب میں آنے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا اور اس کار کی عقبی سیٹ پر صالحہ تھی۔

''کیا اب ہم ڈائریکٹ حملہ کرنے جا رہے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''ظاہر ہے ان حالات میں کوئی پلاننگ کام نہیں کرے گی اس لئے یہی بہتر ہوگا کہ ہم بھی کسی دوسرے چکر میں پڑنے کی بجائے غصیلے مینڈھے کی طرح ناک کی سیدھ میں بھاگ کر ان پر حملہ کر دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ کیوں''...... عمران کی بات سن کر تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مینڈھے کی بجائے بھینسا کہہ دیتا ہوں۔ پھر تو خوش ہو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں تنویر پر طنز کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر تمہاری بجائے چیف تنویر کو لیڈر بنا دیتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارناموں کی تعداد زیادہ ہوتی۔ تم واقعی اصل مشن پر کام کرنے کی بجائے ادھر ادھر بھاگ دوڑ زیادہ کرتے رہتے ہو''...... تنویر کے جواب دینے سے پہلے ہی جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا

اور تنویر جس کے گال غصے سے پھڑ پھڑانے لگے تھے یکلخت نارمل ہو گئے۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی اور سینہ کئی انچ مزید پھول گیا۔

”تمہارا قصور نہیں ہے۔ آخر بہن بھائی کی تعریف نہیں کرے گی تو اور کون کرے گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بکواس کرنے سے تم باز نہیں آؤ گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ خاموش رہو“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ تو تمہاری عادت ہے کہ ہر عورت کو بہن بنا لیتے ہو“۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”کیا کروں۔ تنویر کی طرح خوش قسمت نہیں ہوں اس لئے مجبوراً بہن بنانا پڑتا ہے“...... عمران نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

کافی دیر مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ بلوٹم پہاڑیوں سے کافی فاصلے پر سڑک کی دوسری طرف درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں پہنچ گئے۔ انہوں نے کاریں درختوں کے جھنڈ میں چھپائیں اور پھر وہ اسلحہ لے کر تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ درختوں سے نکل کر وہ جھکے جھکے انداز میں ایک پہاڑی کی طرف بڑھے اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ پہاڑی کی چوٹی پر موجود تھے۔ چوٹی پر کافی بڑی بڑی چٹانیں تھیں اس لئے وہ سب ان چٹانوں کی اوٹ میں پہنچ گئے اور پھر وہ

چٹانوں کی اوٹ سے دور نظر آنے والی ان پہاڑیوں کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے جن پر مسلح فوج تعینات تھی۔ ان کی آنکھوں میں شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”اب یہ مشن کیسے مکمل ہو گا۔ یہاں تو ہر طرف فوج ہی فوج ہے اور کسی کو اندر نہیں جانے دیا جا رہا“...... صفدر نے کہا۔

”یہاں ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ پہاڑیوں کی دوسری طرف کوئی ایئر بیس موجود ہو۔ اگر ہم چیکنگ کریں اور وہاں سے کوئی گن شپ ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں تو ان سب کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن یہاں تو فضا میں بھی گن شپ ہیلی کاپٹر مسلسل نگرانی کر رہے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”اگر مجھے ہیلی کاپٹر مل جائے تو پھر مجھے ان کی پرواہ نہیں رہے گی“...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

”عمران نے ٹھیک فیصلہ کیا تھا کہ ہمیں لے کر واپس چلا گیا تھا۔ ہماری وجہ سے یہ دوبارہ یہاں آیا ہے لیکن اب حالات اور زیادہ گمبھیر ہو گئے ہیں۔ مسلح افواج کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ ایسی کوئی جگہ دکھائی نہیں دے رہی ہے کہ ہم ایک انچ بھی آگے بڑھ سکیں۔ بہتر یہی ہو گا ہم پھر واپس لوٹ جائیں۔ جب حالات نارمل ہو جائیں گے تو پھر حملہ کریں“...... جولیا نے کہا۔

”اوہ نہیں جولیا۔ ایسی بات منہ سے نہ نکالا کرو۔ ہم نے اپنا

مشن مکمل کرنا ہے چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں''...... اچانک خاموش کھڑے تنویر نے کہا۔

''لیکن کس طرح۔ ان حالات میں تو یہ صریحاً خودکشی ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن ہمیں بہرحال ہر حالت میں کام کرنا ہو گا اس لئے واپسی کی بات مت کیا کرو''...... تنویر کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں بلوٹم پہاڑیوں کے عقبی طرف سے آگے بڑھنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ عقبی طرف اس قدر نگرانی نہ ہو گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ادھر وسیع و عریض میدان ہے اس لئے ہم فوری چیک ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم اس بار جنگی طیارہ حاصل کریں اور پھر نگرانی کرنے والے ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر کے پیرا شوٹ کے ذریعے نیچے اتر جائیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ جنگی طیارے سے پیرا شوٹس سے چھلانگیں لگانے کا سوچنا ہی انتہائی حماقت ہے جب تک ایک آدمی نیچے اترے گا طیارہ نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہو گا۔ ویسے بھی اگر یہاں ایئر بیس ہوا تو ہمارا وہاں بھی پہنچنا ناممکن ہو گا۔ وہاں لازماً ریڈ الرٹ ہو گا اور ہم وہاں خواہ مخواہ الجھ جائیں گے''...... جولیا نے سخت لہجے

میں کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

''تو تم اب بھی واپسی پر بضد ہو''۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا

''نہیں۔ لیکن ہمیں بہرحال خودکشی نہیں کرنی۔ ہمیں کوئی قابل عمل حل تلاش کرنا ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایک حل میرے ذہن میں ہے''...... اچانک صفدر نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''جلدی بتاؤ۔ تم خاموش کیوں ہو''...... تنویر نے کہا۔

''فوج کا گھیراؤ بلوٹم پہاڑیوں کے چاروں طرف خاصے ایریئے میں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایئر فورس اڈے کی طرف سے جہاں سے یہ پہاڑیاں شروع ہوتی ہیں فوج کا اس قدر دباؤ نہ ہو گا اور وہاں ایسے کریک بھی ہوں گے جہاں سے ہم ہیڈ کوارٹر کی طرف بہرحال بڑھ سکتے ہیں اور اگر ہم ان میں سے چند افراد کو شکار کر کے ان کی وردیاں حاصل کر لیں تو رات کے وقت یہ یونیفارمز ہمارے لئے ڈھال کا کام کریں گی۔ البتہ جہاں سرچ لائٹس نصب ہیں وہاں سے ہمیں کوئی اور پلاننگ کرنا پڑے گی''۔ صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ موجودہ حالات میں واقعی قابل عمل تجویز ہے۔ آؤ پھر یہاں سے چلیں''...... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب کار میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر بیٹھ گیا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھ گیا اور دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ تنویر نے سنبھال لی اور تھوڑی دیر بعد کار سڑک پر پہنچ کر تیزی سے

آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد صفدر
نے کار ایک تنگ سے میدان کی طرف موڑ دی جہاں کچھ فاصلے پر
درختوں کا ایک جھنڈ سا نظر آ رہا تھا۔ کار کا رخ اس جھنڈ کی طرف
تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس جھنڈ میں پہنچ کر رک گئی۔ دوسرے لمحے
سارے لوگ تیزی سے باہر آ گئے۔

''اسلحہ لے لو اور یہ سن لو کہ کسی کے ذہن میں واپسی کا خیال نہ
آئے۔ ہم نے بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے''...... عمران نے کہا
اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنی
جیبوں میں مخصوص ساخت کا اسلحہ ڈالے اور ہاتھوں میں مشین گنیں
اٹھائے اس جھنڈ سے نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف کو
بڑھنے لگے جہاں سے بلوچم پہاڑیوں کا آغاز ہو رہا تھا۔ وہ تیز تیز
قدم اٹھاتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان سب کے چہرے
ستے ہوئے تھے لیکن آنکھوں میں حوصلے اور عزم کی تیز چمک موجود
تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی سلسلے میں داخل ہو گئے۔ وہاں واقعی
کوئی فوجی نظر نہ آ رہا تھا اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے
گئے لیکن پھر اچانک عمران نہ صرف رک گیا بلکہ اس نے ہاتھ اٹھا
کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو بھی رکنے کا اشارہ کیا تو وہ
سب بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔

''آگے سرکل میں فوجی موجود ہیں اس لئے اب ہم نے احتیاط
سے آگے بڑھنا ہے''...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے ہمیں پیچھے سے چیک کر لیا تو ہم چوہوں
کی طرح مارے جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیپٹن شکیل کی بات درست ہے''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن اگر ہم نے یہاں فائر کھول دیا تو پھر ہمیں آگے کسی
صورت بھی نہ بڑھنے دیا جائے گا اور فضا میں موجود ہیلی کاپٹر اور
نیچے موجود فوج سب ادھر گھیرا ڈال دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح ہم کسی صورت بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے۔
علیحدہ علیحدہ ہو کر اور انتہائی احتیاط سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔
جب تک حالات ناگزیر نہ ہو جائیں فائر نہیں کرنا''...... عمران نے
کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ
وہ آگے بڑھتے اچانک اوپر فضا میں موجود ہیلی کاپٹر میں سے ایک
ہیلی کاپٹر دوسروں سے علیحدہ ہو کر تیزی سے اس طرف آنے لگا
جدھر یہ موجود تھے۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔

''اوہ اوہ۔ ہمیں چیک کر لیا گیا ہے۔ جلدی کرو۔ اوٹ لے لو۔
جلدی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب پہاڑی
خرگوشوں کی طرح ادھر ادھر موجود اونچی چٹانوں کی اوٹ میں ہو
گئے۔ ہیلی کاپٹر ان کے سروں کے اوپر سے گزر کر تیزی سے آگے
بڑھتا چلا گیا۔ وہ وہاں رکا نہیں تھا لیکن وہ سب اسی طرح اوٹ
میں دبکے پڑے رہے کیونکہ ہیلی کاپٹر کسی بھی لمحے مڑ سکتا تھا لیکن

ہیلی کاپٹر واپس آنے کی بجائے آگے چلا گیا۔ اب اس کی مخصوص آواز بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''چلو آگے بڑھو''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ وہاں فوجی موجود تھے لیکن وہ سب چٹانوں پر اس انداز میں بیٹھے ہوئے تھے جیسے انہیں اس طرف کسی کے آنے کی توقع ہی نہ تھی۔ وہ چار کی تعداد میں تھے اور دو چٹانوں پر قریب قریب بیٹھے ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے لیکن اچانک ان میں سے کسی کا پیر لگنے سے کوئی پتھر نیچے لڑھک گیا اور وہ چاروں فوجی یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہاں کوئی موجود ہے''...... ایک فوجی کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر وہ چاروں ہی تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر پتھر گرا تھا اور جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اچانک عمران کے منہ سے پہاڑی کوے جیسی آواز نکلی اور وہ چاروں فوجی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے اچانک تنویر اور اس کے ساتھی مختلف اوٹوں سے نکل کر ان فوجیوں پر ٹوٹ پڑے۔ عمران نے جو آواز نکالی تھی اس کا مطلب تھا کہ بغیر فائرنگ کے ان کو ہلاک کرنا ہے اور چونکہ ان پر اچانک حملہ ہوا تھا اس لئے وہ سنبھل ہی نہ سکے اور چند لمحوں بعد ہی وہ

چاروں فوجی گردنیں تڑوا کر نیچے پڑے ہوئے تھے۔

''میرے خیال میں ان کی وردیاں ہمارے کام آ سکتی ہیں۔ اپنی اپنی جسامت کے آدمیوں کو اٹھاؤ اور اس طرف غار کے اندھیرے والے حصے میں جا کر لباس بدل آؤ''...... عمران نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر سب سے پہلے صفدر ایک فوجی کی لاش اٹھا کر غار کے اندھیرے والے حصے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے جسم پر اس فوجی کی یونیفارم تھی۔ اس کے بعد تنویر اور پھر کیپٹن شکیل بھی فوجیوں کی لاشیں اٹھا کر لے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ بھی فوجی یونیفارم میں واپس آ گئے۔ آخر میں عمران نے لاش اٹھائی اور پھر جب وہ واپس آیا تو اس کے جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی۔ گو یہ وردی اس کے جسم پر فٹ نہ تھی لیکن بہرحال کام چل سکتا تھا۔

''ہم دونوں کو بھی وردیاں مل جاتیں تو زیادہ بہتر ہوتا''۔ جولیا نے کہا۔

''فکر نہ کرو۔ تم ہمارے پیچھے رہنا۔ اگر کسی کی نظر پڑ گئی تو ہم تم دونوں کے ساتھ ایسے پیش آئیں گے جیسے ہم نے تمہیں پہاڑیوں میں پکڑا ہو۔ تم دونوں ان پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود اورس سٹی میں رہتی ہو اور تم دونوں سیر کرتی ہوئی غلطی سے اس طرف آ گئی تھیں۔ ہم موقع دیکھ کر فوجیوں کو مار گرائیں گے۔ ان میں سے دو کی وردیاں یقیناً تمہارے کام آ جائیں گی''...... عمران نے کہا تو

ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن اس طرح ہم کب تک ہیڈ کوارٹر پہنچ سکیں گے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''چلو آگے جو ہوگا دیکھا جائے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب نہ صرف سیدھے کھڑے ہو گئے بلکہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے وہ واقعی وہاں موجود پہرے داروں میں سے ہوں۔ لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا کہ اچانک ایک بڑی سی چٹان کی اوٹ سے چار مسلح فوجی نکل کر ان کے سامنے آ گئے۔

''ہالٹ۔ کون ہو تم''...... ان میں سے ایک نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میجر روگن۔ سپیشل سرچرز''...... عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''سپیشل سرچرز۔ کیا مطلب سر''...... اس بار بولنے والے کا لہجہ نہ صرف نرم تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن بھی جھک گئی تھی۔

''سپیشل سرچرز مشن از سیکرٹ۔ اپنی ڈیوٹی پر جاؤ''...... عمران نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... فوجی جو شاید باقی تینوں کا انچارج تھا، نے سلیوٹ کیا اور مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی باقی تینوں بھی اسی طرح

چٹانوں کی اوٹ میں چلے گئے۔

''کم آن''...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر انہیں سرچ لائٹس کے دائرے تک پہنچنے کے دوران دو جگہ پر چیک کیا گیا لیکن عمران کے کاندھوں پر موجود میجر کے سٹارز اور سپیشل سرچرز کے الفاظ اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھنے سے وہ مرعوب ہو گئے تھے اس لئے کسی نے ان سے مزید پوچھ گچھ کرنے یا انہیں روکنے کی کوشش نہ کی تھی۔ جولیا اور صالحہ سادہ لباسوں میں تھیں لیکن ان کے پاس بھی مشین گنیں تھیں اس لئے شاید انہیں بھی سادہ لباس میں سپیشل سرچرز گروپ کے ممبرز سمجھا جا رہا تھا اس لئے کسی نے ان کے بارے میں بھی کوئی بات نہ کی تھی کچھ دیر بعد وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں انتہائی تیز روشنی موجود تھی اور ظاہر ہے سرچ لائٹس کے عقب میں موجود افراد انہیں دور سے بھی چیک کر سکتے تھے۔

''رکے بغیر آگے بڑھتے چلو۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ روشنی کے اس تیز دائرے میں داخل ہو گئے۔

''ہالٹ''...... اچانک دور سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی یکلخت رک گئے۔

''کون ہو تم اور کہاں سے آرہے ہو''...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میجر روگن سپیشل سرچرز گروپ''......عمران نے بھی چیختے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ غلط لوگ ہیں۔ فائر کرو''...... اچانک ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ ان پر فائر ہوتا عمران نے یکلخت ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور سامنے موجود سرچ لائٹس تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ٹوٹ کر بکھر گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ان سب نے یکلخت سائیڈوں میں غوطے لگائے اور اسی لمحے ان کے قریب سے گولیاں باڑ کی صورت میں نکلتی چلی گئیں اور فضا فائرنگ کی خوفناک آواز سے گونج اٹھی۔ اسی لمحے عمران نے ایک چٹان کی اوٹ لے کر فائر کھول دیا اور دوسری طرف سے انسانی چیخیں سنائی دیں۔

''چلو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اوٹوں سے نکل کر تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اب ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے ان کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔

''ادھر دوڑو۔ کریک میں آجاؤ۔ ادھر''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور وہ سب تیزی سے اس طرف بڑھے اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے کریک میں داخل ہو کر آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ گو اندر گھپ اندھیرا تھا لیکن مسلسل اندھیرے میں رہنے کی وجہ

سے ان کی آنکھیں اب اندھیرے میں کسی حد تک دیکھنے کے قابل ہو گئی تھیں لیکن اس کے باوجود انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کریک کی بجائے موت کی سرنگ میں آگے بڑھ رہے ہوں۔

''رک جاؤ''...... اچانک عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔

''آگے کریک بند ہے۔ ہمیں واپس جانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ باہر تو اب سخت چیکنگ ہو رہی ہو گی''......صفدر نے کہا۔

''ہوتی رہے۔ ہم یہاں رک نہیں سکتے ورنہ بے بس چوہوں کی طرح مارے جائیں گے۔ آؤ اس طرح مرنے سے بہتر ہے کہ لڑ کر مرا جائے''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ان کی واپسی کا سفر شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کریک کے دہانے پر پہنچ چکے تھے۔

''تلاش کرو۔ وہ آگے کہیں نہیں جا سکتے۔ یہیں کہیں چھپے ہوں گے''...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے کریک کے دہانے سے سر باہر نکالا اور پھر ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لیا۔

''اوپر ہیلی کاپٹر موجود ہے ہمارے عین سروں پر۔ ہم نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے۔ جو بھی نظر آئے اڑا دینا''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر تیزی سے کریک سے باہر نکلا اور سائیڈ کے

پتھروں پر چڑھ کر تیزی سے اوپر جانے لگا۔ اس طرف کوئی فوجی نہ تھا۔ وہ سب شاید سائیڈوں میں تھے اور چند لمحوں بعد عمران ہیلی کاپٹر کے نیچے پہنچ گیا۔ وہ وہاں لیٹ گیا۔ ادھر دور دور تک ٹارچوں کے دائرے حرکت کرتے دکھائی دے رہے تھے لیکن ہیلی کاپٹر کے گرد کوئی موجود نہ تھا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے ان کے سب ساتھی اوپر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔

''آؤ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ رینگتا ہوا ہیلی کاپٹر کے نیچے سے باہر نکلا۔

''ارے ارے۔ کون ہو تم''...... اچانک ایک سائیڈ سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران نے بھوکے عقاب کی طرح اس پر چھلانگ لگا دی اور پھر ہلکی سی گھٹی گھٹی سی چیخ سنائی دی اور اس آدمی کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی جبکہ اس کے باقی ساتھی تیزی سے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے چلے گئے۔ عمران تیزی سے واپس پلٹا اور پھر وہ بھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ صالحہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر مخصوص ہیلمٹ اپنے سر پر چڑھا چکی تھی۔

''صالحہ پہلے ان ہیلی کاپٹروں کو تباہ کرنا ہے پھر نیچے فائر کھول دینا۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے عین اس جگہ اترنا ہے جہاں پہلے ہم کریک میں داخل ہوئے تھے۔ وہاں تیز روشنی موجود ہے شاید دیوار بنائی جا رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب اس طرح ہم مارے جائیں گے۔ ہم ہیلی

کاپٹر کھائی میں اتار دیں گے اور جب تک انہیں معلوم ہو گا ہم ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ چلو اڑاؤ اسے''...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا انجن اسٹارٹ کر دیا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر میں زیادہ گنجائش نہیں تھی لیکن وہ بہرحال اس میں کسی نہ کسی انداز میں پھنسے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے ہوا میں اٹھا اور پھر تیزی سے گھوم کر اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر لائٹس کا باقاعدہ دائرہ بنایا گیا تھا۔

''ہیلو ہیلو۔ برائٹ مین کالنگ۔ تم نے کیوں وہاں سے فلائی کیا ہے۔ اوور''...... اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز سنائی دی لیکن ظاہر ہے کوئی اس کا کیا جواب دیتا اس لئے وہ سب خاموش بیٹھے رہے۔

''ہیلو ہیلو ڈرین۔ تم جواب کیوں نہیں دے رہے۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... چیختی ہوئی آواز سنائی دینے لگی۔

''آف کر دو اسے''...... عمران نے کہا تو صالحہ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز کی اور اسے تیزی سے نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر اب لائٹس کے اس دائرے کے قریب پہنچ چکا تھا جبکہ فضا میں موجود دونوں ہیلی کاپٹر اب تیزی سے اس کی طرف آ رہے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتے صالحہ نے ہیلی کاپٹر نیچے ایک چٹان پر

اتار دیا۔

"فائر کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ میگا پاور بم بھی استعمال کرنے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اچھل کر نیچے اترنے لگا۔ سب سے آخر میں صالحہ نیچے اتری۔ وہاں اردگرد فوجی موجود نہ تھے۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو سیدھا کئے تیزی سے ایک کریک کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کا دہانہ قریب ہی تھا جبکہ لائٹس کا دائرہ وہاں سے کافی فاصلے پر تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس دہانے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جبکہ ان کے سروں پر ہیلی کاپٹر مسلسل چکرا رہے تھے لیکن شاید ان کے جسموں پر فوجی یونیفارمز اور کاندھوں پر موجود سٹارز کی وجہ سے انہوں نے ان پر فائر نہ کھولا تھا۔ اس کریک سے نکلتے ہی انہیں نیچے کھائی جاتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ رکے بغیر کھائی میں اترتے چلے گئے۔ عمودی راستے پر وہ تقریباً پھسلتے ہوئے نیچے جا رہے تھے۔ کھائی میں اترتے ہی وہ سائیڈ کی دیواروں سے لگ گئے۔ وہ کھائی کی جس سائیڈ پر موجود تھے وہاں ایک پختہ دیوار موجود تھی۔ اس دیوار کو دیکھ کر عمران چونک پڑا اور پھر وہ اس دیوار کو چیک کرنا شروع ہو گیا۔

"یہ پختہ دیوار ہے۔ انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی۔ اسے شاید حال ہی میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ دیوار ہیڈ کوارٹر کی ہو یا پھر

اس لیبارٹری کی جو ہیڈ کوارٹر کے نیچے ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میگا پاور بم نکالو اور سنو۔ جیسے ہی دیوار ٹوٹے ہم نے میگا پاور بم اندر بھی فائر کر دینا ہے ورنہ پہلے کی طرح ہم پھر کسی ریز کا شکار ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"فائر"...... اچانک عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے میگا پاور بم کی پن دانتوں سے کھینچی اور ہاتھ گھما کر پوری قوت سے اسے دیوار پر دے مارا۔ انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے پوری پہاڑیاں حرکت میں آ گئی ہوں لیکن چند لمحوں بعد جب دھماکے کی بازگشت ختم ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ دیوار کا ایک کافی بڑا حصہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا اور اب اندر وہی ایک کمرہ نظر آ رہا تھا اور پھر یکلخت سیٹی کے ساتھ ساتھ چیخنے اور بھاگنے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"فائر"...... عمران نے ایک بار پھر کہا اور اس بار صفدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے میگا پاور بم کی پن دانتوں سے کھینچی اور اسے اندر کمرے میں پھینک دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور تیز سرخ رنگ کی روشنی ایک لمحے کے لئے کمرے میں دکھائی دی اور پھر اندھیرا چھا گیا۔

''آؤ''...... عمران نے کہا اور وہ سب چھلانگیں لگاتے ہوئے ملبے کو کراس کر کے اندرونی کمرے میں پہنچ گئے جس کے سامنے والی دیوار ٹوٹ چکی تھی اور اب ایک گیلری دور تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے چھت کی طرف مشین گن کا رخ گیا اور پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی دوڑ رہے تھے۔ چھت پر موجود نیلے رنگ کے بلب فائرنگ سے مسلسل ٹوٹتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک وہ سب رک گئے۔ سامنے ایک دیوار تھی۔

''فائر''...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس بار تنویر نے میگا پاور بم کی پن کھینچی اور پھر اسے دیوار پر دے مارا۔ ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور دیوار ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر بکھر گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا جس میں مشینری نصب تھی لیکن مشینری بند تھی اور ہال میں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ وہ سب اس ٹوٹے ہوئے حصے سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ اچانک اس ہال نما کمرے کی ایک سائیڈ سے چٹک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی عمران اس طرح اچھل کر نیچے گرا جیسے کسی نے اچانک اسے زور سے دھکا دے دیا ہو۔ اس کے ساتھیوں کے گرنے کی آوازیں بھی اسے سنائی دیں لیکن پھر جیسے ہر چیز پر تاریکی کی دبیز تہہ سی چڑھتی چلی گئی اس طرح اس کے تمام احساسات بھی تاریکی کی دبیز تہہ میں دب کر شاید ختم ہو گئے۔

چیف بروس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... چیف بروس نے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''آئزک بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو چیف بروس چونک پڑا۔

''آئزک تم۔ تم بلوٹم پہاڑیوں کے ان فوجی افسران کے ساتھ ہو نا جنہیں چیف سیکرٹری کی طرف سے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی حفاظت کے لئے تعینات کیا گیا ہے''...... چیف بروس نے کہا۔

''یس چیف''...... آئزک نے جواب دیا۔

''کیوں کال کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... چیف بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑ لیا ہے''۔

دوسری طرف سے آئزک نے جواب دیا تو چیف بروس چونک پڑا۔

”اوہ، اوہ۔ کیسے۔ کہاں ہیں وہ“...... چیف بروس نے چونکتے ہوئے کہا۔

”وہ لوگ بلوٹم پہاڑیوں کے عقب سے آئے تھے چیف اور انہوں نے فوج کے چند افراد کو ہلاک کر کے ان کی وردیاں پہن لی تھیں۔ وردیاں پہن کر وہ ان فوجیوں میں شامل ہو گئے اس لئے انہیں پہچاننا تقریباً ناممکن تھا۔ ڈیڈ پوائنٹ کی طرف سے نفری ہٹا کر فرنٹ پہاڑی کی طرف بڑھا دی گئی تھی کیونکہ یہی خیال کیا جا رہا تھا کہ وہ لوگ فرنٹ سے ہی ڈیڈ پوائنٹ کی طرف آنے کی کوشش کریں گے لیکن ایسا نہ ہوا اور پھر ڈیڈ پوائنٹ کے عقب میں فائرنگ ہوئی اور وہاں چند فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد کچھ لوگوں کو ڈیڈ پوائنٹ کی طرف بڑھتے دیکھا گیا۔ ڈیڈ پوائنٹ کی جانب سرچ لائٹ کو انہوں نے فائرنگ کر کے توڑ دیا تھا اس لئے اس طرف کافی اندھیرا ہو گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ فوجی ڈیڈ پوائنٹ کو گھیر کر نیچے جاتے انہوں نے ڈیڈ پوائنٹ کی ایک دیوار کو میگا بم سے اُڑایا اور اندر داخل ہو گئے۔ وہ جس دیوار کو توڑ کر اندر داخل ہوئے تھے وہ لیبارٹری کا عقبی حصہ تھا جو ایک سال پہلے بند کر دیا گیا تھا اور اس کی جگہ آگے والے حصے کی طرف مکمل لیبارٹری تیار کی گئی تھی۔ عقبی حصے میں چونکہ کوئی ورکر نہ تھا وہاں پرانی مشینیں اور پرانا سامان پڑا ہوا تھا اس لئے انہیں وہاں کچھ نہ ملا تھا وہ

لیبارٹری کے اس حصے میں داخل ہو کر میگا بموں سے دیواریں توڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ میں ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول روم میں تھا۔ نیچے ہونے والی دھمک کی آواز سے میں چونک پڑا اور پھر میں نے سرچنگ مشین کے ذریعے جب لیبارٹری کی چیکنگ کی تو وہ سب مجھے لیبارٹری کے پرانے حصے میں دکھائی دے گئے۔ میں نے فوری طور پر وہاں موجود کوائنٹ ریز سسٹم آن کیا اور پھر ان پر ریز فائر کر دی جس کے نتیجے میں وہ سب وہیں ڈھیر ہو گئے“۔ دوسری طرف سے آئزک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ تو کیا وہ ختم ہو چکے ہیں“...... چیف بروس نے کہا۔

”نو چیف۔ ابھی وہ وہاں بے ہوشی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں بے ہوش کرتے ہی آپ کو اطلاع دینا مناسب سمجھا۔ یہ لوگ جن دیواروں کو توڑ کر اندر آئے تھے وہاں ڈبل وال سسٹم تھا۔ میں نے ٹوٹی ہوئی دیواروں پر فولادی شٹر گرا دیئے ہیں تاکہ وہ لوگ ہوش میں آ بھی جائیں تو انہیں وہاں سے نکلنے کا موقع نہ مل سکے اور یہ کارروائی چونکہ میں نے خود کی ہے اس لئے باہر موجود فوج کو اس بات کا علم نہیں ہے۔ وہ اب بھی ہر طرف پہاڑیوں میں انہیں ڈھونڈتے پھر رہے ہیں“...... آئزک نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو بہت اچھا ہوا ہے کہ یہ کارروائی تم نے کی ہے اور فوج کو اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ کیا تم کسی طرح سے انہیں لیبارٹری

کے پرانے حصے سے نکال سکتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں وہاں
سے نکال کر کسی اور مقام پر شفٹ کیا جائے اور پھر میں خود جا کر
انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں۔ اگر ان کی ہلاکت فوج کے
ہاتھوں ہو جاتی تو پھر ہمیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا کوئی
کریڈٹ نہ ملتا۔ اب جبکہ وہ ہمارے قبضے میں ہیں تو میں یہ چاہتا
ہوں کہ ہم انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کریں اور چیف سیکرٹری کو
بتا سکیں کہ ان کا شکار ہم نے کیا ہے۔ چیف سیکرٹری اس بات سے
بے حد برہم ہیں کہ ہم نے ان ایجنٹوں کے خلاف کچھ نہیں کیا ہے
اسی لئے ان کے حکم پر خاص طور پر لیبارٹری کی حفاظت کے لئے
بلوٹم پہاڑیوں پر فوج تعینات کی گئی ہے۔ اب جب میں خود ان
پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں چیف سیکرٹری کے سامنے پیش کروں گا تو
انہیں ہماری صلاحیتوں پر یقین آ جائے گا کہ ہماری کارکردگی کسی
بھی لحاظ سے کم نہیں ہے''...... چیف بروس نے کہا۔

''یس چیف۔ یہی بات میرے ذہن میں تھی اسی لئے میں نے
انہیں بے ہوش کر کے لیبارٹری کے پرانے حصے کے تمام راستے بند
کر دیئے تھے تاکہ فوجی انہیں ٹریس نہ کر سکیں''۔ آئزک نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب بتاؤ کہ انہیں وہاں سے کیسے نکالا جا سکتا ہے''۔
چیف بروس نے کہا۔

''انہیں وہاں سے نکالنے کی کیا ضرورت ہے چیف۔ آپ
میرے ساتھ نیچے چلیں اور ہم نیچے جاتے ہی انہیں ہلاک کر دیتے

ہیں اور پھر ان کی لاشیں اٹھا کر اوپر ہیڈ کوارٹر میں لا کر رکھ دیتے
ہیں۔ پھر آپ چیف سیکرٹری صاحب کو کال کر کے بتا دینا کہ ان کا
شکار ہم نے کیا ہے''...... آئزک نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا کیا تو چیف سیکرٹری کا پارہ اور زیادہ بڑھ جائے
گا کہ یہ لوگ اندر کیسے داخل ہوئے تھے۔ ہمیں چیف سیکرٹری کو یہ
تاثر نہیں دینا ہے کہ یہ لوگ اس علاقے میں پہنچے بھی تھے۔ ہم ان
کا شکار باہر جا کر کھیلیں گے اور پھر ان کی لاشیں سامنے لائیں
گے''...... چیف بروس نے کہا۔

''لیکن باہر جو ہنگامہ ہوا ہے اس سے کیا چیف سیکرٹری کو علم نہیں
ہو گا کہ یہاں کیا ہوا تھا''...... آئزک نے کہا۔

''وہ باہر موجود فوجیوں اور چیف سیکرٹری کا معاملہ ہے۔ باہر کیا
ہوا تھا اس سے ہمارا کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ فوج کی کمان کرنل
جیرم کر رہا ہے جو مجھ سے ویسے ہی خار کھاتا ہے۔ ابھی تک اس
نے مجھے باہر ہونے والے ہنگامے کے بارے میں بھی رپورٹ نہیں
دی ہے۔ یہ اچھا ہی ہوا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ان کے ہاتھوں
ہلاک نہیں ہوئے ہیں ورنہ وہ اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑ کر مجھے
نیچا دکھانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھ چھوڑتا''...... چیف بروس نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں۔ انہیں کہاں پہنچایا
جائے''...... آئزک نے پوچھا۔

''پہلے تم بتاؤ انہیں وہاں سے نکال کر اور تھیوسٹی میں پہنچانے کے لئے تم کیا کر سکتے ہو''...... چیف بروس نے کہا۔

''پرانی لیبارٹری کی شمالی دیوار میں ایک طویل سرنگ ہے چیف جو اور تھیو کے جنگل میں نکلتی ہے۔ وہاں ایمرجنسی کے لئے جیپیں بھی موجود ہیں۔ میں اس راستے سے انہیں اس جنگل میں پہنچا سکتا ہوں۔ آپ ایسا کریں کہ وہاں کسی کو بھیج دیں۔ میں ان سب کو آنے والوں کے حوالے کر دوں گا پھر وہ انہیں آپ کے حکم پر جہاں چاہیں لے جا سکتے ہیں''...... آئزک نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم فوری طور پر انہیں وہاں سے نکال کر لے جاؤ۔ میں کرسٹائن کو کال کرتا ہوں۔ وہ ان سب کو تم سے لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا دے گی اور پھر وہی ان سب کا خاتمہ کر کے مجھے اطلاع کرے گی۔ پھر میں چیف سیکرٹری کو کال کر کے بتاؤں گا اور اگر ضرورت پڑی تو چیف سیکرٹری کے ساتھ کرسٹائن کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا تاکہ ان کی لاشیں انہیں دکھا سکوں''...... چیف بروس نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر انہیں کرسٹائن کے حوالے کرنے سے پہلے ہمیں انہیں یہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دینا چاہئے۔ کرسٹائن ان کی لاشیں لے کر بھی تو اپنے ہیڈ کوارٹر جا سکتی ہے''...... آئزک نے کہا۔

''میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ تم سے کہہ کر انہیں یہیں ہلاک کرا

دوں اور ان کی لاشیں کرسٹائن کے حوالے کی جائیں لیکن اب میں کچھ اور سوچ رہا ہوں''...... چیف بروس نے کہا۔

''وہ کیا چیف''...... آئزک نے پوچھا۔

''میں چاہتا ہوں کہ وہ کرسٹائن کے ساتھ زندہ حالت میں اس کے ہیڈ کوارٹر جائیں اور جب انہیں ہلاک کیا جائے تو کرسٹائن سے کہہ کر انہیں ہلاک کرنے کی باقاعدہ ویڈیو بنائی جائے۔ اگر چیف سیکرٹری میرے ساتھ کرسٹائن کے ہیڈ کوارٹر جانے سے انکار کر دیں تو انہیں وہ ویڈیو پیش کر دی جائے۔ وہ اسکارم ایجنسی سے کافی نالاں نظر آتے ہیں۔ جب تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کی انہیں تصدیق نہ کی جائے گی وہ مجھ پر برہم رہیں گے اور میں ہر صورت میں ان کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہتا ہوں''...... چیف بروس نے کہا۔

''اوہ۔ تو ٹھیک ہے۔ میں انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیتا ہوں تاکہ راستے میں انہیں کسی بھی طرح ہوش نہ آئے اور کرسٹائن انہیں بغیر کسی پریشانی کے اپنے ساتھ لے جا سکے اور انہیں ہلاک کرتے ہوئے ان کی ویڈیو بنا سکے''...... آئزک نے کہا۔

''ہاں۔ یہی مناسب ہو گا۔ تم جلد سے جلد یہ کام کرو۔ میں کرسٹائن کو اور تھیو جنگل پہنچنے کا حکم دیتا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... آئزک نے کہا تو چیف بروس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''کرسٹائن بول رہی ہوں''...... رابطہ ملتے ہی کرسٹائن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں''...... چیف بروس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... کرسٹائن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو کرسٹائن۔ تم اور تمہارا گروپ ہواؤں میں ہی ہاتھ پاؤں مارتے رہ گئے ہو جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ بلوٹم پہاڑیوں میں پہنچ کر لیبارٹری میں بھی داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... چیف بروس نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے چیف۔ وہ لوگ اس قدر سخت حفاظتی انتظامات کے بعد وہاں کیسے پہنچ گئے۔ آپ نے ہی مجھے اور ڈارسن کو فوری طور پر وہاں سے ہٹنے کے احکامات دیئے تھے کہ اب ہماری جگہ بلوٹم پہاڑیوں کی حفاظت کی ذمہ داری فوج سنبھال رہی ہے''...... دوسری طرف سے کرسٹائن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہاں آمد کا علم چیف سیکرٹری کو بھی ہو گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کال کیا تھا تو مجبوراً مجھے انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کرنا پڑا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہیڈ کوارٹر پر مسلسل حملوں کی خبر سن کر چیف سیکرٹری پریشان ہو گئے تھے۔ انہیں ہیڈ کوارٹر کی نہیں بلکہ ہیڈ کوارٹر کے نیچے موجود لیبارٹری

کی فکر تھی۔ انہیں ڈر تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے تو وہ ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ لیبارٹری بھی تباہ کر دیں گے اس لئے انہوں نے مجھے سختی سے حکم دیا تھا کہ میں اپنے سارے سیکشنوں کو بلوٹم پہاڑیوں سے ہٹا لوں۔ وہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اعلیٰ حکام سے بات کر کے فوج کو تعینات کریں گے اور پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے ایک پوری بریگیڈ پہاڑوں میں بھجوا دی جس کی کمان کرنل جیرم کو سونپ دی گئی۔ کرنل جیرم میرا ازلی دشمن ہے وہ مجھ سے سخت نفرت کرتا ہے اس لئے میں بھی ان سے دور ہی رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ چیف سیکرٹری کے حکم سے نہ صرف ہیڈ کوارٹر بلکہ لیبارٹری کو بھی مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ کرنل جیرم مسلح فوجیوں کو لے کر بلوٹم پہاڑیوں میں موجود ہے اور اس نے ہر طرف مسلح افواج پھیلا رکھی ہے۔ وہ وہاں کیا کر رہا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے لیکن بہرحال اس کے اور اس کی فوجیوں کے باہر موجود اور سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود بھی پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ چکے ہیں''...... چیف بروس نے کہا اور پھر اس نے آئزک کی بتائی ہوئی تمام باتیں کرسٹائن کو بتانا شروع کر دیں۔

''اوہ۔ یہ تو اچھا ہوا ہے آئزک نے ان سب کو پرانی لیبارٹری میں ٹریس کر کے بے ہوش کر دیا ہے۔ ان ایجنٹوں کی ہلاکت کا کریڈٹ کرنل جیرم کو مل جاتا تو وہ آپ کو چیف سیکرٹری کے سامنے

خاصی تضحیک کا نشانہ بنا سکتا تھا''...... کرسٹائن نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں بے ہوشی کی ہی حالت میں یہاں سے نکال کر تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے اور پھر تم انہیں اپنے پاس قید کر کے انہیں بے ہوشی کی ہی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کر دو اور ان کو ہلاک کرنے کی باقاعدہ ویڈیو بناؤ تا کہ یہ ویڈیو ثبوت کے طور پر جب چیف سیکرٹری صاحب کو پیش کی جائے تو پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا سارا کریڈٹ اسکارم ایجنسی کو ہی ملے''...... چیف بروس نے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے''...... کرسٹائن نے پوچھا۔

''تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اورتھیو کے کنارے پر موجود جنگل میں پہنچ جاؤ۔ آئزک پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوشی کے طویل انجکشن لگا کر وہاں لا رہا ہے۔ تم وہاں سے ان سب کو باندھ کر اپنے ساتھ لے جانا اور اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچتے ہی انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دینا''...... چیف بروس نے کہا۔

''لیس چیف۔ میں ابھی اورتھو جنگل پہنچ جاتی ہوں''...... کرسٹائن نے کہا۔

''اوکے۔ جب تم ان سب کو لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ تو انہیں زنجیروں میں جکڑ کر مجھے اطلاع دینا۔ اس کے بعد میں حکم دوں تو انہیں گولیاں مار کر ہلاک کرنا''...... چیف بروس نے کہا۔

''اوکے چیف''...... کرسٹائن نے کہا۔ چیف بروس نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کچھ بھی ہو کرنل جیرم۔ میں تمہیں ایسا کوئی کریڈٹ نہیں لے جانے دوں گا جس سے تم میری تضحیک کر سکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں اسکارم ایجنسی کے خلاف کام کرنے آئے تھے اور اب ان کا انجام بھی اسکارم ایجنسی کے ہاتھوں ہو گا''...... چیف بروس نے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔ اسے یقین تھا کہ آئزک، عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل بے ہوشی کی حالت میں لے جا کر کرسٹائن کے حوالے کرے گا اور کرسٹائن انہیں ہیڈ کوارٹر لے جاتے ہی ہلاک کر دے گی اس طرح ان کا قصہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں کسی کے چیخنے کی آوازیں پڑیں تو اس کا جیسے سویا ہوا شعور بے اختیار جاگ اٹھا۔ اسی لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے جسم میں آگ سی بھر دی ہو۔

"ہوش آ گیا ہے۔ بس رہنے دو"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران کو فوراً ہی ماحول کا اندازہ ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود ہیں۔ سوائے صالحہ اور جولیا کے باقی تینوں، صفدر، کیپٹن شکیل اور صفدر کے جسموں پر زخموں کے نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ صالحہ اور جولیا دونوں کے چہرے سوجے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ

ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہی تھیں۔ عمران کے جسم میں درد کی تیز لہریں بھی مسلسل دوڑ رہی تھیں۔ سامنے ہی چار اونچی پشت کی کرسیوں پر چار مسلح افراد اکڑے ہوئے بیٹھے تھے ایک دیو ہیکل آدمی ہاتھ میں کوڑا اٹھائے کھڑا تھا۔ اس کے قریب ایک نوجوان لڑکی موجود تھی جس کے چہرے پر سختی اور کرختگی کے تاثرات واضح دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے ساتھ ایک اور لڑکی تھی جو خاموش ایک طرف کھڑی تھی۔ کچھ فاصلے پر ایک نوجوان کے ہاتھ میں ویڈیو کیمرہ تھا۔ اس کا کیمرہ آن تھا جس سے وہ وہاں کی ویڈیو بنانے میں مصروف تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا ہے پاکیشیائی ایجنٹو۔ اب تم سب کو ہلاک کرنے کی کارروائی مکمل کی جائے گی"...... اس لڑکی نے آگے بڑھ کر چیختے ہوئے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کرسٹائن۔ میں کرسٹائن ہوں اسکارم ایجنسی کے ٹاپ سیکرٹ گروپ کی باس"...... لڑکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اور یہ جگہ کون سی ہے"...... عمران نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"تم اگر یہ سوچ رہے ہو کہ تم اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر یا اس پرانی لیبارٹری میں ہو جہاں تم پہنچ چکے تھے تو سن لو۔ تمہیں وہاں سے نکال کر یہاں لایا گیا ہے اور یہ میرا ہیڈ کوارٹر ہے۔

اورتھیو کا ہیڈ کوارٹر جہاں تم سب کو ہلاک کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے''...... کرسٹائن نے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن تم ہمیں یہاں کیوں لائی ہو۔ ہمارا تعلق تو فوج سے ہے اور ہم بلوٹم پہاڑیوں میں ان ایجنٹوں کو تلاش کرتے ہوئے اس پرانی لیبارٹری میں داخل ہوئے تھے جو ڈیڈ پوائنٹ کی ایک دیوار توڑ کر اندر چلے گئے تھے''...... عمران نے کہا تو کرسٹائن بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں تمہارے کسی چکر میں نہیں آؤں گی عمران۔ تم اس بھول میں نہ رہو کہ تم میرے ساتھ کوئی عیاری کرو گے اور میں تمہاری عیاری کے جال میں پھنس جاؤں گی۔ مجھے تم سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک کرنے کے احکامات ملے تھے لیکن اگر میں ایسا کرتی تو اس بات کی تصدیق نہ ہوتی کہ تم پاکیشائی ایجنٹ ہو کیونکہ ہم نے تمہارے میک اپ واش کرنے کے سارے جتن کر لئے ہیں لیکن کوشش کے باوجود ہم تمہارے میک اپ واش نہیں کر سکے ہیں۔ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے باتیں کر کے یہ بات یقینی بنانا میرے لئے بے حد ضروری تھا کہ تم سے تمہاری اصلیت جان سکوں اور تمہارے انداز اور تمہارے اطمینان نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ تم عمران ہی ہو''...... کرسٹائن نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے ذہن میں یہ خلش پیدا ہوئی تھی کہ اس طرح پکڑے جانے کے باوجود انہیں ابھی تک زندہ کیوں رکھا گیا ہے

اور انہیں لیبارٹری سے نکال کر واپس اورتھیو کیوں لایا گیا ہے۔ کرسٹائن کی باتوں نے اس کی ساری ذہنی خلش ختم کر دی تھی۔ اسے اس بات کا افسوس ہو رہا تھا کہ دوسری بار انہیں بلوٹم کی پہاڑیوں سے دور لے آیا گیا ہے۔ اس بار تو وہ لیبارٹری میں پہنچ ہی چکے تھے۔ اس لیبارٹری کے راستے وہ اوپر موجود ہیڈ کوارٹر میں پہنچ سکتے تھے اور وہاں سے فارمولا حاصل کر سکتے تھے لیکن وہاں اچانک ہی چھت سے ریز فائر ہوئی تھی جس سے نہ صرف وہ بلکہ اس کے ساتھی بھی آن واحد میں بے ہوش ہو گئے تھے۔ ان کی بے ہوشی کے دوران کیا ہوا تھا۔ انہیں وہاں سے نکال کر یہاں اتنی دور کیسے لایا گیا تھا اس کے بارے میں عمران کو کوئی اندازہ نہ تھا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ میں عمران ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم قبول کرو یا نہ کرو لیکن تمہارا اطمینان اس بات کا ثبوت ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ ہو اور ہم نے تم سب کو ہوش میں لانے کے لئے انجکشن لگائے تھے لیکن سب سے پہلے تمہیں ہوش آیا ہے اور میں جانتی ہوں کہ تمہارے دوسرے ساتھیوں سے زیادہ قوت مدافعت تم میں ہے اس لئے انجکشن لگانے کے بعد اگر کسی کو ہوش آیا تو وہ پہلے انسان تم ہی ہو گے''...... کرسٹائن نے کہا۔

''ان باتوں سے تم یہ ثابت نہیں کر سکتی ہو کہ میں عمران ہوں اور میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔

میں تمہیں پھر سے کہہ رہا ہوں کہ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ۔ میرا تعلق اسی فورس سے ہے جسے حفاظت کے لئے پہاڑیوں پر بھیجا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جو بھی ہو تمہاری ہلاکت طے ہے اور میں یہ قبول کر چکی ہوں کہ تمہارے میک اپ واش نہیں کئے جا سکے ہیں لیکن میں نے ناراک سے ایک میک اپ سپیشلسٹ کو بلوا لیا ہے۔ وہ یہاں آئے گا تو وہ یقیناً تمہارا میک اپ واش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے آنے تک ہم تمہیں لاشوں میں تبدیل کر دیں گے تو بھی اس کے کام میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ تمہارے اصلی چہرے سامنے آتے ہی ہمارے پاس اس بات کا پروف آ جائے گا کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو“...... کرسٹائن نے کہا۔

”تو جو کہو کہتی رہو اس سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے لیکن تمہاری یہ بات جھوٹ ہے کہ تم نے ہمیں انجکشن لگا کر ہوش دلایا ہے۔ تم نے ہمیں کوڑے مار کر ہوش دلایا ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم نے ہماری ساتھی عورتوں کے چہروں پر تھپڑ مارے ہیں“۔ عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس لئے کہ تم انتہائی قابل نفرت لوگ ہو۔ تم نے ایکریمیا کی انتہائی اہم اور قیمتی لیبارٹری میں گھسنے اور اسے تباہ کرنے کی کوشش کی ہے اور تمہارے ہاتھوں بے شمار فوجی ہلاک ہوئے ہیں“...... کرسٹائن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”تو پھر اس ساری کارروائی کا کیا مقصد۔ ہمیں ویسے ہی گولی مار دو“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

”سزا کا فیصلہ تم نے کرنا ہے۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ تم ہمیں کیا سزا دو گی لیکن مرنے والے سے اس کی آخری خواہش پوچھی جاتی ہے۔ کیا تم ایسا نہیں کرو گی“...... عمران نے کہا۔

”کیا ہے تمہاری آخری خواہش۔ بولو“...... کرسٹائن نے کہا۔

”بہت بڑی خواہش نہیں ہے ورنہ میں تم سے کہتا کہ مجھے آزاد کرو اور میرے ساتھ شادی کر لو۔ بہرحال میری اور میرے سارے ساتھیوں کی خواہش ہے کہ ہمیں زنجیروں سے آزاد کر دو البتہ حفاظتی نقطہ نظر سے تم ہمارے دونوں ہاتھ عقب میں ہتھکڑی سے جکڑے سکتے ہو۔ ہمیں کرسیوں پر بٹھاؤ۔ بے شک ہر کرسی کے پیچھے ایک مسلح آدمی کھڑا کر دو۔ اس کے بعد باقاعدہ کارروائی کرو۔ ہمیں صفائی کا موقع دو پھر جو سزا تمہاری جی چاہے ہمیں سنا دو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”تمہاری درخواست مسترد کی جاتی ہے“...... کرسٹائن نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے کوئی درخواست نہیں کی اور نہ میں دشمنوں کو درخواست کرنے کا عادی ہوں۔ میں نے تو تمہیں بین الاقوامی قوانین اور ضابطے کے تحت آخری خواہش بتائی ہے۔ اگر تم نہیں

مانتے تو تمہاری مرضی''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کی جا سکتی۔ سسلی''...... کرسٹائن نے پہلے منہ بنا کر عمران سے اور پھر پاس کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... دوسری لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں چاہتی ہو کہ انہیں اس طرح ہلاک کرنے کی بجائے باہر لے جا کر شوٹنگ اسکواڈ کے سامنے کھڑا کر کے ہلاک کیا جائے اور اس کارروائی کی باقاعدہ ویڈیو بنائی جائے''...... کرسٹائن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اس کا بندوبست کرتی ہوں''...... سسلی نے کہا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

''ہمیں ہیڈ کوارٹر سے کیسے یہاں لایا گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے''...... کرسٹائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا ہماری ہلاکت اسکارم ایجنسی کے چیف بروس کے سامنے کی جائے گی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ چیف ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور اسے تم جیسے چھوٹے موٹے مجرموں کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری ہلاکت کی یہاں باقاعدہ ویڈیو بنائی جا رہی ہے۔ یہ ویڈیو مکمل ہوتے ہی چیف بروس اور چیف سیکرٹری کو بھیج دی

جائے گی جو تمہاری ہلاکتوں کے زیادہ خواہش مند ہیں۔ جب وہ اپنی آنکھوں سے تم سب کو ہلاک ہوتے اور تمہاری لاشیں دیکھیں گے تو ان کی خوشی دیدنی ہو گی''...... کرسٹائن نے کہا۔

''تو کیا ہماری گرفتاری کی اطلاع چیف سیکرٹری کو دے دی گئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ تمہاری ہلاکت کے بعد ہی انہیں چیف بروس اطلاع دیں گے اور وہ بھی ویڈیو کے ثبوت کے ساتھ''...... کرسٹائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور سسلی اندر داخل ہوئی۔

''میں نے شوٹنگ اسکواڈ کی ہدایات کر دی ہے مادام۔ کچھ ہی دیر میں سارے انتظامات مکمل کر لئے جائیں گے''...... سسلی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنے آدمیوں کے ذریعے انہیں شوٹنگ رینج میں پہنچاؤ اور شوٹنگ اسکواڈ کو بھی کال کر لو۔ میں اپنے آفس میں جا رہی ہوں تاکہ چیف کو رپورٹ کر دوں۔ اس کے فوری بعد اس پر عمل کیا جائے گا''...... کرسٹائن نے کہا۔

''یس مادام''...... سسلی نے جواب دیا۔

''محتاط رہنا۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں''...... کرسٹائن نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں مادام''...... سسلی نے جواب دیا

اور کرسٹائن سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر لی گئی۔

"کراؤ"...... سسلی نے اس کوڑا بردار آدمی سے کہا جو ابھی تک کوڑا اٹھائے ہوئے تھا۔

"میں انہیں لے جانے کے انتظامات کر لوں۔ تم اس وقت تک یہاں رہو اور محتاط رہنا"...... سسلی نے کہا۔

"لیس مادام"...... کراؤ نے جواب دیا تو سسلی نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالی اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"ہوشیار۔ ہم نے شوٹنگ ایریئے میں کارروائی کرنی ہے۔ وہاں سے نکلنے میں آسانی رہے گی"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بھی یہی سوچ رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو"...... کراؤ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مرنے سے پہلے ایک دوسرے کو حوصلہ دے رہے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور کراؤ نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ تمہیں ایسا کرنے کی واقعی ضرورت ہے۔ تھوڑی دیر بعد چھ مزید مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں اور ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں تھیں۔

"میں باری باری انہیں کھول کر ہتھکڑیاں لگاتا ہوں۔ تم خیال رکھنا"...... ان میں سے ایک نے کہا اور باقی سب نے تیزی سے

کاندھوں سے مشین گنیں اتار کر ان کی طرف سیدھی کر لیں۔ وہ آدمی آگے بڑھا۔ اس نے پہلے تنویر کے دونوں ہاتھ زنجیروں سے آزاد کئے پھر اس نے جھک کر اس کے پیروں پر موجود زنجیریں کھول دیں جبکہ اس دوران باقی آدمی ان سب کی طرف مشین گنیں کئے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ پھر تنویر کے دونوں ہاتھ عقبی طرف کر کے کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی۔ اس کے بعد باری باری سب کے ساتھ یہی کارروائی دوہرائی گئی۔

"چلو میرے پیچھے آؤ"...... اس آدمی نے جس نے ہتھکڑیاں ڈالی تھیں دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ سب سے آخر میں مسلح آدمی تھے اور وہ پوری طرح چوکنا نظر آ رہے تھے۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ اس عمارت کے عقب میں ایک کھلے میدان میں پہنچ گئے جہاں ایک طرف ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کے پیچھے ایک چھوٹا سا احاطہ تھا جس میں باقاعدہ شوٹنگ ایریا بنا ہوا تھا جہاں ایک چھوٹی سی دیوار بھی بنی ہوئی تھی۔

انہیں اس دیوار کے ساتھ اس طرح کھڑا کیا گیا کہ ان کی پشت دیوار کی طرف تھی اور ہیلی کاپٹر ان کے سامنے تھا۔ انہیں لے آنے والے آدمی اب مشین گنیں لے کر ان کے سامنے قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے تھے۔ شاید کلنگ سیکشن بھی یہی تھا۔ عمران کو

معلوم تھا کہ کرسٹائن ابھی یہاں پہنچے گا اور پھر مشین گنوں کا فائر کھول دیا جائے گا۔ اس لئے جو کچھ انہوں نے کرنا تھا ابھی کرنا تھا۔

"ہتھکڑیاں کھول لو اور اچانک ان کے سینوں پر ہتھکڑیاں مارو اور ساتھ ہی بھاگ پڑو۔ مشین گنیں چھینو اور ان پر فائر کھول دو۔ اس کے بعد ہم نے اس سیکشن میں موجود ہر آدمی کو ہلاک کرنا ہے۔ ہمارا اسلحہ بھی یقیناً یہیں موجود ہوگا۔ وہ اسلحہ لے کر ہم اس ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے دوبارہ بلوٹم پہاڑیوں پر پہنچیں گے اور اپنا مشن مکمل کریں گے"...... عمران نے اپنی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کا درمیانی بٹن انگلیوں کی مدد سے کھولتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ وہ چونکہ پاکیشیائی زبان میں بات کر رہا تھا اس لئے ظاہر ہے سامنے موجود آدمیوں کو یہ زبان سمجھ نہ آ سکتی تھی۔

"ہم نے ہتھکڑیاں کھول لی ہیں"...... اچانک ان سب نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جیسے ہی ایکشن کہوں تم نے کارروائی شروع کر دینی ہے اور کسی کا کوئی لحاظ نہیں کرنا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ایکشن کا لفظ کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کھلی ہوئی ہتھکڑی اڑتی ہوئی سامنے کھڑے ایک آدمی کے سینے پر پوری قوت سے پڑی۔ اسی لمحے باقی ساتھیوں نے بھی یہی کارروائی کی اور وہ احاطہ ہلکی سی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مسلح آدمی

بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑے تھے۔ انہیں شاید خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ اچانک ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ادھر عمران اور اس کے ساتھی ہتھکڑیاں مارتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے ان کی طرف دوڑ پڑے تھے نتیجہ یہ کہ جب تک وہ لوگ سنبھلتے عمران اور صفدر دو مشین گنوں پر قبضہ کر چکے تھے اور پھر ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی احاطہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مسلح آدمی نیچے گر کر تڑپنے لگے تھے۔ عمران فائر کرتے ہی تیزی سے مڑا اور اس عمارت کی طرف دوڑنے لگا۔ اسی لمحے اس نے دروازہ کھلنے اور چار آدمیوں کو برآمدے سے باہر آتے دیکھا۔ وہ اطمینان سے باہر آ رہے تھے۔ شاید وہ یہ سمجھے تھے کہ کلنگ سیکشن نے کارروائی کی ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران نے دوڑتے ہوئے ان پر فائر کھول دیا اور وہ چاروں بھی چیختے ہوئے نیچے گر پڑے۔

"صرف صفدر میرے ساتھ آئے۔ باقی یہاں رکیں اور باہر آنے والوں کا خاتمہ کریں"...... برآمدے کے قریب رک کر عمران نے مڑ کر تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا برآمدے میں پڑے تڑپتے ہوئے آدمیوں کو پھلانگ کر دروازے پر پہنچا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ دوسرے لمحے صفدر بھی اس کے پیچھے اندر آ گیا اور پھر وہاں جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ جو بھی نظر آیا گولیوں کا شکار ہو کر چیختا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔ عمارت کافی بڑی

تھی لیکن اندر صرف چند کمروں میں آدمی موجود تھے اور چند آدمی انہیں راہداری میں ملے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... اچانک ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے باہر نکلتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا گھوم کر دھماکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"صفدر۔ باقی عمارت کا ایک چکر لگاؤ۔ کسی کو زندہ نہیں چھوڑنا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کے سامنے پہنچ گیا جہاں سے یہ نوجوان باہر آیا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں میز اور چند کرسیاں موجود تھیں جبکہ ایک کونے میں دوسرا دروازہ تھا جس پر مین آفس کی پلیٹ لگی ہوئی تھی اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہوا تو وہاں کرسٹائن اور اس کی ساتھی لڑکی سسلی موجود تھے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگیں جیسے اچانک ان کی بینائی چلی گئی ہو۔

"ہماری زندگی اور موت کا فیصلہ تمہارے ہاتھ میں نہیں تھا اس لئے ہم بچ نکلے ہیں لیکن تم نے ہماری ساتھیوں لڑکیوں پر ظلم کیا ہے اور انہیں تھپڑ مارے ہیں اس لئے تمہاری سزا موت ہے"......

عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی اس نے ٹریگر دبا دیا اور کرسٹائن سمیت سسلی بری طرح چیختی ہوئی کرسی سمیت نیچے جا گری۔ عمران نے ذرا سا سائیڈ پر ہو کر ایک بار پھر ان پر فائر کھول دیا۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ جلدی آئیں۔ ہمیں گھیرا جا رہا ہے۔ جلدی باہر آئیں"...... اچانک باہر سے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر کمرے سے باہر آ گیا۔

"جلدی کریں۔ آئیں۔ کیپٹن شکیل نے بتایا ہے کہ دور سے بے شمار آدمی دوڑتے ہوئے اس طرف آ رہے ہیں۔ جلدی آئیں"...... صفدر نے بیرونی دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے کہا۔

"وہ اسلحہ۔ اسلحے والا بیگ لے لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا بیگ مجھے ساتھ والے کمرے میں پڑا مل گیا تھا۔ وہ میں نے کیپٹن شکیل کو دے دیا ہے۔ آئیں۔ جلدی کریں"۔ صفدر نے دوڑتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد جب وہ برآمدے میں پہنچے تو انہوں نے واقعی تقریباً دو سو گز دور سے بیس پچیس مسلح آدمیوں کو دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ شاید یہاں سے کوئی فون کیا گیا تھا یا گولیوں کی آوازیں وہاں تک پہنچ گئی تھیں۔

"آئیں۔ آئیں"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ دونوں انتہائی

برق رفتاری سے دوڑ پڑے۔

''عمران صاحب۔ جلدی آئیں۔ خطرے کے سائرن دور دور تک بجنے لگ گئے ہیں۔ ابھی چند لمحوں بعد ہی یہاں ہر طرف مسلح آدمی ہوں گے۔ جلدی آئیں''...... دور سے کیپٹن شکیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے عقبی برآمدے میں پہنچے اور پھر باہر نکل کر آدمی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے ساتھی وہاں موجود تھے۔ البتہ صالحہ ان میں شامل نہ تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ہیلی کاپٹر تک پہنچتے اس کا پنکھا تیزی سے حرکت میں آ گیا۔

''آؤ۔ جلدی کرو۔ ہم نے فوری نکلنا ہے''...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب اس بڑے سے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تو پائلٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی صالحہ نے ایک جھٹکے سے اسے اوپر اٹھا دیا۔

''اب کہاں جانا ہے عمران صاحب''...... صالحہ نے ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر لے جاتے ہوئے مڑ کر پوچھا۔

''بلوٹم پہاڑیوں پر''...... عمران نے کہا۔

''لیکن مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ بلوٹم پہاڑیاں یہاں سے کس طرف ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''شہر کی طرف لے جاؤ۔ پھر وہاں سے شمال کی طرف لے جانا''...... عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی

کاپٹر رات کی تاریکی میں آگے بڑھتا رہا پھر پہاڑیوں کے قریب پہنچتے ہی عمران نے صالحہ کو ایک صاف جگہ پر ہیلی کاپٹر اتارنے کا کہا تو صالحہ نے ہیلی کاپٹر نیچے اتار لیا۔

''اب ہم پیدل آگے بڑھیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنا اسلحے والا تھیلا اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی ہیلی کاپٹر سے باہر آنے میں دیر نہ لگائی۔ عمران انہیں لئے اندازے سے ہی پہاڑی راستوں کی طرف دوڑ رہا تھا۔ اس طرف خاصی خاموشی تھی البتہ دور انہیں پہاڑیوں میں سرچ لائٹس جلتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

''عمران صاحب۔ یہاں تو ہر طرف امن و امان ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کسی کو ابھی تک اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہم نے کرسٹائن کے ہیڈ کوارٹر میں کیا کیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ انہیں ہیلی کاپٹر سے چار انتہائی طاقتور نائٹ ٹیلی اسکوپ بھی مل گئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی راستوں سے گزرتے ہوئے ایک چھوٹے سے جنگل میں داخل ہو گئے اور پھر جنگل کے سرے پر پہنچتے ہی عمران نے انہیں رکنے کا کہا اور خود تیزی سے ایک اونچے درخت کی طرف بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا ہوا اس کی شاخوں میں غائب ہو گیا۔

"پہاڑیوں پر تو مکمل امن ہے۔ ادھر تو سرے سے آدمی ہی نہیں ہیں البتہ فرنٹ کی طرف اور سائیڈوں میں کئی جگہوں پر آدمی نظر آرہے ہیں۔ درمیان میں سرچ لائٹس کا ایک بڑا سا ہرکل موجود ہے۔ واچ ٹاور شمال کی طرف تو ہے لیکن باقی تینوں اطراف میں کوئی واچ ٹاور نہیں ہے البتہ سامنے والی پہاڑی پر چڑھ کر مزید قریب سے جائزہ لینا ہوگا پھر آگے بڑھیں گے"...... عمران نے نیچے اتر کر باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور پھر اسلحہ کے بیگ اپنی پشت پر لاد کر وہ سب درختوں کے اس جھنڈ سے نکلے اور پہاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر میں مجھے ایک تھیلا ملا تھا جو میں ساتھ لے آئی تھی اور میں نے اسے اب کھول کر دیکھا ہے اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس کیپسولوں کی پسٹلز موجود ہیں۔ دس پسٹلز ہیں اور ہر پسٹل میں دس دس گیس کیپسول موجود ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو اچھی خبر ہے۔ یہاں ہر طرف فوج ہی فوج موجود ہے۔ ان سب کا خاتمہ ہمارے لئے واقعی مشکل ہوسکتا ہے۔ وہ ہر پہاڑی اور ہر چٹان پر موجود ہیں اور کس طرف سے ہم پر کب حملہ کر دیں اس کا شاید اندازہ بھی نہ لگایا جا سکے لیکن اگر ہم یہاں ہر طرف گیس کیپسول فائر کر دیں تو ہمیں اس سے ٹکرانا بھی نہیں پڑے گا اور ہم آسانی سے اسی ڈیڈ پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے جہاں

ہم نے دیوار اُڑائی تھی اور لیبارٹری کے پرانے حصے میں داخل ہوئے تھے۔ گڈ شو"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے ایک تھیلا عمران کو دے دیا۔ تھیلے میں واقعی دس پسٹلز موجود تھے اور سب کی سب لوڈڈ تھے۔ عمران نے ان سب میں پسٹلز بانٹ دیئے۔

"یہ لانگ رینج پسٹلز ہیں ہم ان سے ہر طرف گیس کیپسول فائر کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ ٹروپن کیپسول ہیں عمران صاحب جس کے اثرات زمین کی گہرائی تک جاتے ہیں۔ ان سے تو ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے اندر موجود افراد بھی بے ہوش ہو جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اور بھی اچھا ہو جائے گا۔ اس بار ہمیں لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر سے بھی کسی مداخلت کا سامنا نہ کرنا پڑے گا اور ہم وہاں سے فارمولا نکال لائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس گیس کے اثرات دیر تک ہر طرف چھائے رہیں گے۔ ہم اتنی دیر تک سانس نہیں روک سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تو پھر ہمیں واپس ہیلی کاپٹر میں جانا ہوگا۔ اگر ہیلی کاپٹر میں یہ گیس پسٹل گنیں تھیں تو وہاں یقیناً گیس ماسک بھی ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں گیس ماسک دیکھے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"تو تم واپس جاؤ اور جا کر گیس ماسک لے آؤ۔ گیس ماسک کے بغیر ہمارے لئے آگے بڑھنا ناممکن ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں صفدر کے ساتھ جاتا ہوں"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے واپس دوڑتے چلے گئے جہاں صالحہ نے ہیلی کاپٹر لینڈ کیا تھا۔

چیف بروس اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے حد بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ آئزک نے اسے رپورٹ دے دی تھی کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو خفیہ راستے سے نکال کر جنگل میں پہنچا کر کرسٹائن کے حوالے کر دیا ہے اور پھر کرسٹائن نے بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کو اپنی تحویل میں لینے اور انہیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے جا کر زنجیروں میں جکڑنے کی رپورٹ دے دی تھی۔

کرسٹائن کے کہنے کے مطابق اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ وہ کسی طرح ان ایجنٹوں کے میک اپ واش کرا سکے لیکن [illegible] میں کامیاب نہ ہوئی تھی اور چیف بروس نے انہیں فوری [illegible] پر ہلاک کرنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ اس نے کرسٹا[illegible] دیا تھا کہ ان سب کو ہلاک کر کے وہ فوری طور پر اسے [illegible] لیکن کافی دیر گزر گئی تھی اور کرسٹائن نے اسے پاکیشیائی [illegible]

ہلاک ہونے کی اطلاع نہ دی تھی۔ جس کی وجہ سے چیف بروس کی بے چینی اور پریشانی بڑھتی چلی جا رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

''کرسٹائن ہیڈ کوارٹر سے ٹیری کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی تو چیف بروس بے اختیار چونک پڑا۔

''ٹیری کی لیکن وہاں کی انچارج تو کرسٹائن ہے۔ ٹیری وہاں کیسے پہنچ گیا۔ بہرحال کراؤ بات''...... چیف بروس نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''ہیلو چیف۔ میں ٹیری بول رہا ہوں۔ میں مادام کرسٹائن کے ہیڈ کوارٹر اپنے ایک دوست سے ملنے گیا تھا تو میں نے اڈے سے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ جب میں نے اڈے کا پھاٹک کھلا ہوا محسوس کیا تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے کار روکی اور اندر گیا تو وہاں ہر طرف لاشیں بچھی ہوئی تھیں۔ میں نے ہر جگہ چیک کیا۔ ہیڈ کوارٹر کے اندر مادام کرسٹائن اور اس کی نمبر ٹو سسلی کی لاشیں پڑی ہوئی ملی ہیں۔ اب میں وہاں سے کال کر رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو چیف بروس کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک دھماکے ہونے شروع ہو گئے ہوں۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کرسٹائن کی لاش۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو''...... چیف بروس نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''چیف۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ مادام اور سسلی کو بے شمار گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں اس طرح قتل عام کیا گیا ہے جیسے یہاں بے شمار مسلح افراد نے حملہ کیا ہو''...... دوسری طرف سے ٹیری نے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر خالی پڑا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہاں تو دشمن ایجنٹ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیسے ممکن ہے یہ''...... چیف بروس نے ایک بار پھر پہلے کی طرح حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ یہاں سوائے مادام کرسٹائن اور ان کے گروپ کے افراد کی لاشوں کے اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے''...... ٹیری نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو وہ ایک بار پھر نکل گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ ویری سیڈ''...... چیف بروس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح رسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے دشمن ایجنٹوں کے نکل جانے کا اصل قصور فون کا ہو۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ کیا ہیں۔ کیا یہ جادوگر ہیں۔ اوہ۔ کاش میں چیف سیکرٹری کو ان کی ہلاکت کا ثبوت دینے کے لئے

انہیں کرسٹائن کے ہیڈ کوارٹر نہ بھجواتا اور آئزک کے کہنے پر عمل کر کے انہیں یہیں گولیاں مار کر ہلاک کرا دیتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اب کیا ہو گا"...... چیف بروس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھامتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اب کس کا فون ہو گا۔ ہونہہ"...... چیف بروس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... چیف بروس نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے چیف"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو مسٹر بروس"...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لیں سر"...... چیف بروس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے ٹاپ سیکرٹ سیکشن کی مادام کرسٹائن نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑ لیا ہے اور وہ انہیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے گئی ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے"...... چیف سیکرٹری نے بھاری لہجے میں کہا تو چیف بروس کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا کہ یہ بات چیف سیکرٹری کو کیسے معلوم ہو گئی۔

"لیں۔ لیں چیف۔ میری ابھی کچھ دیر پہلے کرسٹائن سے بات ہوئی ہے۔ میں نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ ان ایجنٹوں کو فوری طور پر ہلاک کر دے۔ ان کی ہلاکت کے بعد میں آپ کو یہ سب بتانے

والا تھا لیکن......" چیف بروس نے کہا اور پھر کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا مسٹر بروس"...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ مجھے افسوس ہے کہ اب ایسا نہ ہو سکے گا"...... چیف بروس نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب"۔ چیف سیکرٹری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سر۔ وہ دشمن ایجنٹ اڈے میں موجود کرسٹائن اور اس کے تمام آدمیوں کو ہلاک کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے"...... چیف بروس نے تھکے تھکے سے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا آپ نے انہیں آزاد رکھا ہوا تھا"...... چیف سیکرٹری کا لہجہ بے حد بگڑ سا گیا تھا۔

"وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے لیکن نجانے وہ جادوگر ہیں یا شعبدہ باز کہ اس کے باوجود نہ صرف آزاد ہو گئے بلکہ میرے آدمیوں کو ہلاک کر کے نکل جانے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں"...... چیف بروس نے جواب دیا۔

"ایسا آپ کی غفلت سے ہوا ہے مسٹر بروس اور اس کے لئے آپ کو بہرحال جواب دہ ہونا پڑے گا"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

چیف بروس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب وہ کیا کہہ سکتا تھا۔

"چیف سیکرٹری لازماً میرا کورٹ مارشل کرا دے گا اس لئے مجھے اس سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ کر ہلاک کر دینا چاہئے لیکن کیسے"...... چیف بروس نے کہا اور پھر وہ مسلسل اس بارے میں سوچتا رہا اور نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور چیف بروس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... چیف بروس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف بروس بول رہا ہوں سر"...... چیف بروس نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"مسٹر بروس۔ آپ اسکارم ایجنسی کے چیف کے لحاظ سے بری طرح ناکام رہے ہیں۔ دو بار دشمن ایجنٹ آپ کے ہاتھوں سے صحیح سلامت نکل جانے میں کامیاب رہے ہیں اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو فوری طور پر اس سیٹ سے ہٹا دیا جائے لیکن آپ کے سابقہ خدمات کی بنا پر آپ کو مزید کوئی سزا نہیں دی جا رہی ورنہ جس غفلت اور نااہلی کا مظاہرہ آپ کی طرف سے ہوا ہے اس پر آپ کا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے اور آپ کو سزائے موت بھی دی جا سکتی تھی۔ آپ کی جگہ آئزک کو اسکارم ایجنسی کا چیف

بنائے جانے کے احکامات صادر کر دیئے گئے ہیں۔ آپ فوراً چارج چھوڑ دیں"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف بروس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور آئزک اندر داخل ہوا۔

"آئی ایم سوری چیف۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی جگہ فوری طور پر لوں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کروں"۔ آئزک نے اندر داخل ہو کر کہا تو چیف چیف بروس اٹھ کھڑا ہوا۔

"مبارک ہو آئزک۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میری جگہ تمہیں دی گئی ہے۔ رسمی چارج بعد میں ہوتا رہے گا تم سیٹ سنبھال لو۔ میں جا رہا ہوں"...... چیف بروس نے اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سائیڈ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ چیف"...... آئزک نے کہا۔

"اب میں چیف نہیں رہا بلکہ اب میرا کوئی تعلق بھی اسکارم ایجنسی سے نہیں رہا اس لئے مجھے چیف کہنے کی ضرورت نہیں ہے"...... چیف چیف بروس نے مڑتے ہوئے کہا۔

"آپ سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اسکارم ایجنسی کے تمام ہیڈز کو خود اس تبدیلی کی اطلاع دے دیں تاکہ میں وقت ضائع کئے بغیر دشمن ایجنٹوں کے خلاف کام کا آغاز کر سکوں"...... آئزک نے

کہا۔

''ٹھیک ہے آؤ آپریشن روم میں''...... چیف چیف بروس نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ آئزک خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا آفس سے باہر آ گیا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا کیونکہ اسے چیف بنتے ہی دشمن ایجنٹوں کے خلاف فوری کارروائی کا حکم دیا گیا تھا اور آئزک اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اگر وہ اس مشن میں ناکام رہا تو پھر اس کی بھی چھٹی ہو سکتی ہے اس لئے اس کے چہرے پر چیف بننے کی کوئی خوشی نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ دونوں ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ چیف بروس اور آئزک کچھ سمجھتے اچانک چیف بروس کے دماغ پر اندھیرا چھایا اور وہ لہراتا ہوا گرتا چلا گیا۔ آئزک کے ساتھ بھی یہی ہوا اور وہ بھی خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح گر گیا۔

صفدر اور تنویر جلد ہی گیس ماسک لے آئے۔ ان سب نے ایک ایک گیس ماسک لے لیا تھا لیکن ابھی چہروں پر نہیں لگایا تھا۔

''چلو اب گیس ماسک چڑھا کر ہم ہر طرف پھیل جاتے ہیں اور پھر اپنی کارروائی شروع کرتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی نہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیوں اب کیا ہوا''...... جولیا نے کہا باقی ساتھی بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہم گیس کیپسول فائر کر کے پہاڑیوں پر موجود، ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری میں موجود افراد کو بے ہوش کر سکتے ہیں لیکن ان افراد کو نہیں جو ہیلی کاپٹروں میں موجود ہیں۔ دو ہیلی کاپٹر فضا میں ہیں جو پورے علاقے کا نگرانی کر رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو پھر پہلے ہمیں ان ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنانا ہو گا۔ انہیں

گرانے کے بعد ہی ہم ہر طرف گیس پھیلائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ ان ہیلی کاپٹروں کا گرایا جانا ضروری ہے ورنہ یہ ٹرانسمیٹر کال کر کے مزید نفری منگوا لیں گے اور پھر ہمارا یہاں سے زندہ سلامت نکلنا ناممکن ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''میرے پاس منی میزائل گن ہے میں اس سے ان ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنا سکتا ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''منی میزائل گن میرے پاس بھی موجود ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو تم دونوں دو مختلف سائیڈوں پر جاؤ اور ایک ایک ہیلی کاپٹر کو نشانہ بناؤ۔ اتنی دیر میں ہم سب بھی مختلف اطراف میں پھیل جاتے ہیں تاکہ بلوٹم پہاڑیوں کے اردگرد ہر طرف گیس کیپسول فائر کر سکیں اور ہاں میں تم دونوں کو پندرہ منٹ دیتا ہوں۔ پندرہ منٹ میں تم دونوں اپنے مورچے سنبھال لو گے اور پھر میں پہاڑی کوے کی تیز آواز نکالوں گا۔ تم نے آواز سنتے ہی ایک ساتھ ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنانا ہے تاکہ ہیلی کاپٹروں کو یہاں سے بھاگ نکلنے کا موقع نہ مل سکے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر سب سے پہلے تنویر اور صالحہ دو مختلف اطراف میں دوڑتے چلے گئے۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی بھی ایک دوسرے سے الگ ہوئے اور پہاڑی راستوں سے گزرتے

ہوئے ان پہاڑیوں کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے جہاں پر فوج تعینات تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب پہاڑیوں کے مختلف حصوں میں پہنچ گئے۔ عمران نے ریسٹ واچ دیکھی اور پھر اس نے منہ پر ہاتھ رکھا اور دوسرے لمحے پہاڑیوں میں دور تک پہاڑی کوے کی تیز آواز لہراتی چلی گئی۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک دو اطراف سے شعلے سے چمکے اور تیزی سے ہوا میں پرواز کرتے ہوئے ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے پھر شعلے ہیلی کاپٹروں سے ٹکرائے اور دوسرے لمحے ماحول یکلخت زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔ ہیلی کاپٹروں پر منی میزائل فائر ہوئے تھے جن سے ہیلی کاپٹروں کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔ دھماکوں کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹروں میں آگ لگ گئی اور ان کے ٹوٹے پھوٹے ڈھانچے گرتے چلے گئے۔ عمران نے فوراً دو گیس پسٹل جو پہلے ہی اس کے ہاتھوں میں تھے کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ پسٹلز سے گیس کیپسول نکلے اور شعلے چھوڑتے ہوئے دور جاتے دکھائی دیئے۔ عمران اس وقت تک گیس پسٹل کے بٹن پریس کرتا رہا جب تک دونوں پسٹلز کے کیپسول ختم نہ ہو گئے۔ عمران نے پسٹلز کے رخ بدل بدل کر فائرنگ کی تھی تاکہ کیپسول اردگرد دور تک کے علاقے میں گریں اور ہر طرف گیس پھیلا دیں۔

اس کے ساتھیوں نے بھی ہیلی کاپٹروں کو تباہ ہوتے دیکھ کر گیس

کیپسول فائر کرنا شروع کر دیئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں ہر طرف دبیز دھواں پھیلتا دکھائی دیا تو عمران نے جھپٹ کر سر پر رکھا ہوا گیس ماسک منہ پر چڑھا لیا۔ گیس ماسک کے آگے نائٹ ٹیلی اسکوپ نصب تھی۔ عمران نے دیکھا پہاڑیوں اور کھائیوں سے دھواں ہی دھواں اٹھ رہا تھا جیسے وہاں یکلخت ہر طرف خوفناک آگ بھڑک رہی ہو اور اس سے دھواں اٹھ رہا ہو۔ عمران نے خالی پسٹل ایک طرف پھینکے اور اس نے جیب میں رکھے ہوئے دو اور گیس پسٹل نکال لئے پھر وہ اٹھا اور ان پسٹلز سے پہاڑیوں کی طرف مزید کیپسول فائر کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ گیس کیپسول فائر کرتا ہوا اسی ڈیڈ پوائنٹ کی طرف جا رہا تھا جس میں جا کر اس نے میگا بم سے لیبارٹری کے پرانے حصے کی دیوار توڑی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی وہیں آنے کا کہا تھا۔ تھوڑی دیر میں عمران اس کھائی میں پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی بھی تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد وہاں پہنچتے چلے گئے۔

’’ہر طرف خاموشی چھا گئی ہے لگتا ہے سب لوگ بے ہوش ہو گئے ہیں‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’امید تو یہی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ کیا عمران صاحب۔ یہاں کی دیوار تو ہم نے اُڑا دی تھی لیکن اب یہاں دیوار کے اندرونی حصے میں ایک اور فولادی دیوار دکھائی دے رہی ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’تو کیا ہوا۔ کوئی دیوار بھلا ہماری راہ روک سکتی ہے سوائے ایک دیوار کے جو میرے راستے میں حائل ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرانے لگے۔

’’اور اس دیوار کا نام تنویر ہے شاید‘‘...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’فضول باتیں نہ کرو اور کام کرو۔ ہمیں اب مشن مکمل کرنا ہے اور بس‘‘...... اس سے پہلے کہ تنویر کچھ کہتا جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے کمر پر لٹکا ہوا تھیلا اتارا اور اس میں سے ایک میگا پاور بم نکال کر اس طرف بڑھ گئی جہاں فولادی دیوار تھی۔ میگا پاور بم ایک باکس کی شکل کا تھا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر دیوار کے پاس باکس رکھا اور پھر اس کے مختلف بٹن پریس کر کے اسے چارج کرنے لگی۔ میگا بم چارج کر کے وہ مڑی اور تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔

’’پیچھے ہٹ جاؤ سب۔ میں نے دیوار کے پاس میگا پاور بم لگا دیا ہے۔ اس سے یقیناً دیوار اُڑ جائے گی‘‘...... جولیا نے کہا اور وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اندر موجود دیوار کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

’’آؤ‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’رکو۔ میں اندر جاتا ہوں۔ میرے گیس پسٹل میں چند کیپسول باقی ہیں میں انہیں اندر فائر کرتا ہوں تاکہ اگر کوئی اب بھی گیس

کے اثر سے بے ہوش ہونے سے بھی بچ گیا ہو تو وہ بھی بے ہوش ہو جائے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران اندر آیا اور تیزی سے سامنے موجود راہداری کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اندر جاتے ہی اس نے مختلف راہداریوں میں گیس کیپسول فائر کئے اور پھر وہ واپس آ گیا۔

''آ جاؤ سب''...... عمران نے کہا تو وہ سب بھی اندر آ گئے۔ اندر ہر طرف دھواں ہی دھواں بھرا ہوا تھا۔ مختلف راہداریاں میں فولادی شٹر گرے ہوئے تھے شاید لیبارٹری کے اس پرانے حصے کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے میگا بموں سے ان فولادی دیواروں کو تباہ کیا اور پھر وہ لیبارٹری میں داخل ہو گئے۔ لیبارٹری میں سائنس دانوں، انجینئروں کے ساتھ مسلح افراد کی بھی بڑی تعداد موجود تھی جنہیں شاید سکیورٹی کے لئے وہاں پہنچایا گیا تھا۔ عمران کو اس لیبارٹری سے کوئی مطلب نہ تھا۔ وہ لیبارٹری کے مختلف حصوں میں گھومتا رہا اور اس راستے کو تلاش کرتا رہا جہاں سے وہ اوپر موجود اسکارم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکے اور پھر اسے تھوڑی سی تلاش کے بعد ایک خفیہ لفٹ مل گئی۔ اس نے دیوار کی ساخت دیکھ کر اس پر ہاتھ پھیرا تو اسے ایک جگہ ابھار سا محسوس ہوا۔ اس نے ابھار کو پریس کیا تو دیوار یکلخت دو حصوں میں پھٹ گئی اور ایک لفٹ تیزی سے آ کر رک گئی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور پھر وہ سب لفٹ میں سوار ہو گئے۔ عمران

نے پینل کا بٹن پریس کیا تو دروازہ بند ہوا اور لفٹ تیزی سے اوپر اٹھتی چلی گئی جس سے عمران کو اطمینان ہو گیا کہ لفٹ اوپر ہیڈ کوارٹر میں جا رہی ہے اور پھر لفٹ رکی اور دروازہ کھلا تو انہیں سامنے ایک ہال دکھائی دیا۔ ہال میں بھی دھواں موجود تھا اور وہاں بے شمار افراد بے ہوش پڑے تھے۔

''یہ اسکارم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہر طرف پھیل جاؤ اور چیف بروس کو تلاش کرو۔ وہ یہیں ہے اور فارمولے تک ہم اس کی مدد سے ہی پہنچیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن چیف بروس نے تو بتایا تھا کہ اس نے فارمولا نیچے لیبارٹری میں بھیج دیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ پھر ہمیں یہاں آنے کی بجائے واپس لیبارٹری میں جانا چاہئے۔ فارمولا کہاں ہے یہ لیبارٹری کا کوئی سائنس دان ہی ہمیں بتا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔ وہ سب ایک بار پھر لفٹ میں سوار ہوئے اور واپس لیبارٹری میں پہنچ گئے۔ لیبارٹری میں سائنس دانوں کو دیکھ کر عمران نے ایک سینئر سائنس دان کو اٹھایا اور اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

''کسی دوسرے سائنس دان کا ایپرن پھاڑ کر اس کی پٹیاں بناؤ اور اس سے اس سائنس دان کو باندھ دو''...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور قریب پڑے ہوئے دوسرے سائنس دان کا سفید ایپرن پھاڑا اور اسے موڑ کر

پٹیاں بنانے لگا۔ پٹیاں بٹ کر اس نے رسیوں جیسی بنائی اور پھر وہ آگے آ کر بوڑھے سائنس دان کو رسیوں سے باندھنا شروع ہو گیا۔

”تم سب جا کر لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر میں میگا پاور بم نصب کر دو۔ یہاں جو میزائل تیار ہو رہے ہیں یہ زیادہ طاقتور نہیں ہیں کہ ان کی تباہی کے اثرات کسی شہر تک پہنچ سکیں۔ یہ تابکاری میزائل بھی نہیں ہیں۔ ان کی تباہی سے یہاں موجود چند پہاڑیاں تباہ ہوں گی بس۔ میں اب فارمولے کے حصول کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کو اس بات کی سزا بھی دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں کارروائی کی گئی اور فارمولا حاصل کیا گیا“...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے مختلف اطراف میں دوڑتے چلے گئے۔

”یہاں تو اب تک گیس کے اثرات ہیں۔ اسے ہوش میں لانا مشکل ہو گا۔ ہوش میں آتے ہی یہ گیس سے پھر بے ہوش ہو جائے گا“...... عمران نے کہا اور پھر وہ کچھ سوچ کر ایک سٹور روم نما کمرے کی طرف بڑھا اور اس نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

”ہو سکتا ہے کہ مجھے یہاں ہی فارمولا مل جائے“...... عمران نے کہا۔ وہ سٹور روم کی ایک ایک چیز چیک کر رہا تھا۔ سٹور روم کو چیک کرنے کے بعد وہ لیبارٹری کی سائیڈ میں بنے ہوئے کمروں

میں گیا۔ ان میں چند کمرے سائنس دانوں کے رہائش کے لئے تھے جبکہ ایک کمرہ ایسا تھا جسے آفس کے انداز میں قیمتی سامان سے سجایا گیا تھا۔ عمران نے کمروں کی تلاشی لی اور پھر وہ اس آفس میں آ گیا۔ اس نے نہایت باریک بینی سے آفس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ انتہائی تلاش کے باوجود اسے فارمولا نہ ملا تو وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اگر چیف بروس نے فارمولا اس لیبارٹری میں بھیجا تھا تو اس فارمولے کو یہیں ہونا چاہئے۔ اسی آفس میں“...... عمران نے کہا۔ وہ کرسی پر بیٹھ کر آفس کی دیواروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کسی دیوار میں کوئی خفیہ سیف ہو لیکن اسے دیواروں میں ایسا کوئی نشان دکھائی نہ دے رہا تھا جس سے پتہ چل سکتا ہو کہ وہاں خفیہ سیف ہو سکتا ہے۔

”کہاں ہو سکتا ہے فارمولا“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے میز کی ساری درازیں بھی کھول کر دیکھ لی تھیں لیکن فارمولا وہاں بھی نہیں تھا۔ اچانک اس کوئی خیال آیا تو اس نے میز کے نیچے ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس نے میز کے نیچے ہاتھ پھیرا اسے ایک جگہ ایک بٹن محسوس ہوا عمران نے فوراً اس بٹن کر پریس کیا تو اچانک کٹاک کی آواز کے ساتھ میز کے عین درمیان میں ایک خانہ سا نمودار ہوا اور اس میں سے ایک باکس سا نکل کر باہر آ گیا۔ عمران چونک پڑا۔ اس نے اٹھ کر اس باکس کو

اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ باکس بند تھا اس پر بھی بٹن لگے
ہوئے تھے۔ عمران چند لمحے بٹنوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے اثبات
میں سر ہلایا اور بٹنوں کو باری باری پریس کرنے لگا۔ ابھی اس نے
تیسرا بٹن پریس کیا ہی تھا کہ کھٹک سے باکس کا اوپر والا ڈھکن کھل
گیا۔ عمران نے ڈھکن اٹھایا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک
آ گئی کہ اس باکس میں وہی پن ڈرائیو رکھی ہوئی تھی جو اسے
فیڈرک نے ہیڈ کوارٹر سے نکلوا کر دی تھی۔

''تو یہاں چھپائی تھی یہ پن ڈرائیو''...... عمران نے کہا۔ آفس
میں اسے پن ڈرائیو چیک کرنے والی مخصوص کمپیوٹرائزڈ مشین بھی
نظر آئی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ موقع کا فائدہ اٹھا کر اسے
پن ڈرائیو چیک کر لینی چاہئے۔ چنانچہ وہ پن ڈرائیو لے کر اس
مشین کے پاس گیا اور اس کا ایک یو ایس بی پورٹ میں پن ڈرائیو
ایڈجسٹ کر کے اسے چیک کرنے لگا۔ اسے پن ڈرائیو چیک
کرنے میں زیادہ وقت نہ لگا تھا۔ پن ڈرائیو چیک کرنے کے بعد
اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اسے اصل فارمولے والی ہی پن ڈرائیو
ملی ہے۔ تھوڑی دیر میں اس کے ساتھی واپس آ گئے۔ جولیا نے
عمران کو بتایا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری میں بلاسٹرز لگا دیئے
اور انہیں فری فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر کے اس کی فریکوئنسی ایک ہی
ڈی چارجر سے لنک کر دی ہے۔ اب بس اس ڈی چارجر کا ایک
بٹن پریس کرنے کی دیر تھی جو یہاں موجود سارے بلاسٹرز ایکٹیو ہو

کر بلاسٹ ہو جاتے اور لیبارٹری کے ساتھ اسکارم ایجنسی کا ہیڈ
کوارٹر بھی تباہ ہو جاتا۔

''مجھے بھی فارمولا مل گیا ہے۔ اب ہمیں یہاں سے نکل جانا
چاہئے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
وہ سب انہی راستوں سے گزرتے ہوئے اس کھائی میں پہنچ گئے
جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ کھائی سے نکل کر وہ باہر آئے
اور پھر وہ اس طرف بڑھتے چلے گئے جہاں انہوں نے ہیلی کاپٹر
چھوڑا تھا ابھی وہ کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ایک طرف
سے مشین گن گرجی اور عمران کو اپنے اردگرد سے بے شمار گولیاں
گزرتی ہوئی محسوس ہوئیں وہ فوراً زمین پر گر گیا لیکن اس کے
ساتھیوں کو شاید دیر ہو چکی تھی کیونکہ جیسے ہی وہ نیچے گرا اس نے
جولیا اور صالحہ کی تیز چیخنے کی آوازیں سنیں۔

''عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ ہٹ ہو گئی ہیں''...... صفدر کی
چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران نے نیچے گرتے ہی کروٹ بدلی
اور اس چٹان کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی جس طرف سے
ان پر فائرنگ کی گئی تھی۔ دوسرے لمحے ایک تیز چیخ سنائی دی اور
پھر انہوں نے ایک آدمی کو اچھل کر چٹان سے نیچے گرتے دیکھا۔
اس آدمی کے چہرے پر گیس ماسک تھا۔ شاید اس نے پہلے سے ہی
کسی وجہ سے گیس ماسک پہن رکھا تھا اس لئے اس پر وہاں پھیلائی
جانے والی گیس کا اثر نہ ہوا تھا اور وہ اتنی دیر یہاں ہی چھپا ہوا تھا

تاکہ یہ لوگ جیسے ہی اس طرف آئیں یہ ان پر فائرنگ کر سکے اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ اس کے برسٹ کے نتیجے میں جولیا اور صالحہ ہٹ ہو گئی تھیں۔

"اردگرد پھیل جاؤ اور ہر جگہ چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں اور لوگ بھی موجود ہوں۔ جو بھی دکھائی دے اسے گولیوں سے اڑا دینا۔ میں ان دونوں کو دیکھتا ہوں"...... عمران نے تیز آواز میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے زمین پر گری ہوئی جولیا اور صالحہ کی طرف دوڑا۔ اس کے ساتھی مشین گنیں لئے تیزی سے چٹانوں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ عمران نے دیکھا جولیا کو دو گولیاں لگی تھیں ایک اس کے دائیں کاندھے پر اور دوسری اس کی گردن کو رگڑ کھاتی ہوئی گزر گئی تھی۔ گردن پر زخم تھا جس سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔ عمران نے فوراً جولیا کے خون سے گیلی مٹی اٹھائی اور اسے جولیا کی گردن کے زخم پر لگانا شروع کر دیا اور پھر اس نے اپنی قمیض کا دامن پھاڑ کر اس کی پٹی بنائی اور اسے جولیا کی گردن پر باندھنے لگا۔ جولیا کے کاندھے میں گھسنے والی گولی کو تو وہ فوراً نہیں نکال سکتا تھا لیکن زخم سے خون روکنے کے لئے اس نے جولیا کے کاندھے پر بھی گیلی مٹی لگا دی اور پھر وہ صالحہ کی طرف بڑھا۔ صالحہ کی ٹانگ میں گولی لگی تھی۔ وہ ہوش میں تھی اور اس نے عمران کو جولیا کے خون سے ہونے والی گیلی مٹی لگاتے دیکھ کر خود ہی اپنے خون سے بھیگی ہوئی مٹی لگانی شروع کر دی تھی۔

"تم ٹھیک ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں عمران صاحب اور مس جولیا"...... صالحہ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"وہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن تم دونوں کو طبی امداد ملنا بے حد ضروری ہے۔ تم خود کو سنبھالو۔ میں واپس ہیڈ کوارٹر میں جاتا ہوں۔ وہاں میڈیکل ایڈ باکس موجود ہے۔ وہ جا کر مجھے لانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مگر......" صالحہ نے کہنا چاہا لیکن عمران نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے کھائی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ پندرہ منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس میڈیکل ایڈ باکس تھا۔ اس نے میڈیکل ایڈ باکس لا کر صالحہ کو دے دیا۔

"تم اپنی مرہم پٹی کر سکتی ہو اس لئے جلدی کر لو۔ اس کے بعد تمہیں جولیا کی بھی مرہم پٹی کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے انہیں دور سے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سن کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ہر طرف بے ہوشی کی گیس پھیلائی تھی اور ان کے خیال کے مطابق وہاں موجود تمام افراد کو بے ہوش ہو جانا چاہئے تھا لیکن فائرنگ اور دھماکوں کی آوازوں سے لگ رہا تھا کہ

کچھ لوگ بے ہوش ہونے سے بچ گئے ہیں اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ یقیناً ان کی مڈبھیڑ ہوگئی ہے۔

''میں جولیا کو اٹھا کر ایک چٹان کی آڑ میں ڈال دیتا ہوں۔ تمہیں بھی اس کے پاس چھوڑ دیتا ہوں۔ تم وہاں آرام سے اپنی اور جولیا کی مرہم پٹی کر لینا۔ باقی علاج ہم شہر جا کر کر لیں گے۔ میں اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جولیا کو کاندھوں سے پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا ایک چٹان کے پاس لے آیا پھر اس نے صالحہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے میں مدد دی اور اسے بھی اس چٹان تک لے آیا۔

''مشین پسٹل تمہارے پاس ہے۔ اپنا اور جولیا کا خیال رکھنا۔ میں جلد ہی ساتھیوں سمیت واپس آ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مشین پسٹل لئے تیزی سے اس طرف دوڑتا چلا گیا جس طرف سے اسے فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

فائرنگ کے ساتھ ساتھ دھماکوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو گروپس کے درمیان خوفناک جنگ شروع ہوگئی ہو اور عمران سمجھ گیا کہ پہاڑیوں پر موجود آدمیوں نے انہیں گھیر لیا ہوگا۔

وہ تیزی سے دوڑتا ہوا جب اس پہاڑی پر پہنچا جہاں فائرنگ ہو رہی تھی تو منظر اس پر واضح ہو گیا۔ اس کے ساتھی پھیل کر فائرنگ کر رہے تھے جبکہ ان پر ایک طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔

''صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل۔ میں عمران ہوں''...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کی آواز فائرنگ کے درمیان گونج اٹھی۔ چونکہ وہ آدمیوں کے عقب میں آ کر اور پھیل کر فائرنگ کر رہے تھے اس لئے چند ہی لمحوں بعد انہوں نے انہیں مار گرایا اور پہاڑیوں میں ہونے والی فائرنگ رک گئی۔

''میں آ رہا ہوں۔ فائرنگ روک دو''...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں چیخ کر کہا تو فائرنگ رک گئی اور عمران اوٹ سے نکل کر تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

''عمران صاحب۔ یہاں دس افراد تھے۔ سب دوسرے راستے سے جیپوں میں آئے تھے۔ یہ شاید یہاں دور کہیں راؤنڈ لگانے گئے ہوئے تھے۔ اس لئے گیس سے بچ گئے تھے اور پھر یہاں دھواں دیکھ کر انہوں نے گیس ماسک لگا لئے تھے جو ان کے پاس یقیناً پہلے سے موجود تھے۔ یہ اس جگہ سرچ کر رہے تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی ہم پر انہوں نے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ ہم نے بھی ان پر جوابی فائرنگ کی لیکن یہ چٹانوں کی آڑ میں تھے۔ انہوں نے ہم پر بم بھی برسائے تھے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہم بچ گئے''۔ صفدر نے کہا۔

''شکر ہے ان میں سے صرف ایک آدمی کھائی کے پاس آیا تھا

اور اسی نے فائرنگ کی تھی جس کے نتیجے میں جولیا اور صالحہ کو گولیاں لگی تھیں۔ اگر یہ سارے افراد وہاں آ کر ایک ساتھ ہم پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دیتے تو شاید ہم سب ہٹ ہو کر عالم بالا میں پہنچ چکے ہوتے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا اور صالحہ ٹھیک ہیں''...... صفدر نے بے چینی سے پوچھا۔

''یہ بے چینی جولیا کے لئے ہے یا صالحہ کے لئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دونوں کے لئے''...... صفدر نے فوراً کہا۔

''تو فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ دونوں زندہ ہیں البتہ جولیا بے ہوش ہوئی ہے جبکہ صالحہ ہوش میں ہے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر سے اسے میڈیکل ایڈ باکس لا کر دے دیا ہے وہ اپنی اور جولیا کی مرہم پٹی کر رہی ہے۔ ان کا پراپر علاج شہر جا کر ہی کیا جا سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''یہاں اب سکون ہے۔ اگر تم کہو تو میں جا کر وہ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر یہاں لے آؤں''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں جاؤ۔ جلدی۔ اس سے پہلے کہ کوئی اور ٹیم یہاں آ جائے۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

''آؤ۔ ہم جولیا اور صالحہ کو اٹھا لاتے ہیں''...... عمران نے کہا تو

اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ واپس گئے اور جولیا اور صالحہ کو اٹھا کر بڑی چٹانوں کے پاس آ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں تنویر ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچ گیا۔

''انہیں اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں ڈالو۔ کسی بھی لمحے یہاں قیامت برپا ہو سکتی ہے۔ جلدی کرو''...... عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ان دونوں کو اٹھایا اور کاندھوں پر لاد کر وہ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ آخر میں عمران اوپر چڑھا۔

''تنویر۔ نیچی پرواز رکھتے ہوئے عقبی طرف جھنڈ کے ساتھ ہیلی کاپٹر اتار دو۔ آگے ہم کاروں میں جائیں گے''...... عمران نے کہا تو تنویر نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور پھر وہ اسے موڑ کر تیزی سے پہاڑیوں کی عقبی طرف لے گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر درختوں کے اس جھنڈ کے قریب اتر گیا۔

''آؤ۔ زخمیوں کو اٹھا لاؤ۔ جب تک یہاں جنگی طیارے پہنچیں ہم نے یہاں سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو''...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی انتہائی تیز رفتاری سے سارا کام مکمل کیا گیا اور پھر درختوں کے ایک جھنڈ میں انہیں دو کاریں دکھائی دیں تو عمران انہیں لے کر وہاں پہنچ گیا۔ وہاں دو کاریں نجانے کس مقصد کے لئے چھپائی گئی تھی لیکن یہ کاریں اس وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہو

سکتی تھیں اس لئے عمران نے یہ سوچنے میں وقت برباد نہ کیا کہ کاریں کس کی ہیں اور یہاں کیوں چھپائی گئی ہیں اس نے کاروں کے دروازے کھول لئے جو لاکڈ نہ تھے اور اتفاق سے اگنیشن میں چابیاں بھی لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے جولیا اور صالحہ کو کاروں میں ڈالا اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں اس جھنڈ سے نکل کر انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں۔ عمران نے ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور“...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ بلیک مین اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد بلیک مین کی آواز سنائی دی۔

”مسٹر بلیک مین۔ ہم بلوٹم پہاڑیوں کے عقب میں کاروں میں موجود ہیں۔ ہمارے دو ساتھی شدید زخمی ہیں۔ یہاں قریب ہی کوئی بھی ایسا ہسپتال بتائیں جہاں ان کا آپریشن ہو سکے اور فوج یا اسکارم ایجنسی اس ہسپتال تک نہ پہنچ سکے۔ اوور“...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ آپ اورس سٹی کی طرف آ جائیں اور تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر بائیں طرف ایک سائیڈ روڈ نکل رہی ہے جس پر ڈارک وڈ فیکٹری کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس فیکٹری کے گیٹ تک آپ کو پہنچنا ہو گا۔ اس فیکٹری کے نیچے ایک جدید ہسپتال ہے جو یہاں کی مشہور

تنظیم ریڈ کنگ کا ہے۔ میں آپ کے پہنچنے سے پہلے وہاں کال کر دوں گا۔ یہ انتہائی محفوظ جگہ ہے۔ آپ نے وہاں پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ بتانا ہے۔ اوور“...... بلیک مین نے کہا۔

”اوکے۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے انہیں اپنے سروں پر سے جنگی طیاروں کی بھیانک آوازیں سنائی دیں تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر انہیں خوفناک دھماکوں کی آوازیں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن وہ خاموش بیٹھے رہے۔

عقبی سیٹوں کے درمیان جولیا کو لٹایا گیا تھا جس کی حالت واقعی انتہائی خراب تھی اور پھر تقریباً دس منٹ بعد انہیں وہ سائیڈ روڈ اور اس پر لگا ہوا بورڈ نظر آ گیا تو تنویر نے کار اس سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔ عقبی کار بھی ان کے پیچھے ہی مڑ گئی اور پھر انہیں زیادہ دور تک نہ جانا پڑا تھا اور فیکٹری کا بڑا سا گیٹ آ گیا جس کے باہر مسلح آدمی موجود تھے جن کے جسموں پر باقاعدہ یونیفارمز تھی اور اس پر سیکورٹی کے بیج لگے ہوئے تھے۔

”میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے“...... عمران نے تیزی سے کار سے باہر آتے ہوئے کہا۔

”اوہ آپ۔ ٹھیک ہے۔ آپ کاریں اندر لے جائیں لیکن بائیں طرف مڑ کر فیکٹری کے عقبی طرف پہنچ جائیں۔ وہاں گروس موجود ہو گا۔ وہ آپ کو ڈیل کرے گا“...... ان میں سے ایک آدمی

نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی طرف مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں فیکٹری کی عقبی طرف کھلے میدان میں پہنچ گئیں۔ وہاں ایک کونے میں ایک نوجوان موجود تھا۔

''پرنس آف ڈھمپ''...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''میرا نام گروس ہے۔ زخمی کہاں ہیں''...... گروس نے کہا۔

''کاروں میں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں راستہ کھولتا ہوں۔ آپ کاریں اندر لے چلیں''...... گروس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ایک جھاڑی میں ہاتھ ڈالا تو دوسرے ہی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ زمین کا ایک کافی بڑا قطعہ کسی ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا۔ اندر گہرائی میں جاتی ہوئی سرنگ نما سڑک نظر آ رہی تھی۔

عمران واپس کار میں بیٹھا اور پھر تنویر نے کار اس سرنگ کی طرف بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں ایک جگہ پر پہنچ کر رک گئیں۔ یہاں اسٹریچر بردار موجود تھے اور سامنے شیشے کا بڑا سا دروازہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے نیچے اتر کر جولیا اور صالحہ کو کاروں سے نکالا اور پھر اسٹریچر برداروں نے انہیں اسٹریچر پر ڈالا اور تیزی سے شیشے کا دروازہ کھول کر اندر چلے گئے۔ اسی لمحے گروس بھی وہاں پہنچ گیا۔ وہ شاید کسی اور راستے سے آیا تھا۔

''ہمیں بلیک مین نے تفصیل بتا دی ہے جناب اس لئے یہ دونوں کاریں فیکٹری سے دور چھوڑنی ہوں گی ورنہ فوج یہاں پہنچ

سکتی ہے''...... گروس نے کہا۔

''کیا آپ یہاں کے انچارج ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی نہیں۔ انچارج ڈاکٹر فرینکسٹن ہیں''...... گروس نے کہا۔

''لیکن کاریں کہاں جائیں گی اور کون لے جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ سوچنا آپ کا کام ہے''...... گروس نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ انہیں یہیں رہنے دو۔ اول تو فوج کو ان کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہے اور اگر معلوم بھی ہے تو یہ بہرحال اندر ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں ڈاکٹر فرینکسٹن سے خود بات کر لوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آیئے میرے ساتھ''...... گروس نے کہا اور شیشے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی گروس کی رہنمائی میں اندر داخل ہوئے اور ایک راہداری میں داخل ہو گئے جس کے آخر میں دو دروازے تھے۔

''آپ میں سے ایک صاحب ڈاکٹر فرینکسٹن سے ملیں گے۔ باقی یہاں اس کمرے میں تشریف رکھیں''...... گروس نے ایک دروازے کو دھکیل کر کھولتے ہوئے کہا۔ یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جو سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

''تم یہیں رکو۔ میں ڈاکٹر فرینکسٹن سے مل لوں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے کمرے میں چلے

گئے۔

"آئیں"...... گروس نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دوسرے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"کم ان"...... اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ گروس نے دروازہ کھولا اور عمران کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کر کے خود بھی اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ یہ خاصا وسیع و عریض کمرہ تھا اور اسے واقعی انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا۔

بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا البتہ اس کے سفید بالوں کی لٹیں جھالر کے سے انداز میں سائیڈوں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ آنکھوں پر نفیس فریم کی نظر کی عینک تھی اور اس نے گہرے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ بھاری جسم کا آدمی تھا۔

"یہ بلیک مین صاحب کے بھیجے ہوئے آدمیوں کے انچارج ہیں ڈاکٹر صاحب"...... گروس نے اپنے پیچھے آنے والے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ کے زخمیوں کا آپریشن ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے کہا۔

"جناب۔ یہ دو کاروں میں آئے ہیں اور زخمیوں کی وجہ سے

دونوں کاریں میں انٹرنس میں لے آیا ہوں لیکن یہ کاریں واپس نہیں لے جانا چاہتے حالانکہ بلیک مین صاحب نے بتایا تھا کہ فوج اور اسکارم ایجنسی ان کے مقابلے پر ہے۔ اگر کسی کو معلوم ہو گیا کہ کاریں یہاں آئی ہیں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہو گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے میں انہیں لے آیا ہوں"...... گروس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گروس ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ ہمیں اپنی حفاظت بہرحال مطلوب ہے"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"مسٹر گروس۔ آپ باہر تشریف رکھیں میں ڈاکٹر صاحب سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی بات سن کر ڈاکٹر فرینکسٹن چونک پڑا۔

"اوکے۔ تم جاؤ"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے کہا تو گروس سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جناب۔ آپ کو بلیک مین صاحب نے بتایا ہو گا کہ......" گروس کے جاتے ہی ڈاکٹر فرینکسٹن نے بولتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ مجھے بلیک مین نے یہ نہیں بتایا کہ اس ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر میڈ ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر فرینکسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر

فرینکسٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب غور سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"آپ کو میرا نام بتایا گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ بلیک مین صاحب نے معاوضہ ادا کرنا ہے آپ نے نہیں۔ لیکن......" ڈاکٹر فرینکسٹن نے کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ بلیک مین نے آپ کو میرا نام نہیں بتایا تو میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتائیں"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے قدرے ناگواری سے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ اوہ۔ اوہ۔ آپ علی عمران۔ اوہ۔ اوہ نہیں۔ نہیں"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے عینک کے پیچھے پھیل گئی تھیں اور چہرے پر انتہائی زلزلے کے سے آثار پیدا ہو گئے تھے۔

"آپ کو اتنا شاندار لقب اور کون دے سکتا ہے ڈاکٹر میڈ"۔ عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اب وہ اپنے اصل لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ اور یہاں۔ اوہ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اتنے طویل عرصے بعد آپ سے ملاقات ہو رہی ہے"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی سائیڈ سے نکلتے ہوئے کہا

اور دوسرے لمحے وہ عمران سے اس طرح بغل گیر ہو گیا جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

"ارے ارے۔ ڈاکٹر میڈ۔ پلیز میری پسلیاں"...... عمران نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر فرینکسٹن ہنستا ہوا ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا۔

"پرنس۔ تم سے اس طرح اچانک ملاقات واقعی میرے لئے انتہائی مسرت انگیز ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسے بھی اچانک ملاقات ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور سچ پوچھو تو مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تم ایکریمیا کو چھوڑ کر یہاں اورس میں اس خفیہ ہسپتال میں پہنچ چکے ہو گے"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر فرینکسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے کہا۔

"او کے۔ اب انہیں سپیشل وارڈ میں شفٹ کرا دو اور ان کا انتہائی خصوصی طور پر خیال رکھنا ہے۔ یہ ہمارے وی وی آئی پی گیسٹ ہیں"...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی ساتھیوں کے حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی

ہے۔ ان میں واقعی خاصی قوت مدافعت ہے''...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اللہ کا شکر ہے۔ کیا وہ ہوش میں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ انہیں ہوش آ گیا ہے''...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے کہا۔

''تو میں پہلے ان سے ملنا چاہتا ہوں اور تم گروس کو بلا کر کہہ دو کہ کاریں ابھی یہیں رہیں گی''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''بالکل یہیں ٹھہریں گی۔ آؤ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں''۔ ڈاکٹر فرینکسٹن نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر راہداری میں گروس موجود تھا۔ ڈاکٹر فرینکسٹن گروس کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران دوسرے کمرے میں موجود اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

''ان دونوں کی حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی ہے۔ آؤ ہم ان سے مل لیں۔ پھر یہاں سے روانہ ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈاکٹر فرینکسٹن کی رہنمائی میں مختلف راہداریوں سے گزر ڈاکٹر فرینکسٹن کی رہنمائی میں ایک کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں کمرے میں کئی بیڈز موجود تھے جن میں سے ایک پر جولیا اور دوسرے پر صالحہ لیٹی ہوئی تھی۔ ان کے جسموں پر

سرخ رنگ کے کمبل تھے اور انہیں گلوکوز لگا ہوا تھا اور دو ڈاکٹر اور تین نرسیں وہاں مستقل طور پر موجود تھیں۔

''مبارک ہو جولیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم کر دیا ہے۔ تمہیں نئی زندگی ملی ہے''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شکریہ''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب خالی خولی شکریہ سے کام نہیں چلے گا۔ تم دونوں سے علیحدہ علیحدہ باقاعدہ دعوتیں کھائی جائیں گی۔ ڈاکٹر فرینکسٹن آپ بے شک اپنے دفتر چلے جائیں میں اور میرے ساتھی ابھی کچھ دیر یہاں رہیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ ان سے زیادہ دیر باتیں نہ کریں پرنس۔ آپ جانتے ہیں کہ''...... ڈاکٹر فرینکسٹن نے جولیا کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر فقرہ مکمل کئے بغیر رک گیا۔

''تم فکر نہ کرو۔ میں جانتا ہوں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر فرینکسٹن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

''ڈاکٹر کیا میرے اور میرے ساتھیوں کے لئے کرسیاں مل سکتی ہیں''...... عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے ایک ڈاکٹر سے کہا۔

''اوکے میں بھجوا دیتا ہوں''...... ڈاکٹر نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھی ڈاکٹروں اور نرسوں کو بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں پلاسٹک کی کرسیاں پہنچا دیں گئیں اور عمران اور اس کے ساتھ ساتھ تنویر، صفدر اور کیپٹن

شکیل بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

’’تم سب نے مل کر ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری میں بلاسٹر نصب کئے تھے اور جولیا کے کہنے کے مطابق اس نے سب بلاسٹرز کو ایک فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر دیا تھا جس کا لنک اس باکس کے ساتھ ہے‘‘...... عمران نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں موجود باکس چوڑائی میں صرف دو اڑھائی انچ اور لمبائی میں تقریباً دس انچ کے قریب تھا۔

’’اسے آپریٹ کر کے چیک کرو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کام کر رہا ہو گا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’یہ تم نے کہاں سے حاصل کیا تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’بلاسٹرز اور یہ چارجر مجھے ہیڈ کوارٹر کے ایک سٹور روم میں ملے تھے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’عمران صاحب۔ پہلے اسے آپریٹ کریں۔ وقت ضائع نہ کریں‘‘...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

’’یہ مشن جولیا کا ہے اور اس پر کام بھی جولیا نے کیا ہے اس لئے فائنل پنچ بھی اسے ہی دینا ہو گا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’میرے بازو حرکت نہیں کر رہے۔ تم خود اسے آپریٹ کر دو۔ بہرحال یہ مشن پاکیشیا کا ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’صالحہ۔ تمہارے ہاتھوں میں تو حرکت ہے‘‘...... عمران نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’جی ہاں۔ میرے بازو حرکت کر سکتے ہیں‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’مطلب ہے کہ تم تھپڑ مار سکتی ہیں پھر تو مجھے دور بیٹھنا چاہئے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار عمران اور ساتھ ساتھ صالحہ اور جولیا بھی ہنس پڑی۔ عمران اٹھا اور سائیڈ سے ہو کر وہ صالحہ کی طرف بڑھنے لگا۔

’’صالحہ تم اسے آپریٹ کر دو‘‘...... عمران نے باکس صالحہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

’’نہیں عمران صاحب۔ آپ ہمارے لیڈر ہیں۔ یہ آپ کا حق ہے‘‘...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’گڈ شو۔ تم یہ سہرا میرے سر پر سجانا چاہتی ہو۔ رئیلی گڈ شو لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ تم اسے آپریٹ کرو‘‘...... عمران نے کہا اور ڈی چارجر صالحہ کے ہاتھ میں دے دیا۔

’’شکریہ‘‘...... صالحہ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ سب کی نظریں ڈی چارجر پر جمی ہوئی تھیں اور سب نے اس طرح سانس روکے ہوئے تھے جیسے کوئی پراسرار واقعہ رونما ہونے والا ہو۔ بٹن پریس ہوتے ہی ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور پھر بجھ گیا تو سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ زرد رنگ کا بلب جلنے کا مطلب تھا کہ ڈی چارجر کام کر رہا ہے۔

’’اللہ تیرا شکر ہے‘‘...... عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور

اس کے ساتھ ہی صالحہ نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔

''میں معلوم کرتا ہوں کہ کیا رزلٹ رہا ہے''...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا اور کمرے میں ایک بار پھر پراسرار سا سکوت طاری ہو گیا۔ جولیا نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے لب تیزی سے ہل رہے تھے۔ شاید وہ کامیابی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

''مبارک ہو۔ مشن مکمل طور پر کامیاب ہو گیا ہے بلاسٹرز نے لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر سمیت پہاڑیوں کا ایک بڑا حصہ تباہ کر دیا ہے مبارک ہو''...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو نے ہمیں کامیابی دی ہے''۔ جولیا نے انتہائی تشکرانہ لہجے یں کہا۔

''یہ ہم سب کی مشترکہ کامیابی ہے۔ لیکن خیال رکھنا صرف خالی مبارک باد سے کام نہیں چلے گا۔ دعوت بھی کھلانی پڑے گی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک دعوت۔ میں تو تمہیں ایک ہزار دعوتیں کھلانے کے لئے تیار ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''ارے ارے۔ خدا کا خوف کرو۔ اسلام میں زیادہ سے زیادہ چار کی اجازت ہے اور تم ہو کہ ہزاروں کی بات کر رہی ہو اور وہ

بھی اپنے منہ سے''...... عمران نے اس طرح دونوں ہاتھ کانوں سے لگاتے ہوئے کہا جیسے جولیا نے یہ بات کر کے گناہ کبیرہ کیا ہو۔

''چار۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ چار والی بات تو شادیوں کے لئے ہے''...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں بھی دعوت ولیمہ کی بات کر رہا ہوں۔ ویسے بھلا عام سی دعوت کھانے کا کیا فائدہ۔ لطف تو دعوت ولیمہ میں آتا ہے کہ دولہا صاحب سوٹ پہنے بظاہر اکڑے اکڑے پھرتے ہیں لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ بے چارہ اصل آزادی کھو کر اب مجسمہ آزادی بنا کھڑا ہے''...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیا قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''آپ کے دعوت ولیمہ کا اہتمام میں کر دوں گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ یہ بات تنویر کے سامنے مت کرو۔ ورنہ دعوت ولیمہ کی بجائے قل خوانی کی نوبت آ جائے گی''...... عمران نے کہا تو اس کی بات پر وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد